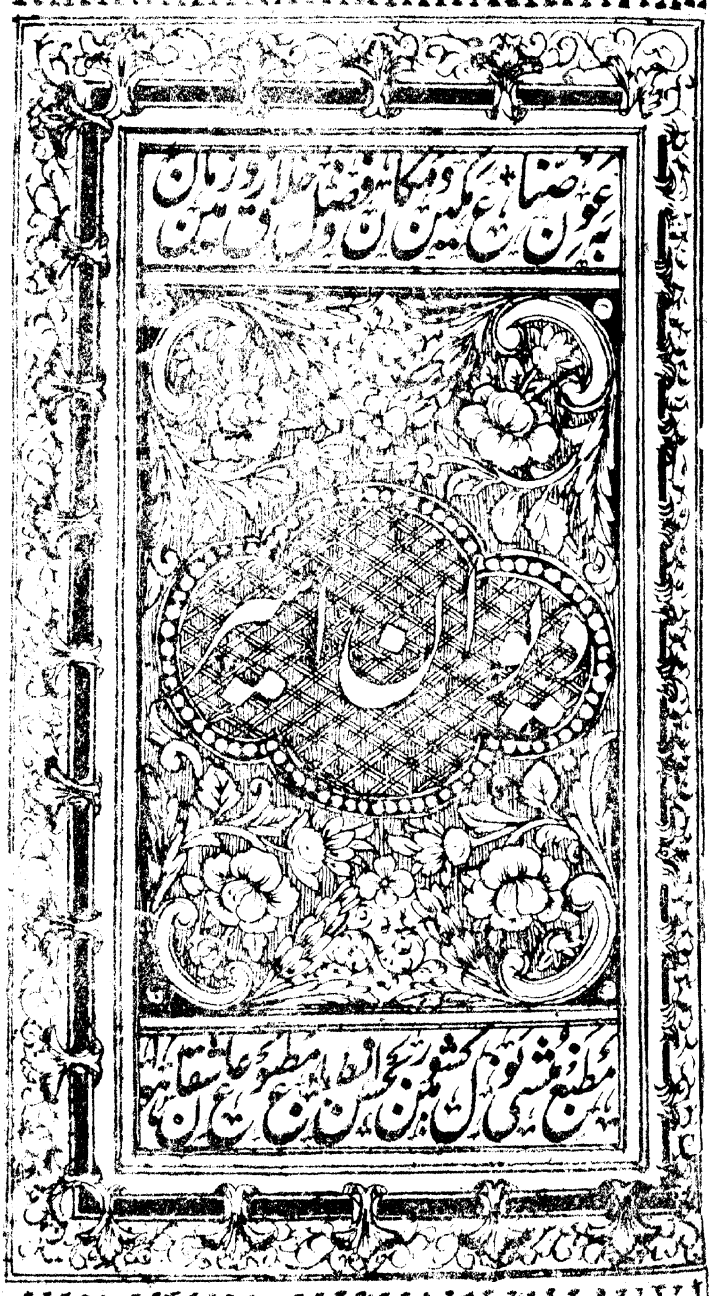
THE BOOK WAS DRENCHED

PAGES MISSING WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222511

UNIVERSAL
LIBRARY


بعون عنایت ملک منان و بمکاشفه فضل حاوی دوران
دیوان اثیر
مطبع منشی نولکشور بمحسن انطباع مطبوع عاشقان عرفان



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بی زبان بی دہن ہی نطق کام اللہ کا
سب کلاموں ہی ہی بالاتر کلام اللہ کا

وہیاں بندوں کو ہی لازم صبح شام اللہ کا
دلمین یاد اللہ کی ہو لب پہ نام اللہ کا

کون جانی ہست کس کس کو کیا کس کس کو نیست
کارخانہ یون ہی جاری ہی مدام اللہ کا

طلبع فرمان نجوم چرخ و ذرات زمین
دونون عالم مین ہی یکسا انتظام اللہ کا

آسمان پر بہی کوئی فارغ عبادت سے نہین
مہر و مہ کرتی ہین سجدہ صبح شام اللہ کا

باغبین بل کر ہوا سی جو صدا دیتی ہین برگ
فی الحقیقت ذکر کرتی ہین تمام اللہ کا

مفلسی مفلس کے منعم کی بجا ہے منعمی
مصلحت سی کب کوئی خالی ہی کام اللہ کا

ہی یہ ظاہر وہ کسی سی نہ اوس سے ہی کوئی
لم یلد ہے اور لم یولد کلام اللہ کا

بطن مین کودک تو کیڑا سنگ مین پاتا ہی رزق
پرورش کرنا زمانی کا ہی کام اللہ کا

دیکہتا سنتا ہے سب لیکن نہین ہی چشم و گوش
سب جگہ ہی پر نہین کوئی مقام اللہ کا

مغفرت کی روز محشر کیون نہو ہمکو امید
سنتی ہین مدتی ہم غفار نام اللہ کا

قاصد ایسا ہو کہ جیسی تہی جناب مصطفیٰ
من دعن بندونکو پہونچایا پیام اللہ کا

آسمان سی کب اونکے پاس آی جبرئیل
متصل کہدن نہ پہونچایا سلام اللہ کا

کون ہی بہتر علی سی اوس نبی کا جانشین
عمر بہر کیسا کیا حضرت نے کام اللہ کا

نور اونکا بہی وہی ہی جو ہی نور مصطفیٰ
نام اونکا بہی وہی ہی جو ہی نام اللہ کا

ہین محمد سی محمد تک جو چودہ مقتدی
فی الحقیقت ایک ہین اونپر سلام اللہ کا

ہم بہی اپنی گوشۂ عزلت سی وشمین کی اسیر
حشر کی دن ہوگا جب دربار عام اللہ کا

خشک جسدم روغن حسن جوانی ہوگیا
ہم یہ سبہی گل چراغ زندگانی ہوگیا

ہی ترا پرتو یہ سب آئینۂ افاق مین
تو وہ اول ہی کہ اپنا آپ ثانی ہوگیا

حال اپنا عین عبرت ہی اگر ہو چشم فہم
شرم عریانی سی آنسو پانی پانی ہوگیا

جب تلک قاصد پہرا جاتا رہا آنکہون نسی نور
خط جانان ہمکو پیغام زبانی ہوگیا

ناتوانونکو دیا خالق نی کیا نعم البدل
گہٹ گئی قوت تو زور ناتوانی ہوگیا

در پہ یوسف طلعتون کی اب کوئی آتا نہین
چار دن ہنگامۂ حسن جوانی ہوگیا

ضعف پیری مین امید ثمرۂ عشرت کہان
سوکہہ کر کانٹا نہال زندگانی ہوگیا

کب دکہاتا ہی بہلا دیدار وہ مطرب پسند
مونہ سی جو نکلا ترانہ لنترانی ہوگیا

ماجرای عالم نیرنگ ہی عبرت فزا
آج جو آنکہون سی دیکہا کل کہانی ہوگیا

کیا نقاہت ہی جو رنگ گل سی بہی پیچہ کہنچا
کہینچی کہنچی اپنا چہرہ زعفرانی ہوگیا

تیر ہی کیا آتش سودا کہ گردنمین سری
طوق مثل حلقۂ گرداب پانی ہوگیا

وصف تیرا جب لکہا ای خسرو قلیم حسن
نثر کا ہر ایک فقرہ خسروانی ہوگیا

بھر گیا ایسا ہماری نالہ ہائے زار کا
یہ جہاز گنبد گردان دخانی ہو گیا

سنکے باتین اوسکی پردہ ہی مین غش آگیا
شعلۂ آواز برق لن ترانی ہو گیا

صبح کو خورشید ہوتا ہی عیان چرخ بریں
کیون نہان پیری مین خورشید جوانی ہو گیا

کعبہ و بتخانہ دونون برج آبی ہین اسیر
تہا جہان تیہر سری نالون سی پانی ہو گیا

جدا مزار مین بیگانہ دیگانہ ہوا
پلک جھپکتی ہی کچہ اور کارخانہ ہوا

نبی کے بعد یہ قرآن کو دیکہہ کر سمجھی
کہ نامہ دیکہی ہمین نامہ بر روانہ ہوا

کیا ہے آپنے دولت کا خاصہ پیدا
کہ طرف ہوی تم اوسطرف زمانہ ہوا

پی بہوکی خراپرستون کی
ترش کی بت جو ترا سنگ آستانہ ہوا

شباب تہا کہ الٰہی نسیم کا جہونکا
کہ دفعتہ ادہر آیا اور ہر روانہ ہوا

دیے خدا نی عوض ایک ایک کی دس دس
کریم بانٹ کی زر صاحب خزانہ ہوا

ظہور حشر ہو دیکہین جمال یار کہین
دراز ترک ملاقات کا زمانہ ہوا

لگا رہا ہی جو شرطین نماز مین واعظ
خدا کا گہر یہ نہ ٹہہرا قمار خانہ ہوا

خوشا وہ دل جو تری تیغ کا نشانہ ہوا
خوشا وہ تن جو تری تیر کا نشانہ ہوا

کہی جو موسم پیری نے اپنی بال سفید
مقام خندۂ دندان نمای شانہ ہوا

بقدر حال ہین قوت مین سب غنیے آپنے
تمہین خصیص بزم عیش و صحبت نہ ہوا

کفن ملا نہ ملا دفن مین ہوا نہ ہوا
رکا جو آنکہ مین گلگون سرشک غم نہ رکا

تو اوسکے جنبش مژگان کا تازیانہ ہوا
کیا ہی شوق کی مضمون نی کاغذ باد ہوا

ہوا کی ڈاک پہ نامہ سوار روانہ ہوا

وہ بادہ کش تہا کہ رحمت خدا نی کی پر مرگ — لحد پر بہار آکی شامیانہ ہوا
کبہی جو نالہ کیا اور داغ دل چمکا — ہوای گرم سی روشن چراغ خانہ ہوا
کہا نی ہنگ مری سنکر بدنے پاہین — خزانہ حوض کا بندوق کا خزانہ ہوا
کہا ن جہپا یا ستون نی چاہ ذقن — ملا نہ آب میسر مجہے نہ دانہ ہوا
خط ذقن نرکی گلسے کے ہوش بجا — کنوی مین بنگ پڑی بیخبر زمانہ ہوا

اسیر وصف لکہی بہنی جب حسینون کے
ہر ایک صفحہ دیوان نگارخانہ ہوا

منہہ روز حشر بہی نہ کہانا رقیب کا — پروردگار واسطہ اپنی حبیب کا
پیش نگاہ خال ہی روی حبیب کا — تار اچمک رہا ہی ہماری نصیب کا
آئی خزان فردہ ہوی گل گئی بہار — طوطی چمن مین بول چکا عندلیب کا
ای تیرہ آہ لوٹ مین اب تو کمی نہ کر — ہی آفتاب حشر نشانہ تہریب کا
گذرا دل ضعیف حسینونکی عشق سی — بیمار تختہ مشق ہو کس کن طبیب کا
معشوق سی ہی شکوہ بی پردگی عبث — دیکہا جمال سب نی خدا کی حبیب کا
پروا نہین ہی عشق کو نالان ہو کر دل — سنتا ہی راہ زن کوئی نالہ غریب کا
الحدری رشک گلی یہ خواہش ہی بعد مرگ — تکیہ مین سیری آئی نہ مردہ رقیب کا
ہر صبح اوٹہکی بیتی ہین ہم ساتہ شراب — اختر ہی آفتاب ہماری نصیب کا
ہر گل کا منہ صبا کی تماچو نسی لال ہی — لایا ہی طرفہ رنگ لہو عندلیب کا
خالی نہین ہی فیض سی تکلیف اغنیا — منعم مریض ہو تو مقدر طبیب کا
سرگشتہ ہو نہین راہ تلاش عرض مین — چکر مرا ہی دائرہ بجہ قریب کا

ہمکو غم فراق رقیبونکو عیش وصل
کوئی نہین شریک کسی کی نصیب کا

حیلہ جہانمین کچھ سپے روزی ضرور ہے
عطار کی دکان ہی خزانہ طبیب کا

مر کر ملی نہ بعد رہائی صیاد سے نجات
تکیہ قفس ہی شت پر عندلیب کا

اتنی لیی ہے خندۂ گل نی صدا اسیر
جاگی نہ نجت خفتہ کہین عندلیب کا

تیغ کا منہ مجکو روئی صاف دلبر ہوگیا
طائر جان پای بند زلف جوہر ہوگیا

تیغ کھینچی جس پہ وہ جا سیسے بابر ہوگیا
تیر تیرا کہا کی فر بصید لاغر ہوگیا

بحر عالم مین ہی آفت لازم اہل کمال
ٹوٹنی کا خوف ہی قطرہ جو گوہر ہوگیا

جسجگہہ مین صاف طلنیت ایک ہی پستی بلند
آگیا پانی جہان سطحہ برابر ہوگیا

مست می اپنی نقاہت سی ہوا مین ناتوان
سیر پہر اسیر اوتجکو دو ساغر ہوگیا

چشم پوشی کی اگر احباب نے یہ زمانہ مین
عین عریانمین یہان جامہ سیر ہوگیا

پیٹ پڑی شمشیر قاتل مرگئی خنجر کی پیاس
پھر گئی انجت اپنی برگشتہ مقدر ہوگیا

کوئی اوشتا ہی لب بام مکان یار سے
جم گیا ایسا کہ خال اپنا کبوتر ہوگیا

صبر کا کچھ حال طوفان حوادث مین نہ پوچھ
ایک خرمن تہا سو وہ بھی وقف صرصر ہوگیا

مردہ کچھ سنتا نہین چلا کی روتی ہین عبث
دم مین کلمہ فاصلہ اللہ اکبر ہوگیا

ہوش کیا اعضا ملک صبح شب وصل اوگئی
توپ کا گولا مجھی خورشید انور ہوگیا

قابل نیرنگی قدرت نہو کیونکر صدف
مونہ مین پانی دانہ رزق مقدر ہوگیا

قدرت حق ہی ہماری دلمین داغونکی بہار
کیا تماشا ہی کہ گلبن بھہ صنوبر ہوگیا

سخت جانی میری میری حق مین بار ہوگئی
قتل سی پای امان سونیکا خنجر ہوگیا

مشکنا فہ کیون نہ کہی داغ وحشت کو اسیر
کرکے زنجیر زلف آسا معطر ہو گیا

حال بیتابی عیان اشکونسی سب ہو گیا
ترجمان دل ہمارا دیدۂ تر ہو گیا

اشک افشان تہ مین یہہ دیدۂ تر ہو گیا
بوریا زیر قدم پانی کی چادر ہو گیا

ایک ہفتہ وصل اگر اوس شاہ خوبی کا ملے
مین گدا بھی بادشاہ ہفت کشور ہو گیا

پیر سکتا ہی کوئی جوش محیط عشق مین
مچھلیون کا رزق بازوی شناور ہو گیا

موذیونکی پرورش ہی باعث آزار خلق
خار صحرا جب ہوا بالیدہ نشتر ہو گیا

خاکسار یسی نہین بہتر جہانمین منعمے
مل گئی جسکو یہ دولت کیمیا گر ہو گیا

خط پشت لب ترا دیکھا تو یہ آیا خیال
آتش یاقوت سی پیدا سمندر ہو گیا

چرخ گردان ہی ترقی مین تنزل کو نہ بھول
ماہ نو ہو کر قوی کیا جلد لاغر ہو گیا

زیر پا سمٹی یہ راہ شوق جانانہ مین زمین
عرصہ کونین ذری کے برابر ہو گیا

رفتہ رفتہ محفل محبوب مین پہنچا رقیب
دخل اس ابلیس کا جنت مین کیونکر ہو گیا

بعد مدت چاہ سی نکلا جو بہر فاصدے
ہو کی اونچا ابر مین پنہان کبوتر ہو گیا

اشک بی تاثیر ہی مژہا ہی بلوت معصیت
دین گریان سی دامن شمع کا تر ہو گیا

دل سی جاتا ہی کوئی اوس شوخ ہوبی کا خیال
نقش سنگ آئینہ مین عکس سکندر ہو گیا

بی تمیز دن کو تمیز علت وحرمت کہان
خون حیض دختر رز شیر مادر ہو گیا

دیکھی پروانی ہو گرد شمع یہ آیا خیال
مجتمع زیر علم جانباز لشکر ہو گیا

ہون وہ عنکبوت بیچارہ کی جب کل اندہی اسیر
مین یہ سمجھا باغمین نقش شجر ہو گیا

تیرہ کی مژگان نی تری تیر کو چلنے ندیا ۔۔۔ نام تلوار کا ابرو نی نکلنے ندیا
سر کو دھنی ندیا اتھونکو ملنے ندیا ۔۔۔ ضعف نی ایک بھی ارمان نکلنی ندیا
تاب نظارۂ معشوق کہان عاشق کو ۔۔۔ غش نی موسی کو سر طور پہلنی ندیا
دخل پایا جو مقدر سی تو باندھی یہ ہوا ۔۔۔ کہ ہوا کو بھی تری کوچے مین چلنی ندیا
جیمن دل مین اوگا بھی جو کوئی نخل امید ۔۔۔ کاٹ دی یاس نی جڑہ پھولنی پھلنی ندیا
کیسی منصف تھی کہ خود چاہ سی نکلی یوسف ۔۔۔ چاہ سی اپنی زلیخا کو نکلنے ندیا
قصد اودھنی کا ہم اودسم نہی کیونکر کی ۔۔۔ ادب حسن نی زانو بھی بدلنے ندیا
ضبط رونی کا کیا دیدۂ تر مین ایسا ۔۔۔ لاکھہ اوبلا یہ کنوان بھنی اوبلنی ندیا
محتسب ہمکو ہوا ضعف ہمارا ساقے ۔۔۔ جام کو ہاتہ پہ رعشی نی سنبھلنی ندیا
کچھہ عجب چرخ نی اندھیر کیا ہجر کی شب ۔۔۔ چاند کیا ایک ستاری کو نکلنی ندیا
اوسکی قسمت مین کہان میوۂ گلزار بہشت ۔۔۔ ذائقہ جسکو تری تیغ کے پھل نی ندیا
روی قاتل کا مین جی بھر کی نظارہ کرتا ۔۔۔ وقفہ اتنا بھی تہ تیغ اجل نے ندیا
جبتلک اوس گل عارض کی نہ مضمون ۔۔۔ رنگ محفل مین کبھی اپنی غزل نی ندیا
اوچلی بیٹھی ہی آپ مری پہلو سی ۔۔۔ دل مضطر کو ذرا تمنی سنبھلنی ندیا
تپ فرقت سی میرجان بچای گا وہی ۔۔۔ آگ مین جسنی براہیم کو جلنے ندیا
خوشخرامی کا جو آیا اونہین گلشن مین خیال ۔۔۔ کبک وطاؤس کو دوگام بھی چلنی ندیا
کام کیا ہی کہ چلی تابش خورشید مین تم ۔۔۔ دوپہر کو بھی ذرا آپ نی ڈھلنی ندیا
کوچہ اوس زلف کا تھا بھول بھلیان شاید ۔۔۔ کہ کسی طرح مری دل کو نکلنے ندیا

طوق کا جرم نہ زنجیر کی تقصیر اسیر

قید سی مجکو نقاہت نی نکلنی ندیا

موی جو ہم تو وہ تابوت کی قریب آیا
بدن سی جان جو رخصت ہوی طبیب آیا

حضور یار جو آئی وہی ہی باعث رشک
جو غش ہی آیا مین سمجھا مرا رقیب آیا

تپ آئی گی نہ کبھی اب نہ درد سر ہوگا
مری علاج کو جلاد سا طبیب آیا

گیا شباب ہوی پیر ہی قضا باقی
جو وقت دور تہا ہمسی بہت قریب آیا

تمہاری چشم سی بادام خاک ہو چشم
ازل سی یہ پہوٹا ہوا نصیب آیا

کسی کا ساتہ مصیبت مین کوئی دیتا ہی
قفس مین پہول نہ ہمراہ عندلیب آیا

بیگانہ دست ہوا دہوس سی زاد سفر
ٹہگون نی لوٹ لیا جب وطن قریب آیا

کہو یہ حضرت موسی سی ہم نہین ایسی
تمہین کو غش دم نظارہ حبیب آیا

کمال شانی کو تہا شوق کو چہ گیسو
پہنچ گیا تو بڑی بیچ مین غریب آیا

گئی وہ بزم مین جاکی نصیب پروانہ
چمن کا قصد کیا دور عندلیب آیا

زیادہ شب سی بہی ہی اب جہان مین اندہیر
یقین ہی روز قیامت بہت قریب آیا

ہزار حادثہ ہین سایہ وار ساتہ مری
قیامت آی جہان مین بلا نصیب آیا

فرشتہ نزع مین آیا نظر تو سمجہا مین
ہوئی حضور رسی میری طلب نقیب آیا

دوای زہر فراق آب تیغ کا شربت
ہماری جان کو ہین آپ ہی طبیب آیا

ملک نی آکی بشارت جنان کی دی مجکو
ملی وطن کی خبر قاصد حبیب آیا

یہ کیا سبب نہ جوابتک دعا قبول ہوی
ہزار بار زبان پر ہوا لمجیب آیا

چمن مین تازہ ہوی گل چلی ہوای بہار
اسیر موسم فریاد عندلیب آیا

نوجوانی کا نہ پیری مین کبھی ہوش ہوا
خواب دیکھا تھا جو شب صبح فراموش ہوا

بعد مدت مری قسمت کا ستارہ چمکا
قطرۂ اشک کسی کا گہر گوش ہوا

پا برہنہ نہ جنون مین بھی خدا نے رکھا
آبلہ بڑھ کی مری پا ونمین پاپوش ہوا

چاہ مین پہنچ کی یوسف کنعان روئی اخوان
کیا غضب ہی نہ کبھی خون کا بھی جوش ہوا

تو افلاس رہا اور نہ عصیان باقی
مہربان جب وہ عطا پاش و خطا پوش ہوا

جس کو دیدار و کہا یا ہمہ تن چشم کیا
بات کی آپ نی جس ہی ہمہ تن گوش ہوا

ٹیکے یا زیور ی تن پہ کوئی اور لباس
رخت عریان بدن زیب بر و دوش ہوا

وصل ادنا کا نہوگا کبھی اعلا سی نصیب
ذرہ خورشید سی کس روز ہم آغوش ہوا

سر ہین کس امی گیسو کی ہوا ہی پیچ مرگ
کہ چراغ آکی مری قبر پہ خاموش ہوا

بس گئی ایسی حوادث مین عدم ہی آکر
وعدہ لرد زازل ہمکو فراموش ہوا

میتی رخت ہی کیا اہل صفا کو درکار
دیکھہ لو آئینہ بنتی ہی نمد پوش ہوا

بیہشی خوب تھی کچھہ فکر زمانیکی نہ تھی
ہوش جاتی رہی جب سی مین ہوش ہوا

کون کہتا ہی نہین گرمی صحبت مین اثر
جل اوٹھا پنبہ شرر سی جو ہم آغوش ہوا

رنج مین بھول گئی صحبت احباب بھی ہم
دام مین لطف چمن خواب فراموش ہوا

عشق کامل کہو کہان دیدۂ اغیار سی شرم
شمع سی بزم مین پروانہ ہم آغوش ہوا

تیرۂ نالۂ بلبل سی دریہ گلشن مین ڈرا
دام کو اوڑہ کی صیاد زرہ پوش ہوا

سر جو اوترا تو یہ دی خلق پریدہ نی صدا
شکر صد شکر کہ مین آج سبکدوش ہوا

وہ صریر قلم اپنی ہی کہ جسکو سنکر
چہچہہ باغمین بلبل کو فراموش ہوا

محط روزی کا زمانہ مین ہی سالہ دونا
شیر دایہ جو پیا طفل نی خاموش ہوا

فصل گل آئی جا صحبت احباب کا رنگ | باغ مین مجمع رندان قدح نوش ہوا
عمر بہر مین جو کیا جرم تعجب کی ہی جا | اونکو بھولا نہ کوئی ہمکو فراموش ہوا

حرف مدغم کی طرح اوس بت خط سی اسیر
پہر جدائی نہوی جیسی ہم آغوش ہوا

دیدی جا جام بہر بہر کر شراب اے غوانی کا | یہی ہی ساقیا روغن چراغ زندگانی کا
جو عاقل ہی اوسے کیا دلسی تعلق وہر فانی کا | دم آیا یا نہ آیا کیا بہروسا زندگانی کا
پوچھو ضعف دلمین حال اشکونکی روانیکا | جہان تہا تو ڈر پانیکا مہین تو نرا ہی پانی کا
پہنچکر یار تک چاہا کہون کچہہ درد دل اپنا | نہ نکلی بات تک منہسی برا ہو ناتوانی کا
سکان باقی مکین خصت تہا شکل نشان غائب | مگر یان دیکہی دیوار کو چہلا نشانے کا
کہڑی ہین منتظر سیکش کہ اک جلم اتہ آکر | ابھی خم کوئی تو ٹی شراب ارغوانی کا
تمہارا طالب دیدار ہو وہ صورت موہی | گوارا ہو وہ تمانا جسکو نازین ترانے کا
دوپٹہ آسمانی اوڑہ کر وہ روبرو آئے | ابھی سامنا ہی کس بلائی آسمانے کا
شب تاریک فرقت نی بہت ہمکو ستایا ہی | چمکا ای مہر محشر وقت ہی یہ مہربانے کا
سی اوسکی لب جان بخش پر دیکہی تو بہی ہم | سنان ظلمات مین چشمہی آب زندگانی کا
نگاہو نمین ہر اک زنگی بچہی صورت یوسف | سیتی جیسی کہتی ہین عالم ہی جوانی کا
کسی گل کا ہون کشتہ بید یا غ میری خاطر ہی | لحد پر بلبلین کرتے ہین کیون غل نوحہ خوانیکا
وہ پیش ہین کہ مثل چشم اپنا دل ہی برزون آگے | یہ سا غر ہی تو وہ شیشہ شراب ارغوانے کا
کہا ہو یار نی جو کچہ بیان کر جلد ای قاصد | پڑا خطہون بہت مشتاق پیغام زبانے کا
چمک کر گل ہوا غنچہ تو اوس ہی یہ صدا آئی | کہ کا ہے وچار دن مہمان ہی جوبن تو جوانیکا

خضر اسا جہان مین زندہ ہی نام سکندر ہی — مگر آئینہ بھی چشمہ ہی آب زندگانی کا

اسیر اپنی زبان سے گر سب مضمون نکلتے ہین
زمانہ کس طرح قائل نہو آتش زبانی کا

سفر درپیش ہر روزہ یہ عالم ناتوانی کا — کہان کس طرح دیکھین بخت میدان زندگانی کا
نکالا چشم بد دور آپ نے جوبن جوانی کا — مبارک ساسنا عاشق کو مرگ ناگہانی کا
دل خرسند اپنا ہی عجب گلزار دانون سی — خلیل اللہ کو عہدہ جہان ہی باغبانی کا
بری جو بات ہی ہرگز نہین جاتا کہا اوسکا — چرانا زخم کی حق مین مضر ہوتا ہی پانی کا
جوان تھی جبتلک پیری تصور مین نہ آئی تھی — نظر آتا نہین اب خواب مین عالم جوانی کا
وصیت ہی کہ کشت زعفران مین تربہ ہو میری — کہ کشتہ ہون کسی گل کی لباس زعفرانی کا
ہمین تو یار کی زلف عرق آلود نے مارا — غلط سنتی تھی خالی زہر ہی ہی سانپ پانی کا
نکلتا ہی نہین ہرگز سوای جنگ کچھ منہ سی — تری باتین ہین قاتل ترجمہ شمشیر خانے کا
جہان مین نام اگر چاہی تو کر کوئی ہنر پیدا — فن تصویر سی شہرہ ہوا بہزاد و مانے کا
ہماری پیاس کیونکر بجھ سکی گی اس حرارت مین — تری کی بوند بنتا ہی زبان پر قطرہ پانی کا
کہین کیونکر نہ ہم صیاد خامی کو کہ سطرون سی — بچھایا ہی ورق پر دام مرغان معانے کا
بہر آئی بزم ماتم مین جو چشم یار پر یہ نا توانی کا — پسینا ہی رخ بیمار پر یہ ناتوانے کا
ادب رستا ہی ہم سانہ موسی کی اگر ہوتی — جواب اپنی زبان سی کب نکلتا لن ترانی کا
کسی کی سامنی جو دست خواہش اوٹھ نہین سکتا — یہ احسان عالم افلاس مین ہم ناتوانی کا
جو اتون کیون تلف کرتی ہو عصیان خوبان کو — بہت یاد آئی گا پیری مین یہ عالم جوانی کا
یہ گہرائی ترانی مو نہہ سی نکلا حرف لن ہونے — بنانا بھی نہ آیا تمکو فقرہ لن ترانے کا

بہار باغ نی مستی اسیر اپنی زیادہ کی
کہلا جو گل ہوا ساغر شراب ارغوانی کا

کہان شہرہ نہین عالم مین خوش بیانی کا
فصاحت ایک بل ہی مری باغ معانی کا

تلاشی مزرع امید ہی دو ایک پانے کا
کھوا سر کرم ہی دقت ہی یہ مہربانے کا

کہا مطلع جو وصف آدم وحاتم مین سمجھی ہم
ملا اول ہی بہتر قافیہ مصراع ثانے کا

ثنا دور کو کہان طاقت کہ بحر عشق مین پیرکر
یہ وہ دریا ہی جس مین ہر جگہ ہی زور پانی کا

فقط نقصان نہین کچھ نفع ہی دونون طرف مین
گنہگاران بڑہا یا زور اسنی ناتوانے کا

جگر لب تہا کہ ہی ایسی آفت من نہ ہم مضطر
نہین ملتا جو دل اپنا سبب ہی ناتوانی کا

کبھی ہوتی نہ دیدار خدا کی حشر مین قائل
سمجھتی قائل رویت جو مضمون لترانی کا

قلم لرزی پڑی ہاتہو نہین رعب حسن سی عشہ
تری تصویر کھینچین سہ ہی کیا بہزاد و مانی کا

عبث ترک فلک کو ہم ہی قصد جنگ مین تہا
اثر نالی مین ہی اپنی درنشت گادیانی کا

توقع رکہہ دینداری کی ہر گز اہل دنیا سی
نشان الفاظ مہمل مین نہین ہوتا معانی کا

تری آگی نکھولی انکہ غش سی شاہد گل نی
دیا شبنم نی چھڑکا لا کہ اوسکی مونہ پہ پانی کا

اوٹہا سکتی نہین دان ہی کسی صورت حسینون کی
یہانتک جان پہنچا ہی ہماری ناتوانی کا

اوٹہون کا حشر کی دن ہی کفن پہنچہ ہوی گلگون
کہ کشتہ ہون کسی گل کی لباس رعفرانی کا

الہی خیر ہو مکتب نہ بنجای کہین مقتل
معلم ہی سبق پڑہہ رہین وہ شمشیر خانی کا

اسیر اندیشہ روزی جو رکہتی ہین نہ مادون پر
کہ ضامن ہی خدا رزق اقاصی و ادانے کا

کبھی جو ملک شہادت کا بندوبست کیا
فصاحت خنجر قاتل کو پیشدست کیا

ازل کی روز سی ہمکو خدا نی مست کیا — خراب بادۂ میخانہ الست کیا
وہ تیری نرگس میگون ہی صاحب تاثیر — کہ اک نگاہ مین زاہد کو می پرست کیا
وہ مست تہا کہ پس مرگ میری قاتل نے — سر بریدہ کو قندیل دار بست کیا
جو تیری بزم مین بیٹہا وہ کوئی دن شاہی — سپند نی بہی نہ مجمر سی عزم جست کیا
فراق نرگس جانانہ مین چنگی جو غذا — تو خلق نی مجہی مشہور فاقہ مست کیا
بلا سی اپنی جو برخاست ہو گیا دربار — ہمین تو ادسی اشارہ پی نشست کیا
وہ بادہ کش ہون کہ زور شراب سی ساقی — شکار فیل سحاب سیاہ مست کیا
خاک کا قصد تہا پائی جگہ زمین کی تلے — اس نی حوصلہ کیا سر کشو نکا پست کیا
خدا کو بہی ہی طمع ناگوار بندون کی — سوال جسنی کیا او سکو زیر دست کیا
ہوا ہوس کو خرخاک گور کیا حاصل — جہت تمام زمانی کا بند و بست کیا
زمین پہ ہمین اون تو تخت الثری مین آج — زیادہ مجہ سے بہی طالع کو میری پست کیا
عجب نہین تری بالیکی مچہلیان بیتاب — کہ کہہ کر خم کلیسو گمان شست کیا
ہوئی جو مست تو آیا خیال ہستی دوست — خودی کی ترک نی ہمکو خدا پرست کیا
جنون کی جوش مین سیلاب کی چلی ہے جہ حال — کبہی نہ خوف طریق بلند و پست کیا
رہا جو میں نظر رنگسوی شباب نی دہر — سر ورد فتح نہ ہمتی غم شکست کیا

سوای رب نہ کسی کو جہانمین رب سمجہی
اسیر ہمنی وفا وعدہ نہ است کیا

مصرع ہوگیون نہ کہ ہمری آہ سرد کا — مضمون ہی جلا گیا تی پہلو سی درد کا
رکہتی ہین خاکسار تلمون سی احتراز — سایہ ہی ایک پیر ہین سر خورد کا

زاہد شراب خوار کہ دورت ہی مین بری
اوٹھنا زمین ترسی ہی دشوار گرد کا

سمجھی یہ جم زمین سی اوٹھا جو گرد باد
چکر مین ڈھیری کسی صحرا نورد کا

کیون کر پھر نگاہ طلسمی ترک فلک کا دل
ہٹ جو رتونکی پائی جگہ اسنی مرد کا

تختہ مری لحد کا نشانہ بنا ہی
ہو تو ڈر دیکھنا جو پنچی کی فرد کا

برسون پیا ہی آب ملا کر شراب مین
چکھا ہی ہمنی خوب مزہ گرم و سرد کا

جو لوگ زرد ہو کی تری غم مین مر گئے
جنت مین قصر پائین گی یاقوت زرد کا

بجھ جائی گی تمام جہنم کی نار گرم
جھونکا کوئی چلا جو مری آہ سرد کا

مین کچھ نہین مگر ہی سخن معتبر میرا
سچ ہی کہ نام مرد ہی بہتر ہے مرد کا

کشتہ ہون بدعت فلک نیلگون کا مین
پتھر مری مزار پہ ہو لاجورد کا

کیجی سوال یہی تو در یغ در دشت سے
احسان کیجیی جو گوارا تو مرد کا

بولا وہ شوخ اپی مریضون کو دیکھکر
سوکھا ہوا یہ گچھا ہی گلہای زرد کا

کس کس کو خاک مین نہ فلک نی ملا دیا
نوشیروان کا ہی نہ پتا یزدجرد کا

پڑتی ہی جان اوس مین بھی اعجاز جرس
پتلا کرتی ہین جو وہ کاغذ کی فرد کا

ممکن نہین کہ ہمکو زمانہ دبا سکے
رستم سی زال قصد کری کیا نبرد کا

جبتک نصیب صحبت جانان رہی اسیر
دیوان مطالعہ مین رہا میرورد کا

ہر خاکسار صاحب توقیر ہو گیا
پارہ ہوا جو خاک تو اکسیر ہو گیا

زندان خیال زلف گرہ گیر ہو گیا
بیخبر مجکو سایہ زنجیر ہو گیا

سیر چمن نہ کی تھی کہ نخچیر ہو گیا
نکلی جو بال و پر مدد تیر ہو گیا

زخم بدن نی شکر ہی آما تو خون دیا ۔۔۔ رنگین حنا سی ناخن شمشیر ہو گیا
کیون ہمنی آو موہنی کرکی خصومت کیا ۔۔۔ برہم مزاج زلف گرہ گیر ہو گیا
تربت پہ بہر فاتحہ آیا وہ بیدرم ۔۔۔ مرنا ہماری واسطی اکسیر ہو گیا
پوچھو نہ عشق ابرو مژہ قتل مین جال کا ۔۔۔ اس سرزمین پہ قبضہ شمشیر ہو گیا
حیرت ہوی یہ دیکھکی نظارہ سبی خلق کو ۔۔۔ عالم تمام عالم تصویر ہو گیا
زائل ہوا نہ سردی ایام کا اثر ۔۔۔ کیا یار داغ قرص طباشیر ہو گیا
غازہ ملا تو اوسنی کیا اور قتل عام ۔۔۔ چہرہ چمک کی صورت شمشیر ہو گیا
بیٹھی ہین جاکی پہلوی قاضی مین پیری ۔۔۔ مسجد کی پاس میکدہ تعمیر ہو گیا
دیکھون ہو کس قدر بھی حیرت حضور یار ۔۔۔ تصویر کو مین دیکھہ کی تصویر ہو گیا
پنجانہ اشک گرم مژہ تک رہی کرم ۔۔۔ قصر گہر بہشت مین تعمیر ہو گیا
کی عاجزی جو ہمنی گئی سرکشی نفس ۔۔۔ یہ دیو اس لباس مین تسخیر ہو گیا
دکھلا کی اوسنی خال رخ اپنا چھپا لیا ۔۔۔ پنہان چمک کی اختر تقدیر ہو گیا
جبتک مین نوجوان تہا وہ کس التفات کر ۔۔۔ اب دہوی جوان تو مین پیر ہو گیا

کوچ دمقام ایک ہی اصل راہ مین اسیر
گہرین ہو کاکہ مقبرہ تعمیر ہو گیا

جھوکا ہوا کا لگتے ہی شبگیر ہو گیا ۔۔۔ آب ہل گی تو وادر تاثیر ہو گیا
مجھ تشنہ کا جو یار مین تسخیر ہو گیا ۔۔۔ قدغنیہ ملک زیر تسخیر ہو گیا
تدبیر جب کوئی نہ چلی وصل یار کی ۔۔۔ انجام کار قابل تقدیر ہو گیا
جاہین گی اوٹھکی صحبت احباب سی کہان ۔۔۔ الفت کا اس مکان مین زنجیر ہو گیا

کشتہ غرور اہل جہان نی کیا مجھے
نخوت سی جو کچلا مجھی شمشیر ہوگیا

دولت ہماری ہاتھ جو آئی تو نام کو
مٹی بگڑ کی نسخہ اکسیر ہوگیا

گھونٹا گلا جو نین گریبان کی طرح لی
دامن پیٹ کی باد نین رشحہ سر ہوگیا

روز ازل سی قسمت ظالم مین ہی ندا
کشتن جوان تہا کہ فلاکت سر ہوگیا

پہنچا جو اس گلی مین مرا مرغ نامہ بر
یکسین بر نگ طائر تصویر ہوگیا

خال عذار یار سی کیونکر عجب نہ ہو
ہندو کا گھر بہشت مین تعمیر ہوگیا

آتی نماز شام مین کیون ہمنی دیر کی
دروازہ سفید رش کا زنجیر ہوگیا

کی یار نی جو غیر کی جانب نگاہ لطف
اپنی جگر سے پار یہان تیر ہوگیا

پائی نجات رحمت تدبیر سے چٹا
اچہارہا جو قائل تقدیر ہوگیا

لی یار کب چمن مین معطر ہوا دماغ
سونگہا جو پہول کو گل تصویر ہوگیا

برباد جب جنون نی کی سیکڑون مکان
آباد ایک خانۂ تحریر ہوگیا

گردن پہ کیون وبال لیا سر کو کاٹ کر
تقصیر دار شمع کا گلگیر ہوگیا

خاک شفا دسی کی ہوی خاک اسیر
جاکر جو ساکن در شبیر ہوگیا

جا سکا پہر نہ میری گہر جوہ جانے آیا
رحمت اللہ کی آئی کہ یہہ پانے آیا

آرزو آنکہون کی نکلی نہ کبہی کانون کے
خط یار نہ پیام زبانے آیا

لاکہہ کہینچا دہن تنگ کا نقشہ نہ کہینچا
تنگ کیا کیا تری تصویر مین مانی آیا

ہمت عشق نے فرہاد سی کٹوائی پہاڑ
پیر کی بازؤن مین زور جوانے آیا

گذرا اس آئینہ رو کا مری زندان سی
سیر ظلمات کو اسکندر ثانے آیا

جان کب دم شمشیر سے بچنی کے نہیں
ڈوبتا ہون کہ گلی تک مری پانی نہ آیا

تیغ بنکر رخ قاتل نے کیا دل زخمی
وہیان گیسو کا پے مشک فشانی آیا

نشۂ بادہ ہوا غازہ رخ گلگون کو
رنگ پر اور ترا باغ جوانی آیا

میری نزدیک کیا باغ سی زندان نہین گزر
جو عدم سی طرف عالم فانی آیا

اک جہان ہوگا خریدار زلیخا کی طرح
سر بازار جو وہ یوسف ثانی آیا

حق تو یہ ہی کہ کیا موت نی احسان مجھ پر
قبر پر بار پے فاتحہ خوانی آیا

بیوفائی نہین بھی ہوتا ہی وفادار کوئی
کام مسلم کی بہت کوفی ہین مانی آیا

سو کبی دامنو نہین ہماری کبھی پانی نہ پڑا
کبھی پوشاک پہنکر نہ وہ دامانی آیا

بزم مین دیکھہ کی عاشقکو وہ کیا کہتی ہیز
کوئی پوچھی تو کہان یہ خفقانی آیا

وصف وسکی رخ سیمین کا لکھا ہیز اسیر
آج قبضہ مین مری گنج معانی آیا

جب کسی جانب چلا مین زار چل کر رہگیا
اپنی دروازی سی بس باہر نکل کر رہگیا

حرص تہی مثل مکس ہیجا کہ آخر ای حریر
خوان نعمت اوٹھہ گیا تو ہاتہ مل کر رہگیا

کس جگہہ کی ہیجانونکی متعدر نے کمی
میان سی وہ نیچہ آدہا اوگل کر رہگیا

دیکہنا مست نگاہی ایک بہی مجہیز چوٹ
بیتری ۰۰ قاتل عالم بدل کر رہگیا

ہے پیام مرگ عاشق کی لیی وصل حبیب
شمع تک پہنچا جو پروانہ تو جل کر رہگیا

جہا گئی حیرت پاوس بالیکی مچہلی دیکہکر
جوش دریا رک رہا میدا اوچل کر رہگیا

پہولتا پہلتا مرا نخل تمنا کس طرح
بچ رہا بجلی سی تو پانی سی جل کر رہگیا

دست و پای یار مین جب عبیر نی مہندی ملے
آگ سی دل مین لگی مین ہاتہ مل کر رہگیا

قصد اوشنی کا تو تہا اوسکو ہماری پاس سے
چار آنکہین ہوگئین زانو بدل کر رہ گیا

گرمی خورشید روئی یار کا دیکہو اثر
برف کی مانند آئینہ پگہل کر رہ گیا

لب نی کی معجز نمائی رچ گئی وصلتہین جان
سحر مجہپر نرگس جادو کا چل کر رہ گیا

گرد مجنون سے خاک بخدای لیلی تہی گل
خیر گذری پاؤن ناقی کا پہسل کر رہ گیا

کام کیا وحشت مین آی گرمی داغ فراق
تن پر ادلی کی طرح تہپر مگہل کر رہ گیا

کیسی کیسی گل قرانکی جور سے مرجہا گئے
پتا پتا اس چمن کا تہ مل کر رہ گیا

جم گیا کیا رنگ غربت سیانسی نکلی بیغ
آستین سی تہ قاتل کا نکل کر رہ گیا

جسم خاکی پہر نہ نکلا گور مین جاکر اسیر
کیا کہلونی کیطرح سانچی مین ڈہل کر رہ گیا

زبان خاموش رکہہ ای دل قفا بوہونہ دیگا
حقیقت مین ہی زنگ کا روان جاسوس رہزن کا

وہ ہون راحت رسان خلق مرکر بہی حسرت ہے
چراغ آکر کوئی مفلس دہٹیا بجہای مدفن کا

معاذ اللہ کیا زخم زبان خلق کاری ہے
کلی شمشیر مین ہی کاٹ ہی شمشیر آہن کا

کسی لعل مسی آلود کی تعریف لکہتے ہین
دوات اپنی عمدان مین ہی گویا پہول سوسن کا

نہین ای چرخ بعد مرگ خواہش سایہ کی
کہ مدفن کو مری کافی ہی سایہ نخل مدفن کا

نہین عریانی وحشت مین فکر پیرہن لیکن
کبہی آنکہین جو روتی ہین خیال آتا ہی دامن کا

خداوندا نہین بہی دیدہ احول خیانت کر
مگر دیکہنا منظور ہی اوس روی روشن کا

خیال زلف ہی کیونکر مری آنکہون مین نیند آئی
کہ رستہ بند کر دیتا ہی کھٹکا مار رہزن کا

اجابا کو نہ آیا رحم میری ناتوانی پر
کہ مٹی دیکی ناحق بوجہہ ڈالا سیکڑون من کا

ادہر بہی پیاسکی شدت ادہر بہی پیاس کی شدت
ترا خنجر ہے پیاسا خون کا مین آب آہن کا

کہین اوڑھکر ہماری تیغ قاتل جا نہین سکتا
پڑا ہی پاؤنین پہندا مری رگہای گردنکا

زمانہ دی اگر راحت پیام مرگ جان اوسکو
کہ جلہ از ہر سے خالی نہین ہی دست رہزن کا

روئی کو کاٹنی ہی تیغ لیکن سخت مشکل سے
جو نرمی ہو طبیعت مین چلی کم زور دشمن کا

فراق یار آسان ہی وصال اب مشکل ہے
نکل کر شیر سی دشوار پہر ملتا سی رغبن کا

جو اہل حرص مین لعنت سہی محروم راحت ہین
وہان بند انکدم کہلتا نہین ہی گاہ زر من کا

اسیر اس باغ مین ہی کون طائر خوشنوا تجسا
جلا جل ہی ہر اک تیا مری شاخ نشیمن کا

بہار آئی ارادہ قید خانیسی ہی گلشن کا
بانہا پاؤنکی بیڑی اوتار وطوق گردنکا

سپید ایسا ہوا خون خوفکی ماری مری تن کا
کہ پردہ حشر کی دن رہ گیا قاتل کی دامنکا

چمک برق آفت اب جاؤی کی تا کیا لیگی
بچہوڑا جو بیٹون نی ایکدانہ مری جن کا

ندی ساقی نی می کہ جم و میناسی لیا تنکو
قصور اس تنگدل کا ہی نا اوس کوتاہ گردنکا

دہوان چلا یا ہی ایسا آہ کا گو رعریان پر
فرشتون کو نہین ملتا ہی رستہ میری دفن کا

کمی ممکن نہین زنہار اسکی غیر افزائش
یہ داغ دل ہی یاد ہیا کسی دیبا مین رغبن کا

جگر مین چبہ ہون عمسی تو یا ہی سینہ انسان
کبہی خواہان نہین خیاط بی سوزن سوزن کا

نہین تنہا مرا اوس لعل سی آلودگی دستی
گریبان چاک ہی گلزار مین گلہای سوسن کا

قدم سی جو گلی مین آج کل دنیگی تجہ ایذا
کہ نعل آہنی دیکہا ہی آلہ داغ لوتن کا

دم قلیان کشی اوس ترک کو کیونکر پسند آوے
نہ سونی کا نہ چاندی کا ہی چیبر میری گردنکا

گلا کیا خشکی ایام کا کرتے ہین پروانے
اشر ہر ایک اشک شمع مین ہی موم رغبن کا

نہ کیونکر اہل دنیا ہون مطیع نفس امارہ
اساس دوست مین پہچانتا مشکل ہی دشمن کا

بسان شمع کل تک دل مزا جسنی جلایا تھا
وہی گل آج پروانہ ہی میری شمع مدفن کا

وہی دل زندہ ہو چپڑی جسی سوی مزہ اوسکا
گھڑی کی زندگانی میں طرح جلنا ہی سوزن کا

کسی کو بیچ مین دیکھا دل اپنا رحم سے نوٹا
تحسن گرد اب دریا نگ ہی ہمکو خلاعن کا

گڑی جو ہین کڑا ہین چاہیئی اون ہی ضرور ایک
کہ آہن ہی جہان مین ٹالنا ممکن ہی آہن کا

اثر جس مین نصیحت کا نہو محنت بہی ضایع ہی
دباغت سخت دل کی کونسا ہی سر آہن کا

سونکی پتلیونکو کیون نہ کہیئے مردم آنکے
قدم دریا ہی شل اسپ کشتی اوسکی تہسن کا

مین پروانہ ہون اوسکا جس جگہ ہی نور یہ صورت
بجہا دیتا ہی دل میرا بجہانا شمع روشن کا

تماشا ہی بہار تیرہ بختی بعد مرگ اپنے
چراغان لحد یا تختہ ہی گلہای سوسن کا

جو نبدش صاف ہو معنی سمجہہ مین بکی آتی اتنا
کہ پڑہنا کم سوا لفظون سی ہی مکتب وی روشن کا

سوائی درسر فعالین جاہل سی کیا حاصل
گرفتا مصیبت ہی معلم طفل کودن کا

اسیر ان جہان کیونکر دلی سمجہی نہ گردون کو
کوی دانہ نہین ملتا کسی کو مہ کی خرمن کا

ہو گیا جز و بدن جائیگا اب کیا سودا
مرد مک آنکہون مین ہی دلمین سما سودا

عاشق زلف ہون جگر مین نہ سلاسل مین مجہے
یہ جنون کوئی جنون ہی نہ سودا سودا

بوسہ مانگا لب شیرین کا وہ بت تلخ ہوا
سچ ہی کڑوا ہی بہت راہ خدا کا سودا

تنگ آیا ہون بہت شہر کی بادی سی
لی کی دل یار نی بوسہ جو دیا سمجہا مین

چار اخلاط مین اندوہ و غم و رنج و الم
خون بلغم ہی مری تین نہ صفرا سودا

حسن کی جنس گران نقد دو عالم کم وزن
نبنی کا نہ بنی گا نہ بنی گا سودا

عاقلون کی ہی قیامت مین عمل کی پرسش — ایسی ہشیاری سی دی بار خدایا سودا
بیڑیان پاون کی موجین ہین نگر لب ہلنے — ابکی ایام بہاران مین ہی دریا سودا
داغ کرتا ہی مقابل مری داغونسی جو تو — ہی متصر تجھی ای لالۂ صحرا سودا
اور کسکی زنجیر سی بھاری ہی ہماری زنجیر — وحشت قیس سی بڑہ کر ہے ہمارا سودا
کلبہ ان غنچہ دہن گرد را کرتے ہین — ہمکو گلشن کا دکھاتا ہی تماشا سودا
الفت گیسو شبرنگ کا ہمکو ہی مرض — کیون نہ بنجوں کرین ساری، ملبا سودا
ہتکڑی ہاتھ مین ہی پاؤن مین زنجیر بہ تنگ — مرگ کی بعد مری ساتھ ہی میرا سودا
اب نہ دامان ہون نہ کرتا ہون گریبان کی کمی — یار کی آتی ہی جاتا رہا سارا سودا

شعر کی فکر سی کیا غیر ہون آگاہ اسیر — میر کا حد درجہ دل سوز ہمارا سودا

مانی سی کاتا تاتل خون خوار ہو گیا — نقشہ ترا کہنچا مجھے تلوار ہو گیا
کاصد روان یہ جلد سوی یار ہو گیا — دو پر لگا کی جعفہ گلبار ہو گیا
لیلا گلی سی یار کی دشوار ہو گیا — اوس دم تلک پہونچی مین دیوار ہو گیا

تو بہ کا نام مین نی لیا کیا غضب کیا — برہم مزاج حضرت خمار ہو گیا
وحشی وہ ہون مجھی جو ہوی خواہش ثمر — چہالون سی پاؤن شاخ ثمردار ہو گیا
عاشق کیا نصیب نی ظل طبیب پہ — دار الشفا مین جا کی بیمار ہو گیا
زینت برہی جو یار کی چہری کا خط بنا — آگی تو گل تہا اب گل نچار ہو گیا
کیون کر ڈری نہ میری نقاہت تکی چرخ — قد خمیدہ سی مین کمان دار ہو گیا
مارا پڑا جہان مین مین اپنی نصیب سی — بخت سیاہ مجکو سیہ مار ہو گیا
ممنون نہ تہا کسی کا جہان مین تو تہا سبک — احسان اوٹہا کی مفت گرانبار ہو گیا

وہ ماہ چہرہ ہی کہ تیری تلاش مین
گردون پہ قطب کو کب سیار ہوگیا

او جہل گاہ سی نہین ہوتا ہی ایک دم
کیا آئنہ مصاحب سہ کا نہ ہوگیا

دہشت مین مجکو کیا ہی سواری کی امتیاز
اوٹھا جو گرد باد ہوا دار ہوگیا

چمکا یہ تیری رنگ طلائی سی لعینم
سونی کا تار رشتۂ زنار ہوگیا

فالج کا مادہ ہی مگر بار عشق سہے
جس پر گرا وہ بیچین بیکار ہوگیا

پیری مین دور ہوگی سب غفلت شباب
سو یا مین شب کو صبح کو بیدار ہوگیا

اوس چشم سرمگین سی محبت ہوی اسیر
کاجل کی کوٹھری مین گرفتار ہوگیا

سینی کا چاک چاک در یار ہوگیا
رخنہ جگر کا رخنۂ دیوار ہوگیا

آخر رہ جنون مین یہ مین زار ہوگیا
ذرہ بدن پہ کوہ گران بار ہوگیا

قید آئینہ مین عکس تن زار ہوگیا
جوہر کی سلسلہ مین گرفتار ہوگیا

نقصان کیا ہوا جو کیا تم نی در کو بند
داخل مین گہر مین پہاندکی دیوار ہوگیا

اللہ ری شوق خط بہی نہ ہمنی کیا تمام
قاصد کمر کو باندہ کی تیار ہوگیا

ہاہی کیطرح جبسی ملاحت حیات
زخم گلو گلی کا مری ہار ہوگیا

ہوتی نہین دعا و دوا کوی کارگر
ثابت نہین کہ کیا مجہی آزار ہوگیا

آئی پسند دل کو جو حیدر کی پیروی
مومن مین تو ڑ کر بت پندار ہوگیا

دل تہا جو آئینہ اثر عشق زلف سی
تاریک مثل روی گہنگار ہوگیا

آمد سی کسکی ہی یہ گل افشان چراغ گو
پہولون کا نیری خاک پر انبار ہوگیا

گلدام بن گیا تری زلف رسا کا دام
پر داغ دل مرا جو گرفتار ہوگیا

فردوس مین پہنچ کی جو یاد آگئی وہ زلف
گیسوی حور مجکو سیہ مار ہوگیا

مضمون جو کوئی دیدۂ گریان کا بندہ گیا
دریا مہر اسفینۂ اشعار ہوگیا

کوچی مین اوس پری کی جو پہونچا جنون ہوا
آسیب مجکو سایۂ دیوار ہوگیا

آخر یہ رفتہ رفتہ وہ گیسو ہوا دراز
عمر خضر بنا شب دیار ہوگیا

احسان راہزن کا ہی رخت سفر لیا
ہم تو سبک ہوی وہ گران بار ہوگیا

دنبالہ کسکی سرمی کا آیا چمن مین یاد
اثر در عصای نرگس بیمار ہوگیا

گھیرا یہ مجکو آکی مقدر کی پیچ نے
مین بھی اسیر نقطہ پرکار ہوگیا

ہوا جو خاک بدن ساغر شراب بنا
ہزار شکر کہ ذری سی آفتاب بنا

عروج نجبت خرابی ہی کوی الفت کی
بگڑ گیا جو یہان وہ مری حباب بنا

ہوا شکست سی ہم میکشون کا کیا نقصان
سبو جو ٹوٹ گیا ساغر شراب بنا

نہین جو قبر کسی نالوان کی دریا مین
تو سطح آب پہ کیون گنبد حباب بنا

بہت قریب اجل ہی کہو یہ منعم سے
مکان کی ساتہ کوئی مقبرہ شتاب بنا

وہ کشتہ تہا مین کسی جائہ معطر کا
کہ سنگ گور سی بہی شیشۂ گلاب بنا

گرا جو پاون پر اوس شہسوار کی مین ضعیف
تن خمیدہ مرا حلقۂ رکاب بنا

کہا جو خالق عالم نی خلق دل میرا
خلیل نی یہ کہا کعبی کا جواب بنا

ہوا ہی گہری در میکدۂ ملک زاہد
سڑک بنی کہ کوئی جادۂ ثواب بنا

اجل لی دی ہمین مہلت نہ عہد طفلی مین
ہوا جنازہ جو گہوارہ بہر خواب بنا

طرب کی لاشہ گرا پای اسپ قاتل پر
پگڑ کی کام مرا وقت اضطراب بنا

مکان یار بنا جب کہا فرشتون نی
زمین پہ عرش معلی کا یہ جواب بنا

جو یاد گوہر دندان مین ہم ہوی گریان
گرا جو آنکھہ سی آنسو دُر خوشاب بنا

سوای سیل حوادث ہی ملک دنیا مین
نہ ایکدم کو مکان صورت حباب بنا

رہا جو بعد فنا اشتیاق بادہ کشی
اسیر خاک سی میری خم شراب بنا

طاعت مین دہیان ہی کسی قدر از کا
اعظم یہی ہی رکن ہماری نماز کا

کشتہ ہون لبکہ یار کی قد دراز کا
سایہ مری مزار پہ ہی سرو ناز کا

توپین بروج توپ کی گولی مین مہر واہ
ہی چرخ پر گمان ہین جنگی جہاز کا

مسجد کو میکدی سی نہ زاہد بلا مجھے
تعجیل کیا ہی وقت تو آئی نماز کا

فرصت مین یون مرون کہ نہو موت کو خبر
ایسا خیال ہی مجھی اخفاے راز کا

یارون سی کہدو گہر کو چلی جائین بعد دفن
تخلیہ ہو کہ وقت ہی راز و نیاز کا

منظور ہو مثال تو طوبی سی دون مثال
مضمون بلند چاہیی قد دراز کا

محشر مین کس نشان سی انہی ہون دوجو آہ
کشتہ ہون تیر غمزہ و شمشیر ناز کا

محمود کو ہی کیا دل گم گشتہ کی تلاش
چہانی تو جا کی کوچہ گیسو ایاز کا

عالم مین موجزن ہو جو دریاے معصیت
کو نہ تلک نہ تر ہو مری جانماز کا

زنجیر و طوق موم کیصورت پگہل گئی
اللہ ری سوز نالہ آہن گداز کا

ہر دم اوترنی چڑہنی کا کوٹھی پہ کیا سبب
کچھہ دہیان ہی جہان کی نشیب و فراز کا

دل صاف اگر نہین تو عبادت سی کیا حصول
ظاہر ضرور چاہیی جامہ نماز کا

کیا آشنای اہل صفا ہو جہان زشت
بدشکل قدروان نہین آئینہ ساز کا

زیبا ہی فتنی اس سی جو پیدا ہین وقت عصر
دور فلک ہی دور تری پیشوا ز کا

طول شب فراق جو دیتا ہی دلکو رنج
یہ بہی اشارہ ہی تری زلف دراز کا

سر غیر کا جھکا ہی تری پاؤن پر تو کیا
ہوگا نہ کچھ ثواب ریائی نماز کا

زیبا ہی صرف ہون جو مری استخوان تن
ہی نوخطون کو شوق قلم دان کی ساز کا

طاعت ہی جسکا نام وہ ہی حبس دائمی
چھٹتا ہی بعد مرگ مقید نماز کا

شاہ و گدا ہین محفل شعر و سخن مین ایک
اس میکدی مین دخل نہین امتیاز کا

مطرب سنائی مجکو جو در پردہ وہ صدا
جاگیر پای ملک عراق و حجاز کا

نیرنگیان طبیعت جانان کی دیکھکر
دم بند ہی زمانہ نیرنگ ساز کا

مال و متاع دہر کی پروا نہین مجھے
ہون بی نیاز شکر ہی اوس بی نیاز کا

خرین تیرا سوائی خلعت ماتم نہین لیتا
گدا تیرا خطاب خسرو عالم نہین لیتا

کمی کا نام میرا دیدۂ پرنم نہین لیتا
خطا دسکو کس طرح لکھون کہ پانی دم نہین لیتا

جو وسعت رزق کی چاہی تو استغنا کی عادت کر
زیادہ دیتی ہین حصہ اوسی جو کم نہین لیتا

رہون ای باغبان چندی مین گلشن تو کیا تجھسے
ترا گل سیم غنچہ گوہر شبنم نہین لیتا

مناسب خار زار دہر سی ہی کوچ کر جانا
جہان ہوتا ہی کچھ کہٹکا مسافر دم نہین لیتا

وہ زخمی ہون کہ مینی درد مین پانی ہی دیتے ہین
کہ بہولی سی بہی نام نخچیر دم برہم نہین لیتا

برابر گردنین عشاق کی کٹتی ہین مقتل مین
جو اوسکا تہ رک جاتا ہی خنجر دم نہین لیتا

کوئی یہ سرد آہین چھوٹتی ہین ہمسی فرقت مین
وصال یار کا جب تک کہ نقشہ جم نہین لیتا

دعا کی انگشتری کو جو دل کہتا ہی حق حق ہی
بڑی ہمت ہی اسمین دو نکی حاتم نہین لیتا

اوٹھاتی ہو عبث تم دُرّہ تعزیر ستمبر پر
کبھی بل کی حضور طرہ پر خم نہین لیتا

کیا بیقید ایسا دور دورِ چشم ساقی نے
کہ کوئی کوڑیون کی مول جام جم نہین لیتا

کہان تک ہجر کی راتین عیان روز روشن ہین
کبھی ایسا حرارہ نیر اعظم نہین لیتا

مری جنت مین جانیسی مشرکی کیون ہیں چھپتی ہو
ذرا سو جین تو کیا مین ترکہ آدم نہین لیتا

وہ زخمی ہون کہ عادت ہی مجھی ایذا اوٹھانے کی
سوائی مشک زخمون کی لیی ہر ہم نہین لیتا

یہ نصرت وصل سی وہ طفل رکھتا ہی کہ دیتا ہی
جو دیتا ہی کوئی بادام اوسی تو ام نہین لیتا

بڑی وہ مرد مین چلتی ہین جو میدان الفت مین
یہان کس روز ٹھوکر تو سن رستم نہین لیتا

ترا چھلا جو یا یاہی دستگاہ اسدرجہ عالی ہے
سلیمان نذر دیتی ہین تو مین خاتم نہین لیتا

تمول کو غنیمت جان منعم خیر جاری کر
زمانہ کروٹین لیتا ہی پر ہر دم نہین لیتا

اسیر اوسکی گلی مین کیون بجاؤن دوڑ کر گہری
دل بیتاب پہلو مین قرار اکدم نہین لیتا

وہ رحم دل ہون غیر مرا حال ہوگیا
کانٹا کبھی جو راہ مین پامال ہوگیا

جسدم عیان وہ کودک قوال ہوگیا
محفل مین صوفیون کا عجب حال ہوگیا

صد شکر آج تمام ہی آیا وہ ماہ وش
تابان ہمارا کوکب اقبال ہوگیا

ادنی یہ ربط قاتل و مقتول کا ہی رنگ
دامان زخم تیغ کا رومال ہوگیا

اوس مہ کو میری پاس جو دیکھا دم سحر
غصی سی آفتاب کا منہ لال ہوگیا

ممکن نہین ہی اب کہ مشرکی بہی پڑہ سکین
ایسا سیاہ نامۂ اعمال ہوگیا

سر رکھ کی پای یار پہ رویا مین اسقدر
گرداب بحر حلقۂ خلخال ہوگیا

ذکر اور ساتھیون کا رہ عشق مین ہی کیا
دل سا عزیز جان کا جنجال ہوگیا

کریبان وہ ہون کہ آئی جو صحرا مین میری موت
رویا یہ ابر آکی کہ غسال ہوگیا

اوس رشک ماہ سی رمضان مین ہوا جو وصل
ہر روز مجکو غرۂ شوال ہوگیا

کہا جو وصف یار کی کندن سی رنگ کا
کاغذ بسان کاغذ زرسال ہوگیا

جن و ملک سی بڑہ کی ہی انسان کا مرتبہ
یعنی یہ بار عشق کا حمال ہوگیا

پیری مین ہم سی خاک مضامین نو نہ بین
بی برہوا جو نخل کہن سال ہوگیا

کنگھی کی جا بتا ہون کہ تو ڈنگی دانت دو
بیکا جو گیسوون کا کوئی بال ہوگیا

پی دم مین اشرفیان اشرفی کی ہوگیا
گلزار ہی بہار مین ٹکسال ہوگیا

پیری نی آکی زور جوانی کا کہو دیا
رستم تہا دل مرا گرداب زال ہوگیا

سہاشب وصال صدا سکی دل سیرا
گہڑیال اسکی واسطی گہڑیال ہوگیا

طول فراق یار سی ہی زندگی وبال
روز ایک ماہ ماہ بھی سال ہوگیا

ہر روز لوٹتا ہی یہ داغون سی آگ پر
دل بحر یار مین سمن زال ہوگیا

بی یار جا کی باغ مین آنکھین دل بہا
جس گل کو تکا وہ بھی جمال ہوگیا

تیا رنگ پان سی یار کی دندان چمک گئی
یا قوت سان ہر ایک گہر لال ہوگیا

پیشانیو پای یار ہی مین ماتوان اسیر
تو خمیدہ ہو حلقۂ خلخال ہوگیا

ہر جا پسند خلق کو سیر اچلن رہا
کبھی مین شیخ زہد مین برہمن رہا

اس دہر مین اپنی دل مین نہ داغ محن رہا
سنگت سیاہ لالہ صفت جز و تن رہا

بلبل کی طرح قفس ہی مین رہا ہوئی تو کیا
وہ بوی گل رہی نہ وہ رنگ چمن رہا

ہو وطن کسی کی بات نہ پوچہی تمام عمر
اپنی وطن مین بہی مین غریب الوطن رہا

اوس چشم شوخ سی نہ غزالونکی چل سکی — شیرون کا بلکہ نشہ جرأت ہرن رہا
عریان تی تین پردہ نقاہت نی رکھہ لیا — پنہان نظر سی روحکی صورت بدن رہا
پانی نہ ایک قطرہ ملا اسپہ رات دن — پیاسون کا جگہتا لب چاہ ذقن رہا
رخصت ہوا وہ مہر تو تا شام صبح سے — اپنی سیاہ خانہمین سو رہ گہن رہا
جبتک کہ ہم جیے کبھی بھولی نہ موت کو — تکیہ مین مرتی مرتی ہمارا کفن رہا
اہل وطن سی شوق ملاقات رہ گیا — موت آئی جب قریب ہمارا وطن رہا
تکڑی اوڑاتی دست جنون نی ہر نگ گل — نہابت کبھی نہ تن مین مری پیرہن رہا
ای عشق زلف تجھسی ہی نقصان کیسکا — ہر روز کچھہ نہ کچھہ تری سودی مین بن رہا
ہم دل سی ہم سخن رہی دل ہمسی ہم سخن — خلوت مین بھی مکالمہ انجمن رہا
دونون کو ہی زوال یہان حسن ہو کہ عشق — شیرین رہی نہ ولولہ کوہکن رہا
وقت سخن جو بی دہی اونکی کہل گئے — اہل سخن کو کچھہ نہ مقام سخن رہا
مشتاق مرگ کون ہی محبا جہان مین — باندہی ہوی مین سر پہ ہمیشہ کفن رہا

جنت مین قصر لعل و زمرد ملی اسیر
اسوجہ سی کہ عشق حسین حسن رہا

جبکا یا سر ہوا رتبہ میسر جبکو عابد کا — گمان تیغ شمشیر قاتل پر ہوا محراب مسجد کا
وہ طائر ہون کہ ہی بالکل طریقہ مجھمین عابد کا — نشیمن ہی منارہ آشیان گنبد ہی مسجد کا
نہ ہوا زردہ سیر گل کو آیا مین جو گلشن مین — بہت مشتاق تہا ای غمان اس تازہ وارد کا
سنا ہی غیرت نو شاہ ہی وہ حسن و خوبی مین — چلون مثل سکندر مین بدل کر بہیس فاقہ کا
ضیا چاہی تو دل مین حرص دنیا کو نہ آنی دی — چراغ ایسا نہ ہو یہ سنگ دنیا بجھای سجدہ کا

سوی میخانہ ہو لی کہلینی کو ست آی ہین
بنا لا رنگ ساقی زردی رخسار زاہد کا

شہادت نامہ لکھو دیر کو شاید وہ خط لکھی
عدم کا قصد ہی پر انتظار اتنا ہی قاصد کا

نماز جمعہ پڑہنی کو جو وہ گلرو نہین آتا
مؤذن کی نظر مین خار گلدستہ ہی مسجد کا

نہین کچھ عذر مجکو دولت دنیا کی لینی مین
خدایا پر نہین دل کو گوارا رنج حاسد کا

جہان کا حال آتا ہی نظر سب فیض ساقی سی
ہوئی جمشید ثانی ہم پیالہ لی کی مرشد کا

مزا دی خوب اوس قاتل نی خط شوق لکھنی مین
جواب خط کی جا ہر کاٹ کر بھیجا ہی قاصد کا

تواضع دوس ہی سب کو تی مین جو صاحب تواضع ہے
خم محراب مین سر ہی نگون ہر ایک ساجد کا

شیاطین نفس امارہ ہین سب پر ہاتھ مری دیسی
کری گا سامنا کیا کوئی کافر اس مجاہد کا

برا کہتا ہی مجکو غیر اگر کیون سچ سمجھتی ہو
گواہی کیا نہو جبتک کہ ثابت عدل شاہد کا

مقرر کیجی دو چار بوسون کا تو روز ینہ
توقع پر کردن دربار کبتک پیر و مرشد کا

تری چشم سخندان پر نہین سطرین یہ لکھونگی
نظر آتا ہی مجکو حاشیہ شرح مقاصد کا

گذاری ہی عرض ہی کیا کردن مین بے کی دو تلوار
بہت بہتری ہوتی ہی نہونا امر زائد کا

ندی ای چرخ ساغر دولت جمشید کا مجکو
لگاؤن خاک منہ اسکو نخیس جو ٹا ہی ملحد کا

وہی منشی ہی منشی وصف جو اوس زلف کا لکھی
شرف بی شبہہ سرخ سنبلہ مین ہی عطارد کا

مراد یوان ہی یہ مثنوی کب ہی غنیمت کی
بیان اس مین کہان عشق عزیز و حسن شاہد کا

ہوی وہ آگ خورا پانی پانی دیکھکر مجھکو
غضب کی برخلافی ہی ٹھکانا بہی ہی اس ضد کا

نہین موسن علی و مصطفی کو جو جدا سمجھی
اسیر ایمان سی باہری دو بین ہو نا موحد کا

تمہاری قد کا ضو جواب کیا ہو گا
یہ مصرع نظری انتخاب کیا ہو گا

ایا رخسن مین اوسکا جواب کیا ہوگا
غلام کنجفی کا آفتاب کیا ہوگا

خدا سی شرم نہین ہی جسی گناہ کی وقت
نگاہ خلق سی اوسکو حجاب کیا ہوگا

وہ شہسوار کبھی پاوں تک نہین رکہتا
چمک کی بدر ہلال رکاب کیا ہوگا

خلاف وقت ملی گا نہ رزق تقدیری
کری گا لاکہہ کوئی اضطراب کیا ہوگا

ادہر گناہ اودہر بیحساب سی رحمت
عبث ہی فکر کہ روز حساب کیا ہوگا

بتون کا شوق سو کعبہ بیچلا سی مجہے
یہی جو حج ہی تو حاصل ثواب کیا ہوگا

یہ میری رو نیسی گہبرا گئی مین حضرت نوح
خدا سی پوچہہ رہی ہین جناب کیا ہوگا

زبان غیر پہ ہی ذکر روی یار عبث
پڑہی گا گبر جو قرآن ثواب کیا ہوگا

عبث چہپاتی ہو زلفون مین عارض روشن
نہین سی کچہہ دل سوزان کو خوف دوزخ کا
حجاب برپریشان سحاب کیا ہوگا

ملی گی پیر مغان سی ضرور می کم و بیش
سمندر آگ مین گر کر کباب کیا ہوگا

بری ہین تہمت افشا سی راز دار تری
در سخی سی گدا کو جواب کیا ہوگا

گہڑی گہڑی کی خبر ہمکو دل سی ہاتی ہی
بیان گنگ سی احوال خواب کیا ہوگا

مجہی تو منع کری آپ می پی و واعظ
جو خط کا وہ نہ لکہین گی جواب کیا ہوگا

تہ نقاب وہ رخ آفتاب محشر ہے
اوسی نہین تو مجہی اجتناب کیا ہوگا

تربت کی بعد فنا ہون گی خلد مین داخل
کہلی جو یار کی مند نقاب کیا ہوگا

غلط ہی یہ کہ خط اوس روی صفا پر نکلا
لحد مین ہم نرمین گی عذاب کیا ہوگا

ازل کی روز ملی ہی تجہی جو عمر قلیل
وصال شیرہ و آفتاب کیا ہوگا

امید وار عنایت رہین گی کیا محروم
تو حبس دم سی بہی مثل حباب کیا ہوگا

شراب خانہ مین قحط شراب کیا ہوگا

بنا ہی جو دو کرم سی یہ آب و گل کی جگہہ
اسیر خانۂ احسان خراب کیا ہوگا

جھوتی آتی ہی کیا سوی چمن کالی گھٹا
دختر رز سی سوا سانی ہی متوالی گھٹا

ہون وہ دیوانہ جو آئی میری زندانکی طرف
پہرون ہی اپنا دامن کرگئی خالی گھٹا

قاصد اجلدی روان ہو صاف مطلع ہی ابھی
تا برسنے کا ہی دم مین باز ہنی حالی گھٹا

کشت میری ہی ابھی تک قابل نشو و نما
کیا تکلف ہی جو برسی بعد پامالی گھٹا

در فشانی چاہتی ہی میری کشت آرزو
لائی گی ایسی کہان سی ہمت عالی گھٹا

ہون برائی قید کی میعاد مین صیاد نے
ٹکر بندھوکر تو سرپہ بی پر و بالی گھٹا

زلف چہری پر تمہاری دیکھہ کر کہتی ہی خلق
واہ کیا چھائی ہوی ہی باغ پر کالی گھٹا

ہو گیا اک جام پیکر دو جہان سی بیخبر
دی گئی مجھکو پیام فارغ البالی گھٹا

اسکی سر مین بہی ہی سودا کیا کسی کی لف کا
کرتی ہی میری طرح رو کر جو دل خالی گھٹا

کیون کیا تمنی تو قف گنج عزلت مین اسیر
سیر کو تب آئی تم جب باغ سی جالی گھٹا

بوی خوش دیتا ہی محفل مین پسینا یار کا
عطر کیچا خوب گرمی نی گل رخسار کا

غیر کیون کرتا ہی وصف اوس لب و خد کا
باندہنا نام کو زیبا نہین تلوار کا

برگ نخل طور ہلتی مین تو آتی ہی صدا
آنکہہ کر پیدا اگر ہو حوصلہ دیدار کا

جوشش حیرت کا یہ عالم ہی کہ گر سکتا نہین
ہی فقرہ پر میری آئنہ دیوار کا

مرد عالی قدر سی دنیا کمر کی کیا خلش
بامی راکب کو نہین رستی مین کنکر خار کا

موذیون کی بین شریک حال اہل بعد ہر
جسپہ طیان آتی ہین اوٹہوا ہی سمرقند کا

دولت همسایه گر دیتی هی لذت مین شیر ۔۔۔ آنکهه دیکهی دل اوٹهائی ذائقه دیدار کا
آنکهه کا حلقه بجائی طوق گردن چاهیی ۔۔۔ هونهین دیوانه کسی کی زلف خمدار کا
بهوک مین سنگ شکم سی نقمه کو دون شکست ۔۔۔ چاهیی سنگ گران سی سر کچلنا مار کا
ایک بیجهون جان کا دشمن هو چهوٹنا پا بڑا ۔۔۔ کام وقت ذبح کرتی هی چهری تلوار کا
اسفل و اعلی مین دونون ایک حالت هی گئی ۔۔۔ کام خندق کرتی هی گرد چمن دیوار کا
صحن محشر سی همین کرتی مین باهر کیون ملک ۔۔۔ هم سی آئی مین تماشا دیکهنی بازار کا
اهل دنیا حرص زر مین هو گئی کیا کیا هلاک ۔۔۔ زهر قاتل هو گیا شربت اونهین دینار کا
تیرگی کهتی هین اوسکو نور بجای سواد ۔۔۔ چشم اعمی هی چراغ اپنی مکان تار کا

هین تماشائی جو گلزار محبت کی اسیر
پهل سر منصور کو کهتی هین نخل دار کا

دور نهین مجهکو کسی قاتل کسی خونخوار کا ۔۔۔ سیر خود هی مجه سخت جانکی هو نیزه یا تلوار کا
سب هین طالب یکتا هی کون جلوه یار کا ۔۔۔ چشم مردم سی نمایان هی یوسف اسکی بازار کا
هستی نقاش قدرت صاف ظاهر هو گئی ۔۔۔ موسم گل مین مرقع دیکهه کر گلزار کا
ره کی منجا نهین یون گلزار جنت کا جو نام ۔۔۔ ساقه زاهد کی هو ساقی حشر مجهه میخوار کا
شکل اپنی کب نظر آتی هی اپنی آنکهه سی ۔۔۔ آئینه پیش نظر رکهه دیده اغیار کا
تیری گریان کو خوشی سی اوڑهی تا هی زخم ۔۔۔ کیا همسائی گا نظاره قهقهه دیوار کا
میری چشم تر سی چمکی روی جانانکی بهار ۔۔۔ باعث آب چاه هی شادابی گلزار کا
حلقه گیسوئی رکها بوسه عارض سی باز ۔۔۔ هو گیا قفل دریچه کعبچه مار کا
ناتوان بینی هی اون آنکهونکی تر گئی عیان ۔۔۔ حال کمبلها هی جیسی نبض سی بیمار کا

غفلت دنیا سی ہی کیا دین مین پیری خلل
مرد خفتہ سو ہین لیکن رہ بیدار کا

میری چپ پہنی سی رہتی ہی زبان دشمن کو بند
غیر خاموشی نہین افسون کوئی اس مار کا

صحبت پاکان مین اکر بد بہی سو جاتی ہین نیک
رشتہ کب زنار سبحی مین رہا زنار کا

صنعت خالق جدا ہی صنع اسکندر جدا
کب ہوا محتاج صیقل آئینہ رخسار کا

عہد پیری مین کمال اپنا ہوا رونق پذیر
دن ڈہلے آب و تاب آیا گرمی بازار کا

مغفرت مین شک ہی کیا ہر دم ہی ہون مین اسیر
ورد یا غفار یا غفار یا غفار کا

کون دل زخمی نہین قاتل تری رخسار کا
کام ہی اس آئینہ مین تیغ جوہر دار کا

رقص مین کشتہ ہی عالم اوس بت خونخوار کا
ہر قدم کا بڑہ کی پڑنا تہہ ہی تلوار کا

آچکی ہی موت لیکن دیکہتا سنتا ہون سب
خواب مین بہی ہی وہی عالم دل بیدار کا

میکدہ بہی گرمی ساقی سی ہی آتشکدہ
مربطی مین ہی عالم مرغ آتشخوار کا

کیون نہ پیست و بلند دہر سی ابدا ہین خلق
ٹہوکرین کہاتا ہی ہر سر راہ ناہموار کا

خاک پر جو نقش پا ہی کم نہین تصویر سی
کیا مرقع ہی تری رنگینی رفتار کا

بڑہ کی دریا ہوا گر اوس تنوخ کا چاہ ذقن
سیر ہونا کب ہی ممکن تشنہ دیدار کا

غنچی کرتی مین چٹک کر زمزمون پر آفرین
طعنہ طوطی بولتا ہی بلبل گلزار کا

سنگ کاوی کم کبہی خاطر اتنی سی نہین
تا ختن اپنا تیشہ ہی فرہاد شیرین کار کا

ایک دو ہی ہین یہان بہی دیکہی خیرات حسن
نیر اقبال روشن سایہ ہشت و چار کا

بیجگر کہتی ہو کیا ہمکو جگر ہی نذر تیر
درد مین لاتا ہی بہلو حرف پہلو دار کا

جائی نامہ بانہ دون بال کبوتر ہین اگر
ہی پہنچیا یار تک منظور چشم زار کا

شدت گریہ کری گی نہندم جسم سے گلے
سیل کو تسکل نہین کچہہ توڑنا دیوار کا

غیر ابرو ہی بھلا کس تیغین ناوک کا توڑ
جز مژہ کس تیر مین ہوتا ہی خم تلوار کا

غار مین بیٹہا مون جیب کر اہل دنیا سی اسیر
ہی تقلد کون مجہہ سا احمد مختار کا

گہٹا کی بدر کو ہر ماہ مین ملال کیسا
تمہاری چاندنی پہری لی ہی کمال کیا

ہر ایک امر مین اندیشہ مآل کیا
غم سرور سر و رغم و ملال کیا

کہون کا حشر مین آئی اگر وہ زلف لٹر
اسی لی مجکو گنہگار بال بال کیا

ہماری بعد کہلا حال اونکی الفت کا
کمال در وسی روی بڑا ملال کیا

کہین زیادہ ہی قصاب سی ہی غمزہ و دست
جہی حلال کیا لی چہری حلال کیا

گدا ہوی تو گدا ای در کریم ہوے
کیا سوال تو اللہ سی سوال کیا

بجا ہی عکس جو آئینہ مین نہین پڑتا
خدا لی تمکو زمانی مین ہمتیال کیا

جواب خط کا رہا انتظار نزع مین ہی
فرشتہ آیا تو قاصد کا احتمال کیا

نہ سوجہتا ہی چمن کا نہ دشت کا رستہ
جنون کی جوش لی اندہیرا پکی سال کیا

وہ میزبان ہون نچہوڑی رعایت مہمان
جو ٹہری دعوت مجنون ہرن حلال کیا

نقیل بات کسی لی کہی تو سمجہا مین
کسی لے کند چہری سی مجہے حلال کیا

وہ تجہت پست ملی ہین بجی برنگ حنا
کہ جسکی چومی قدم اوسنی پایمال کیا

رہا مرض مین بہی اتفای عشق مدنظر
ہوا جو زرد تما چون سی منہ کو لال کیا

خوشی ہوی جو کبہی سامنا ہوا غم کا
شکست رنگ لی چہرہ مرا بحال کیا

ہوی یہ بات ہمین حال بدرسی رہتین
دیا زوال جسی صاحب کمال کیا

ملا جو کعبہ ابرو کا دس ہی اذن طواف
کسی نی قصد نہ کبھی کا یکی سال کیا

سواد شام کو سمجھی سواد مرقد ہم
جو خواب آنی لگا مرگ کا خیال کیا

رہی زبان فلاطون جواب مین قاصر
کبھی جو مسئلہ عشق کا سوال کیا

اسیر مجھ سا کہان کوئی خستہ بیکس
ہوا مین قتل تو جلادنی ملال کیا

دم بہر وہ سرخ پوش جو گستی نشین ہوا
ہر غنچہ جہاب گل آتشین ہوا

اون کو کبھی نہ عشق مرا دل نشین ہوا
سو نہ پر یہی جوا تنک عرق کا یقین ہوا

انگشتری جو یار لی پائی یقین ہوا
سارا جہان اب مری زیر نگین ہوا

چھوتا تو اوسکی ساعد سیمین و ساق پا
داس ہوا جہان مین نہ مین استین ہوا

بزم جہان مین مین بھی ہون ہم شکل آئینہ
دیکھی ہزار عیب نہ چین پر جبین ہوا

نالون سی میری یہ تہ و بالا ہوا جہان
گردون زمین بنگئی گردون زمین ہوا

جا بیس اونکی ساتھ رہی میری وقت سیر
پہنچی گہری گہری کی خبر مین کہین ہوا

آخر تو ہوگا گور کا تہ خانہ خواب گاہ
بس دل مین یہ سمجھ کی مین عزلت نشین ہوا

رکھا زمین پر آپ لی اس نازسی قدم
ہنگامہ حشر کا تہ چرخ برین ہوا

عاشق کا سوگ چاہیی زینت نہ کیجیی
چہلم کیا اسم بھی ابھی تو نہین ہوا

احوال درد درد کا دیکھا کتاب مین
ہر صفحہ ہمکو آئینہ دو رو بین ہوا

لو ٹا خزان نی جائزہ زیبائی چمن کی
ہر نخل شکل ساعد بلی آستین ہوا

مضمون عیان ہوا نہ عبارت پڑہی گئی
خط یار کا مجھی خط لوح جبین ہوا

کہایا جو تیر یار تو ہم نامور ہوے
خاتم دمان زخم تو یکان نگین ہوا

مضمون تری مژہ کی یہ وحشت فزا لکھے
تنکے چنی کبھی جو عدو نکتہ چین ہوا

بعد فنا بھی ظلم فلک سے نہین نجات
کس مردی پر فشار نہ زیر زمین ہوا

مٹی نہ کس طرح تن بیجان کی ہو خراب
آراستہ مکان نہ کبھی بے مکین ہوا

کیون محفل سخن مین نہ شاعر کا جی لگی
دو شعر پڑہ کے مورد صد آفرین ہوا

وصف نبی لکھا تو یہ پایا شرف اسیر
خامہ ہمارا شہپر روح الامین ہوا

کمال نیستی سی دل اگر آگاہ ہو جاتا
زبان سی ہو نکلتا تن فنا فی اللہ ہو جاتا

تری طرز طبیعت سی جو کچھہ آگاہ ہو جاتا
مصاحب چار دن مین بندۂ درگاہ ہو جاتا

بڑی دولت ہی جسکا نام ہی عالم مین استغنا
گدا اس کوچی مین آتا تو شاہنشاہ ہو جاتا

زبان بین تشنگان وادی الفت کی رہتی ہین
جو وہ چاہ زنخدان فی سبیل اللہ ہو جاتا

فقیر اللہ کی ہین ہم اثر رکھتے ہی بڑا اپنے
زبان سی جو نکلتا حکم نادر شاہ ہو جاتا

ضیائی دل سے کچھہ زور معاصی چل نہین سکتا
مقرر رات بڑہ جاتی جو دن کوتاہ ہو جاتا

جبین ساہم جو ہوتی در پر اوس خورشید طلعت کے
یقین ہے داغ سجدے کا چمک کے ماہ ہو جاتا

کرامت شیخ مین دیکہی قدرت کوئی راہب مین
کسی کا معتقد کیون بندۂ درگاہ ہو جاتا

ارادہ بتکدی سی مین کبھی کرتا جو کعبی کا
قدم پر بت ہر اک گر کر کی منکر راہ ہو جاتا

وہ پیاسا ہون توقع ہی مجھی کب بیان بخشی کے
قریب چاہ مین جاتا تو اندہا چاہ ہو جاتا

دہرکتا ہی کلیجا ذکر محشر سنکی واعظ ہی
جو کل کی دن ہی ہونا آج یا اللہ ہو جاتا

چہری کیطرح چلتی ہی زبان اوس طفل کی جسے
سبق پڑہتا تو بسمل مرغ بسم اللہ ہو جاتا

ہمین تو دوڑنا تہا روز راہ سعی مین لازم
نصیب آیندہ تہی مطلب نہوتا خواہ ہو جاتا

اگر دولت کیصورت وصل کی دولت بھی مل جاتی — ابھی تو کارخانہ اپنا عالیجاہ ہو جاتا
سیہ طالع وہ تنہا گھر سی اگر شب کو نکلتا مین — ہوا کچھ ایسی چلتی گل چراغ راہ ہو جاتا
گلستان مین جو بازی کو یہہ طفلان حسن جاتی — گلون کا رنگ اور گرد اگر بازی گلاہو جاتا
شب وصلت کی کوتاہی سی دل کو سخت ایذا ہے — یہہ بڑہ جاتی جو روز ہجر کچھہ کوتاہ ہو جاتا

اسیر اہل جہان کی نوکری سی ہمکو کیا حاصل
اگر تنخواہ ملتے گم رزق تنخواہ ہو جانا

دہیان آجائی اگر اونکو خود آرائی کا — فاش پردہ ہوا ابھی چشم تماشائی کا
دیکھہ صحرا مین سمان لالہ صحرائے کا — رنگ لایا ہے لہو یہہ تری سودائی کا
ہی یہہ سرسبز گلستان سخن آرائی کا — کلمہ پڑہتی ہین طوطی مرے گویائی کا
تنگ کرینگو نکیرین یہان بھی آکے — گور کو سمجھی تھی ہم گوشہ ہی تنہائی کا
پنجۂ غم سی جو یہہ چاک رہا کرتا ہے — دل مرا کیا ہے گریبان کسی سودائی کا
خوب سمجھا وہ ہوا حوصلہ سمجھنے کا مقر — ما عرفناک ہے حق اوسکی شناسائی کا
خون ابنائی جہان کا ہی یہانتک نوسفید — شیر مادر یہہ سمجھتے ہین لہو بھائی کا
سجدہ بھی وحشت دربانسے نکرنی پائی — لیجلی داغ تری در سے جبین سائی کا
آگیا موسم پیری علم قد سے نگون — دانت کتنی ہین نہین وقت صف آرائی کا
تاب باقی نرہی دیکھہ کے وہ زلف دراز — سلسلہ ٹوٹ گیا صبر و شکیبائی کا
آشنا جان کی قاتل نی مجھی قتل کیا — کشتہ ہون جو ہر شمشیر شناسائی کا
ہون وہ عاشق مجھی سوز غم فرقت ہی سے — دل ہی پروانہ چراغ شب تنہائی کا
بھر گئی سر مین یہہ اوس کاکل مشکین کی ہوا — مغز سرنافہ ہوا آہوئے صحرائے کا

شعر کی فکر مین بیگانہ آفاق رہے
کبھی مصرع نہ لگا مصرعۂ تنہائے کا

چاک کر میرے گریبان کو نہ ای دست جنون
نظر آتا ہے یہ کوچہ مجھے رسوائے کا

کونسی بزم ہے جسمین گذر شمع نہین
طور سیکھا ہی کسی شاہد ہرجائی کا

زندہ دل جو ہین وہ ہین غیر کی احسان سے دور
مردہ مشتاق ہوا عجاز مسیحائے کا

ہون وہ یکس کہ نہین کوئی شناسا میرا
عین مجمع مین ہے عالم وہی تنہائی کا

بھر چکی ساری زمین ظلم سی ای مہدی دین
قصد خلوت سی کر انجمن آرائی کا

غنچہ چٹکا جو کوئی خوف سے بلبل کو ہوا
ہو ڈھنڈورا نہ کہین یہ مری رسوائی کا

قصد سجدہ جو تمہین پائی صنم پر ہی اسیر
اذن لو پہلی برہمن سے جبین سائی کا

پاؤن کیا بلکہ یہ سر تری سودائی کا
مرحلہ طی نہوا بادیہ پیمائے کا

دل کرے خواہش مرہم تری سودائی کا
داغ اچھا ہوا گر لالۂ صحرائے کا

آتی جاتی ہین بہت ساتھ ہین اعمال کے
خوف کچھ راہ عدم مین نہین تنہائی کا

دل مضطر کہین عاشق کا ٹھہر سکتا ہے
نام ہی نام ہی بس صبر و شکیبائی کا

وہ حسین تو ہی کہ دیکھی جو تجھی ساری عمر
دل نہو سیر تماشی سی تماشائے کا

کبھی یہان ہی کبھی یہ دولت دنیا ہی وہان
ایک جا پاؤن ٹھہرتا نہین ہرجائی کا

خاک پیری مین کرون کوشۂ عزلت کو تہی
حوصلہ ہے نرہا انجمن آرائے کا

تیز خنجر سے سوا ہے ترا نشتر فصاد
خون کردن پہ نہ لینا کسی سودائی کا

دن تو بہلا کی دل زار کو کاہی طرح
کیا کرے دیکھیی صدمہ شب تنہائی کا

مرگ کی وقت کسی کا نہین ہوتا کوئی
گور مین ساتھ نہ بھائی نہ دیا بھائی کا

کس کی سودا سے نہ ہوئی پیشانی پر
یہ وہی شوق ہی اوس چین جبین سائی کا

جان پر بنگئی دیتا نہیں اک قطرہ شراب
کیا بگاڑا ہے بھلا گبند مینائی کا

کیا کروں مدح تری اسپ کی اے شاہ بلند
شیر کی آنکھ سے ہے رم آہوی صحرائی کا

واہ اے دور فلک خانۂ احسان آباد
چتر بخشا سر مجنوں کو انگڑائی کا

آ کے ہستی مین گئی اہل عدم سوی عدم
شہر مین دل نہ لگا مردم صحرائی کا

عشق نے خانۂ تربت سی نہ نکلین گے قدم
مل گیا خوب یہ گوشہ مجھی تنہائی کا

چار عنصر کو بدن مین فقط اتنا ہے ثبات
جیسی آجاتا ہے جھونکا کوئی پروائی کا

سخن صاف مرا سنکے کہا اوسنے اسیر
ایسی گوہر کو لقب چاہیے یکتائی کا

کس خرابی سے مین اوس تک گیا
راہ مین گر گر پڑا تھک تھک گیا

ہوگئی ایسے جنون مین ہم ضعیف
ہاتھ بشکل سے گریبان تک گیا

خاکساری سے ہے تال پختگی
شاخ سے پکا جو میوہ پک گیا

ضعف پیری کا سبب ہی طول عمر
دور منزل سے مسافر تک گیا

چپ ہوا اے ناصح بہت باتین نکر
تیری گرمی سے کلیجہ پک گیا

زاہدون سا نہ کروں کیا خم کے خم
پی کے مے مین ایک قطرہ چھک گیا

گالیان دین آپ نے اچھا کیا
تھا جو ہولی مین دہن کی شک گیا

ہوگئی غم سے سراپا داغ ہم
کیا سیہ روئی کا پردہ ڈھک گیا

اب نہ اکی کیا مجھے پروا رہے
لقمۂ غم کما کی کھاتی چھک گیا

ننگ ہو کر کیون نہ دے مجکو فشار
گور کی گھر مین مین سنے دستک گیا

نزل الفت کرے گا کون طی
دو قدم چل کر مسافر تھک گیا

کیا ٹھکانا لفظ و مضمون کا اسیر
منہ مین جو آیا مین وحشی بک گیا

کچھ تو لذت زخم کی اے گردن بسمل اوٹھا
بوسکی تجھسے تو نازخنجر قاتل اوٹھا

صور محشر بنگیا آوازہ خلخال پا
جب اوٹھا وہ رقص کو فتنہ سر محفل اوٹھا

دوڑ آتا ہی مجنون دور سے نافیکی سمت
شرم ای لیلی کہان تک پردہ محمل اوٹھا

صبح پیری ہوچکی بالین پر آیا آفتاب
کھول آنکھین خواب غفلت سی اے غافل اوٹھا

کہر کڑا ہٹ ہڈیونکی سنکے جسم زارمین
خواب سی میری نہ پہنچی ہے سگ منزل اوٹھا

کب ملی فرصت تڑپنے سی تری بیمار کو
کچھ کمی درد جگر نے کی تو درد دل اوٹھا

سیر دریا مین جو دیکھا یار کو غیر فکی ساتھہ
مین یہہ رویا نوحکا طوفان لب ساحل اوٹھا

دعوی خون کس سی کرتا مین کہ روز بار پر
چھپ رہا قاتل یہہ دود نالہ ہائی دل اوٹھا

دل نے وہ تاثیر پیدا کی کہ جب نالہ کیا
ان ستون کی دل تو کیا عرش خضرا تک ہل اوٹھا

دور سے دیکھا جو مجکو بزم مین آتی ہوئی
ہاتھہ رکھہ کر تیغ کے قبضے پہ وہ قاتل اوٹھا

غیر کا مردہ بہت فربہ مرا مردہ ہی زار
بوجہ کاندہی پر اوٹھانیکی جو ہو قابل اوٹھا

جسم مین طاقت تڑپنے کی جوای بسمل نہین
آہ سے سر پر مین کوچہ قاتل اوٹھا

جان پر کھیلے نہ بیٹھا ایکدن نقش مراد
یہہ اوٹھا سے ہیچ دنیا سی ہمارا دل اوٹھا

ہر رگ گردن ہوی سیراب آب زندگی
کیا کہون کیا لطف زیر خنجر قاتل اوٹھا

زندگی بھر کی نہ میری قدر یار نے اسیر
اب یہ کہتے ہین کہ دنیا سی اکا بل اوٹھا

چند سے بدن مین رہ کی مرادم نکل گیا
آکر گمن مین میرا عظم نکل گیا

مانند صور جسنے سنا دم نکل گیا — کیسا زبان سی نالۂ پُرغم نکل گیا
بالیدہ تیرے آنے سے ایسا ہوا چمن — اندام گل پہ جامۂ شبنم نکل گیا
اب کیوں خلش ہے نشتر مژگانِ یار کو — کیا آنسو نکے ساتھ لہو کم نکل گیا
جبتک جیے جہان مین مرمر کی ہم جیے — جس خوبرو پہ آنکھ پڑی دم نکل گیا
مجھسا سیاہ بخت زمانے مین کون ہے — سایہ سے جب کی نیر اعظم نکل گیا
روز ازل سے تہا ترے کوچہ کا اشتیاق — چھوٹا جو خلد مطلب آدم نکل گیا
کشتی ہون جسکی زندہ وہ جلادانی فلک — عیسے کا نام قاتل عالم نکل گیا
او ترا گلی سی طوق تو سمجھا یہ مین ضعیف — انگشت جم سی حلقۂ خاتم نکل گیا
گذری شب وصال تو گذری جہان سی ہم — نکلا جو آفتاب یہان دم نکل گیا
جان آگئی بدن مین جو دیکھی تری پلک — سوزن سے کار عیسی مریم نکل گیا
سو فہم اگر پیون مری نیت نہ سیر ہو — اک جام سے مین حوصلۂ جم نکل گیا
کیا جلد قد یار کو بالیدگی ہوئی — بونا تھا سرو سے قد آدم نکل گیا
آیا جو سامنی سے مرے معرکہ ترک — ٹھہرے نہ پاؤن خوف سی رستم نکل گیا
کیا غم اگر کسی نے نہ نالہ کوئی سنا — تیرا تو حوصلہ دل پرغم نکل گیا
اسکا ہے آج تک ملک الموت کو الم — زندہ جہان سے عیسی مریم نکل گیا
بوسے دبی جو ہمکو تو پچھتا رہی ہو کیون — ہمت مین نام صورت حاتم نکل گیا
ایذا سے یار دل کو گوارا نہو سکے — او نکے کھلے جو قصد یہان دم نکل گیا

دریا بہا دیے جو ہوا سامنا اسیر
کب ابر سے یہ دیدۂ پرنم نکل گیا

زخ

زخم جس سی تری تلوار کا کھایا نہ گیا
سر کبھی اوس سے شہید وہنین اوٹھایا نہ گیا

نیم جانون پہ غضب لائی کمی قاتل کی
پاؤن رگڑا کیی اک ہاتھہ اٹھایا نہ گیا

کیا تعجب تہا اگر آنکھہ مری کھل جاتی
قبر مین آپ سی شانہ بہی ہلایا نہ گیا

ہندی ہاتھہ وہنین لگای ہوئی آیا دم حشر
خون ناحق مری قاتل سی چہپایا نہ گیا

لیکہنا خاک مسیحا تری بیمار کی نبض
جل رہا تہا جو بدن ہاتھہ لگایا نہ گیا

صاحبون نے تری وحشی کی بہت کی تدبیر
نہ کیا سر سی تری زلف کا سایا نہ گیا

ہوس مرگ دلا ہجر مین بیجا تو نے
غم مٹایا نہ منا رنج گیایا نہ گیا

سیر فردوس جو حاصل نہوئی تو نہوئی
شکر کرتا ہون مین دوزخ مین خدایا نہ گیا

بات قاصد کی غلط جہوٹ جواب نامہ
لیکے خط بیٹہ رہا گہر کہین آیا نہ گیا

سلطنت تیری فقیرون تلک ای سوبار
بوجہہ بہاری تہا بہت النبی اٹھایا گیا

الصبا کیسی ہوا خواہ تہی نوسنونکی
تجہہ سے اک دانہ انگور گرایا نہ گیا

بت تو بت ضعف نی اللہ سی کرہا ہین دور
تبکدہ کیا کبہی مسجد مین بہی جایا نہ گیا

دل ہوا سینے سی گم عالم تنہائی مین
کس پہ چوری کا گمان ہو کوئی آیا نہ گیا

سخت عاجز ہون کہان پہنچکیدون اسباب سفر
رہبرون سے بہی مرا بوجہہ بٹایا نہ گیا

نیرلون سی در دولت پہ ہوئی ہم حاضر
سگ جانان مری ہڈی پہ تو دوڑا لیکن

کیا وہ آتی مرا تابوت اوٹہانیکو اسیر
نزع مین جنسے عیادت کو بہی آیا نہ گیا

جو ہو شوق طہارت کرا رادہ جانثاری کا
کہ حکم آب دم شمشیر پر ہی آب جاری کا

کیا زاہد نے سامان عیش گل میں بادہ خواری کا
وہ موج اوٹھی کہ دامن تر ہوا پرہیزگاری کا

جو بعد مرگ آئی دفن کی نوبت پہ دل ٹھہرا
ہوا سنگ لحد لنگر جہاز بیقراری کا

ائمہ کو جو احمد سی جدا سمجھے وہ شرک ہی
کہ ان دونوں نہیں ہے، عالم صفات و ذات ہاری کا

فراق یار میں ہے سیکشی سی اسقدر نفرت
نظر میں اشد ہالکہ ہے ابر نوبہاری کا

دکان بیفروش اوٹھواتی ہیں کیوں میں مفتی وقاضی
بہا کس دین میں ہی بند کرنا خیر جاری کا

ہماری لعد ہوگا زخم کہانیکا مرہ کس کو
بنی گا کوڑیوں کی مول قاتل سیپ کٹاری کا

بہار آئی ہوئی اوس شمسو ار حسن کی آمد
کوئی غنچہ اگر چٹکا ہوا اونکا سوار ی کا

نہیں وزد سخن سے بجھل معنی آفرینوں کو
کہ روبہ کہاں ہی پیس خورد شیراں شکاری کا

کسی پردی میں وحسان سکو ہم کہتا سمجھتے ہیں
جدا فرآن نہیں ہی خط کوفی و بہاری کا

کوئی غیبت کی عادت چھوٹتی ہی اہل دنیا سے
کہ ہو انکی زبانوں کو مزہ مردار خواری کا

مدرس کے قرینے وہ مدرسہ میں جا کی بیٹھی ہیں
لکھیں ہم دو دل سی حاشیہ شرح بخاری کا

درختو چین کیا ہمنے تمہاری سایہ میں پایا
تمہاری سر پہ بھی سایہ رہی ابر بہاری کا

الٰہی مجکو موت آئی کہ میرے دلکو موت آئے
کہ بیماری سے بدتر رنج ہی بیمار دار ی کا

ہوا دار اوسقی کا دیکھکر یہ بیان کہتے ہیں
ہوا بیخت جاتا ہے سلیمان کی سواری کا

اسیر ایسی اگر ہے ابلق ایام کی شوخی
زمین دیکھیں گے وہ دعوی ہے جنکو شہسواری کا

نہیں ہے کتا کہیں مرد عدم کی راہ جاری کا
شہادت نامہ پروانہ ہی گویا راہداری کا

ترا گلگون ہی یہ جھو کا نہیں ابر بہاری کا
گمان ہی نکہت گل پر ہمیں گرد سواری کا

چمن ہی لطف ابر بہاران کچھ یار ہی کا
کوئی لگا تو برسے ابر بہار ہی کا

وہ بسمل ہون جمک جب درد کی خو مین نہین ہوتی ہی
چمکنا یاد آجاتا ہی قاتل کی کٹاری کا

کیا کرتا ہی یہہ بوسے محبت فاش جلجل کر
دل سوزن نہین ہی ہی خاصہ عود قماری کا

وہ دیوانہ ہون ڈر سے میری آگی آ نہین سکتی
ہرن ہی نشہ جرات ہراک یوز شکاری کا

بڑے نادان ہین وہ بند ونکو جو مجبور کہتے ہین
ملا ہی اختیار انکو امور اختیاری کا

رہا ترک تعلق مین بھی شغل خانہ بدوشی
نہ اوترا پر نہ اوترا بوجہ سر سی خانہ داری کا

بتاتا ہے اگر مجنون تربت پر بنا گنبد
مگر نقشہ ہوای سمار لیلی کی عماری کا

تڑپ کر مر گئی ہم بخل تو اوس ترک کا دیکھو
دیا اک بوند بھی پانی نہ بوندی کی کٹاری کا

جسے صحن چمن مین تمریان شمشاد سمجھی ہین
عصا بردار ہی اوس سرو قامت کے سوا ایکا

عبث یہہ جو پیشہ حیلہ تقدیر کرتے ہین
فسان پر ظلم خنجر سی نہین جرم آبداری کا

ہوئی کیا جلد کو وک پیر چلتی ہین عصا لیکر
یہہ عالم آج ہی کل تہا زمانہ نیسواری کا

کری وقت مصیبت مین جو سای شہر کن یاری
اوسی کے واسطے زیبا ہی دعوی شہریاری کا

ہوئی ہم مست اگر مینخانہ نیسی بوئی شراب آئی
دماغ اسنا توانی مین ہی کسکو بادہ خواری کا

بہت مہمان ہین اوچھی زخم اوراونکو عنایت کر
سری پہلو کو دی ای تیغ حصہ زخم کاری کا

گریبان موجہ آب روان کا گرد کا دامن
ہوا ہی قطع جامہ اپنی تن پر خاکساری کا

کیا مشہور محکو بھی منجم اہل عالم نے
شب قسمت رہا یہہ شغلہ اختر شماری کا

اسیر اوس کوچہ مین کیونکر نجاؤن ہر سحر اوٹھکر
کہ عالم اضطراب دل سی ہی بی اختیاری کا

رخ گلگون پہ ہو خال جو شب گون پیدا
ہم یہہ سمجھی کہ ہوئی لالی سی افیون پیدا

وصف گیسو سی ہوا رنگ دگرگون پیدا
روز چوٹی کی ہوا کرتی ہین مضمون پیدا

روز کرتا ہی گران قیمت می بادہ فروش
کیجئی خاک سی گنجینۂ قارون پیدا

وقت زینت خو نکلتی ہی بات میں بات
ہم بھی مضمون سی کیا کرتی ہین مضمون پیدا

ہی اشارہ کہ کری غیر سے انسان نہ سوال
اسلیئے کاسہ سر ہوتی ہین وا ژون پیدا

اسقدر ہی ہمین سوائی قاتل کا خیال
سیکڑون زخم لگین تن پہ نہ ہو خون پیدا

کسکی آنکھین نے غم چاہ ذقن مین دفنین
ایک چشمی سی ہوی سیکڑون مجنون پیدا

کسی محبوب سیہ قد کی ہی کیا خاک شکیب
سرو ہوتی ہین گلستان مین جو ہوزون پیدا

کب وسی ہمان مین لاتی ہی گردش چشم
عادتے لاکھ کرے گردش گردون پیدا

چال اولٹی ہی مانیکی عجب کیا ہی اگر
بطن مادر سی ہر اک طفل ہو وا ژون پیدا

چشم بینا ہو تو ہے معدن حکمت یہ زمین
سیکڑون ہوتی ہین اس خم سی فلاطون پیدا

جس گلستان مین ہوا سیری جنونکی چلچائی
بید کی طرح ہر اک نخل ہو مجنون پیدا

افعی زلف کا بل کیون نہ نکال شانہ
غول ضحاک کی خاطر ہے فریدون پیدا

بوسہ دینے مین ہین کتنی یہ پرہیز او بخیل
جو ہوا حسن کی کشور مین قارون پیدا

جس تنگہ دفن ہوی ہین کہ کشتی ای نرک
سبزہ واوس خلک ہوتا ہی تو گلگون پیدا

کون رویا ہے یہ جیحون کے کنارے یارب
سیکڑون کوس نہین ساحل جیحون پیدا

کیا عدم مین ہے ہین عاشق تری ای لیلی وش
آج تک ہوتی ہین اطفال جو مجنون پیدا

کردیا غم نے یہ لاغر تری سودائی کو
فصد بھی لے تو نہ اک قطرہ ہوا خون پیدا

ای جنون آبلہ پا کو یہ افزائش ہو
اور گنبد ہو نہ گنبد گردون پیدا

یا نبی معنی لولاک سے واقف ہو اسیر
تم نہ ہوتی تو نہ ہوتا کبھی گردون پیدا

نصیب جوش کدورت مین وصل یار ہوا — اوٹھا غبار تو پیدا وہ شہسوار ہوا
غرور اہل جہان سی مین دل فگار ہوا — کھچا جو مجھسے مجھے تیغ آبدار ہوا
پیام مرگ تماشاے روی یار ہوا — چمک کی تحفت چراغ سرمزار ہوا
بزنگ آینہ روشن ہی میری یکرنگی — اوسی کی شکل بنا جس سی مین دوچار ہوا
وہ کون ہی جسی لغم البدل نہین ملتا — درخت مین نہی گل تو میوہ دار ہوا
ہلا دیا فقط سرفراق ساقی نے — سبوی سر قدح دست رعشہ دار ہوا
دو چند عیش سی اس بزم مین ہمارے مجھ غم — جو نشہ ایک گھڑی دو گھڑی خمار ہوا
ہلی جو اوسکی پلک دل مرا ہوا زخمی — چلا نہا ابھی ناوک کہ مین شکار ہوا
یہ کہکی دیتی ہی تسکین مجکو مجبوری — پڑا بلا مین اگر کچھ بہی اختیار ہوا
فقط مین رند نہین ہون خیال رند بھی ہے — ملی شراب نہ جس روز روزہ دار ہوا
فنا کی بعد فلاطون کا مرتبہ پایا — خم شراب مرا کنبد مزار ہوا
اثر ہے بعد فنا بہی یہ عشق گیسو کا — اگا جو سبزہ لحد پر زبان مار ہوا
حسین وہ اور نظر آی خشمگین ہوکر — پری بنے جو کبہی سر پہ چڑہ سوار ہوا
فراق یار مین مشتاق مرگ ہون ایسا — کسی کے آی قضا مین امیدوار ہوا
کبہی نہ ترک وطن کر جو زندگی چاہی — بجھا جو سنگ سی باہر کوئی شرار ہوا
دل ابرو و مژہ یار نی کیا زخمی — کمان مین تیر رہا اور مین شکار ہوا
بغیر اسکے نہ آ گئی ہوی قوت — دوا سمجھ کے مین پیری مین بادہ خوار ہوا
پری وشونکی ہوئی شکل دلنشین ایسے — کہ سکتہ درم داغ چہرہ دار ہوا
دوبارہ ہے مجہی لیست مین فلک جیسا — زمین نین یون کسی مردہ کیلئے فتار ہوا

ہنر نے رنگ کیا بو بی مشک کا پیدا
نہار ہمنے چھپایا یہ آشکار ہوا

بدن کو حلقہ بنایا جو ضعف پیری نے
تو ہالہ بنکے کسی ماہ پہ نثار ہوا

فراق مین جو گرا اشک شور آنکھو سے
اسیر وہ نمک زخم انتظار ہوا

ہون وہ حبشی تیغ ابروی بت بے پیر کا
بہرتی ہین میری وہان زخم دم شمشیر کا

سامنا کیا دل شکستہ سے ہو چرخ پیر کا
ٹوٹ جاتا ہی لڑائی مین ستم شمشیر کا

اہل حیرت کو صفائی قلب ہے خاطر پسند
آئینہ ہے بیشتر گھر مردم تصویر کا

تنگی عالم سے مین وحشی نکل سکتا نہین
ہی یہ کفش تنگ حلقہ پاؤ مین زنجیر کا

فکر میری صید کرنیکی نہ ای صیاد کر
دام مین تیری نہین دانہ مری تقدیر کا

چرخ ظالم کیون رولاتا ہی مجھکو کچھ تو ڈری
اشک میری سوی مرگان پی ہی پہچان گیا

کیا بچی پائی ملخ بھی ہو اگر سہمے جسم زار
کھینچ لیجائی مفسر مور چشم شیر کا

عشق مین اک سرو قامتکے مین دیوانہ ہوا
فاختہ کا طوق ہے حلقہ مری زنجیر کا

یمتن محبوب نے بھیجا جو نامے کا جواب
مین یہ سمجھا مجھسے لسخہ منگیا اکسیر کا

ہوگا داخل اور قارونکے خزینہ مین درم
پست ایسا ہے اگر کوکب ہی تقدیر کا

طبع سنجیدہ ہی صرف وصف گوہر گان ہے
دیکھئی جب اس تہ از و نہین ہے پایہ زر کا

ہی مرا پا عیب بیشک کہنے مین پیری سے ہے
دیکھہ لو خالی نخوست سے نہین ہون سیر کا

دیکھیے حسبدن کشادہ ہی در اہل سخا
کام اس دروازہ ہی مین ہرگز نہین زنجیر کا

دخت رز گر بڑی تو بگڑی رو کی ہی کش بان
کام کیا جنگ زن و شوہر مین ہے شمشیر کا

بانٹتا ہی حق سبحانہ رات دن وہ دست کریم
دیگ عالم مین یہہ گویا ہاتھہ ہی کفگیر کا

دو

دولت بی فیض ہاتھ آئی بھی تو کس کام کی | تنگ دل ہوتا ہی اکثر صاحب اکسیر کا

بے اثر ہے کون اپنی آہ کا مصرع اسیر
حامہ ہے اس مین نظم محسن تاثیر کا

شاد ہی قتل فتد ی لف بے پیر کا | ہاتھ آیا ہی حصار عافیت زنجیر کا
جذب دل اللہ ری صید افگن تری تخچیر کا | تیر نکلا رہگیا سینے مین پیکان تیر کا
مین وہ دیوانہ ہون گیسوی بت دلگیر کا | ہی وہان مار حلقہ مرے زنجیر کا
ہر لب زخم فار ہے گلرنگ تیری تیر کا | رنگ لا یا خون ای ناوک فگن نخچیر کا
آرزو ہی ہو ہماری منہ مین قاتل کی زبان | ہر دہان زخم لی بوسہ لب شمشیر کا
فرط حیرت سی تن بیجان مین ہے یون اپنی جان | پا بگل جیسے سفینہ قلزم تصویر کا
زلف چھوٹی جیسی وہ چہرہ نظر آتا نہین | سایہ سدراہ ہی خورشید عالمگیر کا
بیزبان بہی فکر رونا کیسی بہان فارغ نہین | ہی برائی شیر رونا کو دک بی شیر کا
ہوتی ہین جب گرم صحبت خوش نوایان چمن | ذکر کرتی ہین تری رنگینی تقریر کا
سیمتن محبوب کا کشتہ ہون ماتم ہین مرے | خاک کی بدلی اوڑانا چاہیے اکسیر کا
اہل حیرت سی نرکھ اندیشہ افشای راز | بولنا ممکن نہین ہی مردم تصویر کا
ہی ہماری خون کی دعہے سی لازم احتراز | داغداری ننگ ہوجائی نہ پہل شمشیر کا
کر رہا ظالم کہ ہون دیوانہ نازک مزاج | اب زیادہ غل سنا جاتا نہین زنجیر کا
غیر اگر دیکہی تو غیرت سی ہو آب اسقدر | رنگ صفحی سی ٹپک جائی مری تصویر کا
اہل دولت سی سمجہہ اہل شجاعت کو سوا | زر سے آہن بیش قیمت ہی کہ ہین شمشیر کا
اہل حق سی ہوتی ہین اعجاز بعد مرگ بہی | قاری قرآن رہا تیری پہ سر شبیر کا

حسن سے تیری ملاہی سب حسینونکو فروغ | جسطرح ہے مہر باعث ماہ کی تنویر کا

صحن گلشن ہے مرقع کسکی آنی ہے اسیر
ہے ہر اک طائر مین عالم طائر تصویر کا

داغ غم اس دل سوزان کا مداوا ہوگا | آگ کا ہی جو جلا آگ سے اچھا ہوگا
ذوق نعمت کے سومن مین اصلا ہوگا | بندہ شیر خدا کیا سگ دنیا ہوگا
سجدہ کرتا مین چلون گا درجانکی طرف | سایہ سیرا مجھی ہر گام مصلا ہوگا
حق دولت ہی امیر فلکی تاون کا سبب | سو جبین اوسپہ فلک کی نہین خجلت دریا ہوگا
نکہت گل سی چمکتا ہی سوا رنگ جنون | کوئی محبوبا بھی نہ آماذہ سودا ہوگا
شانہ اوس زلف مین آہستہ کریگی مشاطہ | کہان کیجوائین گی وہ بال دوتا ہوگا
استخوان تن مین نکہتا سہ سمجھتا مین اگر | کہ ہماؤ سگ محبوب مین جھگڑا ہوگا
آئینہ چہرہ کو لگاؤن تو منہ چڑاتی ہین | اسی صیقل سے یہ آئینہ مصفا ہوگا
وصل معشوق ہین ہیہ رسمی عاشق بیدل | قطرہ ملجای گا دریا سی تو دریا ہوگا
نزع مین دور رہی دفن مری شوخی کی | فاتحی کو بھی نہ آوگی اگر کیا ہوگا
آنکھ دکھلائی جو تمنی تو کہان صبر و قرار | صف مژگان سی یہ لشکر نہ وبالا ہوگا
ایسا عشق کی ہی اور یہہ اونکی ہین ستم | صبر کر صبر کر ای دل ابھی کیا کیا ہوگا
یون ہی چندی نہ کھلی آنکھ جو بند فتنی | چاہ کو دعوے ہمچشمی دریا ہوگا
آگہی ہو حضرت واعظ کسی سمجھانیکو | جایئی آپ کو کیا خبر جو ہوگا ہوگا
نظم باطل ہے زمانیسی وفا کی امید | نہ کسی کا یہہ ہوا ہے نہ کسی کا ہوگا
پردہ پوشی ہا تو لگا جائین گے غوطہ دہ ضرور | پردہ ستر اونہین دامن دریا ہوگا

دل ڈھر کتا ہی بہت جانے کی کیونکر — غرق ہوگا جو سفینہ تہ و بالا ہوگا
مست کردی گا بہار انمین تماشای چمن — شجر سبز مجے شیشۂ صہبا ہوگا
دیکھہ کر آئینہ وہ آپ یہہ فرماتے ہین — حسن اچھی ہی خریدار بھی پیدا ہوگا

جا کی ہم خاک در خیر شہ ہونگی اسیر
ایک دن خاتمہ بالخیر ہمارا ہوگا

میرا جلنا تری نزدیک تماشا ٹھہرا — داغ الفت بھی کوئی لالہ صحرا ٹھہرا
ہو کی پابند جنون مین دل شیدا ٹھہرا — پڑ گیا پا دمین لنگر تو سفینا ٹھہرا
صلح کی یار نے اپنا دل شیدا ٹھہرا — مدعی پوچھنی آتی ہین کہو کیا ٹھہرا
ہو چکا حشر نہ دیدار دکھایا تمنے — آج کی دن بھی وہی وعدۂ فردا ٹھہرا
نجد مین جذب نی بڑھنی ذرا ایک قدم — جس جگہ قیس تہکانا فۂ لیلی ٹھہرا
نظر آیا جو وہ چہرہ تو مری اشک کی — حیرت حسن خداداد سے دریا ٹھہرا
راستہ بند ہی ہمیشہ سی جو اوس کوچے کا — زلف شبرنگ نہ ٹھہری کوئی کالا ٹھہرا
اک نگہہ پہ جو اوسی مول لیا چاہتی ہو — صفت کا مال ہمارا دل شیدا ٹھہرا
کی جو عجلت طلب جام مین ساقی نی کہا — ٹھہر و ٹھہرو یہہ کوئی منہ کا نوالا ٹھہرا
تو خرامان ہی اوسی وقت رفتار نہین — سر و کبونکر قد نخون کا مثنے ٹھہرا
ہم سہی دشت جنون مین تو زمانہ بھی سہی — ہم جو ٹھہری کبھی تہک کر تو زمانہ ٹھہرا
حال دل پوچھتی ہو سینہ پہ سینہ رکھکر — ہو گیا خاک کا گر آگ مین پارا ٹھہرا
دیتے زلفون مین لٹک کر جو لگائی چکر — چرخ بوجی کا حسینون کو تماشا ٹھہرا
لین اگر لیتی ہین وہ ایک نگہ پہ دلکو — جای انکار نہین خیر جو ٹھہرا ٹھہرا

رکھدیا یارنی شانہ تو لا بوسہ لف
نہ رہا بیچ مین دلال تو سودا ٹھہرا

کوچہ یار کا تھا شوق جو قاصد کو مرے
نہ کہ راہ مین کہولی نہ کسی جا ٹھہرا

تیری دانستہ سنی جو دعوی دریکتائی کا
سچ یہہ ہی سب کی نگاہون مین وہ جھوٹا ٹھہرا

روز دفن اکیطرف آی سیم بن بھی تم
تیسرا دن ہی مگر آج ہے غرا ٹھہرا

جب تلک فکر نہ کی ذہن مین آیا نہ کہے
ذہن یار کا مضمون معما ٹھہرا

دم جو نکلا تو دم تیغ نی بخشی ہمین زیست
مرکے زندہ ہوے جلاد سیجا ٹھہرا

گرم بازار رقابت نظر آیا جو اسیر
مین بھی دو چار گھڑی بہر تماشا ٹھہرا

جھکا جو سر وقف سجدہ کو تا کا
سنل سچ ہی کی سجدہ گہ خدا کا

مری بالین سی اوٹھہ جاؤ طبیبو
دوا کیسی کہ ہے وقت اب دعا کا

فشار گور سی تن کانپتا ہے
ارادہ اسلیے ہے کربلا کا

بتا دے راہ بیخانی کی ہمکو
کوئی ایسا بھی بندہ ہی خدا کا

تری تیغ ادا نے سب کو مارا
قضا کو سامنا ہے اب قضا کا

سوا آہون کے کچھہ اسمین نہین ہی
ہمارا دل گرہ ہے کیا ہوا کا

مریض احمی ہون لیکن بسی دی جو دوا
بنا ہے کالبد خاک شفا کا

تری گیسو کا مضمون باندہتی ہین
یہہ شاعر ذہن رکھتے ہین بلا کا

پڑی یارب کف پا مین دو چھالا
کہ در بجاے گوش نقش پا کا

ہوئین یہہ آرزوئین قتل دل مین
پھر آنکھون مین نقشہ کربلا کا

گئی جان ابتدائی عاشقی مین
اٹھایا ہمنے صدمہ انتہا کا

رولاتا ہی جو وہ دست حنا سے
گمان اشکون پہ ہی عطر حنا کا

نہ باندہو دل کو گیسو مین تو باندہو
حسینون کو اسطہ مشکل کشا کا

بلائی گہر مراد یکہا نہین ہے
بتاد و کوئی گہر مجکو بلا کا

گدا سلطان ہوئی درویش سلطان
عجائب کارخانہ ہی خدا کا

کہون حق حق تو تہا آدم کا نقشہ
تری تصویر نورانی کا خاکا

تفاوت کون نیک و بد مین سمجہے
خدا ہی ایک رندو پارسا کا

اسیر ادن کو جو روئی پای جنت
عجب رتبہ ہی شاہ کربلا کا

بہت سی صورتین ہین مغفرت کی
بکی کی ساتہ ہی اسکے اتباع کے ا

سمجہی یہ ہم جو وہ خط عارض عیان ہوا
صیاد حسن جان بچا کر نہان ہوا

موقوف بعد مرگ نہ شغل فغان ہوا
مردہ مراد مان لحد کی زبان ہوا

آتی نہین ہی ہاتہ کسی کی جو بہر دفن
اوس کو جی کی زمین نہ ہوی آسمان ہوا

ہشیار ہو کہ دین نہ شیطان کری خراب
گلہ ہی مال گرگ جو غافل شبان ہوا

دہ مست ہین کہ گور مین ہمکو نہین خبر
نوبت کب آئی صور کی محشر کہان ہوا

روشن اوسی کا نام رہا مثل آفتاب
سرسی جو تیری راہ طلب مین روان ہوا

جوش جنون نی مجکو دکہائی نئی بہار
پیراہن دریدہ گل بیخزان ہوا

غم کو تپا مری دل نالان سی مل گیا
جاسوس راہ زن جرس کاروان ہوا

دل ہی مرا کہ اسنی چہپائی ہزار داغ
اک داغ بہی نہ ماہ سی دل مین نہان ہوا

مر کر مسافران عدم کو دیا پتا
پتہر مری مزار کا سنگ نشان ہوا

ایسن ہین ظلم ہی جو ہین ظالم کی نشستین — زخمی نہ تیر ہی کبھی زاغ کمان ہوا
تحریر خط شوق مین کسدن کمی نہ کی — ای کلک لاکھہ بار ترا امتحان ہوا
قاصد خراب پھرتا ہی ملتا نہین پتا — اوس حور کا مکان نہوا لامکان ہوا
مین اس چمن مین طائر نکہت ہون اسیر — جو گل ہوا شگفتہ مرا آشیان ہوا

ہی اوسکی ملتمس کہ شاعری اسیر
عالم مین شل کلک جو صاحب زبان ہوا

پہچانتین جو پیر و جوان جہان ہوا — شہرا جو خواب انکو نین اگر گران ہوا
جس روز سی مین عاشق موی میان ہوا — لاغر ہوا ضعیف ہوا ناتوان ہوا
بگڑی کا اوس صنم سی اگر دل کری گا کیا — شیشہ لڑا جو سنگ سی اوسکا زیان ہوا
چاہا بہت مگر نہ کبھی اوسنی بات سکے — مہر سکوت یار کا خال دہان ہوا
دیکھا نہ چشم کم سی کسیکو جہان مین — ذری پر آفتاب کا ہم کو گمان ہوا
دولت ملی جو ہم کو نہ اوسکا ہوا قیام — آیا جو گنج ہاتہ مین گنج روان ہوا
گل ہین جو سینہ چاک تو غنچی گرفتہ دل — یارب یہ کس چمن مین مرا آشیان ہوا
پائی جو رنج تجہہ سی نہ بہاگی وہ کس طرح — سر پر اوٹھائی ضرب تو سکہ روان ہوا
ہی میزبان سپہر تو آسودگی کہان — بہوکا رہا بخیل کا جو میہمان ہوا
صحرا کی آبرو مری چالونسی بڑہ گئی — ہر خار آبدار برنگ سنان ہوا
کہتا تا جو بعد مرگ سک یار تہا مزہ — کیا فائدہ جو رزق ہما استخوان ہوا
شاید کہ یہ بہی گلشن جنت ہی ساقیا — میخانی مین جو پیر بہی آیا جوان ہوا
مجروح اوسکی تا سی ہو کر ہوی نکانت — جو زخم کہل گیا در باغ جنان ہوا

کہا ہے

کرتا ہی میٹھی باتین بہی ہم سی وہ آج کل
شیرین دہن تہا شکر ہی شیرین زبان ہوا

دشنام دی کی بوسہ دیا ہمکو یار نے
حلوا اسیر مرہم زخم زبان ہوا

نہ پوچہو حال میری دلسی جوش غم کا
کہ جو گرداب اس دریا مین ہی حلقہ ہی ماتم کا

بنات النعش ہو تابوت وہ سامان کفن غم کا
بناؤن ابلق ایام کو دلدل محرم کا

خدا وندا نہ انچہوٹی ہاتہ سی دلسن کبہی غم کا
رہی سایہ مری تابوت پر بہی نخل ماتم کا

پہنچکر خدمت پیر مغانمین دل یہ کہتا ہے
کمی کس چیز کی مہمان ہون مین ایسی حاتم کا

عطا کرتی ہی شاہی کا مزہ چلو مین مینوشی
یہ ساغر جس کو ہاتہ آئی وہ پایا مرتبہ جم کا

کہو ظالم سی مال مفت کہا کہا جو پہولا ہی
کہ ہوگا جسم فربہ ایکدن کندہ جہنم کا

ہوائی جامہ باریک ہی کیا گلعذارون کو
بنا کرتی ہین آنکہین آنسو ونسی تہان شبنم کا

مرا مضمون تہا باندہی غیر اپنی شعر مین کہدو
نہین زیبا کہ دست زال مین ہو گرز رستم کا

زمانہ شادی غم کسی کو دی یہ کیا ممکن
بنی تخت عروسی بہی تو چوب نخل ماتم کا

مین رہ دیوانہ ہون جیسے خانہ قبلہ ہم رکہا
چہایا پیر لون نی ہر طرف خلخیر مقدم کا

کسی نیری سی قدنی کر دیا ہی ہمکو دیوانہ
مناسب پاؤن مین ہی سلسلہ گیسوی پرخم کا

دو رنگی رنج و راحت کی مٹی کب اس گلشن مین
دہنی ہنسا ہی پہولون کا دہی رونا ہی شبنم کا

یہہ نفرت وصل سی ونکو ہی نامہ چاک کر ڈالین
جو فقرہ نہین کسی جا وصل پا ئین حرف غم کا

کسی دن آگی سینی پر حنائی ہاتہ رکہدیجی
علاج داغ دل ہو جای پہا ہا لال مرہم کا

جہان مین کون ہی وہ جو یہان پر کر نہین آیا
ورد و حقیقت مین ہی مرجع سارے عالم کا

غنی مین ہم غرض بخل و سخاوت مین نہین رکہتی
ہماری بزم مین ہی ذکر قارون کا نہ حاتم کا

بجای اپنی گوش دل مین بنیہ جو رہتا ہی
نہین بیطور ہرگز اسکو سنا ذکر مریم کا

جو امرد ون کی شہرت ہی جہان مین تا قیامت
قیامت تک رہی گا نام برہا میم دہم کا

دم نظارہ عارض جان یار ہی دیکھا
نشان قرآن مین ہمکو ملتہ آیا اسم اعظم کا

عنایت جب کرین وہ غیر کو محفل مین بلوکر
ہمارہی دل مین چٹکی کیون نہ لی گویا محرم کا

فلک کی بات خواہش ہی تو ہی ہو جان تا توان تیسی
کہ ہوئی زال ہو ہر استخوان یا زو ی رستم کا

دعا یر یا خبا نونکی اگر ملسل کہے آمین
صدف ہون پہون بجای گہر ہر قطرہ شبنم کا

جواب سا اسیر اس بحر مین کیون نہ گہین سر کو
ثبات زندگانی کیا کہ وقفہ ہی کوئی دم کا

تبکدی کی مین سیر کر آیا
رہان خدا ہی خدا نظر آیا

دل کو بہلا رہا ہون یہ کہکر
وہ خط آیا وہ نامہ بر آیا

بندہ گیا شب کو یہ تصور رخ
آپ مین مین نہ تا سحر آیا

ہون وہ بسمل کہ ہو نہین عاشق درد
دل بھر آیا جو زخم بھر آیا

بحث چکی سیاہ خانے گئے
شام ہوتی ہی وقت سر آیا

ہجر مین آفتون نے گھیر لیا
تپ آدہر آئی خشک اودہر آیا

اک نگہہ مین کیا تمام اوس نے
خوب لیني مری خبر آیا

یاد گیسو مین میری نالون سے
زلزلہ رات رات بھر آیا

ہون وہ بسمل کہ دیکھکر مجکو
مونہہ کو جلاد کا جگر آیا

دہن یار سے محبت کی
تنگ چینی سے اسقدر آیا

گور کے زیر زمین یہ سمجھا مین
کہ سفر سے مین اپنی گھر آیا

جان لینی کو کم نہین شب ہجر — ملک الموت تو کد ہر آیا
بوسہ سیب ذقن کا اوس نے دیا — نخل امید مین ثمر آیا
دخت رز سر چڑہی جو ساقی کی — میری آنکھون مین خون اوتر آیا

صورت یاس ہی خلاف اسیر
توہی قرآن سن بچیر آیا

کمر سی تیغ جو اوترک منتہ گر لینا — تو سب کو بعد مجہی پہلی یاد کر لینا
بغیر ختم سوئی یار اوڑ چلا نامہ — پکارتا ہی رہا مین کہ نامہ بر لینا
رہی نصیب زلیخا کو چاہ یوسف کی — کسی قبول ہی زر دی کی درد سر لینا
متاع طاقت دل کو تو کر چکی غارت — اب آگی آپ کو ہی کیا کسی کا گھر لینا
بدن مین رعشہ ہی پر ہوش ہین ابہی ساقی — گری جو ہاتہہ سے میری قدح تو بہر لینا
نگاہ چشم عنایت اودہر سے ہو کہ نہ ہو — ہمین تو سجدہ اوسی پانچ وقت کر لینا
چلا جو دل طرف زلف کہہ گیا اتنا — کسی بلا مین پہنسون تو مری خبر لینا
ذرا سی بات مین ہوتی ہین اپنی بیگانی — بڑا کمال ہی اپنا کسی کو کر لینا
گرسنہ ہی سگ منزل تو فاقہ کش رہزن — ہوا صرور مجہی توشۂ سفر لینا
عبث ہی خوف تڑپنی کا حکم دی صیاد — جو رشتی دام کی ٹوٹین تو دام بہر لینا
مریض عشق بس اب صبح ہی تو تمام نہین — گہڑی گہڑی کی تمہین چاہیے خبر لینا
کرم کیا ہی جو سائل پہ غم نہ کہا منعم — خسارہ کیا ہی جو دنیا اوہر اودہر لینا
لحد کمال عزیز و مقام وحشت ہی — اوتارنا جو مجہی پہلے تم اوتر لینا
گدا و شاہ ہین دو چار روز کا لقمۂ گور — زمین کو تمام ملک اپنا بیٹ بہر لینا

کمال شوق تماشا ہی ای عروس اجل
جو قبض روح کو آنا ذرا نکھر لینا

ابھی تو ہی تری قابو مین بلبل ای صیاد
رہا قفس سی جو کرنا تو پر کتر لینا

غریب ہو نہین تکلف کی احتیاج نہین
جلا کی چند چراغون کو عرس کر لینا

کبھی تو فاتحہ خوانی کو آئی پس مرگ
ضرور دوست کو ہی دوست کی خبر لینا

قبول فیض مین حاصل نہین ہی کچھ خدا
سمجھ کی مہر کا احسان ای قمر لینا

اسیر بندہ ہی تم یا علی ہو دست خدا
نگاہ خلق سی گرتا ہی یہ خبر لینا

حال کہئی کس سی فرقت کی شب تاریک کا
آدمی ہکو نظر آتا نہین تردیک کا

وقت پڑی پر نہین پاتا ہی نگر اہیک کا
حکمران تو ران کا ہویا تاجور تاجیک کا

کعبۂ دل دونون گہر اوسکی ہین بنیاد دو
دو رکی وہ راہ ہی یہ راستہ تردیک کا

دید کی مانع نہین ہر گز نقاب رومی تار
پشت سی پڑہ لیتی ہین خط کا عذار یک کا

کوچۂ گیسو مین تو رکہتا تہی ایدل قدم
ٹھوکرین کہلوائی گا رستہ شب تاریک کا

جب ہوئی گرم سفر وہ ہو کی گاڑی پر سوار
ہم بہی منزل تک گئی سہانچہوڑا لیک کا

ماہ نو دکہلا کی کرتا ہی اشارہ یہ فلک
ہاتہ بی گردش نہین آتا ہی نگر اہیک کا

اور جنجال کر جو تلوارین لگاتا ہی وہ ترک
ہی نگر زخمون کی ہنسی پر گمان تضحیک کا

ہی شہادت نامہ جو میری کفن مین بعد مرگ
یہ قبالہ ہی ریاض خلد کی تملیک کا

جائہ توحید کو اسطرح سینا چاہیے
فکر کی سوزن ہو رشتہ معنی تاریک کا

جیسے شیشی ہی شراب سرخ ہوتی ہی عیان
جلوہ گر یون رنگ ہی اوسکی گلی سی پیک کا

حرص دولت سی ہی ابل حرص کو شوق کتاب
کاسۂ طنبور مطرب ٹہیکرا ہی بہیک کا

ہست کتابی کوئی اوسکی دہن کو تو ہست — خال لب کو کیون نہ ہم نقطہ کہین تشبیک کا
دام آفت ہوگا اب کیا رشتۂ طول امل — قطع ہونٹون نی کیا ہی سلسلہ تحریک کا

صاف کر دل تا ہو صورت آشنا عالم اسیر
بزم مین خوبان ہی کون اینۂ تاریک کا

نخل عمر پنجروزہ سے جو پہل پایا تو کیا — چار دن کو ہفت کشور مین عمل پایا تو کیا
شوخیان ہین جو حسینون مین وہ حور و نمین کہان — مرکی ہمنی خلد مین نعم البدل پایا تو کیا
کیا کرینگے یاد باغ دہر کو سرو و چنار — اسنی پای لنگ اوسنی دست شل پایا تو کیا
جاہتمندونکو پامال ستم کرای ملک — ہم ضعیفونکی دلونکو توسے کچلپایا تو کیا
لعل او گل منہ سنی جو تجہہ مین ہمت مردانہ ہے — اگ او گلنی کو دہن مثل رخل پایا تو کیا
ہی وہ سلطان لائی قابو مین جو کوئی ملک دل — کشورون مین پادشاہون نے عمل پایا تو کیا
اصل کیا دنیائی دون کی زہر ہی اسکا ثمر — نخل حنظل سی کسی نی تلخ پہل پایا تو کیا
بند کردی رعب حسن یار نی اپنی زبان — عرض کا موقع گزارش کا محل پایا تو کیا
زندگی ہے مرگ سی بدتر فراق یار مین — آبحیوان آب خنجر کی بدل پایا تو کیا
گور مین رہتا ہی یہان بہر سکونت چند روز — طاق کسری کا فریدون کا محل پایا تو کیا
پہر چلی گی تیغ اگر اوسکی گلی پر رک گئی — ایکدم کو اور وقفہ ای اجل پایا تو کیا
ہم تہی قسمت ہی گویا مردم تصویر مین — زر نیا یا قرب ارباب دول پایا تو کیا
تل کسی محبوب کے چہری کا ہونا تہا کبھی — آسمان پر اوج تونی ای حمل پایا تو کیا
جانتی ہین ہر قاتل موذیونکی فیض کو — خانۂ زنبور سی ہمنے عسل پایا تو کیا
صبح کو خالی وہی بستر وہی ہم بیقرار — خواب مین شب بہر جو ونکو ہم بعل پایا تو کیا

کیون کسی استاد کی دیوان کو دیکھین وقت فکر | حاکم مردہ کا دستور العمل ہاتو گیا

مجکو انواع سخن مین ہی ید بیضا اسیر
میرنی ایجاد انداز غزل ہاتو کیا

قاصد تلاش کر کی گھر اوسکا جو تھک گیا | آخر وہ میری خط کو میری سر ٹیک گیا
رخ کو چھوا تو وہ مژہ دل مین کھٹک گیا | گل توڑنی مین خار سی دامن اٹک گیا
کرتی ہی یہ سخن مین کہ ارباب طبع نے | چھاپی جو میری شعر تو تہر ٹھیک گیا
ادنا یہ فیض ہے تری دریای فیض کا | آب گہر سے کاسۂ سائل چھلک گیا
معنی جو میری شعر کی ملتی نہین مجھے | شاید زمین مین گڑ کی خزانہ سرک گیا
شکوہ مری دہن سے جو نکلا تھا لب بلب | پیمانہ ہو چکا تھا لبالب چھلک گیا
ای ترک ابتو ہاتہ اوٹھا قتل عام سے | دور تھی کہان تلک ملک الموت تھک گیا
عجز و رمین وہ تھا جو ملک لیگئی مجھے | دل کی جلن سی اور جسم پھڑک گیا
اچھا ہوا کہ آپ نی دی گالیان مجھی | معدومی دہن کا مری دل ہی شک گیا
الندری بدگمانی ساقی کہ پیاس سے | کانٹی مری زبان پہ پڑ ئی وہ کھٹک گیا
گردون کو ناگوار ہو العبد مرگ بہی | کافور سے کفن جو ہمارا مہک گیا
نعمت کی ای فلک مجھی ہر وا نہین ہے | کیا یا ہی غم یہ گر سنگی کا کہ چھک گیا
دریا مین گر پڑا جو مرا کوی اشک گرم | بطن صدف مین دانہ گوہر ٹپک گیا
مین رند تہا کہ نشہ مین پہنچا سر فلک | ملانی کی جو دوڑ تو مسجد تلک گیا
آنکہون مین ان بتون کی مروت نہین رہی | کیا ان تلون سی تیل الہی ٹپک گیا
سرگشتہ یون ہی کوچہ گیسو مین دل مرا | ظلمت مین جیسی راہ سکندر بہٹک گیا

سمجھو نہ اعتبار کلام اسیر کو
دیوانہ دار منہ مین جو آیا بک گیا

زینت ہوئی بدن کی جو ہر بال بک گیا
گویا پہری مکان مین سپیدی چمک گیا

جس صبح روی یار سی پردہ سرک گیا
خورشید طالع شہ خاور چمک گیا

زردہ ہی اہل حق کو بھی دنیا ہی آبرو
لوح طلای صفحۂ قرآن چمک گیا

ای دست مرگ تیری تہم کا بیان ہو کیا
ملبوس جان ہزار جامہ سی مشک گیا

کوٹھی پہ چڑھ کی باندہ دیا مینی خط شوق
قسمت سی اوس پتنگ کا پیا اٹک گیا

آیا مرض مین یار عیادت کی واسطے
چمکا جو درد دل تو مقدر چمک گیا

اروت سان یہ دلکو ہوئی اوس دغا کی چاٹ
اوٹا کسو مین مین جا کی یہ اوہا ٹپک گیا

تاثیر ہ الفت پستان سی بعد مرگ
مثل ا کنبد مدفن ٹپک گیا

پہنچا مجھی عداوت قاتل سی اور نفع
چھڑکا جو مشک زخم کا کوچہ مہک گیا

وارد کوئی حسین ہو تو ہی عکدہ بھی باغ
یوسف کی بو سی خانۂ زندان مہک گیا

لکھا نزاکت کمر یار کا جو وصف
خامہ برنگ شاخ گل تر لچک گیا

کس خط سبز کا تہا مین کشتہ کہ بعد مرگ
آبحیات خضر لحد پر چھڑک گیا

دیکھا جو حسن یار لوا للہ رنی حوش دل
آئینہ مثل جام لبالب چھلک گیا

می کیا فراق یار مین پانی اگر پیا
اوترا نہ گھونٹ میری گلی مین اٹک گیا

کامل وطن مین اپنی ٹہرتا نہین کبھی
پختہ ہوا تو شاخ سی میوہ ٹپک گیا

اوس شکل ماہ سی جو جدائی ہوئی اسیر
ایسا جگر جلا کہ وہان تا فلک گیا

برہمن نی کہا تہا حال سب مجہہ نیم بسمل کا
لڑکپن مین کسی کی ن ہاتہ دیکہا تہا جو قاتل کا

گذر نخجر جبین پر آج ہی کس ترک قاتل کا
کہ خوارون مین ہی عالم گلوئی مرغ بسمل کا

رگ گردن کہین تہوڑی سی کٹنی مین نہ بچہائے
الہی خیر کرنا کا نتیا ہے ہاتہ قاتل کا

اوٹہاتی نجد مین کس دہوم سی ہم قیس کا مرقد
اگر صندوق بجاتا کہین لیلی کی محمل کا

الہی کسکی لوٹہبانی سی ایسی تیر کی چہائے
کہ شکل دیدۂ اعمی ہی حلقہ اپنی محفل کا

رہ ایمان مین بینائی نہین ہر ایک کو حاصل
مسافر کو رہ دیکہا بیشتر وانکی منزل کا

برا انجام ہی جو ہین فروغ دہر پر نازان
سحر کو قسمت سک استخوان ہی شمع محفل کا

موئی پر بہی نپائی گردش فلاک نی مہلت
ابہی کہاتا ہے چکر چاک پر کاسہ مری گل کا

لحد مین ای نکیرین آگی کیون مجکو جگاتے ہو
ذرا آرام کرنی دو تہکا ماندا ہون منزل کا

سوا تذلیل کی کیا ہی غرض جب درمیان آئے
کہ اونچا ہاتہ منعم کا ہی نیچا ہاتہ سائل کا

پتا حسن جوانی کا نہ دہونڈہ ایام سرخی مین
کٹی شب صبح کو جلوہ کہان وہ ماہ کامل کا

حضور حق دم محشر نشان کیا دینگی حیران ہین
نہ صورت نقش دل کرلی نہ پوچہا نام قاتل کا

تصور جب کیا عمر دو روزہ کو ہوا ثابت
کہ ہستی سی عدم تک فاصلہ بہی ہی منزل کا

مری افلاس کو ہی فوق سردارون کی دولت پر
کہان ہے آب دریا مین چمکنا ریگ ساحل کا

اسیر آئی ہی عمر شصت سالہ اب کہان طاقت
ہوئی ماندی سفر طے کرچکی ہم ساٹہہ منزل کا

بجا لسد کہ وقت ذبح نکلا حوصلہ دل کا
گلی پر تیغ دست شوق مین دامن ہی قاتل کا

پوچہو حال ہمسے اضطراب طائر دل کا
کیا سینی کو اسنی آشیانہ مرغ بسمل کا

اگر بجلی کبہی ابر سیہ سی نجد مین چمکے
کہا مجنون نی پردہ اوڈہہ گیا لیلی کی محمل کا

زیادہ نالہ عشاق سی ہی حسن کی رونق
ہوا ہی جمع گل مین رنگ آور غماذل کا

وہ رہرو ہون کہ ہی گام گام پر پیش نظر تربت
ہر اک نقش قدم محکوم فشان دستاہی منزل کا

قیامت تک نہ گل ہو دامن باد بہاری سے
کسی غنچہ پر پڑ جائی اگر سایہ مری دل کا

یہ میری بعد فارغ ہو کی ظالم اپنی گھر بیٹھے
کہ خنجر میان مین ہے آستین مین ہاتھ قاتل کا

قمر مین جب پڑا خورشید کا پرتو ہوا روشن
کہ ناقص کو بھی کر دیتا ہی کامل فیض کامل کا

سر سلطان پر افسر دیدہ عبرت سی جب دیکھا
خیال آیا کہ یہ اولٹا ہوا کاسہ ہی سائل کا

فروتن و احب التعظیم ہین کچھ شک نہین اسمین
جھکی مقتول کی گردن تو اوٹھایا ہاتھ قاتل کا

ہوا ثابت ہمین طفلی و پیری و جوانی سے
کہ ہستی ہی عدم تک فاصلہ ہی تین منزل کا

یزیدی فوج لاکھون یا ور شبیر تھوڑی سے
بہت کم حق کی طالب اک جہان پیر و ہی طاقت کا

گریبان قیس کا پھاڑا تو کیا ای پنجہ وحشت
جو ہمت ہو تو پردہ چاک کر لیلی کی محمل کا

سفر مین بسکہ وہ زلف سیہ آنکھون نہین پھرتی ہے
گمان جادون پہ ہوتا ہے بیابانمین سلاسل کا

اسیر احباب گل میری لحد پر کیون چڑھاتی ہین
دماغ اہل فنا کہتی نہین شور غماذل کا

پتا قاصد ہی ہی بوستان کوی قاتل کا
چھٹا کرتا ہے فوارہ گلوئی مرغ بسمل کا

کیا ہی غازہ رخسار جب سی خون بسمل کا
ستارہ اوج پر ہی جوہر شمشیر قاتل کا

کہو احباب سی کیون قبر مین شانہ ہلاتی ہین
ذرا راحت سی سونی دین تھکا ماندا ہون منزل کا

خدا ایسا جو میری خونکی چھٹیونسی ہی اوسکو
گریبان گیر ہون کا حشر مین دامان قاتل کا

حریصون کا شکم بھرتا ہی کوئی جمع دولت سی
کہ تاج زر پہ ہی رونا وہی ہی شمع محفل کا

کوئی ذرہ نہین ہی یہ تو خورشید سی خالے
تماشا دیکھہ لی صحرا مین اوسکی فیض شامل کا

کسی سی کب مٹی زنار تسبیح سلیمانے
جدا کرنا بہت ہی مشکل حق سی باطل کا

گداز عشق نی سو بار دل کو کر دیا پانی
ہوا اب تک نہ شعلہ سر دلیکن آتش دل کا

فراق یار مین کیسی ہی میری لگی بیتابی
تماشا جسکو منظور نظر ہو رقص بسمل کا

پڑی ہین نیش غم سی صد رسوراخ قمر تیغ
کہ ہی زنبور خانہ چین کے کاشانہ میری دل کا

بجا ہی آسمان حسن ہم تجکو جو کہتے ہین
خط شبرنگ گرد رخ ہی ہالہ ماہ کامل کا

برابی ایک سی جو دو سر یکی پاس جاتا ہے
کہی کب بحر و افزین چرکن آ جای کامل کا

جو تم اوٹھہ جاؤ جہای روشنی سی اور تاریکی
وہان بنکر یقین ہی نور ہیلی شمع محفل کا

قیامت ہی بندہی ہے ذبح کی دم انکہہ پر پہنچے
رہا دل مین تلاطم حسرت دیدار قاتل کا

جو ظاہر مین عداوت ہو تو باطن مین محبت ہو
اسیر اسکو نکہین لڑین پر دلسی لنا چاہیی دل کا

دہن عیان حسینون کی ہی کمر پیدا
کئی ہین ایسے ہی اللہ نی بشر پیدا

زیادہ بالش پر کی نہ فکر کر صیاد
ٹھہر ٹھہر مری ہوتی ہین بال و پر پیدا

برای مشق اوسی صندل کی چاہیی تختی
صریر کلک سی ہوتا ہے درد سر پیدا

مقام رنج نہین ہو بشر جو بے اولاد
بہت خدا نی کئی نخل بی ثمر پیدا

سبب نزول حوادث کا ہی تو دولت دہر
کہ سنگ کہای جو ہون نخل مین ثمر پیدا

حصول کیا ہے بنایا مکان جو منعم نے
کسی کی دل مین تو اوسنی کیا نہ گھر پیدا

شب وصال کب آئی کدہر گئی یارب
ادہر تو شام ہوی اوسطرف سحر پیدا

عیان ہوا کہ جہان خانہ مصیبت ہی
جو طفل ہوتا ہے اسمین وہ نوحہ گر پیدا

کرو جو غور تو وہ بھی ہستی ہے
نہان ہوا جو ادہر ہو گیا اودہر پیدا

فراق یار مین دنیات گہر رہا تاریک — نہ دن کو مہر نہ شب کو ہوا قمر پیدا
دعائین کین ہین پی داغ عشق اوٹھا کر تا — کیا ہے قوت بازو سی ہمنی زر پیدا
طمع جو لذت دنیا کی ہو فقیرون کو — کری ابھی تو سنے بوریا شکر پیدا
روان کرون مین جو قاصد کو سوی کوچہ یار — ابھی تو صورت طائر ہون بال و پر پیدا
پڑی جو اوس لب لعلین کا بحر مین پرتو — سوای لعل صدف مین نہوا گہر پیدا
شب وصال جو دیکھی صباحت رخ یار — گمان یہ ہمکو ہوا ہوگی سحر پیدا
خدا کی شان تو دیکھو عدم ہی ہستی مین — وہ بت ہوا ہی زمانہ مین بی مگر پیدا
رقیب خاک اوٹھائین گی تیغ عشق کی زخم — کہو یہ نے جگرون سی کرین جگر پیدا
جگہہ جو کعبہ مین ملتی نہین ہمین نہ ملی — بتون کی دل مین تو ہمنی کیا ہی گھر پیدا
عرق کی قطرہ تری وی آتشین یہ نہین — ہوئی ہین چشمہ خورشید مین گہر پیدا
جنون کی جو شمین تا لامکان پہنچ جاوین — فلک کی کہکشان بی در کا ہو جو در پیدا

اسیر مہر و مہ و نجم کی حقیقت کیا
نبی کا نور ہوا سب سے پیشتر پیدا

ماتم ضرور تہا تمہین مجہ دردمند کا — کہنا تہا مرثیہ کوئی دس بیس بند کا
جنت ہی عکس روی بت دل پسند کا — طوبے ہی سایہ یار کی قد بلند کا
کہہ کہہ کی روز آتی ہین محبوب جنگ جو — کرتا ہے کام جندہ کامل کند کا
کیا حاصل اسپ عمر اگر ہی سبک خرام — چلتا ہی اپنی پاؤن سوار ہی تہکنا
نشتر ہی ہجر یار مین اک ایک موی تن — بی فصد مین رہا ہے لہو چار بند کا
سولی ہوا ہی مجکو مرا برہ کی بولنا — منصور دار کشتہ ہون حرف بلند کا

محشر کی روز بھی نہ نکلیگی حد مین آنکھہ
کشتہ ہون اک نگاہ تغافل پسند کا

کر سعی بھی بلیغ جو مطلب بزرگ ہو
زینہ دراز چاہیے بام بلند کا

بیجا نہین جو ہاتھ مین میری ہی ہتکڑی
دیوانہ ای پری ہون تری دست بند کا

اوس سرو قدنی پوسنہ ابرو عطا کیا
ہاتھ آگیا ثمر مجھے شاخ بلند کا

طی کر چکی ہین منزل ہستی کو ہم ضعیف
باقی ہی فاصلہ تو قدمہای چند کا

رہتا ہی اپنی پستی طالع سی ہمکو خوف
گنبد نہ پھٹ پڑی کہین چرخ بلند کا

آواز رعد سی جو ڈہر کتی ہین سبکی دل
نالہ ہے یہ کسی نہ کسی دردمند کا

مضمون شوق ایک بھی لکھون محال ہے
مکتوب جب تلک نہو دو چار بند کا

دیوان حشر مین بھی وہ مصرع ہی انتخاب
مضمون ہے جسمین یار کی قد بلند کا

تیری جلی ہو نکو ستائی کا کیا فلک
محفوظ آسیا ہی دانہ سپند کا

صیاد آج کل ہی یہ بلبل پہ مہربان
بہر قفس غلاف بنا ہے پرند کا

تاثیر دیکھنا لب شیرین یار کے
پانی کا آبجورہ بھی کوزہ ہی قند کا

اوروں کا ذکر کیا کہ مری سامنی اسیر
چلتا نہین کمال کمال خجند کا

پروا تری کچھ ای مہ کامل نہین رکھتا
مین داغ اوٹھانیکی پھی دل نہین رکھتا

کسطرح گریبان سیلی وٹھی فرق نجابت
سر سجدہ محبوبکی قابل نہین رکھتا

سیراب ہون کیا تشنہ صحرای محبت
یہ دشت کنوان سیکڑون منزل نہین رکھتا

لائی اجل آخر مجھی ہستی سی لب گور
وہ کون سا دریا ہی جو ساحل نہین رکھتا

ہی ہمسی غریبون کا بھی ای مرگ گذارا
صد شکر کہ دربان در قاتل نہین رکھتا

جس قافلہ کی ساتھ ہی تسکا کوئی یوسف
رہرو گلہ سختی منزل نہین کرتا

سب طرح کی طاقت ہی نہین صبر کیطاقت
سب کچھ ہی مری پاس مگر دل نہین کرتا

کیا بڑھ کی چلی گا تری شمشیر نگہ سے
یہ تاب یہ دم خنجر قاتل نہین کرتا

ہی مدنظر الفت گیسو کا چھپانا
جھنکار ہو جسمین وہ سلاسل نہین کرتا

فاقی مین بھی مانگون کبھی چرخسی نعمت
مفلس ہون مگر عادت سائل نہین کرتا

تر ہو جو زبان خنجر قاتل کی سر مو
اتنا بھی لہو جسم مین بسمل نہین کرتا

ہر چند ہی عالم مین بہت شہرہ یوسف
تیری سی مگر شکل و شمائل نہین کرتا

ہی خط سی ہر روز ریحان خرچ برابر
باقی نہین کہتا ہو نہین فاضل نہین کرتا

کرتا ہی فلک چاند کو اوس رخسی مقابل
ہی پر مگر عقل یہ کامل نہین کرتا

زخمون پہ مری کون کری مشک فشانی
وہ چہرہ شفاف کوئی تل نہین کرتا

صحرا کی درندونسی ہی بت مین گلہ کیا
ہڈی مری باقی سگ منزل نہین کرتا

معلوم اسیر اوسکو ہو کیونکر مری حیرت
جو شرم سی آئینہ مقابل نہین کرتا

جو پہنچی دوڑکر مقتل مین ہم اپنا قدم ٹھہرا
دم شمشیر قاتل پر گلا رکھا تو دم ٹھہرا

بندہا ماتم کا حلقہ گرد جسکا ایکدم ٹھہرا
ترا دیوانہ قامت محرم کا علم ٹھہرا

نہ آنی مین ہوئی محنت نہ جانیمن ہوئی دقت
وجود و نیستی کا فاصلہ کل دو قدم ٹھہرا

بجا کرتا ہی دلمین ہر ات دن ناقوس نالی کا
خدا کا گھر نہ ٹھہرا یہ کوئی بیت الصنم ٹھہرا

ترا مقتل بھی اے قاتل تھا کوئی محکمہ شاید
سر و گردن کا جھگڑا جبکہ کیا خنجر حکم ٹھہرا

کبھی ہمنی اگر قد بلند یار سی نا پیا
یہی اونچا رہا سرو چمن دو ہاتھ کم ٹھہرا

حباب اہل جہان بحر تلاطم خیز ہے دنیا
بہت ٹھہرا جو اس طوفان مین کوئی یکدم ٹھہرا

شب وصل اے قمر کیا تو نکلتی ہی ہو غائب
ترا چلنا نہ ٹھہرا آہوی وحشی کا رم ٹھہرا

جلا دل جب وہ مرگ غیر کی بیکر خبر لوئی
ہماری واسطے برق غضب ہر کرم ٹھہرا

شرارہی بنگئی ذری جلا سبزہ بیابان کا
جہان دم بھر ترا دیوانہ آتش قدم ٹھہرا

تہین ہی سرکشون کو امن جوش بحر رحمت مین
جو آب زندگی برساتی آتش مین سم ٹھہرا

نمونہ ہی صراط حشر کا یہ دار فانی بھی
وہان بھی ہی وہی ثابت یہان جسکا قدم ٹھہرا

بہت مانا ہی مجنون دور تا آتا ہی اسپر ہے
خدا کیواسطے ناقی کو لیلی کوئی دم ٹھہرا

سوائی غم کہان راحت مرخص آباد ہستی مین
گمان فرہی جسپر تھا وہ آخر ورم ٹھہرا

گلہ ہم لکھہ چکی تہی اوسکو نامی مین بکاوٹ کا
نہایت خیر گذری خود سر کاغذ قلم ٹھہرا

اسیر اہل جہان جتنی ہین زر کی حرص کرتی ہین
یہ وہ ہی عہد جسمین نقش حب نقش درم ٹھہرا

دنیا سے اوداس دل ہی کب کا
ہون دیر سے منتظر طلب کا

ای آہ عرش سے بڑہ آگے
تجھکو کہ مقام ہے ادب کا

محفل مین وہ شمع رو نہ آیا
پروانہ بھی لکھہ چکے طلب کا

اے گور فشار دی نہ اتنا
مہمان تری گھر ہون ایک شب کا

آئینہ پہ ہے نگاہ شفقت
کیہی یہ ہے روشناس کب کا

عاشق نہین ہوتے بی وفا یار
اپنا سا نہ جان حال سب کا

گلشن مین ہے کیا گلون پہ جوبن
بلبل کو ہے سامنا غضب کا

شیرینی لب نے تجھکو مارا
ہو نخل مزار پر رطب کا

حق حق تو یہ ہے کہ روح پر ہے — اطلاق صحیح حکم رب کا
کرتے ہین کلام بے دہن وہ — حقا یہ مقام ہے عجب کا
اب عشق مین جان کی ہی رخصت — دل سینی سے جا چکا ہی کب کا
وہ گیسو و رخ ہے یا ختن سے — ڈانڈہ ہے ملا ہوا حلب کا
کس دھوم سے موسم گل آیا — کچھ رنگ بدل گیا ہے سب کا
ساقی سے یہ پوچھتا ہی قاضی — کیا مہر ہے دختر عنب کا

مشتاق ہون مین اسیر اوسکا
محبوب ہے جو حبیب رب کا

ضبط گریہ جو نکرتا تو کہو کیا کرتا — مجھ سی ہوتا کہ نہین خلق ہین رسوا کرتا
ساری عالم کی رقابت جو گوارا کرتا — دل مرا خواہش معشوقہ دنیا کرتا
دل اوسی آپ دیا چوک گیا اب ہی یہ سوچ — مین نہ دیتا تو وہ کیا مجھسے تقاضا کرتا
آپ کرتی جو انہین اپنی مریضون مین شمار — ملک الموت تو کیا فخر مسیحا کرتا
کاش پہنسا نہ ابھی دام مین صیاد کی مین — چار دن اور گلستان کا تماشا کرتا
لیگئی اک نگہہ ناز مین یہ بت دل دین — کون بتخانی مین کعبی کا ارادہ کرتا
ضبط نے روک لیا خوب ہوا ورنہ یہ دل — دو ہی نالون مین دو عالم تہ و بالا کرتا
گردش بخت زبون جو فلک رنجش یار — درد لاکھون تہی ہین کس کس کا مداوا کرتا
مرض غم کا کہان پاس طبیبون کی علاج — رحم اللہ نکرتا تو کوئی کیا کرتا
بچ گئی جان ہوا آج ہی دیدار نصیب — تہی قیامت وہ اگر وعدہ فردا کرتا
داغ ہوتا جو مرا داغ لگاتا مرہم — [illegible]

صاف کہتا نہ گر ہی لاشہ عاشق مجہ مین
دہن گور کو اللہ ہو گویا کرتا

رشک کا ندہی کی فرشتونسی ہی بگڑو تر
لیکے تصویر تری ہاتہ مین دیکہا کرتا

صاف کہدونگا اگر حشر مین پوچہی کوئی
عمر تہوڑی تہی بہت اسمین مین کیا کیا کرتا

کوئی رہتی ہین نہان چشم تصور سی حسین
لاکہہ پردی مین یہ ہوتی مین تماشا کرتا

دل مرا کاہیکو یون چاہ ذقن مین گرتا
جذبۂ شوق اگر اوسکو نہ اندہا کرتا

سخت جان وہ ہون کہ خود شرم سی کٹ جاتا مین
مجہ سی ہوتا کہ ترے ہاتہ کو چہوٹا کرتا

حیف انگون نی کیا سر و چراغان مجہے
شاید اگر وہ کسی روز تماشا کرتا

می جدائی مین جو پیتا تو جگر کٹ جاتا
قطرہ قطرہ اثر ریزۂ مینا کرتا

جان بری کی تہی کب امید غم گیسو مین
کیا سمجہ کر مین علاج تپ سودا کرتا

مین ٹہرتا جو کسی نخل کی سایہ مین اسیر
بیچ تقدیر کا اوسکو بہی ہلا کرتا

حسن کہویا خط شبگون نے رخ پر نور کا
زاغ کو ہی پی گئی روغن چراغ طور کا

چہرۂ روشن مین عالم ہی خدا کی نور کا
شک اگر ہو دیکہہ لو آئینہ برق طور کا

اجر طاعت کیون نہ پائین سبحہ سنی ہر قوی
پیر سی افزون ہی ورنہ جوان مزدور کا

اسقدر راہ تلاش دخت رز مین ہم چلے
ہر قدم چہالون سی خوشہ بنگیا انگور کا

کیا ہوا غالب اگر اچہون یہ ہو جائین بری
خاک سی سایہ اوٹہا دیتا ہی بستہ نور کا

اوٹہکی کو پیسی تمہاری کون جائی سوی خلد
آپ کل بارہ برس کی سن زیادہ حور کا

کیا ہوا وصف جو راہ شہر ہستی ہی نہین
اگیا ہون اسیر کو ہون رہنی والا دور کا

کچہ نہین ہی ہمکو صحف غانی کی جلبت بعد مرگ
ہی زبان شمع پر تا صبح سورہ نور کا

مجھ سوختہ کی جو مرقد پہ جلائی ہو چراغ
چاہیی اسمین فتیلہ بجائے منصور کا

ہی نصیب خلق کب میخانۂ عالم مین عیش
بادہ ملتا ہے یہان تو زخم کی انگور کا

ظلمت عصیان مین کوئی سوجھتی ہی راہ راست
راہبر و اعمی سی بدتر ہی شب دیجور کا

لذت بی غم کہان ممکن کہ موذی ہی جہان
نیش سے خالی نیایا شہد اس زنبور کا

چاہتا ہی دخت رز ہو جای مجھسے ہمزہ
روز دیتا ہے مجھی پیغام زاہد حور کا

نزع کا ہنگام ہی تابوت بنوائین عزیز
کچھ سواری چاہیے جب ہو ارادہ دور کا

جاتا ہی اوسکو جو ہی رہبر و راہ خدا
ہی علی آباد دروازہ محمد پور کا

داستان لیلی و مجنون سی کیا حاصل اسیر
شوق رکھتا ہی کوئی کم قصۂ مشہور کا

میری باعث سی ہی شبہا وس رخ پر نور کا
جسطرح موسی سی چمکا نام برق طور کا

کیا اثر مطرب ہی تیری نرگس مخمور کا
ہو گیا لبریز مے کاسہ تری طنبور کا

آسمان پر ہجر کی شب نام کیسا نور کا
ماہ تابان حلقہ ہی زلف شب دیجور کا

عادت بد سی ہی دولت مونیونکی لازوال
نیش کا ڈر ہی محافظ خانۂ زنبور کا

روسیاہون کو دیکھین چشم بد سی رو سفید
مشک سی قیمت مین کم ہی ہر سیاہ کافور کا

دعوی باطل ہی انسان کو ہلاکت کا سبب
حال کیا آخر اناالحق کہی ہوا منصور کا

پھٹ گیا مثل کتان زخم اور کیسا التیام
بن گیا مہتاب پارا مرہم کافور کا

ظلم اہل ظلم پر کچھ ظلم مین شامل نہین
کون غارتگر ہی مجرم خانۂ زنبور کا

چپی کر نیکو بٹھایا ہی تو دو بوسہ مجھے
کام لو اچھا تو دل بہی خوش کر و منہ بند کا

ارتکاب فعل بد کیوا سطی لازم ہی فقیر
ہی گدا مطرب تو کاسہ ہی طنبور کا

خانہ زندان سی مجکو کم نہین ہی گھر مرا
جب سی دیوانہ ہوا اک کو دل مزدور کا

زیست مین ہمکو میسر ہی پریزاد و نکی دید
جان دی زاہد تو حاصل ہو نظارہ حور کا

یون بسر کی شام سی ہمنی شب تاریک ہجر
صبح تک لب پر وظیفہ تہا دعائی نور کا

دیکھہ کر روی صبیح یار آئی اپنی موت
غسل میت کو ہوا پانی چشمہ کافور کا

خط نکلنی پر لب شیرین کا بوسہ لون مین کیا
دل جو طالب ہی تو طالب شہد بی زنبور کا

واہ کیا بد لا شراب سرخ کی بہرنی نی رنگ
ساغر یاقوت کا سہ بنگیا بلور کا

طور پر کس برق عارض کی تجلی ہو گئی
ہے زبان شکر ہر تپا نہال طور کا

ہو گئی بیخانمان لیکن نر کہا حق غیر
بیچکر گہر ہمنے روزینہ دیا مزدور کا

دیدۂ گریان رہے جاری تو اچہا ہی اسیر
بند ہو جانا ضرر پہنچائی گا ناسور کا

مطلب دل بے طلب ہو جای گا
جب خدا چاہے گا سب ہو جای گا

صبر کر ای دل ستم اوسکے اوٹہا
اف اگر نکلے غضب ہو جای گا

مل رہے گا رزق تقدیری ہمین
کچہ بہانہ کچہ سبب ہو جای گا

تم پکارو گی مجہے جس نام سے
بس وہی میرا لقب ہو جای گا

بی ادب کیہے نہ مجکو بار بار
مجہ سے بہی ترک ادب ہو جای گا

جائین گی ہم زندیون فردوس مین
اہل تقوی کو عجب ہو جای گا

ہو سکے دل آئینہ دار روی یار
حاکم شہر حلب ہو جا ی گا

ہون وہ می کش زرد مجکو دیکہہ کر
چہرۂ بنت العنب ہو جای گا

تم چہپاؤ گی اگر زلفون مین رخ
دل سیہ مانند شب ہو جای گا

قصد بتخانے کا کعبہ سے تو ہی — جائینگے جب حکم رب ہو جائیگا
پڑ گئی جب دن نگاہ اہل فہم — سارا دیوان منتخب ہو جائیگا
خود بلائینگے وہ مجکو بام پر — طور پر موسے طلب ہو جائیگا

نزع کی دم مرتضے آئے اسیر
خاتمہ بالخیر اب ہو جائیگا

دیکھنی اوسکو بتخانا مین اگر کیا کرتا — دل ہے قابو مین تہا قطع نظر کیا کرتا
گر دجب دل کی پھر امجکو ملا حج کا ثواب — گھر مین کعبہ تہا مین کعبہ کا سفر کیا کرتا
پاس ہوتا نہ اگر آپ کی رسوائی کا — دیکھتے تم کہ مراد دیدۂ تر کیا کرتا
صبح ہوتی وہ چلی آتی ہماری گھر مین — نالۂ نیم شبی اور اثر کیا کرتا
مر گیا خوب ہوا مل گئی فرقت کی بلا — زندگی ایسی مصیبت مین بسر کیا کرتا
بیٹھتی تم نہ اگر آکے مری پہلو مین — نہین معلوم کہ یہ درد جگر کیا کرتا
چھوڑ کر دہر کو پھر دہر سی الفت کیسی — نظر ی بیت مین منظور نظر کیا کرتا
ماء خاک ہی عرفان مین تربیت فیوض نبی — مقہر عجز نہوتا جو بشر کیا کرتا
ہاتہ خالی ہی گیا مین طرف ملک عدم — راہ کچہ دور نتہی زاد سفر کیا کرتا
کیا ہوا آئینہ کو بزم جہان مین حاصل — ہو کی ہر ایک کا مین دست نگر کیا کرتا
پاؤن بیکار تہی آتی جو کوچہ مین تری — آستان تک نہ پہنچتا تو یہ سر کیا کرتا
تہا وہی دیر مین کعبی مین وہی کا جلوہ — حق یہ ہی جاکی اوہ سی مین اوہ ہی جا کرتا
لازم دہر مین یہ مغز نتہا مثل حباب — راہ سیلاب مین تعمیر مین گھر کیا کرتا
نہین ہوتی کبھی فرہونی سی یہ نزاع سفید — رو کی عاشق شب فرقت کو سحر کیا کرتا

اوڑھ گئی نیند شب ہجر مین آرام کہان
چرخ دیتا جو مجھے بالش پر کیا کرتا

کی بلا مین نہ کبھی رد بلا کی تدبیر
زخم شمشیر کا مشتاق سپر کیا کرتا

دل تہا کس کام کا ملتا نہ اگر درد اسیر
داغ الفت جو نہوتا تو جگر کیا کرتا

کف پائی حنائی تک بجا آتا ہی گیسو کا
نہین پنہان کہ ہی آتش پرستی کام ہندو کا

تجسس دل کو یون رہتا ہی وسکی چشم جادو کا
شکاری منزلون کرتی ہین پیچہا جیسی آہو کا

مناسب ہے اوسیکو وصف اسنو گر جو شاعر ہو
پکڑنا سانپ کا ہی باندہنا مضمون گیسو کا

فلک پر ہر سحر مہراس تمنا مین نکلتا ہی
بنی تعویذ زرین اوسکے دروازی کی بازو کا

جہانی رنگ حسن اتنا تو جوش وحشت مجنون
بجے بازار لیلی مین گہورا چشم اہو کا

فزون سی عبث امید ہی مطلب براری کے
گہر پیدا ہا گیا کب سوزن مژگان سی انسو کا

کرونگا کس نشان سی دعوی خون حشر مین یارب
نشانہ تیر مژگان کا ہون کشتہ تیغ ابرو کا

حمائل ہون جو ہون اغیار کی گردن مین بانہ اوسکی
یہان بہی صحبت اشنا ہی حل زانو کا

سبکروحون کی صحبت یکدگر ہی باعث نزہت
کہ پر ہے موجہ باد بہاری طائر بو کا

خطا کیا کیون سیہ خانہ مرا روشن نہین کرتا
بتی کو بہی دیا تو نی چراغ ای چرخ جگنو کا

ملی خسرو کو شیرین کوہ کن نے لا کہ سر مارا
کوئی چلتا ہی فاوررا گی زور بازو کا

کہین پہر عود ہو یارب کہ کچہ دلکو تسکین ہو
نہایت داغ ہی دل کو زوال درد پہلو کا

نہ الفت ہی خاطر ہی نہ رحمت ہی نہ شفقت ہی
دیا کیون ہی اسی بیوفا کو دل بہت چوکا

وہی ہی ناوک فگن ہی ہو جو قربان تیر مژگان کی
وہی ہی تیغ زن ہی جو لہا تیغ ابرو کا

زبان سی مصرع تر خود بخود موزون نکلتی ہی
ہماری طبع سنجیدہ مین عالم ہی ترازو کا

عجب خوفریز ہی یہ شاہد رعنای دنیا ہی
ہوا اچھا کہ وہ پہلو سی اٹھکر لیکئی چل ہی

نگہ زدی پائی اسکی ہاتھ سی جسنی لہو تھوکا
کہ پہنچی گا نہ بڑھکر دل تلک اب درد پہلو کا

اسیر اسمین بہت کی گو کہ وقت موشگافون نے
سمجھ مین آجتک آیا نہ مضمون بیت ابرو کا

خیال آیا جو اوس خال سیاہ و چار ابرو کا
تو سمجھا دل کہ وہ ہندو ہی یہ جوگا بہی ہندو کا

فقط دیوانہ سیرا دل نہین زلف پری کا
گریبان چاک ہی ہر پھول ہی گلشن مین سبھو کا

دہن کہتی ہین جسکو ہی وہ فقط صفر ہی کا
کمر سمجھی ہین سب جسکو وہ ہی آک بال گیسو کا

نہین محفل مین کچھ شمع نہ فانوس کی حاجت
کہ زیر آستین روشن ہی یکہ اوسکی بازو کا

نظر اک کو دک بقال پر ہی طائر دل کی
شکار اک روز ہو جائی گا شاہین ترازو کا

مری رونی سی جاری ہی جو گھر مین ہر شکو نکی
گمان ہی ہر ستون خانہ پر ہر لب چکو کا

آہی دیکہی کیا گذری اب ہم سخت جانون پر
کہ قاتل کو ہی منظور امتحان شیشہ و بازو کا

کیا ہکو بیان مرگ کن آنکہون کی الفت نی
چراغ اپنی لحد پر جل رہا ہی چشم آہو کا

نزاکت یار کی میری نقاہت جب کہی تولے
جہکی ہر گز نہ یہ پلہ نہ وہ پلہ ترازو کا

لگا ئین اسرو نمین اپنی سلطان یکہان باغ مین
کسی کی ہاتہ کب آتا ہی قد سرو سہی

مرا دل کیا جگر آہن دونکی بہی ہین دو ٹکرے
کوئی رکتا ہی اراوس تیغ ابرو کی تیزی کی

پسند آئی ہی دیوتی جو عشق چشم جانان مین
بچھونا اور اوڑہنا ہمنی کیا ہی پوست آہو کا

تری تل مینی سی روشنی حاصل ہوئی آسے
کہ برج مہر تابان بنگیا پلہ ترازو کا

وہ عاشق ہون تمنا بعد مرنی کی ہی بس اسکے
کہ تربت کا بہی ہو تعویذ تعویذ اوسکی بازو کا

اسیر اس عہد مین کوئی نہین ہے ہر بطائی قابل

فقط اک ربط باقی ہی تو پیشانی سی زانو کا

شب کو ہوجاتا ہی ہمسی وہ گل اندام جدا — جیسی سرخاب سی سرخاب سرشام جدا
کسکو کرتی نہین یہ گردش ایام جدا — ماہ سی مہر جدا صبح سی ہی شام جدا
اوسکی نزدیک بہی ہین خاص جدا انعام — فرد عشاق سے لکہا ہے مرا نام جدا
جلد لانا مری نامی کا جواب ای قاصد — دون گا اجرت کی سوا مین تجہی انعام جدا
بدی نفس سی کیونکر نہو انسان ماخوذ — خون قاتل پہ ہی سرکرتی ہی صمصام جدا
دلکو الفت مین وہ آنکہین نہ پہنسائین کیونکر — لفظ بادام سے دیکہو کہ نہین ام جدا
رات بہر اونسی لڑائی رہی اسپر ہی یہ خوف — ہوگا ہنگامہ ابہی صبح کی ہنگام جدا
مثل تصویر ہی کیا غم ہمین عریانی کا — کب ہی اندام سے پیراہن اندام جدا
وصل کی رات بہی وہ ماہ سی ہستانی وقت — ہٹ کی پہلو سی مری کرتا ہی آرام جدا
وصل کیسا کہ وہ بت مین ہو خجل اکا ہند — کفر اسلام سی ہی کفر سی اسلام جدا
فائدہ چاہی تو کر اہل کرم سی صحبت — نہ بہری می سی جو شیشی سی رہی جام جدا
ہو گلستان جہان مین وہ گرفتار ازل — مثل طاؤس پروں سے نہین گلدام جدا
خوب ہون گی نہ بیان دختر رز کی اوصاف — میری لب سی ابہی ساقی ہی لب جام جدا
تیری آنکہون سی کرین دہیان جو بیچشمی کا — سرحبابون کی کری موج کی صمصام جدا
لیجیی ایسی تری قصر کی بوسی کہ نہو — چشم روزن سی دہن لب سی لب بام جدا
طبع جانان سی دورنگی نہین جاتی اب تک — ہمسی پیغام جدا غیر سی پیغام جدا
نالہ کش دل ہی مرا تمری دلیل کیطرح — ہوگیا جیسی وہ شمشاد گل اندام جدا

قبر پر قبر ہوئی گور غریبان مین اسیر

نہ ملا زیر زمین گوشۂ آرام جدا

نہ آئے وہ پہلے تو قف کیا — موے کے ہم تو کیا کیا تاسف کیا
ملا زہر اگر ہاتہ سے یار کی — اوسی نوش جان بی تکلف کیا
مری کیون نہ دنیا زلیخا کیطرح — خدا نی تمہین رشک یوسف کیا
اگر گنج قارون بہی ہاتہ آگیا — اوسی وقت ہمنی تصرف کیا
فقط صوف پوشی پہ پایا مدار — جو دریافت حال تصوف کیا
مرے گہر مین تشریف لائی جو تم — عنایت عنایت تلطف کیا
رہا یاد مطلق نہ عہد الست — جو وعدہ تہا اوسمین تخلف کیا
مرے داغ دل کی جو پہنچی ہوا — جہنم نی بہی شور اُف اُف کیا
پیا خون دل لقمۂ غم کی ساتہ — غذا مین جو ہمنے تکلف کیا
معرف ہے اللہ بہی حسن کا — کہ قرآن مین ذکر یوسف کیا

غلط کیون نہ دیوان ہو میرا اسیر
کہ کاتب نی اس مین تصرف کیا

سوز غم سی جسم جلتا ہی یہ مجہ بیتاب کا — اشک و عارض مین ہی عالم آتش و سیماب کا
وصل قسمت مین کہان مجکو دیا ہی خرچ نی — بخت پروائی کا دن کج رات کو سر خواب کا
دیدۂ بیدار ہی اپنی لحد مرنیکی بعد — ظاہر اوپر پڑا رہتا ہی پردہ خواب کا
جرم کیا بی اعتدالی ہو جو بہر نفع خلق — کون دامنگیر خونریزی مین ہی قصاب کا
موسم پیری مین کیا چمکین ہماری داغ دل — نور کتنا ہی چراغان شب مہتاب کا
اشک جاری ہی ہتی ہین پڑہ کر نماز مین پانچ وقت — ہی یہان اوپر ہمیشہ گہر بیٹہی سفر پنجاب کا

دیکھنی کو صورت نرگس ملین آنکھین مجھے
عین بیداری مین یہان ہتا ہی عالم خواب کا

جلوہ اوسکا دیکھکر کہیچون مین کیونکر دلسی
کار لاحاصل ہی گر سنی یا نہتا ب کا

مثل خس کہتا ہی گردش مین یہ جسم زار کو
عالم اپنی نجت برگشتہ مین ہی گرداب کا

ایک نے دوکا زاوسکو موت آئی جسکو ہی
گرد مجمع تہا تری بیمار کی احباب کا

کم نہین ہی اوسی فرقت مین دل پر خون مرا
ساقیا کچہ پر بط می مین نہین سرخاب کا

نہ ابر تو دل پر سوز کو میری جگہہ
نور بڑہ جائی کا اس قندیل سی محراب کا

ہوگیا دیوانہ تیری عشق مین ای بحر حسن
طوق گردن مین ہی زیبا حلقہ گرداب کا

زخم سینی پر لگا ای تیغ قاتل دل کہلی
منتظر اک عمر سی بیٹہا ہون فتح الباب کا

گرد اپنی پھر رہا ہون مین تون سی ای اسیر
قلزم ہستی مین سیکھا ہی چلن گرداب کا

کہوئی غفلت کو نہ کیون پیا شراب ناب کا
خواب کر دیتا ہی زائل ایک قطرہ آب کا

کس سی کہی اضطراب اپنی دل بیتاب کا
صاف سینہ مین ہی عالم معدن سیماب کا

چاہتا ہون اور زخمونکو ہوا یذا بعد مرگ
ہی کفن درکار مجکو چادر مہتاب کا

گر پڑی دیوار میری پستی تقدیر سے
ہو جو مجکو اوسکی سایہ مین ارادہ خواب کا

بسکہ آتش شرم روئی بارسی ہی آب آب
صاف ہر آتشکدی مین آب ہی عالم آب کا

سد راہ اشک ہو دیوار فرگان کسطرح
روکنا خاشاک سی ممکن نہین سیلاب کا

کیا کرین خاموش اپنی آتش دل اشک چشم
جب کری پانی ہی پیدا خاصہ سیماب کا

ہون مریض اوس لعل لب کا جانتی ہین سب طبیب
کیون نہ نسخی مین مری شربت لکھین عناب کا

رات بہر اوس سی جدا رہتا ہون اسکا ہی ملال
ذکر سنتا ہون مین تکیہ کے لیی سرخاب کا

عالم وحشت مین مجھ سا کون ہے مہمان نواز
منتظر رہتا ہی ویرانہ مرا سیلاب کا

خندۂ دندان نما جب اوسنی ساحل پر کیا
موتیون سی بھر دیا کاسہ ہر اک گرداب کا

کب مقلد ہو سکی کم ظرف عالی ظرف کا
صورت دریا روان پانی نہین تا لاب کا

وقت گریہ ہے جو یاد گوہر دندان یار
بہ رہا ہے گھر مین دریا موتیونکی آب کا

اوس یم خوبی کا ابرو جب ہلا وقت نماز
مثل موج آب دل پانی ہوا محراب کا

جب سی بیخانمین تو آتا نہین ای بحر حسن
ہر بط مے مین ہی عالم ماہی بی آب کا

ہی اسیر اوس نرگس خونریز کا بیمار سیاہ
برہمن ہمسایہ کیونکر ہو گیا قصاب کا

نشۂ مے کا یہ وفور ہوا
شکل مینا مین چور چور ہوا

کسکے دل سی وہ اب نہین نزدیک
شہرۂ حسن دور دور ہوا

گھر ملا بعد مرگ جنت مین
مین سیہ کار زلف حور ہوا

مستحق رشک سی لڑے باہم
اونکے فطری مین بی فتور ہوا

رفع تکلیف زر سے بی نہوئی
جمع دولت سے جی ضرور ہوا

تیرا اوسنی لگائے یہ پس مرگ
قبر پر سایۂ طیور ہوا

کیجیے سر فراز یا پامال
اب تو مین حاضر حضور ہوا

آدمی سے تھے خطا ہوئی ہمسے
حور تمکو کھا تصور ہوا

اب رہا مغفرت مین کیا شبہہ
نقش خاطر ہوا لغفور ہوا

دل جلایا مرا جو گردون نے
اور بے گرم یہ تنور ہوا

کچھ عجب حسن ہی طبیعت مین
جو تصور بندھا وہ حور ہوا

تو جو خورشید ہے تو مین شبنم — مین کہان حبب ترا طور ہوا
تکمو نا فہمون نے کیا بدنام — ناز پر شبہۂ غرور ہوا
حسن نے اوسکے یہ ہوا باد ہی — طور پر گل چراغ طور ہوا

داغ کہا کہا سے مثل مہر اسیر
سر سبی یا تمک مین ایک نور ہوا

بوسہ کیا لیجی کہ ہی وہ خال دانہ مشک کا — دیگا آخر داغ رسوائی چرانا مشک کا
الفت گیسو مین کیونکر دلکو پوشیدہ کرون — کوئی ہو سکتا ہی پردی مین چھپانا مشک کا
زلف مشکین کی تصور مین مجی آیا ہی غش — ہی مناسب لخلخہ مجکو سنگھانا مشک کا
کسکی زلف مشکبو کا وصف کرتا ہون رقم — ناف آہو دائرہ نقطہ ہی دانا مشک کا
کون ہی جسمین سودا زلف جانان کا نہین — ہی خریدار آج کل سارا زمانہ مشک کا
بہر چشم بد سویدا ہی مری دل کا سپند — فرض کیا ہی خال چہری پر بنانا مشک کا
چاہتا ہے صحبت رخسار و گیسو کا اثر — آینہ کا فوکا بنجا ہے شانہ مشک کا
نامہ بر خوشبو کی تا چلنی لگی آہو کی چال — خط مین لکھکر کیجی نافہ روانا مشک کا
اپنی بالو کو نہ تم مٹی سی دہو تو بار بار — خاک مین ایجا نہین صاحب ملانا مشک کا
میری چشم شوق مین ہی لوث بہر زلف یار — جسطرح ہو ناف آہو مین ٹھکانا مشک کا
کیا دل آویز جہان ہو حلقۂ گیسوی پیر — پھر تو مٹی ہی جو ہو نافہ پرانا مشک کا
عاشقون کی دل جلاتی ہین اگر بہر بخور — عود کا حیلہ وہ کرتی ہین بہانا مشک کا
پای بند زلف مشکین ہی ہمارا مرغ دل — جای دانہ دی اسی صیاد دانا مشک کا
ہی معطر نکہت گیسوی محبوبان سی ہند — تا جرو اب چین سی ناحق ہی لانا مشک کا

پر تو گیسوی قاتل نے یہ دکھلایا اثر — کوچۂ ہر زخم مین پایا ٹھکانا مشک کا

کاکل مشکین سی کرتی ہین مقابل ای آسیر
ہے جو منظور خطا اونکو مٹانا مشک کا

بچ رہے کیونکر شانہ اوس نگاہ ناز کا — تیر کرتا ہی خط کونی قصد اندازکا

حال ہی خط مین جو اپنی شوق بی اندازکا — قصد ہی اسکو کبوتر کی طرح پروازکا

صاف ہو دشمن ہی کمال نغمہ پرداز دل — ایک ساز نطق مین یہ اختلاف آوازکا

غیر سی خواہان اعانت کی نہین ہمت بلند — چنگل شہباز بہ رزق ہی شہبازکا

ذکر محشر سنکی واعظ سی ہی خاموش ہم — فہم مین آیا نہ مطلب دور کی آوازکا

گھر وہی اوس رہروش کا جانتا ای نامہ بر — دیکھنا جس گھر کی دروازی پہ پردہ سازکا

ہاتہ آجائین جو موسی سی ہمین کچہ سنگ طور — مقبرہ بنوائین ہم تیری شہید نازکا

مرغ دل سی میری ہو صیاد کیونکر مطمئن — بند آنکہین ہین مگر ہی حوصلہ پروازکا

بی قدر خم گشتہ کب تاثیر دکھلاتی ہی آہ — ہی کبادہ کہینچنا آغاز تیر اندازکا

کب ہی مجہہ سا اس چمن مین طائر عالی وقار — عرش استقبال کرتا ہی مری پروازکا

جسجگہہ ہی بانگ وری ہین وہین ہر دم حرص — چہوڑتی ہی کونی گریہ گہر کبوتر بازکا

طائر بی بال و پر ہون کیسی پرواز چمن — نام ہی بیتابی دل شوخی پرواز کا

دیکہہ لی نامہ مرا آہن کو کر دیتا ہی موم — ہو جو منکر حضرت داود کی اعجازکا

دم نکل جائی نہ نکلی مرتی مرتی منہ سی آہ — چاہیی ایسا محبت مین چہپانا رازکا

خواب غفلت سی چونکین گے کہان تک مردہ دل — منتظر بیٹہا ہون مین ہی صور کی آوازکا

عشق کا یہ زخم ہی آئے کسیکو کیا نظر — سینہ تا بہ دل نشانہ ہی خدنگ نازکا

ختم پر آتا ہی کوئی میری نجوں کا شمار
صورت سبحہ سبب انجام ہی آغاز کا

وصل کا جب نام لیتا ہون وہ کہتا ہی اسیر
فال دیکھون لاؤ دیوان حافظ شیراز کا

ضعف مین کیا کسی دلبر پہ قابو اپنا
دل سنبھلتا نہین ہرگز کسی پہلو اپنا

ہم تری عشق مین بیگانہ ہوئی عالم سے
لیکن ای فتنۂ عالم نہوا تو اپنا

یار آتا ہی شب ہجر نہ موت آتی ہے
نہ تو جینی پہ نہ مرنے پہ ہی قابو اپنا

چاہتا ہی کہ جگہہ پائی تری چوٹی مین
منہ تو آئینہ مین دیکھی گل شب بو اپنا

دو گھڑی اور ٹھہر جاؤ تو احسان کرو
مرگ مین دیر نہین قصہ ہی یکسو اپنا

اپنی ہاتھونسی جو تم غیر کو دو جام شراب
خون گھٹ جائی نہ کیونکہ کہی چلو اپنا

قیس کیا مال ہی پلی مین ہماری جو تلی
کوہ کن بھی نہین پاسنگ ترازو اپنا

تنگ آئی ہین یہان تک کہ ارادہ ہی یہ اب
پھینک دین دل کو کہین چیر کی پہلو اپنا

تیری دوری مین نقاہت نی چکایا ہی یہ
تکیہ زانون کو دم خواب ہی زانو اپنا

دل قوی ہی کہ دریا پہ پائی ہی جگہہ
ہوگیا بازوی قوت دربازو اپنا

امر آسان نہ رولانیکو ہماری سمجھو
ہوگا طوفان جو گرایک بہی آنسو اپنا

جام اگر ٹوٹ گیا کیا ہی تردد ساقی
حاجت جام نہین جام ہی چلو اپنا

شکم صاف دکہاؤ نہ مسلمانون کو
ای صنم پیٹ نہ ماری کوئی ہندو اپنا

ایتو کرتی ہین وہ خود حسن خداداد پہ ناز
دیکہتی ہین کبہی سینہ کبہی بازو اپنا

تری مژگان کی خلش سی جو ذرا قلب مین ہو
ٹوٹ کر ڈنک ابہی پہینکدی بچھو اپنا

گرم تسخیر جہان شعر ہماری ہین اسیر

معجزہ ہے کہ کرامات ہی جادو اپنا

کبھی تو نی نہ تب ہجر کا نسخا لکھا
یہ بھی تقدیر کا ای رشک مسیحا لکھا

دیر تک اشک تاسف سی بہائی سر لوح
جب قلم نی مری قسمت کا نوشتا لکھا

داغ اوٹھانیکی جزا کاتب اعمال نی دی
کہ مری نام پہ جنت کا قبالا لکھا

کی جو اجرت مین بہت نامہ برون نی تکرار
ہمنی خط لکھنی سے آخر کو بچیکا لکھا

پھونک انی نالۂ دل صور کہ ہو آج ہی حشر
یار نی خط مین مجھے وعدۂ فردا لکھا

سادہ روئی سی جو آگاہ نہ مجھے کرنا تہا
اوسنی نامہ مین کہین ایک نہ نقطا لکھا

تہا جو اغیار سی اخفای کتابت منظور
لکھہ کے خط یار کو ہمنی نہ لفافا لکھا

ہمنی جب بوسون کی تنخواہ کی پہنچی خواست
اوس ستمگر نی برعکس ہی بالا لکھا

پرزی نامی کی کیی یار نی دیکھون قاصد
ابہی اگی مری تقدیر مین ہی کیا لکھا

روز مرشام و سحر کاتب اعمال سی ہم
پوچہ لیتی ہین مصر ہو کی کہو کیا لکھا

قسمت اپنی مجہی اولٹی نظر اتی ہی اسیر
خط مگر کاتب اعمال نی اولٹا لکھا

گئی وہ دن کہ کرتی تہی ارادہ شیر گیری کا
ہلا جاتا نہین اب ہی یہ عالم ضعف پیری کا

غضب ہے عالمون کو دی فلک جامہ فقیری کا
گزی پہنی جو عالم ہو مقامات حریری کا

دل جرسند گنجینہ ہی انکا بوریا مسند
تری درویش ہی سا مان کہتی ہین امیری کا

رواؤ جبہ و دستار خلقت کی پسانیکو
الہی دسیہ ہو دونون عالم مین فقیری کا

نہو جائی ضرر جی کا کہین ملا بہہ تا ہے
سبق پڑہنی جو وہ مکتب مین آتی ہین ضریری کا

ہولون جیسی مین سیانہان ہون چشم عالمے
ازل ہی شوق ہی انکو غضب گوشہ گیری کا

یہی توشہ ہماری ساتھ ہی صحرای وحشت مین
کہ عالم پاؤنکی چھالی مین ہی ان خیمری کا

سپیدی آگئی بالونمین جاگو غافلو اوٹھو
ملو آنکھین ہوا روشن ستارہ صبح پیری کا

غم واندوہ و حرمان ہین مصاحب بورہا مسند
فقیری مین میسر ٹہاٹ ہی ہمکو امیری کا

خداوندا قوی ہو دل کوئی مضمون تو نکلے
جوان فرزند بی شبہہ عصا ہوتا ہے پیری کا

نظیر مطلع خورشید سی سر مطلع روشن
نظر مین کب جلا تا ہی یہان یون نظیری کا

حقیقت کیا غزال دلکی چشم یار کی آگی
یہ وہ آہو ہی جسکو ہی ارادہ شیر گیری کا

غبار خط اگر نکلا کمی کیا حسن عارض مین
یہ وہ خسرو ہی جسنی نہین لاتی فقیری کا

اطاعت سی تری بندہ نہین ای سرو قد باہر
گلی مین مثل قمری طوق ہی فرمان پذیری کا

اوٹھایا دور گردون سی یہ صدمہ رست بازو نے
کمان کی گہر مین تیرونکو بھی ہی آب گوشہ گیری کا

نگاہ اہل عالم سی اسیر زار گرتا ہے
یہی ہنگام یارست خدایا دستگیری کا

دل یہ سمجھا جو شب ہجر مین کوکب نکلا
اور اک نیش زنی کی لیی عقرب نکلا

گہری اتنک وہ نہ نکلا تہا گرداب نکلا
بعد مدت دل مشتاق کا مطلب نکلا

کیا چمک خال کی ہی واہ لب چاہ ذقن
چاہ نخشب سی یہ گویا مہ نخشب نکلا

نظر آیا نہ شب ہجر کہین نام کو نور
چرخ پر چاند تو کیا ایک نہ کوکب نکلا

ہوگئی صبح شب ہجر قیامت برپا
مہر شاید طرف غرب سی یارب نکلا

فرش عیش تلک دم مین گیا ذہن سار
ہم نہ سمجھی تہی بڑا تیز یہ مرکب نکلا

کسنی اوس ناوک مژگان کا نشانا لوہا
ہر کماندار کیا دی کی طرح دب نکلا

منکسر طفلکی باتونمین جو مین جاسی کتاب
کوئی دیوانہ مگر جانب مکتب نکلا

منزل عشق مین رہزن کو کہان دخل تہا
ہر کنوان راہ مین کشتونسی لبالب نکلا

ہر طریقی سی ہی بڑکر روش وحشی زلف
طرہ ہفتاد دو ملت پہ یہ مذہب نکلا

تجہہ سی ای مہر جو دیوزہ گر تو نہین
ماہ کاسہ لئی کیون چرخ پہ ہر شب نکلا

محتسب فاش نکر پردہ یہ تہمت ہی عبث
گہر سے باہر قدم دختر رز کب نکلا

مونہ چہپاکر وہ عیادت کو ہماری آئے
ہم تو محروم رہی غیر کا مطلب نکلا

ساقیا نام کو باقی نہین شیشی مین شراب
روح سمجہا تہا مین پیر وح یہ قالب نکلا

وصف اوسکی خط عارض کا جو کاغذ پہ لکہا
حرف پر نور ہوئی رنگ مکتب نکلا

چار عنصر سی بشر بنکی ہو اقتنۂ دہر
یہ عجب نسخہ معجون مرکب نکلا

آستان یار کا شاید در مسجد تہا اسیر
تہک گئی دوڑکی ہم ایک نہ مطلب نکلا

وہ زار ہون کہ تختہ ہوا میری گور کا
سایہ اگر پڑا مژہ چشم مور کا

چمکا ہی حسن سی جو وہ رخ چاند کیطرح
عمدہ ہی اپنی طائر دل کو چکور کا

ثابت نمود خط سیہ سی ہوا ہمین
چاہ ذقن نہین کوی روزن ہی صور کا

آرام کی طلب ہی تو عبرت کیوا سطے
سایہ پسند ہی تو بنے نخل کور کا

کیون صید گاہ دہر نہ عبرت کا ہو مقام
کہیلا شکار گورنی بہرام گور کا

چاہی جو ناتوان وہ کری عشق اختیار
ایذا کی کہینچنے مین نہین کام زور کا

بی دیکہی کہینچتا ہی شبیہ میان یار
مانی کا موقلم ہی عصا دست کور کا

شیرین ہین میشکر کیطرح اونکی زبانیان
پوچہو ہماری دل سی مزہ پور پور کا

سرمایہ ہی بشر کی لئی مایہ ضرر
کہٹکا ہے مالدار کو دنیا مین چور کا

ساقی صدای قلقل مینا کا وقت ہی — اوٹھا ہی ابر باغ مین کس زور شور کا
ہی موذیون کا قتل ضعیفون کی پرورش — موت آئی مار کو تو کہلا رزق مور کا
مرنی کی بعد ایک ضعیف قوی ہین سب — جامہ ہر ایک جسم پہ ہی ٹھیک گور کا
شب اوسکی گھر گیا جو مین پروانہ کی طرح — اوس شمع رونی شور کیا چور چور کا
جوش جنون مین شوق تماشا ہوا اگر — جنگل مین جا کی دیکھہ لیا رقص مور کا
شب کو وہ بہر فاتحہ آئین تو دیکھہ لون — مشعل جلائی اوٹر کی شہر سنگ گور کا
مجھہ ناتوان کو خوب سمجھتا ہی وہ پری — معلوم حوصلہ ہی سلیمان کو مور کا
نلکی ہی سہل یار جو دی بوسہ دہن — شیرین کنوان ہی ساحل دریائی شور کا
کہتی ہین جسکو مہر وہ اوسکا تپنک ہے — تار شعاع نام ہی اوس مہ کی ڈور کا

ہر نوجوان کی حسن نی مارا ہین اسیر
چمکا جو رخ چراغ ہوا اپنی گور کا

راحت وصل مین مجھکو غم ہجران بھولا — باغ آیا جو نظر خانۂ زندان بھولا
عشق مین کبر تو کیا دین مسلمان بھولا — اوسکو پوتھی نرہی یاد یہ قرآن بھولا
جبسی مشہور ہوا عشق مرا حسن ترا — خلق کو قصہ بلقیس و سلیمان بھولا
وادی عشق ہی یہ عرصہ شطرنج نہین — نقد جان ہار گیا چال جو انسان بھولا
ولولی ساری جوانیکی رہی پیری مین — صبح ہوتی ہی مجھے خواب پریشان بھولا
مشعل داغ اوسی شب کو دکھائی ہمنے — کوئی پروانہ اگر راہ چراغان بھولا
چار دن زیست کی کس بیمزگی سی کاٹے — موت کا مجکو نہ کہسکا کسی عنوان بھولا
وہ فقط تہی رہ پر پیچ یہ ہی دام اجل — کوچۂ زلف مین دل بھول پریشان بھولا

کیون نپائی وہ سزا ہو جو خدا سی غافل
مار کہائی جو سبق طفل دبستان بہولا

بخت کوتہ نے ادہر کا نہ اودہر کا رکہا
دام سی چہوٹ کی مین بر اہ گلستان بہولا

نشۂ رزنی کیا صاحب دولت کو یہ مست
فاتحہ جا کی سر گور غریبان بہولا

زیست تا حشر جو تقدیر سکندر مین نہتی
خضر کی ساتہ رہ چشمۂ حیوان بہولا

تیری چلنی کا تو اندازہ نہ آیا اوسکو
چال اپنی بہی مگر کبک خرامان بہولا

سیر ہونیکا نہین چشمہ کوثر پہ بہی مین
مرتی مرتی نہ ترا چاہ زنخدان بہولا

مین تو کیا مصحف عارض جو ترا دیکہہ لیا
گم یہ حافظ کی ہوئی ہوش کہ قرآن بہولا

دست وحشت نہوا جامہ دری سی فارغ
یاد آیا اوسے دامن جو گریبان بہولا

سہو و نسیان سی خمیر گل آدم ہی اسیر
آدمیت کا کیا کام جو انسان بہولا

ٹہرا نہ یہان قدم کسی کا
مشکل ہی مقام دوستی کا

ای جوش جنون عدم کو لیچل
جنگل ہی یہ شہر آدمی کا

دریا مین عیان ہی حال امواج
عالم ہی یہان وارودی کا

غربت مین وطن سی کہینچ لائی
ہو خانہ خراب بیکسی کا

پہلی مجہے قتل کر کی جا و
ہو قصد جو خون مدعی کا

بسمل پہ تڑپ رہا ہے بسمل
قاصد یہ پتا ہی اوس گلی کا

آئینہ تمہاری عکس رخ سی
طوطی نامہ ہے بخشی کا

افلاس نی دی ہی ہمکو دولت
دینار ہی داغ بے زری کا

اپنا تن زرد تار زر ہے
عالم ہے تبا مین جعفری کا

لڑائی کی ہمکو سخت جانی — خنجر کا ہوا جو بال بیکا
کیا ترک ہو شب بادہ ساقی — روغن ہی چراغ زندگی کا
دشمن ہوئی عشق مین ہمارے — دعوی تہا جنہین کہ دوستی کا
بگڑی وہ لیا جو بوسہ لب — سودا نرہا ہنسی خوشی کا
دو بوسہ کرو نہ بخل اتنا — انجام بخیر ہے سخی کا

گرتی ہوئی ہم اسیر سنبہلے
کیا نام ہے مرتضے علی کا

غرور و عجز مین صاحب کمال ہوتا تہا — جو بڑہ کی بدر تو گھٹ کر ہلال ہوتا تہا
نصیب چشم کہان جلوۂ تجلی دوست — نہال طور جلا کیون نہال ہوتا تہا
وہ خط کو چہرۂ روشن سی دور کیا کرتی — کہ ہمکو گنج قہری سی حلال ہوتا تہا
غضب ہوا وہ ہوئی زرد دل سنکر — زبان کو لال دم عرض حال ہوتا تہا
شروع سال مین موت آتی تیری گر یا رب — تمام خلق مین قحط ابکی سال ہوتا تہا
گرا جو ہاتہ سی جام اختیار کیا ساقی — تجہی ملال مجہے انفعال ہوتا تہا
بدی نصیب کی یہ بہی ہوئی بیابان مرگ — بدن کو طعمہ گرگ و شغال ہوتا تہا
کہا یہ اونسی جلیسون نے ہو کیا جو مین دفن — چلین حضور ہوا جو ملال ہوتا تہا
بلند ہو کی نحوست مین کیون ہوا مشہور — زحل کو اوس رخ روشن کا خال ہوتا تہا
پیام لیکے مرا دل گیا سوی قاتل — اس ایلچی کی لئے یون زوال ہوتا تہا
دعا وصال صنم کی ضرور تہی ای دل — خدا سے طالب امر محال ہوتا تہا
بہا لی یار نے آنسو جو نزع مین دیکہا — یہ مرتی مرتے مجہے انفعال ہوتا تہا

یکایک اوسکو عیادت کا آگیا جو خیال
مریض عشق کو چندی بحال ہونا تھا

ہوئی جو پیر تو اوس ماہ رو سی وصل ہوا
ہمین زوال مین حاصل کمال ہونا تھا

خروس صبح نی چلّا کی کی جو نیند حرام
ہماری ہاتہ سی اوسکو حلال ہونا تھا

اسیر بزم غنا سی وہ کیون اوٹہہ جاتی
مری نصیب مین صوفی کا حال ہونا تھا

سرای ہستی سی ای مسافر ضرور کر قصد اب عدم کا
سحر ہی نزدیک رات ہی کم سحر کا تارا فلک پہ چمکا

جو ہو ملاقات کی تمنا اودہر کو تو بہی روان ہو ای دل
سفر سی ممکن نہین ہی پھرنا مسافران رہ عدم کا

گئی کچہ ایسی نہین تیاجی کوئی ڈہونڈی کبہی نیا نے
غبار و بانگ جرس تو یکسو نشان نہین ایک کی قدم کا

ہوئی تلف تخت و تاج کیا کیا مٹی زر و مال کیسے کیسے
کہان ہی وہ حشمت سکندر نشان دیکہو کہین ہی جم کا

نہین ہی کوئی مرض سی خالی قمر ہو شب کو کہ مہر دن کو
کوئی تپ لرز سی ہی مضطر کوئی ہی پتلا دق و درم کا

بدن ہی لاغر جگر فسردہ دماغ ہی خشک دل ہی مردہ
الہی آجای کوئی جہوکا کسی نسیم مسیح دم کا

کسی کو باندہا کسیکو پیسا کسیکو مارا کسیکو لوٹا
کی گیسو ہین قد قیامت غضب کی چتون جلن ستم کا

اگرچہ ماہ صیام ہی یہ پلا بہی جام شراب ساقی

ابہی تو ہین چند روز زروزی کسی بہروسا ہی ایکدم کا

رہ طلب مین تمہاری مطلب ہوئی جو آوارہ ہو کی آخر

تو سیر دیکہو کہ خاک سی بہی درخت پیدا ہوا قدم کا

وہ طبع عاشق مین تہا تلون رہا نہ دون بہی ایک مذہب

کبہی بنا دیر مین برہمن کبہی مجاور ہوا حرم کا

پکارتا ہون یہ قبلکدی مین خدا ہی واحد خدا ہی احد

جواب دی مجکو ای برہمن یہ منہ ہی تیری کسی صنم کا

وہ بادہ کش ہون کہ رعب میرا فقط نہین محتسب پہ غالب

جو چینی مجہسی جام آی تو خشک ہو جای پانی تہ جم کا

نجات دنیا کی مخصوصی ہمین نہین کوئی دینی والا

دراز عمر حسام قاتل جو آسرا ہی تو اسکی دم کا

جہان سی جو لوگ اوٹہہ گئی ہین خبر ہو معلوم اونکی کیونکر

کبہی نہ ہستی مین پہر کی آیا کوئی مسافر ہ عدم کا

ہوا ہی یہ حال زار اپنا کہ ایک شمہ کبہی جو لکہا

دوات کی آنکہہ خون روئی فگار سینہ ہوا قلم کا

جوانی ساتہی تہی سب بہاری کہان ہین وہ کدہر کو ڈہونڈون

جگر کو دیتا ہی داغ فرقت جو نقش رستی مین ہی قدم کا

ذرا جو تیرا اشارہ پاؤن ابہی تہ تیغ سر جہکاؤن

ہزار جان بھی ہون مین تو قاتل مطیع حکم قضا شیم کا

پڑا ہون پیر مغان کے در پر یہانسی جانون کہان مین اڑھکر
ملی کوئی خم کہ کوئی ساغر خیال کسکو ہی بیش و کم کا

گذر ہوا ہی جو میکدی مین ہی صید کرنی مین کیا تامل
اسیر لطف ہی شراب کی یہ نہین ہی طائر کوئی حرم کا

قطع رہ فنا مین کہان ہوش نقش پا
ہی گور کی بغل بھی مجھی آغوش نقش پا

وہ پانون ہون جو رینت آغوش نقش پا
گل کیطرح ہنسین لب خاموش نقش پا

جس راہ سی گئی ہو اوسی آہ سی پھرو
ای رفتگان یا دفراموش نقش پا

راہ جنون مین برہنہ پائی کا خوف کیا
کافی ہی سیری پاونکو پاپوش نقش پا

پوچھون مین کس سی قافلہ والونکی سرگذشت
کب ہی سخن سرا لب خاموش نقش پا

زینت ہماری پاؤن نی دشت جنونکو دی
ہر آبلہ ہوا گھر گوش نقش پا

مہندی لگا کی پانون مین کسنی کیا خرام
لبریز گل ہے دامن آغوش نقش پا

سینی سی سیری داغ ہی یون انکی قریب
ہو جیسی نقش پا کوئی ہمدوش نقش پا

یہ اوسکی پیچھی پیچھے چلا بدحواس مین
رستہ بھٹک کیا نہ ہا ہوش نقش پا

دیدہ شنید خاک نشینون کی ایک ہے
جو چشم نقش پا ہی وہی گوش نقش پا

شکوہ کرو نہ سختی منزل کا رہرو
سمجھو اشارہ لب خاموش نقش پا

رہرو وہ ہون کہ شوق نی اندہا جانا
رستی کا فہم ہی مجھی ہوش نقش پا

ریزش ہی میکی یار کی مستانہ چال سے
شاہد ہی جام بادہ سرجوش نقش پا

شکر ہو خاک رہ جو وہ شیرین ادا چلی
طوطی کی دی صدا لب خاموش نقش پا

پھولونکی گردہین جو تماشائیونکی غول | ہی فصل گل ہین جوش گل و جوش نقش یا

واماندگی کا میری کرے تذکرہ اسیر
کو یا کبھی جو ہو لب خاموش نقش یا

جاتا ہا باقی تو دنیا کی حکومت مانگتا | چار دن کیواسطے کیا پنج نوبت مانگتا
پیشکر دندان وہ سر پنجہ کچھ آتا ضرور | مانگ کا بوسہ جو مین گشتہ قسمت مانگتا
کر دیا گستاخ تمنی ورنہ گھر مین آپکے | آئینہ آتا تو آنیکی اجازت مانگتا
پر زری نامیکی اوڑائی یارنی کیسا جواب | نامہ بر آیا ہے مجھ عریان سی خلعت مانگتا
تھا سوال زر عبث ہوتا اگر سائل کو فہم | صبر تھوڑا سا تو تھوڑی سی قناعت مانگتا
کچھ سمجھکر مینی کی ہی پستی طالع قبول | آسمان سو لی پہ رکھدیتا جو رفعت مانگتا
بال سلجھاتی جو تم لیکر حنائی ہاتھ مین | دست شانہ پنجہ مرجان سی بیعت مانگتا
چشم پوشی اقربا سی تھی بجا ہنگام مرگ | بات کی مہلت نتھی کس کس سی رخصت مانگتا
دو قدم تا بوت یار و نکو و بال و شن ہے | یہ سمجھتا تو خدا سی مرگ غربت مانگتا
طبع مستغنی ہوئی میری قصیری کا سبب | کیا نہ ملتی مین اگر دنیا کی دولت مانگتا
افسر شاہی سی بہتر تھا مرا مجکو فقر | ہوکی مین تیرا کلہ اکیا پادشاہت مانگتا
رشتی اعمال سی دوزخ کی تھی قابل نتھا | کیا سمجھکر مین خدا سی باغ جنت مانگتا
طالع وارثون سی کہلاتی دعا اولٹا اثر | برق گرتی مین اگر باران رحمت مانگتا
خانہ و اولاد فانی مال و دولت کو زوال | سب سی بہتر تھا جو مین سب سی وزعت مانگتا
توڑنا کیسا اگر ہوتا دل گلچین مین درد | دیکھتا گل کو تو بلبل سی اجازت مانگتا
عالم وحشت مین تھی مقبول حق میری دعا | گنج ویرانہ او گل دیتا جو دولت مانگتا

آسمان سی اپنی پگڑی بھی بچانی تھی محال
چھین لیتا رخت عریانی جو خلعت مانگتا

مرتی مرتی بھی مجھی معلوم تھا یار و کن حال
زہر دیتا جس سے وقت نزع شربت مانگتا

مال دنیا کو مین کیا کرتا حسینو نسی عزیز
جان تک دیتا جو کوئی خوبصورت مانگتا

باغ عالم مین مرا حصہ سوائی غم تھا
خار ملتا گل جو مین برگشتہ قسمت مانگتا

داغ کہانا تھا مقدر عہد پیری مین اسیر
وقت سی پہلی مین کیو نکر رزق قسمت مانگتا

حباب وار جو سر مین بھری سفر کی ہوا
اوسیطرف کو چلی ہم چلی جدھر کی ہوا

وہ گل ہوا کبھی اغیار کا کبھی میرا
کبھی ادھر کی کبھی چل گئی اودھر کی ہوا

نعش اپنگا جو مجھی گرمی قیامت مین
تو جبرئیل امین دینگی بال و پر کی ہوا

جواب نامہ کہان نامہ بر کب آتا ہی
مجال کیا کہ ادھر اسکی اودھر کی ہوا

ملا نہ قلزم ہستی مین امن مثل حباب
پھری ہوئی رہی ہمسی ہماری گھر کی ہوا

خدا کیو سطی سر خواب سی اوٹھا ساقی
پیام بادہ کشی دیتی ہی سحر کی ہوا

ہماری آہ سی بجلی کا گرم ہے بازار
ہماری آنکھ نی باندہی ہی ابر تر کی ہوا

جو گلبدن سبب زیب باغ عالم تھے
کدھر گئی وہ الٰہی چلی کدھر کی ہوا

حیا ضرور ہی نکلو نہ گھر سے بی پردہ
چراغ شام بجھا دیگی رہگذر کی ہوا

خیال لف مین بہتا ہون بسکہ مین دم سرد
ہمیشہ شام سی چلتی ہی یہان سحر کی ہوا

عدم ہی پر قدم لامکان ہی پیش نظر
تری دہن کی ہوس ہی تری کمر کی ہوا

کسی سی کام نہین کچھ چکور کی صورت
جو سر مین ہی تو کسی غیرت قمر کی ہوا

ابھی ہی مثل کبوتر اوڑا خط اوقاصد
اوڑا کی خاک ذرا دیکھہ ہی کدھر کی ہوا

فراق یار ہوا بعد وصل یار اسیر
جہان مین چین سی تہا اگئی ستمگر کی ہوا

ہی اہل زمین پر جو ستم چرخ برین کا — در پردہ اشارہ ہی کسی پردہ نشین کا
مسجد سے نکل کر مین جو بیخود ہوا لا — تقدیر نی میری مجھے رکہا نہ کہین کا
سجدہ تو مین کرتا ہون مگر خوف ہی اتنا — بدنامی کا ٹیکا نہ بنی داغ جبین کا
واژونی قسمت کی یہ ہی نام متن ہا شیر — چہا مین بہی تو اولٹا ہی وٹہی نقش نگین کا
آیا ہی اسی موند پہ تری کہینچے تصویر — فق رنگ ہوا جاتا ہی صورت گر چین کا
اقرار ہی ہو وصل کا انکار کہان تک — ہان مُنہ سی کبہی کہئی نہین کام نہین کا
کس موسم سنگی شن مین بہار آتی ہی ساقی — اللہ ہے اب زاہد سجادہ نشین کا
سب سمجہی کہ جہڑتی ہین سہ نوسی ستارے — پوچہا جو عرق یار نی اونگلی سی جبین کا
حسرت ہی کہ لجای تری ہاتہ کا چہلا — طالب مین نہین مہر سلیمان کی نگین کا
قاصد مجہی گر نہین خط لکہنی کی حاجت — سرکاٹ کی بہیجون کہ پڑہی خط وجبین کا
بازو کی بہجگ نی تو قاصد مین لگا دون — شہپر مجہی ہاتہ آئی جو جبرئیل امین کا
ناپی ہ حسینون نی تری راہ محبت — گز بنگیا ہر غیرت شمشاد زمین کا
کہد ذکر وہ دیدار کہا جائین دم نزع — ہی حوصلہ باقی نگہ باز پسین کا
یکمان ہین اٹہین یا نہ اٹہین پچکی پر دے — ہستی مین تری مرتبہ ہی ہمکو یقین کا
چاہا یہ قلم نی کہ لکہی لف کی تعریف — تا جر طرف روم گیا کشور چین کا
دل اونکی برسکی کا ہمیشہ سی ہی قایل — العظمۃ للہ ہی نقش اپنی نگین کا
دیکہا کیی چلمن کی طرف پہاڑ کی تکہین — جلوہ نظر آیا نہ کسی پردہ نشین کا

جتنی ہین اسیر اہل دل کا لیتی ہین وہ مول
دیوان مرایج کے دیوان حزین کا

مژدہ وصل کلبدن آیا
قاصد اشک قطرہ زن آیا

اس رخ زرد پر پڑی وہ آنکھہ
زعفران زار مین ہرن آیا

نامہ بیجا ہی اوسنی ہمنی
بدلی یوسف کی پیرہن آیا

کچھہ خبر ہی مریض عشق کی بھی
قبر کھودی گئی کفن آیا

ٹھوکرین کہائین لاکھہ کی تقلید
کبک کوکب ترا چلن آیا

ہمنی مانگا کبھی جو بوسۂ لب
تنگ کیا کیا وہ بدہن آیا

رفتہ رفتہ لحد مین پہونچی ہم
راہ غربت کٹی وطن آیا

ہون وہ میکش زمانہ ضبط مجھ
ابر جب جانب چمن آیا

نہ گئی تنگ چشمی شیرین
تنگ دہنی سے کوہ کن آیا

واہ ری ساکنان بیدرمین
نہ کبھی درمیان سخن آیا

ہمنی پہنا جو رخت عریانی
ٹھیک یہ جامہ کہن آیا

کیون نہ ان سینہ زن کی اوس تک
دیکھنے ہاتھ برہمن آیا

حمد رب ست ہی نجات اسیر
کام میرے مرا سخن آیا

جو بحر غم مین وہ مست ناز ڈوب گیا
یہان سفینہ کہ سرور انداز ڈوب گیا

نہ پوچھو سختی ہجران مین حال کشتی عمر
کبھی پہاڑ کبھی تلکہ جہاز ڈوب گیا

ضرور کیا ہے تمہین روزہ اس کے کشتہ پر
کہ جی حضور کا وقت نماز ڈوب گیا

خیال سرو قد یار مین یہ رویا مین
جو نخل باغ مین تھا سرفراز ڈوب گیا

شراب شیخ نی پی طرفہ بی تمیزی سے
کہ می مین جبۂ بی امتیاز ڈوب گیا

اوٹھایہ ہند مین طوفان ہاری شکون کا
تمام ملک عراق و حجاز ڈوب گیا

تمہاری چاہ ذقن پر پڑی جو اوسکی نظر
حیا سے گر کی کنوین مین ایاز ڈوب گیا

تری نگہ سی طیور فلک بچین نہ بچین
بلند ہو کے ہوا مین یہ باز ڈوب گیا

تری غرور سی رہ یا جو مین تو شکر یہ ہے
کہ پہلی خانۂ آئینہ ساز ڈوب گیا

اسیر غم ہی اسیکا کبوتر دل کو
کہ خون مین پنجہ شاہین و باز ڈوب گیا

نالہ فلک کو توڑ کے تا لامکان گیا
گستاخ رفتہ رفتہ کہان سی کہان گیا

طاعت مین جبہ دل سی خیال نفعان گیا
مسجد مین پانچ وقت مین بہر اذان گیا

پیر تو کی طرح سا تہ پنجوڑا اسیطرح
جس جس جگہہ وہ مہر گیا مین ہان گیا

آیا کسی کا قیدی گیسو ہوا یہ غل
مین حشر مین جو پہنی ہوئی بیڑیان گیا

نالون سی میری فحت دلمین پڑا نہ فرق
چھوٹی ہزار تیر بہ زور کمان گیا

سندل لگا کی آئی ہے شیرین مزار پر
فرہاد دور سہ نہ قرار ایگان گیا

دنیا انسان چاہ ہی انسان برنگ دلو
دم بھر کو جو یہان سبک آیا گران گیا

ہمراہ ہم بھی جائین گی یوسف کو دیکھنے
ابکی جو سوی مصر کوئی کاروان گیا

بیتون تماشی خنجر قاتل مین سیر پہرا
دوران سحر صورت سنگ فسان گیا

رونی مین کی یہ تن بجان پہ میری کو
برباد قید خانہ ہی یوسف کہان گیا

انسان کی گرد کو نہ فرشتہ پہنچ سکا
یہ مشت خاک وہ ہی کہ تا لامکان گیا

ابتک نہ کوئی یار سے لایا جواب خط
یارب تباہ ہو کے کبوتر کہان گیا

آیا جو وقت نزع کسی لب کا خیال
ہستی سی نیستی کو مین شب درمیان گیا

حاصل ہوا نہ خاک اوسی مانند گرد باد
سر کش اگر زمین سی تا آسمان گیا

پیری مین بھی خیال حسینون کا ہی رہی
اچھا ہوا جو زخم نہ اوسکا نشان گیا

کعبہ کو جاتی جاتی سوی دیر پھر پھرا
تھا قصد کسطرف کا بھک کر کہان گیا

پہیکے تھی محض واعظ منبر نشین کی وعظ
دھوکا ہوا سمجھ کے مین اونچی دکان گیا

جوہر دکھائی صبر کی ہمتنے یہ زیر تیغ
قاتل کی دل سی حوصلہ امتحان گیا

پیری مین اب تو آہ کی طاقت نہین رہی
وہ ولولہ وہ جوش جوانی کہان گیا

کہائی ہمانی کچہ سک جانان نی کچہ اسیر
صد شکر رایگان نہ کوئی استخوان گیا

ہم فقیرون پہ اگر فضل الہی ہوگا
بوریا زیر قدم مسند شاہی ہوگا

دل مراد یر کو یا کعبہ کو راہی ہوگا
وہی ہونا ہے جو منظور الہی ہوگا

اوسکو بھیجا تہا خط شوق نہ سمجہی تہی یہ ہم
کہ کبوتر ہی گرفتار رہا ہی ہوگا

کیا ہوا تا سر منزل جو گئی تیز قدم
ہم بہی پہنچین گی اگر فضل الہی ہوگا

دوست اعضای بدن کو بہی نسمجہی کوئی
یہی بولین گے جو ہنگام گواہی ہوگا

می کشی کو جو گیا مین ابہی بدلی گی ہوا
ابر گلزار سے کہسار کو راہی ہوگا

دل دریا کو کری گی نگہہ یار دو نیم
سان اس تیغ کو سنگ سراہی ہوگا

تم دکہاؤ گی اگر چشم سخندان کی بیاض
نظری فتر اشعار لگا ہی ہوگا

کی ہی اوس لفظ نی مکتب مین نصاب اکی شروع
کسقدر شاد ابو نصر فراہی ہوگا

جان دین کیون نہ تیری بر پر خم پہ پھیر
قدر شمشیر کریگا جو سپاہی ہوگا

تخت بنجاہی گا اوٹھی گا جو صحرا مین غبار
جو بگولا ہی مجھے افسر شاہی ہوگا

وہی سمجھی گا ہماری دل مایوس کا حال
جو سفینہ پہ گرفتار تباہی ہوگا

بت کو بتخانی مین لوٹرین کی پرستش کیسی
شامل حال اگر فضل الٰہی ہوگا

ہی یقین جوش پر آیا جو مرا قلزم اشک
ماہ نو اوج فلک پر پہ تاہی ہوگا

عمر بھر ظلمت عصیان سی کریگا تو خدر
کنج مرقد مین جسی خوف سیاہی ہوگا

مرگ کی بعد کوئی کام نہ ایگا اسیر
گور تیرہ مین مددگار خدا ہی ہوگا

جب کوئی نازل ہوئی ہمپر بلا
یاد آئی سرگذشت کربلا

کبھی یہ ظلم پر قاتل کے صبر
ہو بلا گردان تہ خنجر بلا

کیا بلاؤن کا بیان ہو بحر مین
گھر بلا اندر بلا باہر بلا

فی الحقیقت لف کہتی ہین جسے
سو بہو آفت ہی مرتا سر بلا

بوسہ گیسو پہ تکرار اسقدر
دیکھئی صدقہ کرو ہو ہر بلا

زار ہون ایسا نہین پاتی مجھی
ڈہونڈتی پھرتی ہی میرا گھر بلا

دفعۃً دل قیدی گیسو ہوا
سچ ہے کچھ آتی نہین کہہ کر بلا

سر کٹی تو ذوق دنیا دل سی گیا
صدقہ دیجی گھر سے ہو باہر بلا

یہ ارادہ تہا تو بر روز نخست
کیون بلا کہا ہی منکر اور بلا

[illegible] تیغ قاتل سی نکر
یا نہ پیتا اب ناب خرب الا

[illegible] جس کا حاصل یہ کہی ہی اسیر بلا

دید حق کر چشم بینا چاہیئے
کور کو رانہ مسرور کربلا

کب تجھی تاج شفاعت ہو نصیب
تا نہ نیفتے چون حسین اندر بلا

کام کیا نام علے آیا اسیر
ٹل گئی ائی ہوئی سر پر بلا

بدلی گا عیش و غم مین مرا حال آرکیا
افسردہ خاطرون کو خزان کیا بہار کیا

شکل حباب آب ہی مہر کی زندگی
ہم کیا ہماری ہستی ناپایدار کیا

برسون مین بھی نہ آئی جو نوبت سلام کے
تو ہی بتا کرین تری امیدوار کیا

بی بسنہ مشراب کسیوقت ہم نہین
توڑیگا ہاتھ پاؤن ہماری خمار کیا

مضطر ہی بھوک سی جو سگ یار سے قدر
کھین ہڈیان ہمانے مری زہر مار کیا

مردی ہماری خواب مین آتی تو پوچھتی
اتنا کہو گذرتی ہے زیر مزار کیا

جتنی ملی شراب پین مست ساقیا
دی جام سو پیا بس انہین دو تین چار کیا

سامان اگر نہین تو حوادث سی کیا خطر
جو نخل بی ثمر ہی وہ ہو سنگسار کیا

کہدو نہ پیدلون سی تکبر کرین سوار
او بچے جو چار ہاتھ ہوئی افتخار کیا

بھر بھر کی ڈھال اشرفیان جام جام پر
لاکھون کی اپنی خرچ مین سو کیا ہزار کیا

بیکار ہی بندھی ہوئی مضمون کا باندھنا
چھوٹی خیالی جو کوئی دی بہار کیا

جاتا تہا سوی کعبہ پہر اور کیطرف
حیران ہون ہو گیا مجھے پروردگار کیا

کیون توڑتا ہی شیشہ کہ شیشی مین ہی پڑے
ای محتسب ہی جن تری سر پر سوار کیا

ضعف مرض سے آہ کی طاقت نہین رہی
بیمار تیر نے دل کا نکالین نجار کیا

بنوا کی خط کو بوسہ عارض عطا کرو
رکھتی ہو دل مین صاف دلون سے غبار کیا

تعویذ سی حصول عزیمت سی فائدہ
غافل قضا کو روک سکی گا حصار کیا

موجود نزع مین ہین جماعت کو بیخبر
اپنی حواس خمسہ مین ہو انتشار کیا

کیا وجہ ہار بار جو آتی ہین ہچکیان
کرتا ہے یاد کوئی دم احتضار کیا

بخشی نہ بخشے حشر مین ہی او سکو اختیار
مین کون اے اسیر مرا اختیار کیا

ہی جنون گیسوی شبرنگ کا سودا لٹ کا
ہاتھ آیا ترے دیوانی کو اچھا لٹکا

ہتھکڑی نام آئی اکہاڑی مین تمہاری ہم نے
چھوڑ دی ہاتھ ادہر ہی تو کوتی پالٹ کا

مر گئی پر بھی مقدر مین لکھی تھی شہیر
کٹ چکا سر تو دریا سی لاشہ لٹکا

شانہ کرتی تو ہی اوس زلف مین اے شاطر
وہ سمجھی کہ بنگی ہوا بال جو بیکا لٹکا

ہجر مین گھر کی نہ چرخ جو آیا کبھی ابر
ہم یہ سمجھے کہ سر کوہ سے کالا لٹکا

کیا ہوا ہمنی بتونکی جو لئی بوسہ زنخ
منہ خفا ہو کی نہ ای پیر کلیسا لٹکا

صورت سبحہ فرعون سیہ دل تھا اسیر
کیا ہوا چپکے اکر رات کو او لٹا لٹکا

شوق رکھتا ہی بہت وہ گل بدن تصویر کا
کینچہ لاتا ہی کوئی تازہ چمن تصویر کا

جانتا ہون مین بھی ای نقاش فن تصویر کا
ہی مرا دیوان رنگین بھی چمن تصویر کا

ای جنون نوبت بدلنی کی کبھی آتی نہین
کیا ہمارا پیرہن ہی پیرہن تصویر کا

صنعت خالق جدا ہی صنعت انسان جدا
دیکھ لو ہی جان سے خالی بدن تصویر کا

تو حسینون مین اگر تصویر اپنی بھیجدے
منہ تکی حیرت سی ساری انجمن تصویر کا

قابل قیمت ہی غربت مین ہمارا حال زار
بھیجنا اچھا نہین سوی وطن تصویر کا

ہون وہ دیوانہ جو بھولی سی مرقع دیکھلون
چوکڑی بھر کر ابھی بھاگی ہرن تصویر کا

اہل حیرت کی خرابی غیر کی احسان سی ہے
آب سی برباد ہوتا ہے چمن تصویر کا

پیار آجاتا ہی ایسا اوسکا نقشہ دیکھکر
چوم لیتا ہے مصور بھی دہن تصویر کا

تنگ عریانی گوارا اہل حیرت کو کہان
کب اوترتا ہے بدن سی پیرہن تصویر کا

بات کرنیکی نہین طاقت ہین ایسی ناتوان
ہی ہمارا بھی دہن گویا دہن تصویر کا

صاحب حیرت حوادث مین نہین چین جبین
کب ہوا اوریا ہوا سے موج زن تصویر کا

کچھ کہو غنچہ لب مطلق نہین دیتی جواب
کیا دہن انکا بھی ہی یارب دہن تصویر کا

وصل شیرین کی ہوس مین کاہ طاقت کیا کہا
دیکھہ لینا کم نہین ای کوہ کن تصویر کا

ہی علوی رتبہ حیدر رتبہ کا مقام
چوکھٹہ ہی عرش رب ذوالمنن تصویر کا

آدمی ہون نام کو طاقت نہین مجھہ مین اسیر
جسم بیحس ہے مرا گویا بدن تصویر کا

## ولہ

جل جائیگا داغ دل بیتاب کا پہاہا
بالفرض ہو خورشید جہانتاب کا پہاہا

یہان داغ پہ ہی داغ اذیت پہ اذیت
تیزاب کی پہائی پہ ہی تیزاب کا پہاہا

لکھو گے جو مین جاکی خط شوق سفر مین
ہوگا وہی داغ دل احباب کا پہاہا

غم دست دہ ہون داغ جگر پارہ سی کہون
ہاتہ آئے اگر دامن مہتاب کا پہاہا

ہر درد کو لازم ہے مداوای مناسب
داغ تن ماہی پہ ہو گرداب کا پہاہا

ہین وضع تکلف سی بری صاحب ایذا
یکسان ہی گزری کا ہو کہ کمخواب کا پہاہا

جراح کو بھی پیر رقیبون نی بڑہ ہائے
آلودہ کیا زہر سے تیزاب کا پہاہا

ہشیار اسیر آنکہ ہی تجکو جو سخن مین
غافل ہی وہ فن سی جو کہی خواب کا پہاہا

عجب طرحکا یہ آیا ہے وقت تنگی کا
کہ زن کو قصد ہی شوہر سی خانہ جنگی کا

بروج تو مین ہین انجم ہین توپ کی گولی
فلک پہ کیون نہ گمان ہو جہاز جنگی کا

یہ کرگئی ہی سرایت بدن مین الفت زلف
کہ پیچ ہی مری رگ رگ مین ہوئی تنگی کا

سرشک ہوا کوئی محبوب کٹ گیا مرا رنگ
سبب کچہ اور نہین ہی شکستہ رنگی کا

کرو ہزار گناہ اوسکی پرورش ہی وہ ہے
نہ بند رزق شرابی کا ہی نہ ننگی کا

خدا راوسکی سواری مین وڈر تا تیمور
شکستہ پا کو نہوتا جو عذر لنگی کا

کسی کو حکم خدا اور رسول یاد نہین
زبان پہ خلق کی قانون ہی فرنگی کا

## ولہ

شعر کہنی مین خیال رخ گلگون باندہا
آج کیا فکر سے نے عقدہ مضمون باندہا

اور شبیشہ سو جی کمر لیلی کے
موشگافی جو بہت کی تن مجنون باندہا

دیکہہ لینا جو کسی روز کیا قصد شکار
بہلی فتراک مین ہمنی سر گردون باندہا

سامنی اوسکے قد سوزنکی یہ ناموزون ہے
کیا خطا فکر نی کی سرو کو موزون باندہا

کہل گئین نوح کی انکہین وہ اٹہایا طوفان
تار روے کا جو ہمنی لب جیحون باندہا

اشک خون تیری ہوئی لالہ عذار و نمین حنا
رنگ تو نی عجب اسی دیدہ پر خون باندہا

خاک کو بوجہ اوٹہانیکی کہان طاقت تہی
کس لیے پشت پہ گنجینہ قارون باندہا

طرفہ بہکا مین دم فکر سخن مستی مین
لالہ عارض کو کہا خال کو افیون باندہا

ہم غریبون کا وہی پار کرے گا بیڑا
جسنی دریای جہان پر پل گردون باندہا

جی اداسنے لگا انکھون مین اندھیرا چھایا
جب تصور ترا ای گیسوی مشکبون باندھا

سامری کی نہ چلی نرگس جادو کی حضور
ہر فسونگر کا تری سحر فنی افسون باندھا

بال کو دی کمر یار سے تشبیہ اسیر
خوب باریک مری فکر فی مضمون باندھا

## ردیف بای موحدہ

جنت مین جا خرید کسی حور سی شراب
ساقی ہماری واسطے لادو رسی شراب

حاصل ہی نزع مین بھی مجھی لطف سے ملے
کھچتی ہی جان تن سی کہ انگور سی شراب

تعریف چشم مست سے ہم مست ہو گئے
حاصل ہوی شراب کی ند کو رسی شراب

دی پہلی مجکو بعد مری سبکو ساقیا
تقسیم ہو تو بزم مین دستور سی شراب

وہ مست ہون کہ ہوگا جو میرا گذر وہان
فردوس مین ملی گی کف حور سی شراب

کرتی ہی صاف دل کو جلا دیتی ہی جگر
یارب بنی ہی نار سی یا نور سی شراب

زخمی ہون خنجر نگہہ مست یار کا
کھینچین گے میری خم کی انگور سی شراب

دو عیش ایکجا نہین ہوتے کبھی بہم
رہتی ہی دور کاسۂ طنبور سی شراب

توڑا ہماری سر سی سبو ہو کی بند دماغ
مانگی کبھی جو ساقی مغرور سی شراب

ظاہر قبا سے ہوگی ترے سرخی بدن
کیا چھپ سکی گی شیشۂ بلور سی شراب

دل مست ہی تصور روی صبیح سے
ہاتہ آئی ہمکو جشنہ کافور سی شراب

کیا پاؤن بوسۂ لب میگون بغیر زر
ایسی تو ہاتہ آتی ہے مقدور سی شراب

ہو نشہ دیکھکر جو تری چشم مست کو
گر جائی کیون نہ دیدۂ مخمور سی شراب

ملتی سی کام ایک ہی میخانہ و بہشت
نزدیک سی ملی کہ مجھے دور سی شراب

شاہی سی بڑہ کی ہی مجہی مستی مین ذائقہ | بدلون کبہی نہ دولت فغفور سی شراب

کم آفتاب چشم حسد سے نہین اسیر
ڈہاپون مین دامن شب دیجور سی شراب

کب ہو مقابل رخ گلفام آفتاب | ہو لاکہہ سرخ صبح کی ہنگام آفتاب
یون زلف مین وہ چہرہ روشن نہان ہوا | ہو جس طرح غروب سر شام آفتاب
جس رو ذرا وسکی چاندسی رخ پر تپک پڑا | رکہین گی طفل اشک کا ہونا ب آفتاب
طائر تمہاری پرتو رخ کا نہو شکار | تار شعاع سی جو بنی دام آفتاب
اوسکو نہی ثبات نہ اسکو قیام ہے | ہی عمر سیر جیسے لب بام آفتاب
کرتا ہی روز کوچہ محبوب کا طواف | پہرتا ہی گرد صبح سی تا شام آفتاب
رکہا کبہی جو میری سیہ خانی مین قدم | ہوگا زحل کیطرح سیہ فام آفتاب
پیغمبر شاب جواب تغافل سے غافلو | دیتا ہی ہر سحر یہی پیغام آفتاب
پستی نہ پوچہہ میکدہ دل کی ساقیا | ہی آسمان سبو تو یہان جام آفتاب
رہ شد لوان کا رتبہ ہی آفاق مین بلند | ہی شہسوار ابلق ایام آفتاب
اک دن جو آگیا تہا تری عیب جسن مین | رہتا ہے روز عشر دراندام آفتاب
زرون پہ اکیدن جو نکی مہر کی نگاہ | محشر مین ہوگا مورد الزام آفتاب
ممکن نہین کہ بڑہہ کی تری راہ مین چلے | سو ٹہوکرین نہ کہائی ہر اک گام آفتاب
اس ڈل شب فراق مین بہ التجاے صبح | کردیگا اس مہم کو سرانجام آفتاب
عریان تنون کو تیری ہی کیا خواہش لباس | ہی انکو مثل جامہ اندام آفتاب
چاہو مزہ جو سیب ذقن مین تو می پیو | پختہ کرے گا یہ ثمر خام آفتاب

کہتی ہین کسکو امن جہان قتل گاہ ہی | آتا ہی روز کینیکی صمصام آفتاب

سرگشتہ پھر رہا ہے فلک پہ عبث اسیر
باندہی حریم یار کا احرام آفتاب

قالب سی روح جب ہوی نوراز تر قریب | کب دور تھی وہ ہین تو کہڑی تھی اجل قریب

ہی بعد مرگ کون کسی کا کہ زیر خاک | مدفون ہوی عزیز نہ میری بدل قریب

منظور فاتحہ ہے اگر تمکو گاہ گاہ | مکار و ہماری لاش کو زیر محل قریب

کہتا ہی رعب حسن نہ آگی بڑہی قدم | ہی شوق وصل کا یہ ارادہ کہ چل قریب

آتی ہی کان مین یہ لب گور سی صدا | ہشیار غافلو کہ بہت ہی اجل قریب

ای موت لی خبر کہ یہ ہی مفلسی کو فکر | وین تالیان عزیز بجائین بغل قریب

کیونکر مین دور بین نکرون ہین صاف کو | مضمون ہین دور کی دم فکر غزل قریب

حیران ہون دیکھکر رخ جانان پہ تل سیاہ | ہی منزل قمر سی مقام زحل قریب

ای شاخ نامہ اوٹہا جو ہمارا تو لطف کیا | اتنا تو جبکہ ہون لب و دندان سے پہل قریب

اتنا ہی دور کنج قناعت سی ہی گدا | جتنا کہ اس سی ہی در اہل دول قریب

ہین جس مکان مین ساری حسینان ہر جمع | ہم بہی تو جا رہی ہین و ہین آجکل قریب

محفل مین بیٹہنی نہین دیتی وہ ہمکو پاس | جبتک کہ بہر کی رکہہ نہین لیتی نقل قریب

آتا صدای تیشہ فرہاد سے نہ خواب | شیرین کا بیستون ہے جو ہوتا محل قریب

کیونکر نصیب ہوتا ہے دیدار دیکھیی | ہی دور ہمسی کوچہ جانان اجل قریب

دریا ہین اپنی رونی سی بحرین عرق ہوئے | کامل ہزج طویل مشاکل رمل قریب

جب چاہین دیکھہ لین حسینونکو جا کی ہم | اپنی مکان سی ہی فرنگی محل قریب

جاتا ہین اوٹھہ کی گوشۂ عزلت سی ای اسیر
ہوتی کہین جو صحبت شعر و غزل قریب

صاف ہی اوس چہرۂ روشن مین یو آفتاب
پردہ اوٹھہ جائی تو شب کو ہو ظہور آفتاب

خشک آنسو کیون نہون دیکہین جو ہم خرسیار کے
نجم ہو جاتی ہین پوشیدہ حضور آفتاب

میری گر اگر سیاہی سی بدل جاتا ہی نور
کیا گناہ ماہ اسمین کیا قصور آفتاب

دن کو بالائی فلک تہا شب کو ہی پرور مین
چمک کیا کیا جلد فرق پر غرور آفتاب

ایک روٹی حلق کو دیتا نہین طباخ چرخ
صبح کو کیون گرم کرتا ہے تنور آفتاب

سا منی کامل کی ناقص کی نہین بتی ہی قدر
کب فروغ ماہ ہوتا ہی حضور آفتاب

خط نکلتی ہی ہوا رخسار جانان کا یہ حال
شام کو جسطرح گہٹتا جاتا ہی نور آفتاب

کلفت دل نی چہپایا ہمسی جلوہ یار کا
ابر ہٹ جائی تو ہو جائی ظہور آفتاب

ہر سحر کیونکر نہ حاضر ہو تماشی کی لیے
جلوہ کاہ یار ہے بیت السرور آفتاب

کام کیا اونکو تعلق سی جو عالیقدر ہین
کب ہی پیرا ہین کا طالب جسم عور آفتاب

ہاتہ اوٹھہائی نا خدائی سی اگر تیرا کرم
قلزم گردون سے مشکل ہو عبور آفتاب

خاک سو جہی زاہد فکور تہ جام شراب
کور آنکہین شیرہ کی ہین حضور آفتاب

داغ سینہ ہی مری چاک گریبان ہی عیان
صبحکو جسطرح ہوتا ہی ظہور آفتاب

یاد روی یار سی روشن ہی میرا داغ دل
جسطرح مہتاب مین آیا ہی نور آفتاب

کیا سیہ خانی مین میری آوہ خورشید رو
پردۂ ظلمات مین کب ہے مرور آفتاب

گردش گردون گردانسی تعجب کیا اسیر
ذرہ ہو جاوے جو متحد امور آفتاب

## ولہ

بوی گل دیتی لگی گلہای داغ عندلیب
کیا ملی گا باغبان کو اب دماغ عندلیب

حسن سے بڑہکر ترقی دی خدا نی عشق کو
برگ گل اوتنی نہین جتنی ہی داغ عندلیب

ایکدم مین بنا لہائی گرم کرتا ہون ہزار
سامنی میری جلی کیونکر چراغ عندلیب

اوسکی مستی سی تو کیونکر میری مستی ہو سوا
جام میرا روی گلگون کل ایاغ عندلیب

تیری آگی وصف گل کرنیسی جاتا ہی چشم
سرخ کر دیتا ہی ہمکو سبز باغ عندلیب

وہ تری پٹو نمین ہر دم یہ تری کو جسکی گرد
ہی بنا گل کا نہ گلشن مین سراغ عندلیب

تو وہ گل ہی سونگہہ لی جب تیری پر افشانی بو
نکہت گل سی پریشان ہو دماغ عندلیب

عاشقونکا ضعف معشوقونکو ہی جسے رو
ہی شراب جام گل خون ایاغ عندلیب

ساری عالم مین کہلا گل اتنی ای فصل بہار
خانہ صیاد بہی ہو جای باغ عندلیب

قدر عاشق جانتی ہین ہم کہین عاشق مزاج
باغبان گل سی سوا ہی ہمکو داغ عندلیب

شاخ گلبن پر جو بیٹھی ہی صبح وقت ہی
کیون نہو چرخ چہارم پر داغ عندلیب

گل کتر کر کی گئی کا غذ کا گلشن مین اسیر
تہا یہی مرہم خزان مین بہر داغ عندلیب

نہین دیتے اگر ہمکو شفا لب
کہو پہر کس مرض کی ہین دوا لب

سنین باتین تو ہون مردی بہی زندہ
مسیحا ہین تری معجز نما لب

غم عشق اپنا میخانہ ہی ساقی
می خون سی ہے جام دل ملا لب

وہ محزون ہون جو دیکہون نرگس یار
ہنسی سے ہون میری آشنا لب

بلاتی ہین تمہاری خال انیون
شکر پارون کا دیتے ہین مزا لب

کہین کیونکر نہ ہم قند مکرر
زیادہ ایک سے ہی دو سر الب

مونہ اوسکا چشمۂ آب بقا ہی
بعید نہ موجۂ آب بقا لب

ہماری آہ سے یہ ناتوان ہے
کہ آسکتی نہین سینی سی تا لب

نجاؤ پاس سے میری نجاو
قیامت ہی فراق روح و قالب

چوچہ احوال راہ منزل عشق
کنوین کشتون سی ہین لاکھون ابالب

فقط ہے گفتگو وجہ جدائی
خموشی مین نہین دیکہے جدا لب

الہی زخم مشتاق نمک ہے
دکہائین خندۂ دندان نما لب

کسی دیتا ہے جام بادہ ساقی
یہان ہی عمر کا ساغر لبالب

لیا بوسہ تو جان تازہ پائی
عجب جان بخش ہین نام خدا لب

اسیر اپنی زبان ہی بیز بانے
بنا ہی مثل ابروی صد الب

پوچہا بڑہا کی ناتہ عرق دامن جبین سی کب
دامن کا ہمنی کام لیا آستین سی کب

آنسو کی ہی کام دل صاف کو نہین
وقف ہوا یہ آئینہ چین جبین سی کب

آسان ہی مسئلہ جبر و اختیار
اوٹہتی ہین پاؤن سایہ ہی نون نہین سی کب

بہر کہ شد پاک کرین سینہ و قلب
پوچہین وہ ظالم اشک یتیم آستین سی کب

لکہتا ہی جیسی سخنی زنگین مرا قلم
تصویر ایسی کہینچی ہی نقاش چین سی کب

اقرار وصل کا تو لیا پر ہوئی یہ چوک
آتا نہ منہ پی بوسہ لیا اوس حسین سی کب

جاتی ہوئی وہان جو فرشتونکی پر جلین
پیغمبری اسیر ہو روح الامین سے کب

## ردیف تای ثناۃ فوقانی

دم بہر فراق و وصل ہی ہر وصال دوست — ہستی مری حباب ہی دریا جمال دوست

آنکھونکو بند کر گیا ہی یہان تک خیال دوست — دشمن پہ کی نظر تو ہوا اعتدال دوست

آباد ہی وہی جو ہی برباد راہ عشق — سرسبز ہی وہی کہ جو ہی پائمال دوست

خنجر سی ہی سوا مجھی ایک ایک موی تن — گولی سی کم نہین مجھی اک ایک خال دوست

سیر چمن کو چشم اد انھہ چاہیی — ہی ہر نقاب گل مین عذار جمال دوست

خط کی نمود ہو کہ نہو روی صاف پر — ہم جانتی ہین ایک ہی دال کمال دوست

جسکی ہم سفر مین ہین کچھ مہربان ہین وہ — آتی ہین راہنمای علی الاتصال دوست

تسکین دل نہ خط سی ہوی خوب نامہ بر — لیکر کریان زبانی ہی حال دوست

لی لی وہ نقد جان تیہ فراغت نصیب ہے — مدت سی ہیری پاس امانت ہمال دوست

آزردگی نہین دل دشمن کی ہی پسند — کسطرح ہمکو ہوگا گوارا ملال دوست

ترغیب کیا بہشت کی دیتی ہو واعظو — مشتاق کب ہی حور کا ہر حال دوست

ایسا رفیق کوئی ہی آفاق مین کہان — ہمسے کبھی جدا نہین ہوتا خیال دوست

آتی نہ تاب حضرت موسی کو غش ہوے — آسان نہین نظارہ برق جمال دوست

جانی لگا ہی کہر نکلنی لگا ہے خط — ہونی لگی ہی کوتہ امید وصال دوست

عاشق کو قتل کر کی ندامت کہان تلک — عالم ڈبو چکا عرق انفعال دوست

آیا جو وقت نزع فرشتہ مجھی نظر — سمجھا کہ ہی یہ قاصد فرخندہ فال دوست

واعظ ہی ہمکو دوزخ و جنت سی کم کیا — دوزخ فراق یار ہی جنت وصال دوست

کھیا نظارہ رشک سی یہ چاہتا ہی دل — دشمن کی خواب مین بھی نہ آوی خیال دوست

کیا خوب کی ہی چہرہ نویسی خیال نی
دل پر لکھی ہوئی ہین یہان خط و خال دوست

سمجھی یہ ہم نیام سی باہر ہوئی یہ تیغ
بی پردہ ہو گیا جو کسی ن جمال دوست

نفرت اسیر ہمسی ہوئی اوسکو اسقدر
آتا نہین ہی خواب مین بہی اب خیال دوست

اون کا رہا مزاج جو برہم تمام رات
کچہ عرض حال کر نسکی ہم تمام رات

دکہلای حسن عشق نی عالم تمام رات
عتاب وہ چکور رہی ہم تمام رات

آتا ہی یار صبح کو جاتا ہی شام کو
دن بہر ہی گہر بہشت جہنم تمام رات

ای چشم کر نہ ذکو تو افشای راز عشق
رونی کیوا سطے نہین کچہ کم تمام رات

اللہ ری اشتیاق کہ ستوتا رہا وہ ماہ
ہالی کی طرح گرد پہری ہم تمام رات

انسان ہون کیون نہ رون جو پوشیدہ ہو وہ رخ
بی آفتاب روتی ہی شبنم تمام رات

کیا کیا نہ ہمنی کین شب وصل اوسکی منتین
سر یار کی قسم یہ رہا خم تمام رات

زندان کا حال پوچہتی ہو تو دیوبی کیا
دن بہر تو دیو پڑتی ہی شبنم تمام رات

مر مر گیا مین بزم طرب مین بغیر یار
مطرب کی تال مجکو ہوئی سم تمام رات

تم وقت شام گہر تلک آکر جو پہر گئی
او لٹا مریض غم کا چلا دم تمام رات

کس ابرو زد تن کا رہا خواب مین خیال
کی ہمنی سیر کعبہ و زمزم تمام رات

ہون مریض عشق کہ کرتی ہین مجہپہ دم
پڑہ کر مسیح سورۂ مریم تمام رات

اور ونکو عیش ہمکو غم ہجر ای فلک
سوتی ہی خلق جاگتی ہین ہم تمام رات

تیغ نگاہ یار سی ڈرتی ہی فوج نجم
کیسی صفین ہین برہم و درہم تمام رات

پروانی اسطرف تو اودہر جل رہی ہی شمع
یہ طرفہ اختلاط ہی باہم تمام رات

کی شام ہمنی صورت کسمل تڑپ کی صبح
درد جگر ذرا نہوا کم تمام رات

جیسی بہشت کو چہ جانا نسی ہین جدا
گرتی ہین اوٹھہ کی ہم قدم تمام رات

کسکا خیال ہی یہ الہی کہ مثل چشم
رہتا ہی گھر مین نور کا عالم تمام رات

گھر ہجر مین جو تعزیہ خانی سی کم نہین
پڑہ پڑہ کی نوحہ کرتی ہین ماتم تمام رات

اوس گلبدن کی عشق مین ہون کیون اسیر
ہی مجکو رشک طالع شبنم تمام رات

اوٹھاون سخت کسکی ہر گھڑی بات
کہ پتہر سے مری حق مین گڑی بات

وہان یار سی غنچے کو دعوے
مثل ہی سچ کہ چھوٹا منہ بڑی بات

سنا جب اوسکو گل غیرون نی بیچی
تو کانٹی کیطرح دل مین گڑی بات

کہون کس منہ سی اون باتونکی گرمی
تماسا سا دہن ہی ہیلڑی بات

کہا جب ختم بھی ہو کی شب ہجر
قضا بولی یہ ہی کتنی بڑی بات

جمی رنگین بیانے کا جو لاکہا
نکالی اور سی کی دہڑی بات

فرشتی ہم سخن ہین نزع کی وقت
کری کوئی نہ ایسی اس گھڑی بات

بیان گریہ کرتا ہون اگر مین
تو بن جاتی ہی ساون کی جھڑی رات

پری رو ہے یہ کیا رنجیر کا منہ
کری جو تیری وحشی سی گڑی بات

کہو تو کوہ کاٹون مثل فرہاد
مری آگی یہ ہی کتنی بڑی بات

مسلسل ہین عجب وہ صاف باتین
کہان پائی یہ موتی کی لڑی بات

سنا جو کچہ وہ ہمنے یاد رکھا
گڑی دل مین جو کانو مین پڑی بات

سر واعظ نہ بی دستار دیکہا
حقیقت مین بڑون کی ہی بڑی بات

سلاسل زلف جھوکر کون سہنے
اسیر اوشتی نہین ہمسی کڑی بات

کچھ تو دیکھی تری ابرو سی خطر کی صورت
بن گیا تیغ سے جو ماہ سپر کی صورت

رکی ہین اشک تو پیدا ہو ضرر کی صورت
دیدۂ تر مین ہی ناسور جگر کی صورت

دل پریشان ہی مرا اوسکی پریشان کیسو
شکل جو کچھ ہی ادہر کی وہ ادہر کی صورت

قصر تہی صبح شب وصل ہوا اوسکی
دل بجھا کر وہ گئی شمع سحر کی صورت

جای کیا صبح کا اوسکا کسی ساعت شب وصل
چھا گلین یار کی بختی ہین کمر کی صورت

وحشت دل نی دکھایا ہی وہ صحرا ہمکو
سیکڑون کوس نہین جسمین بشر کی صورت

دست جانان کی ہی شوق جو قاصد نکلے
نامۂ خود اوڑکی پہنچ جای خبر کی صورت

ظلمت گور مین نی کیا جو کفن سمجھے ہم
اب دکھائی شب وقت نی سحر کی صورت

زندگی بہر مرا دل سینی سی باہر ہی رہا
کبھی دیکھی نہ اس آئینہ نی گہر کی صورت

زر کو پوشیدہ کر رہا جتا جت سی بخیل
عیب خشت نہ چھپی گا کبھی زر کی صورت

موت سی کرتا ہی آگاہ زمانی کو فلک
روز دکھلاتا ہی کافور سحر کی صورت

[illegible] کا کبھی دیدار عادہ [illegible]
جسکو آجای نظر اوسکی کمر کی صورت

خلق حسین کرنا اوسکا بشر کیا کہیی
یون تو ہی گہانس ہی جنگل مین بشر کی صورت

ہو نہ دشمن پہ بر صبر ہی شب ہجر عذاب
گور کافر نہ سیہ ہو مری گہر کی صورت

ہوون گا شاعر کہ نہین کچھ بھی سروکار سخن
وقف ہر بیت ہی اللہ کی کمر کی صورت

شعر کیون اپنی پسند آئین نہ شاعر کو اسیر
کس کو مرغوب نہین اپنی پسر کی صورت

دیکھہ کر بازو تمہارے وقت غسل
مچھلیون مین چل گئی شمشیر موج

ناتوان وہ ہون نہ ہرگز ہل سکون
ہو جو میرے پاؤن مین زنجیر موج

بحر مین ٹپکے جو میرا اشک گرم
بول اوٹھی اف اف لب تقریر موج

صفحۂ دریا ہے یا اوسکے جبین
چین پیشانی ہے یا تصویر موج

عکس کس مہ رو کا دریا مین پڑا
کہکشان سی بڑھ گئی ہی تنویر موج

دھوتی ہین افشا نکو وہ پانی مین آج
کیون نہ چمکے اختر تقدیر موج

تشنہ لب وہ ہون جو آئی مجھ تلک
پنجۂ مرجان ہو دامنگیر موج

اشک کی دریا مین رہتا ہون رواں
ہی مری تقدیر بھی تقدیر موج

سب ہین دیوانی تری ای بحر حسن
پائی دریا مین بھی ہی زنجیر موج

ضعف سی ہی بی صدا میرا سخن
جیسی جنبش مین لب تقریر موج

جب گئے بے یار دریا پر اسیر
ہمنے کہائے دُرّۂ تعزیر موج

ہی بعد وصل ہجر کا ہمکو کمال رنج
ہر عیش کا جہان مین ہی خرمال رنج

آتی ہین وہ مگر رخ روشن پہ نقاب
دی گا فراق سے بہی زیادہ وصال رنج

دی بوسہ اپنی پہولسی خسار کا کبھی
کانٹی کیطرح دل ہی ہمارا نکال رنج

اوس نوبہار گلشن خوبی سی ہون جدا
کیونکر ندی بہار مجھے ایکی سال رنج

روز وصال ذکر جدائی ضد ہو گیا
دیتی ہین تیری رنج کی باتین کمال رنج

بوسہ کہے کرون جو طلب منہ نہ موڑ بی
دیتا ہی ہر فقیر کو رد سوال رنج

شاید کبھی ہوا تری ابرو سی سامنا
کاہیدہ ہو گیا جو اوٹھا کر ہلال رنج

ابر کرم شتاب پہنچ ہی مدد کا وقت — کشت امید کو نکرے پامال رنج
گھر ہجر میں ہی مسلخ قصاب سی سوا — کرتا ہی بی چھری مجھی ہر دم حلال رنج
پیری ہی قہر صاحب افلاس کی لیے — عریان تنوں کو دیتی ہی سرد ی کمال رنج
ہنستا ہی کیسو رنج والا کی مجھی نوسرق عرق — دیتا ہی مجکو اور ترا انفعال رنج
خوگر جو رنج کی ہیں وہ راحت طلب نہیں — جسم گلیم پوش کو دیتی ہی شال رنج
مرنی سی میری غیر ہیں غش یار ہی ولے — دوہرا ہو کیون مجھی نوخ دم انتقال رنج
ہر وقت کی ملال سی کھٹکا ہی یہ مجھی — ڈالی حواس میں نہ کہیں اختلال رنج
اس ماہ میں جو ابر اوس شک ماہ سے — دیکھا جو ہنی چاند اوٹھائی کمال رنج
مرنی سی میری خویش و احبا کا ذکر کیا — غم رو رہا ہی رنج کو بھی ہی مجال رنج

اس شش جہت میں جب جو دیکھا تو ہی اسیر
اندوہ صدمہ درد مصیبت ملال رنج

کل کی ضرور فکر رہی تجکو یار آج — ہی کار نیک و بد میں تجھی اختیار آج
رکھتا ہی تندباد خزاں ہی بھی کچھ خبر — ای محو رنگ و بوی گل نوبہار آج
کر فیض ہی جہان میں بنا وہ کسی کا دل — لازم ہے فکر وسعت کنج مزار آج
وہ پھول ہی چڑھاتی ہیں کی کل اونکی خاک پر — جنکی کا ونسی لیٹتی ہیں بھولونکی ہار آج
بی کفش فرش خاک پہ چلنا پڑی گا کل — جیسا کہ اسپ و فیل پہ ہی تو سوار آج
کل تو بھی جائی گا کسی در پر امید وار — جسطرح لوگ تجھی ہیں امیدوار آج
باقی نہیں ہیں اونکی نشان مزار آج — ہی جنکی بیخ و بن سے کنکن نہیں کل تلک
ای ضعف آنکھ بند کر بار بار آج — ہی بہر کی یکدلون کو عیادت کو آئی ہیں

دستار سرخ کیون سر صیاد پر نہو
بلبل کا خون سر پہ ہی وحشی سوار آج

اللہ سے ہے کہ قاتل غم سی عبور ہو
دریا ہی جوش گریہ بی اختیار آج

ساقی ہوا ہی سرد ہی گلشن ہی ابر سے
ہی دلمین کیلیے بط مے کاشکار آج

کانپون مین کب تلک غم فرقت شبین
ہو ناجو ہی وہ ہو مرسے پہ درکار آج

خورشید تک گیا ہی کہ گردون مہر گیا
ہوتی نہین ہی صبح شب انتظار آج

آہ یہ کسکی ہی کہ یہ سے دل کو اضطراب
اوٹھہ اوٹھہ کر بیٹھتا ہون مثل غبار آج

ساقی نہ کام سو سے نہ مجکو ہزار سے
گن گن کی جام مے مجھی دیتین چار آج

رخصت ہوا وہ شوخ مگر آہ تک نکی
کیا میری دل فی جیب کیا اختیار آج

شاید کہ اس مین روز قیامت کا طول ہی
کٹتی نہین اسیر شب انتظار آج

کہدی کوئی طبیب سی کرماہی کیا علاج
بیمار ہی مرض مین محبت سے آج

جبتک طبیب آئی وہ احوال کچھ کا کچھ
ہی درد دل سی تو بھی ہو چکا علاج

ہی حیرت وصال ادای درد ہجر
اس کا کرا کون سے غم کا علاج

ایی دوا ہی مرگ کہ بیمار عشق مین
ساری دوا سی ہی جدا علاج

جانی نہ دیگا کون تمھین آو شوق سے
ہی محض بیخبر کہو اسکا کیا علاج

نسخی بدل چکا تری تدبیر ہو چکی
بس ای طبیب اور نہ کر اب علاج

خط اوسکا نامہ برنی دیا جو مریض کو
نسخہ بنا کہ دیدیا علاج

کیا شوخ ہی مسیح سی کہتی ہی چشم یار
تیرا جدا علاج ہے میرا جدا علاج

خورشید کحل چشم کری خاکپای یار
آشوب چشم کا ہی ہے تو تیا علاج

بیمار ہون مین دست حنائی کی عشق مین
ہی درد دل کا روغن برگ حنا علاج
بیماری فراق کا اب کسکو خوف ہے
آیا مسیح ہوگئی صحت ہوا علاج

آزار مفلسی ہے اگر غم نکھا اسیر
ہر درد کی جہان مین ہین مشکل کشا علاج

## ردیف جیم فارسی

نہ پوچھ اوس زلف مین ہین کس قدر پیچ
یہ قصہ ہے نہایت پیچ در پیچ
گرا مکتوب رستی مین جو تجھ سے
مری تقدیر کا اے نامہ بر پیچ
ملا فرہاد کو خلعت پس مرگ
ہوا دامان زخم تیشہ سر پیچ
نہ کیونکر عمر کا رشتہ ہو کوتاہ
اوٹھایا کرتے ہین ہم پیچ پر پیچ
کری کیونکر نہ رخمے تل کی گوے
کہ پیچک ہے تری گیسو کا ہر پیچ
بلائین الفت گیسو مین جھیلین
پڑی سر پر ہمارے پیچ در پیچ
تری زلفون سے کیا سنبل کو نسبت
نہ ایسی خم نہ اوسمین اسقدر پیچ
جو پہنچی آتش عارض کی گرمے
کرے کیونکر نہ وہ موے کمر پیچ
اورائی ہے اگر چھوٹے سی تکل
لڑاؤ ہمسے کوئے مختصر پیچ
فسون گر سی ہین کم قامتے شہر
کہ سر پر سانپ ہے پگڑی کا ہر پیچ

اسیر اوسکی ہین دریا مین موجین
زمانی کی یہ آتے ہین نظر پیچ

کثرت مال و منال و زر گوہر ہمہ ہیچ
وسعت کشور و جمعیت لشکر ہمہ ہیچ
ذکر اورنگ سلیمان و خم افلاطون
قصۂ جام جم و سد سکندر ہمہ ہیچ

ظل و آمان علم طنطنه طبل و ظفر — رفعت تخت و سر افسر ازی لفسر همه هیچ
رخت زرین و کمر بند مرصع همه پوچ — مسند و قلمون فرش مشجر همه هیچ
زینت خانه و رنگینی سقف و در و بام — نرمی بالش و آرایش بستر همه هیچ
حرص دولت طلب جاه سر قدر بلند — فکر دنیا غم روزی طمع زر همه هیچ
جمله افراد برنگ خط باطل باطل — مفتی و ناظر و سر دفتر و دفتر همه هیچ
جوهر خنجر و شمشیر هزبران همه لغو — قوت بازوی مردان دلاور همه هیچ
حق حق اهل خبر حق حق ارباب سیر — مستی صاحب زر کبر تونگر همه هیچ
صنعت خامه نقاش دوم تیشه فکر — نقش ارژنگ و صنم خانه ازر همه هیچ
دامن ساقی و دست طلب باده کشان — حلقه انجمن و گردش ساغر همه هیچ
خلوت آئینه و پرتو رخسار حسین — صحبت شانه و گیسوی معنبر همه هیچ
چشم نرگس دهن غنچه زبان سوسن — چهره گل قد رعنای صنوبر همه هیچ
یاری یار عبث دوستی دوست غلط — لقب جان من و جان برادر همه هیچ
جعفنی او ضاع زمانه مین وه باطل هین اسیر — جز طلبگاری الله و پیمبر همه هیچ

## ردیف حاجی حسنی

تیره بختی اپنی زائل هو یقین هی شام صبح — کرتی هی هر شب کو آخر گردش ایام صبح
عالم پیری مین ای دل چرخ کا شکوه نکر — هی بخیل اسکا نهین لیتا مناسب نام صبح
هون مین وه می کش که بهر نذر میری روبرو — جام سیمین شام لاتی هی طلائی جام صبح
چاهئی پیری مین عزلت نوجوانی هو چکی — رات کی جاگی هین هم اب تو کرین آرام صبح
چاهتی هی مرغ عیش اهل دنیا هو شکار — خاک پر تار شعاعی کا بچها کر دام صبح

ہمسی سن لی پہونچانی کی گہات اپنی بہر — غسل کرو وہ مہر جاتا ہی سوی حمام صبح
گورگوری ہاتہ سی کرتا ہی مس وہ مہروش — کیا عجب پیدا کری اوسکی چہرکی شام صبح
کر یہ روزینہ مقرر کچہ اگر توفیق ہو — ایک ساغر شام کو دی ساقیا اک جام صبح
طوف کیا اوسی کعبہ ابرو کا ہی مد نظر — روز آتی ہی پہنکر جامۂ احرام صبح
اضطراب آشنا کر ای دل تسلی پای گا — آئی کا خط آج کل ہونگی قاصد شام صبح
نوجوانی مین ہے دل کو ضعف پیری کی خیال — دیکہتی ہین اپنی آنکہین شام کی منگام صبح
وصل کی شب کٹ گئی وہ مہروش گہر کو چلا — لیکی آئی ہی ہما رہی موت کا پیغام صبح
شام کا عالم ہو کیا دیکہو اوسکی تم یار مین — تیرہ آتی ہی نظر مجکو برنگ شام صبح
ہی دیار مہر و الفت مین یہی لیل و نہار — شام گیسو عارض محبوب سی عالم صبح

گرچہ جانان مین چلیی نور کی مژگی اسیر
اس سی بالاتر نہین ہی اور کوئی کام صبح

اونسی سرگوشی جو مین کرتا ہون گیسو کیطرح — شرم سی آنکہین جہکا لیتی ہین ابرو کیطرح
کسکی زلفون کا تصور ہی ہمین نیکی بعد — ہین شکاف قبر شکین ناف آہو کیطرح
خوبصورتا ور ہو جاتی ہی وہ غصہ کیوقت — حسن ہر چین جبین دیتی ہی ابرو کیطرح
ہی تسلیم تلون اونکو ہنگام نشست — ہان طبیعت بہی بدلتی جاتی انکو کیطرح
باغ عالم مین ہی تیرا قد موزون وہ شجر — پوجتا ہی ہر مسلمان جسکو ہندو کیطرح
مین ہون مجنون ہون اگر مہمان لیلی ہون کہیں — ذبح دعوت مین کرینگی ناقیکو آہو کیطرح
ہین فقیر اوس چشم و ابرو کی مگر ہندو فقیر — ہاتہ سلکہلاتی ہین اپنی شاخ آہو کیطرح
کیا ہوا ہی آج اگر اپنا خط عصیان سیاہ — ایکدن ہوگا سپید آخر یہ گیسو کیطرح

شکر کی جاہی کہ بدلا اختر طالع کا رنگ
نور کچھ دینی لگا رہ رہ کی جگنو کیطرح

فکر سی سنجیدگی پیدا کری اوسکا سخن
سو کہہ کر کانٹا جو ہو چوبے از و کیطرح

غصہ اوس ترک جفا جو کا اوتر تا ہی نہین
دائمی چین جبین ہی چین گیسو کیطرح

درہم و دینار زاہد جمع کرتی ہین بخیل
گور مین دینگی یہ ایذا سانپ بچھو کیطرح

حسن وہی یار دریا مین جو ہو پر تو فگن
ہون حباب و موج قاتل چشم و ابرو کیطرح

اسقدر بھی گریہ ای چشم جنون اچھا نہین
ڈوبھلی آنکھونکی بھی جائین نہ آنسو کیطرح

عیب سمجھین صاحب جوہر نہ کیون تقلید کو
تیغ ناقص ہی ہو بال و سمین ابرو کیطرح

ہم سیہ بختونکی دل ٹوٹین تو ہو امید وصل
ہی شکست اپنی نشان فتح گیسو کیطرح

بیش و کم جتنی ہی مقدار سخن کہلائیگی
تول لیگی طبع سنجیدہ ترازو کیطرح

کیون نہ گل مین تمنی پالا دل سی دشمن کو اسیر
پھونک دیگا یہ بدن کو داغ پہلو کیطرح

شاہدی آنکھی بیٹھی شوق سی تل کیطرح
دیدۂ مجنون مین بھی پیر دی ہین محمل کیطرح

ہون وہ مجنون نا کہ کش عضو مین دل کی طرح
غل مچاتی ہین رگین تشنگی سلاسل کیطرح

مین تڑپتا ہون سحر سی اوسکو رحم آتا نہین
سخت روز ہجر ہی جلاد کی دل کیطرح

باغ مین آئی خزان رخصت ہوئی فصل بہار
باغبان بیٹھا ہی گھر معزول عامل کیطرح

ٹھہرین کیا ہوش و حواس اپنی کہ پیری کی سحر
کوچ کا پیغام لائی صبح منزل کیطرح

جیسے پہلو سی ہمارے اوٹھگیا وہ جانخان
دل تو کیا ہر عضو تن مین ہی تڑپ دل کیطرح

تیری چھلونسی یہ ای تسکین کہان ئی ہین گل
حلقہ حلقہ ہی بدن اپنا سلاسل کیطرح

پستی قسمت سے اس وادی مین ہون ہر دل عزیز
ڈھونڈتی ہین مجکو ہر رہرو جادہ منزل کیطرح

تو وہ گل ہی ہو اگر تجکو تلاش کیمیا
بوٹیان جنگل کی خود بولین غنا دل کیطرح

تیری جانی سی ہوئی بزم طرب ماتم سرا
رو رہی ہین اہل محفل شمع محفل کیطرح

زلف کس بکھری جبین کی یاد آئی بعد مدت
بھر گئی تربت دہوئین سی چاہ بابل کیطرح

لکہ کی وصف خال روی یار مین مضمون چست
کہینچتی ہین تیل ہر نقطہ کا ہم تل کیطرح

کسکی تیغ نار گلشن مین چلی ای باغبان
لوٹتی ہین کل لہو مین اپنی بسمل کیطرح

رقص مین اوس رشک گل کی طرفہ بازہی تھی
بج رہی ہین کان کے تی جلاجل کیطرح

حلقۂ محفل کو کیہی کیون نہ ہالہ ماہ کا
جلوہ فرما ہی وہ مہر و ماہ کامل کیطرح

کشتنی وہ ہون کہ میری اشتیاق قتل مین
لوٹتا ہے دل ہر اک قاتل کا بسمل کیطرح

قلزم می ہے رواں آغوش مین لیکن اسیر
تر نہین دامن مراد امان ساحل کیطرح

## ردیف خا معجمہ

ہاتہ او حسینون کی کری رنگ حنا سرخ
ہین پنجۂ مرجان سی بہی ہاتہ اوسکی سوا سرخ

تیغ نگہ یار کا کیا رنگ اوڑایا
سو خون کئی پر نہوی تیغ قضا سرخ

آلودہ خون فرقت جانان مین نہین اشک
عشرتی مین یہ ہی سجۂ خاک شہدا سرخ

کیا لال زمانے کو کیا موسم گل نے
شال امر اسرخ گلیم فقرا سرخ

خرسند وہی ہی جو ہے راجع طرف حق
دیکہو کہ ہی ہر وقت رخ قبلہ نما سرخ

یا قوت کی ترشی ہوئی شاید یہ صنم ہین
ہی لوح جبین سی جو بدن تا کف پا سرخ

کیا عید ہوئی ہی تری آنی سی چمن کو
پہولا م کی پہنی ہی ہر اک گل نی قبا سرخ

دیکہو صفت شیشہ مے اسکی لطافت
آتا ہی نظر پان کی سرخی سی گلا سرخ

تعریف قسم نے جو لکھی دختر رز کی
قرطاس ہوا رقعۂ شادی سی سوا سرخ

خجلت ہی مجھی سخت نقاہت سی جنوں مین
کانٹونکو بھی کرتا نہین خون کف پا سرخ

اسکو بھی ہی شاید کہ غم شیر و شبیر
ظاہر مین جو ہی سبز تو باطن مین خا سرخ

سب کہتی ہین ہی جلوہ نما ماہ شفق مین
پوشاک پہنتا ہے جو وہ ماہ لقا سرخ

سمجھا ہے مگر کشتۂ الفت مجھی کاتب
شنجرف سے لکھا ہی تخلص جو مرا سرخ

سرتا بقدم ہے وہ بت رشک چمن سرخ
لب سرخ ہین رخ سرخ دہن سرخ بدن سرخ

جو سیب ہے کچہ زرد ہی کچہ سرخ ہی لیکن
بالکل نظر آتا ہے ترا سیب ذقن سرخ

دین پان جو وہ غیر کو کیا اسمین تکلف
تصویر گلی کا بھی بناتی ہین دہن سرخ

مرقد مین رولاتی ہی جو خون یار لب یار
مانند رگ لعل ہی ہر تار کفن سرخ

گیسو کے تلے یون نظر آتا ہی وہ چہرہ
جسطرح کہ ہو سانپ سیہ سانپکا من سرخ

سمجھو نہ مری خون سی اوس تیغ کو رنگین
پہنی ہوئی پوشاک ہی گویا یہ دلہن سرخ

بیمار تری آنکہون کا تنہا نہین انسان
آشوب سی ہی دیدۂ آہوی ختن سرخ

قاتل نے جو چہری پہ مرا خون ملا ہے
ہی طوطی خط لال کیصورت ہمہ تن سرخ

مشاطہ گلوری کی نہین کچہ اونہین حاجت
گفتار یہ رنگین ہی کہ کرتی ہی دہن سرخ

کیا پان کی سرخی سی ہی اون دانتون کی عالم
ہین دانۂ مرجان کیطرح درعدن سرخ

کرتی ہی جدا مجھسی سیہ بخت کو قسمت
شادی سے نہ کیونکر ہو رخ اہل وطن سرخ

خون تن بلبل نے کہلائی ہین عجب گل
قاتل ہے تری تیغ مین ہر گل کا چمن سرخ

تعریف اسیر اوس لب رنگین کی جو لکھی

فیض گل مضمون ہی ہوا رنگ سخن سرخ

ہو نخل گل کی شاخ کہ آہو ہی نین کی شاخ
ابروی یار سی نہین اچھی کہین کی شاخ

سم ہو گیا نظارہ گلشن فراق مین
اضعی ہوئی ہماری لئی یاسمین کی شاخ

نشو و نما ہی اوسکی گلستان نو رسی
میوہ جہان کا چہرہ ہی قامت نین کی شاخ

دیکھین کہ کسکو کرتی ہی قتل مثل تیغ
اوس نخل قد مین سا عدبی آستین کی شاخ

مانی کو کھینچنے ہی جو مجمہ نگار کی شبیہ
لی موقلم کی جا مژہ حور عین کی شاخ

چہائی تمام خلق پہ کر کر اپنی آہ
ہر گھر مین ہو کی طوبی خلد برین کی شاخ

دست جنون سے کس نی مڑوڑا کہ آج تک
ہی پیچدار آہوی صحرای چین کی شاخ

حسنا اثری مین اپنی تصویر سی ہون دفن
جائی جریدہ نین ہی گاو زمین کی شاخ

تنہی ہی صحبتون مین تعزیر سیر باغ
ڈری لگا رہی ہی یسار و یمین کی شاخ

پیری مین ہی بزنگ عصا اپی دستگیر
نخل ریاض لطف جہان آفرین کی شاخ

شیرین ہ اپنا نخل سخن ہی کہی سمین نین
مصری کی برگ قند کی گل آبگین کی شاخ

ہی میری کلک فکر سی قائم زمین شعر
جیسی زمین کو تہا بنی ہی گی وزمین کی شاخ

صاحب کوئی تو عرض ہماری قبول ہو
ہر بات مین ہے آپ نکالین نہین کی شاخ

گلبن تو کیا ہے رشک دریا سی اسیر
کٹ کٹ گئی ہی طوبی خلد برین کی شاخ

## ردیف دال مہملہ

یہ قتل شائی ہین لوگون اس تن نازک کی گرد
جسطرح اہل زیارت موی پیغمبر کی گرد

ہر ذرہ کشتہ قتل ہو کر اسقدر مجنون ہو مین
روح پہرتی ہی کبہی قاتل کبہی خنجر کی گرد

وقت نزع جان پکڑا ایک نی دست اجل
لوگ بیٹھی رہگئی ہمارے بستر کی گرد

آئینہ رویونکو گھیری ہین تعقیب روسیاہ
اژدہا بیٹھا ہی گویا فوج اسکندر کی گرد

رخ ہی کعبہ دونون گیسین یار کی حاجم ہراب
مسیفر وشون کی دکانین ہین خیدا کی گھر کی گرد

تشنگی کا خوف کیا روز قیامت مین ہمین
سیکڑون ساغر وہری ہین چشمہ کوثر کی گرد

بام پر تو تیری کوچی مین تماشای قدے
جسطرح منبر پہ واعظ صاحبین منبر کی گرد

جو مخرابی سیل آفت سی کہان جائی قیام
پانی پانی ہی حباب آسا ہماری گھر کی گرد

یون تو حافظ ہین تمہارے نجم ای اہل جہان
شب کو پہرا ہی طلایہ سطرح لشکر کی گرد

زلف خسار مسیح یار پہ ہی مار و شیر
خط پشت لب ہجوم مورچی لشکر کی گرد

مین نقطہ تو بان نہین ہون چشم مست یار کی
چرخ مینا کی ہی پتھر اہل ہی ساغر کی گرد

خوف تاریکی سی اندر پاؤن کہہ سکتی نہین
مہر و مہ پہر کر چلی جاتی ہین میری کی گرد

خط نہین نکلا تری عارض پہ اشی مشاد قید
خار ہین بہر حفاظت نخل بار آور کی گرد

سولیان ہین یہ سزای اشکباری کی لیئے
ہجر مین پلکین نہین ہین میری چشم تر کی گرد

خط جو لکھی ہین بہت دیوانگان عشق نے
اوڑتی پہرتی ہین کبوتر اوس پری کے گھر کی گرد

دیکھہ لی تا شکل اصلی چشم عبرت کھول کر
آسنی ہنی لگائے قبر اسکندر کی گرد

ہرزہ گردی کر چکی پیری کا عالم ہی اسیر
چلکی اب یثرب مین پہرئی قبر اسکندر کے گرد

زاہد ہو خاک بادہ پرستون مین رو سفید
ہی مثل ابر اسکی بدن مین لہو سفید

جس بوستان مین تیری صباحت کا ذکر ہو
نکلی جو سبزہ بھی تو لب آبجو سفید

ہی طرفہ زرد رنگی رہوئی رقیب بھی
اوسکے حضور سرخ مری دو سفید

باقی رہا جو بخت سیہ کا یہی اثر
پیری مین بھی مری نہین ہونیکی موسفید

کیا صاف چاندنی نے کیا آسمان کو
گویا بہرا ہی شیر بیان سبو سفید

ہوتا ہے شب کو چادر مہتاب کا گمان
ای ماہ پیرہن جو پہنتا ہی تو سفید

رستم پہ زال کا ہی گمان سب جہان کو
ایسا ہی تیری رعب سی ای ہیجنکو جو سفید

کیسی خجل ہوئی ہین حسین تیری سامنے
ہر مہروش ہی زرد ہر اک ماہ رو سفید

ساقی کا ہی وہ رعب کہائی کبھی جو اسکے
چہرے نمازیون کی ہون وقت ضو سفید

رخسار یار سرخ ہی یاقوت سی سوا
شاخ بلور سی ہے زیادہ گلو سفید

عصیان سی توبہ عالم پیری مین چاہیے
کیا لطف ہی جو رو ہو سیہ اور مو سفید

مجسی سنا ہی خط و لب یار کا جو وصف
طوطی ہے زرد لال دم گفتگو سفید

رخسار یار سی نہ مقابل ہوای قمر
انصاف سے تو دیکھہ وہی سرخ تو سفید

پہلو بہ پہلو تم اس چمنستان مین بگلر خو
ہو سرخ روی دست تو چشم عدو سفید

کبھی درازی شب تاریک ہجر کیا
پیدا ہوئی نہ صبح ہوئی اپنی مو سفید

دیتی ہین کوئی ہمکو سی سرخ سنجیے
ان بی مروتون کا ہی کتنا لہو سفید

آنسو بہا کہ قصر گہر دی خدا اسیر
ہونا ہے تجکو روز قیامت جو رو سفید

تن خاکی مین ہے یون روح پابند
حباب آب مین جیسے ہوا بند

تہکا ماندا جو مین منزل پہ پہنچا
ہوا دروازہ بہی ان سرا بند

دعا ہوتی نہین مقبول یارب
مگر باب اجابت ہوگیا بند

چلے جاتے ہین عمر و شب مسافر
کبھی ہوتے نہین راہ فنا بند

رہا کر روح کو قالب سے یارب — رہے زندان مین یوسف تا کجا بند
اولجہ کر دم نکل جائے گا صیاد — قفس کا در نکر بھجہ خدا بند
لگہون تعریف تب زلف دوتا کی — لگاؤن بند مین جب دوسرا بند
سیہ بختی مین کیا نالے کرون مین — کہ ہوجاتی ہی سرمہ سی صدا بند
گرے آنسو کیا جب آہ کو ضبط — عرق آیا ہوئی بعدم ہوا بند
کری کیونکر نہ وصف بدوی رنگین — کہ اپنی طبع رنگین ہے ادا بند
یہ خواہان ہی تری نیرنگی حسن — کہ ہو برگ گل رعنا حنا بند
کفن مجہہ زار کا ہوتا پس مرگ — اگر دیتے کوئی اوسکی قبا بند

اسیر الفت نے دیوانہ بنایا
کہ دل زنجیر گیسو مین ہے یا بند

لاکہہ تیرون مین ہی مژگان کا بھی تیر پسند — لاکہہ تشیرون مین ابرو کی ہی شمشیر پسند
جز حسین اور کسیکی نہین تقریر پسند — دین جو یوسف تو کرون خواب کی تعبیر پسند
سیکڑون ہمنی حسینونکی مرقع دیکہے — روبرو تیری نہ آئی کوئی تصویر پسند
سیکڑون جرم مگر ایک کی تعزیر نہین — مرد عاقل کو ہی دیوانہ کی تقدیر پسند
دیکی دولت مجہی دیوانہ بنائی نہ فلک — نقرئی ہے نہ طلائی مجہے زنجیر پسند
دوست کا عیب ہے ہی دوست کی نزدیک ہنر — حق نی کی لکنت موسے دم تقریر پسند
چل گئی صبح شب وصل کلیجی پہ چہری — ہمکو آئی نہ موذن تری تکبیر پسند
خط تو لکہتی نہین پیغام زبانی ہی سہی — بڑہہ کی تحریر سی ہے آپکی تقریر پسند
اے شہ الفت می سے جو زبان بند ساقی — شیر دایہ نکری کو دک بی شیر پسند

چشم کیا روزن دیوار کا عاشق ہوئین
زلف کیسی کہ تری دیکھی ہی بیخبر پسند

زخم کاری کا ہی مشتاق مرا طائر دل
لب معشوق ہی لی صید فگن تیر پسند

کر چکا خوب مین نظارۂ قاتل تہ تیغ
ای اجل اب نہین آتی تری تا خیر پسند

رسن زلف مین لٹکاؤ دل زخمی کو
اسی فتراک کو کرتا ہے یہ نخچیر پسند

عقل کی خانہ خرابی ہی جو منظور نظر
جز خرابات نہین ہی کوئی تعمیر پسند

دل کی تسخیر کا معلوم ہے ترکیب جسکو
ہفت کشور کی نہین ہے اوسی نخچیر پسند

اوسکے دیدار کا مشتاق مین رہتا ہون اسیر
عرش پر جسکی ہا اک کوہی تصویر پسند

کہین پیر ہین ابھی تن پر سو پیدہ
روز خلقت سی ہی مثل ماہ نو ابر و سپیدہ

جسطرح پیری مین بالکل ہو گئی ہین مو سپیدہ
کر بھی حجمت سی یا اللہ یو ہین رو سپیدہ

انقلاب دہر فانی سی عجب کیا ہی اگر
صبح کا چہرہ سیہ ہو شام کا گیسو سپیدہ

زینت ظاہر نہین ہی نور باطن سی دلیل
دل سیہ ہی کیا اگر ہو چہرۂ ہندو سپیدہ

بزم مین جانے سی تیری ننگ عشرت اوڑ گیا
ہی می گلگون کا ساغر صورت شبو سپیدہ

دیر مین مشتاق ہی کر صید نا وک فگن
روتی روتی ہو گئی ہین دیدۂ آہو سپیدہ

عقل حیران ہی پیاؤن کسطرح مین راہ عشق
منہ کئی دیتا ہی در سیدہ پر لو سپیدہ

گل تری خار کی آگی خجالت سی ہی زرد
نرگس شہلا ہی پیش نرگس جادو سپیدہ

واہ ری تن گلگون کہ سرخ آئی نظر
پیرہن پہنے اگر وہ شاہد گلرو سپیدہ

زرد ہی سورجکی رنگت چہرۂ گلفام سے
چاند میلا ہی تمہارا کاسۂ زانو سپیدہ

یاد رونی مین جو آئی ہین تری دندان صاف
موتیون سی بہی زیادہ ہین مری آنسو سپیدہ

کسکی چہری نی کیا ہی تجکو اجی رشید زرد — ای قمر کسکی خجالت سی ہوا ہی تو سفید
پاک اراب ندامت کو کرینگی اشک شرم — ابر تیرہ جیسی ہوتا ہی برس کر رو سفید
بعد عصیان گریہ خجلت نہ ضائع جائیگا — خط عصیان کو کرینگی رو کی یہ آنسو سفید

ہی یہی گریہ تو پھر کیسی بصارت ای اسیر
ایک دن کر دینگے انکھون کو مری آنسو سفید

## ردیف ذال معجمہ

چمک گیا تری بازو سی استقدر تعویذ — کہ رشک مہر ہی ای غیرت قمر تعویذ
لگاؤن جسمہ سندل اگر درد سر زیادہ ہو — بڑہائے اور مری سوزش جگر تعویذ
وہ فاتحے کی لئی بہی کبہی نہین آتے — مرے مزار کا کیسا ہے بی اثر تعویذ
ضرور خط ہے نامہ کر سی گریہ پڑے — گلے کا اپنی بنا اسکو نامہ بر تعویذ
ہوا ہون الفت ابروی یار مین بیمار — پلا تو تیغ کی پانی مین گہول کر تعویذ
یقین ہوا نرمی ہیکل ہی کہکشان ای ماہ — چمک رہا ہی ستاری کیطرح پر تعویذ
وہ جن ہی سر پہ ہمارے کی جسکی دشت سے — چہپاتی پہرتے ہین عامل ادہر ادہر تعویذ
سیاہی شب غم سی کمال دل کو ہی خوف — کہین پہاڑ کی چوٹی کا ہو قمر تعویذ
وہ ناتوان ہون ہوا زرد بازو کرایسا — بسنت کی مجہے دینے لگا خبر تعویذ
نیا جنون ہے کہ مین اوسکو باندہون بازو — جولائی کوئی پیئے دفع درد سر تعویذ
شب وصال ہو کیونکر نہ صبح کا دہوکا — کہ اوسکی چوٹی مین ہی کوکب سحر تعویذ
بندہا خیال خدا جانی کیا اونہین شب وصل — سرہانی رکہہ گئی چوٹی کی کہولکر تعویذ
مریض سمجہی ہین عامل جو ترک می سی مجہے — لکہی ہین خون بط می سے بیشتر تعویذ

اسی سے ہوتا ہی فلاس کا مرض زائل
جو اس زمانہ مین پوچھو ہی نقش ترتعویذ

برابر آئی جو وعدہ زرہ نہو جوشن
سیکھے جو تیغ اجل ڈال دین سپر تعویذ

نہین یہ لخت جگر میری نسوون مین اسیر
سیان آب بہانی ہے چشم تر تعویذ

## ردیف رای مہملہ

زوال حسن ہی ہستی ہو کیا اس چشم گریان پر
خبر لیجے کہ پانی پھر گیا چاہ زنخدان پر

نظر وقت تبسم جب پڑی اوس برق دندان پر
ہوا اک اور کوڑا تو سن عمر گریزان پر

خردیہ دُر جا پہنچی کہ پھر کر آنہین سکتے
جنون نی یہ خبر بھیجی مجھے تار گریبان پر

رہائی کی اوسیکو فکر ہی جو قید کرتا ہی
ورود کاروان تھا بھر یوسف چاہ کنعان پر

اجل کی شاید آمد ہی کہ پھیری صبح پیری نے
سفیدی طی قہائی آبرو و دیوار مژگان پر

جو کہتا ہجر مین کیا دن کٹین وصل مین وافی
جو روزہ فوت ہوا وسکی قضا واجب ہی انسان پر

الٰہی حشر پیدا ہو کہین سے اٹھون مین
نہایت شاق ہی خانہ نشینی مرد میدان پر

کیے اللہ نے ہندو بچے کیا خوبرو پیدا
بلا بھیجی عوض جرمونکے یہ قوم مسلمان پر

نہو آواز پا سے درد سر عالی دماغونکو
ذرا غافل قدم آہستہ رکھہ گور غریبان پر

بھلا بایکیان کیا حصر ہونگی اوسکی قدرت کی
بتائی تو کوئی ہین بال کتنی جسم انسان پر

ہوا دن چال چیونٹی کی چلا مین حیف و لاغر
شب آئی پڑ رہا اک ذرہ ریگ بیابان پر

پڑی رہ پر نگاہ مردم دیدہ تو پڑنی دو
کہ لڑکی بیشتر پڑتی ہین انگلی کہنہ کی قرآن پر

نہ چل وہ چال جس سی رنج پہنچی ناتوانون کو
کہ ہی نقش قدم سل سینہ مور بیابان پر

ہوا رخ زرد غم سی کی دہر ہی اباوس ابرد کے
جو زر رہا نہ آئی واجب حج کعبہ ہی مسلمان پر

جہان گردی سی کیا حاصل اسیر اب دل یہ کہتا ہی
کہ چل کر بیٹھہ رہیی مرقد شاہ خراسان پر

نہین یہ بخت دل جو جلوہ کرہین لوگ مژگان پر
کہلائی پہول سحر عشق نی خار مغیلان پر

عجب ہی ہو دل پر داغ مائل قد جانان پر
مری طاؤس قمری کی طرح سرو گلستان پر

تہ خنجر یہ وحشت تہی کہ سیر اہاتہ پر تا تھا
کبھی قاتل کی دامن پر کبھی اپنی گریبان پر

نظر سی کون شاہ حسن یارب ہو گیا غائب
نگہان و مست ہر ہم سو وہ ہی صف ہا می مژگان پر

غلط اہل مین احوال گردون کا بتاتی ہین
گرفتار فلک کو کیا معلوم کیا ہی تقف ندان پر

خرام ناز و جوش داغ سی ای گل تفوق ہے
تجھی سرو گلستان پر مجھی سرو چراغان پر

رخ پر نور پر خط اوس حسین نی بہی نکالا ہے
نہین موقوف کچہ تسخیر پریونکی سلیمان پر

تمنا ہی خجالت موت آنیکی منت مینی بانی ہے
جلاؤن کیون نہ شمع داغ دل گور غریبان پر

کوئی دولت ہو و سیلہ اہل حق کب جانگ کرتی ہین
ہوا جہگڑا نہ الیاس و خضر مین آبحیوان پر

اسیر کی اگر میری طرح اوسکو مزہ ہوتا
تو مرغ روح یوسف بیٹہتا دیوار زندان پر

خمیدہ قد ہوا کیونکر صف زندان برہم ہو
علم جب ہو نگون آئی شکست افواج سلطان پر

جواب خط کی کیا امید نامہ گو کہ لکہتا ہون
نہ اوٹہی کا کبوتر بیٹہہ کر دیوار جانان پر

نہین بیٹہتا نہین بیٹہتا دل وحشی دست خانی سے
یہ وہ طائر ہی جسکا آشیان ہی شاخ مرجان پر

بہار روضۂ مقصود دولت کب دکہاتی ہے
ثمر ہی شاخ ناکامی کا جو آنسو ہی مژگان پر

فقیری مین مزا حاصل ہی بڑہکر بادشاہی سے
قدم رکہتی نہین تیری گی تخت سلیمان پر

اوٹہائی ہین جہانمین رنج ایسی خوبرویون نے
پڑی گی آنکہہ جنت مین اپنی حور و غلمان پر

صفت لیے مہروش لکہہ کر تری رنگ طلائی کے
چڑہایا کلک نے سونا مری اوراق دیوان پر

بدن مین تیری ای شیریں ادا کتنی صبا ہی | گمان ہوتا ہی جوئی شیر کا چاک گریبان پر

اسیر آنسو بہانا فرض ہی غم مین عزیزون کی
چھڑکنا چاہیئی پانی کبھی گور غریبان پر

صورت موتری باریک ہی ای یار کمر | بلکہ میری بھی تن زار سی ہی زار کمر
قتل عالم کری کیون دم رفتار کمر | ناز قاتل ہی چمکتی ہوئی تلوار کمر
ساری عالم نی آن پائی مری قتل کی بعد | کھول کر بیٹھہ رہا وہ بت خونخوار کمر
ہی شب و روز ہی منزل ہستی کی روش | ہو چکی چار روان باندہتی ہین چار کمر
جامہ زیبی نی تمہاری یہ مجھے زار کیا | اک گرہ رکھی گر بہر تہی جو طیار کمر
اسی بہتر نہین تشبیہ کوئی فی الواقع | ہی تری پیرہن جسم مین اک تار کمر
کسطرح وصل مین نکلی ہوس بوس کنار | نہ تو اظہار دہن سے نہ نمودار کمر
سینہ ترک فلک صورت جوزا ہی و نیم | کیا بچائی گا تری تیغ سی کہسار کمر
لکھہ کی خط ہی ضعف کمر مین کبوتر کو مین دون | دم پرواز کری قمری سی سو بار کمر
جیمین آتا ہی اب چل کی عدم مین سوئون | نظر آتی نہین ہستی مین تو زنہار کمر
صاف مثل در شہوار ہی وہ حلقہ ناف | کیون نہ کہیئی نہ ہی سلک در شہوار کمر
دل عاشق کو اون آنکھون بچائی اللہ | قتل مسلم ہی مین باندہی ہوئی کفار کمر
بار رفت ی ہیئہ محبوب نہ خم رکھا | محشر کی روز کری ی یہی گفتار کمر
باوفا جو سا جہان مین ی کا عاشق | باندہی قتل پہ میرے نہ خبردار کمر
ہین دل کافر و دیندار جو وابستہ عشق | یار تسبیح ہی یا رشتہ زنار کمر
کیا اوٹہا یا ہی ترا بار محبت ای ماہ | سیدہی ہوتی نہین گوونکی جو زنہار کمر

ہر طرف کثرت کفار ہی ڈرتا ہی اسیر
باندھ ہیئے قتل پہ یا حیدر کرار کمر

آدمی دل سی نکلتی ہین ہزاری دو چار
روز لاتا ہی یہ بیمار خماری دو چار

کیجئی جانب صحرا بھی اشاری دو چار
کہ ہرن صید ہون اس بیس شکاری دو چار

درد دل زخم جگر کاہش جان درد فراق
بی تکلف ہین یہ احباب ہماری دو چار

لطف برسات مین ہی وہ کشتی کا ساقی
دن بسر کیجئی دریا کی کناری دو چار

کون صحبت مین حسینون کی پہنچکر ہو ذلیل
بس یہی دور سی کافی ہین نظاری دو چار

رونمائی خاک کبھی پای حنا بستہ کی
گل چڑھا جائی مرقد پہ ہماری دو چار

قیس و فرہاد رہ عشق مین ٹھہری ہاتھ
پیچھے ہی ہوتی ہین ہر دور مین کیا ری چار

نام کو نور دکھایا نہ فلک نی شب ہجر
دفعتہ چھپ گئی کالی ہی گھٹا ہی دو چار

اونکی محفل مین جو ہوتا ہی گذرتی ہی خبر
کہ لگی رہتی ہین [illegible] ہماری دو چار

گفتگو یار سی غیرون مین مناسب کیا ہی
ایک دو گالی ہو گئی آپ ہون کی اشاری دو چار

گھر گوشش کی وہ مہ جو کری فرمایش
تو لاؤن [illegible] ہی کی تاری دو چار

دل کہتا ہی بتاؤ تو یہ سایان کیا ہی
آج مہمان ہین ہم گھر مین تمہاری دو چار

ہوئی امید کہ ہوگا وہ پری بھی نسخیر
جن پہ یخون نی جو شیشی مین اوتاری دو چار

کیا فسونگر ہین یہ زردار کہ بہر کہتی ہین
کر دم دار سی ہم تو وقی تیاری دو چار

بوسی بدبد کی جو اوس شوخ سی چوکر کہیلی
جیتی دو ایک کسی روز تو ہاری دو چار

رہتی ہی گو رغیبان کی سر اکثر خالی
آہی رہتی ہین غم و درد کی ماری دو چار

مصطفے شیر خدا فاطمہ شافع ہین اسیر

ایک کیا بلکہ ہین ہمکو تو سہاری دو چار

وصیت ہی نہ لائی شمع کوئی اپنی مدفن پر
بہت ہین جمع پروانونکی اس سرش کی گردن پر

کری حملہ اگر فوج نزاکت اسکی گلشن پر
سر غنچہ پھر ہی کٹ کر سنان برگ سوسن پر

مقدر مین نی سوزن کا نہ بخت آسیا پایا
نہ لقمہ ہے مری منہ مین نہ کپڑا ہی مری تن پر

موئی پر بہی سر و سامان وہی ہی بی لباسی کا
دو شالہ ہی جنازی پر نہ چادر میری مدفن پر

مری گہر مین جو لائی دور ظلمت شام فرقت کی
چراغ خانہ کا بیٹہ کر صرصر کی توسن پر

ہماری دین و ایمان کا ٹھکانا کیا محبت مین
مسلمان ہو کی مرتی ہین کسی طفل برہمن پر

حسینون سے محبت مرکی بہی ہی محکو ای خاری
سوائی سورہ یوسف نہ پڑہنا میری مدفن پر

چہ امر گان ابرو کو جو دست شوق سی مین نے
یہ بگڑا وہ چہری سینی پہ رکہدی تیغ گردن پر

یہی عظمت ہے ای قاتل جو تیری تیغ ابرو کے
عجب کیا سجدہ تہہ کر لیطرح جائز ہو آہن پر

گلون پر پہیر خنجر اسقدر دوڑتا ہے کیون قاتل
لیا ہم بسملون نی خون اپنا اپنی گردن پر

تری لاغر کو جا رہنی کی غربت مین نہین ملتی
لڑائی پر تلی ہین مو رانی اپنی روزن پر

ہمارا دل بہی ہی منصور لیکن ہی بہت لاغر
کہچا وہ دار پہ کہینچو اسی مژگان کی سنون پر

حریصون کو کہی نی رزق جہان سیر ہونی دی
دہان بندای فلک کبتک ہان گا دخمہ من پر

زبانی کاتری خنجر پہ دم قاتل نکلتا ہی
گری پڑتی ہین کیسی کیسی پیاسی آب آہن پر

گیا کب دیر سے کعبی مین یہ مجہپہ تہمت ہی
کہی ہاتہ رکہکر کوئی بت فرق برہمن پر

کرونسی سامنا ہو جب کرا پن چاہئی او نسے
دبا دیگی پڑی گی ضرب آہن کی جو آہن پر

بشر کا ذکر کیا ہی جانور ہین حسن کی طالب
گری پڑتی ہین پروانے ہزارون شمع روشن پر

جو دانہ ہی اسیر اخکر ہی اپنی سوزش دل کی

کری کی کیا اگر بجلی گری گی میری خرمن پر

خزان بہاگی عمل مد لانیا عالم ہگلی گشن پر
سوار آیا ہی ابر آذری بجلی کی توسن پر

نظر تہی مرتی دم اوس ماہ کی رخسار روشن پر
چڑہی گی چادر مہتاب ہر شب میری مدفن پر

چلی میخانی مین تیغ نگاہ مست یہ کسکی
نہین ہی سر جو ای ساقی کسی شیشی کی گردن پر

نظارہ مجکو خوش چشمون کا مرکر بہی میسر ہے
ہرن آجاتی ہین چرنیکو سبزہ میری مدفن پر

سر شوریدہ بر بالین آسایش رسید اینجا
وصیت ہی کہدی مصرع یہ میری لوح مدفن پر

نہ شیرین کا قصور ایسا نہ مجرم پیرزن ایسی
حقیقت مین ہی خونی کن ہکن خسرو کی گردن پر

نہین ممکن غم عشق ہو معشوق کی دلمین
گریبان چاک ہین گل بیل لالہ کی شیون پر

وہ مشتاق شہادت ہون جو چالی تیغ اگر قاتل
نہ گرنی دون زمین پر دوڑکر روکو نہین گردن پر

سلاح جنگ ہین بیکار جب عارہ برابر ہو
سپر پر ضرب تیغ مرگ کتی ہی جوشن پر

ڈرین کیونکر نہ اہل ظلم اوس اکبر کی غصہ سے
چڑہی شمشیر چوبین ایکی جوٹی کی توسن پر

جیا جبتک جہانمین شغل میخواری رہا مجکو
جلی گی شمع مینا یا چراغ جام مدفن پر

بہک کر شہ مین کہدون جو عمامت دختر رز سے
کرین سجدہ فرشتی زاہدونکی اوسکی دامن پر

جہان کا چھوڑنا اہل جہان کو کیا گوارا ہو
نہایت ہجر گلشن شاق ہی غمگان گلشن پر

ستارونکو یہ اسی شوق ہی تیری نظاری کا
کہ آنکھین اونکی رہتی ہین تری ایوانکی روزن پر

چڑہایا زیست کی جہکر نسی مجکو تیغ قاتل نی
رہا یہ بار احسان تا قیامت میری گردن پر

دم گریہ جو مجہ درویش کی دہیان اوسکی دولت کا
یقین ہی خون در شہوار آنسو گر کی دامن پر

تعجب کیا اسیر اوسکی اگر ہم بہی ہوی عاشق
نگاہ ذرہ پڑتی ہی رخ خورشید روشن پر

پہلو سے جائے نہ دل زار توڑ کر
کیا پائیے گا اور بیمار توڑ کر

جوش جنون مین یہ کیا سیلابی کی روش
آیا کہ جسے جو گھر مین تو دیوار توڑ کر

مشتاق زخم دل ہی مرا اے فلاخ نگن
جتنا ہو توڑ تجھہ مین خبردار توڑ کر

ویران ہین دیر و کعبہ کہ کوچہین یار کے
بیٹھی ہین پاؤن کافر و دیندار توڑ کر

بوسہ کہیے کہیے تو ملے مجھہ فقیر کو
ٹکرا سا دو جواب نہ ہر بار توڑ کر

ماتم مین میری اشک بہاتی نہین اگر
پہینکو گلی سے موتیون کا ہار توڑ کر

جوش جنون تھمتا جائیے صحرا کو کس لیے
میدان گھر کو کیجئے دیوار توڑ کر

لکھون تمہین مین وصف جو بستان یار کا
خامہ بناؤن شاخ مثمر دار توڑ کر

مجھسا بھی کوئی مست نہوگا خدا کرے
سجدہ بنائے خانۂ خمار توڑ کر

آؤ نہ خالی ہاتھ فرشتو مزار مین
لاؤ ثمر بہشت سے دو چار توڑ کر

سیب ذقن نہوگا نہ خرمای لب نصیب
پرہیز کیا کرے ترا بیمار توڑ کر

کس قہر کا ہے غمزۂ جانان کہ لیگیا
دل سا رفیق مجھسے یہ عیار توڑ کر

سنبل سری قید ہوئی کیا بجا ہے قتل
بیڑی بنائی اوسنے جو تلوار توڑ کر

تعریف یہ ہی صندسی کی اونمین شرک
کوڑے کا کر دیا در شہوار توڑ کر

لازم ہے تجھے خلیل خدا کی ہے پیروی
کعبہ کی راہ لی بت پندار توڑ کر

وہ مست ہون جو ترک کرون شغل مے کشی
جام و سبو کو پہینکدے خمار توڑ کر

کیونکر اوٹھین کہ ہی کنی صف کا انتظار
بیٹھی ہین پاؤن ہم سر بازار توڑ کر

فرمایش اوسنی کی ہے ور کوش کی اسیر
تاری فلک سے لاؤن مین دو چار توڑ کر

مشکل ہی بزم یار مین شام و سحر گذر
کبتک کرون مین یار کے دربان مین گذر

ای تیغ یار جسم کو میرے دو نیم کر
ای تیر یار توڑ کے میرا جگر گذر

رستی ہین دونون دیر و حرم کوی یار کے
مشکل اگر ادھر ہو گذر یا ادھر گذر

دیتا ہے کون کسکو یہان نیک مشورہ
جو بات تیری ذہن مین آئے وہ کر گذر

دربان یار شب کو اگر در نکھولتا
دیوار پھاندنے مین نکرتا مین گذر

ای روح شب گذر گئی وہ ماہرو چلا
تو بھی جہان سے صورت شمع سحر گذر

بحر جہان نہین کوئی آشوب گاہ ہے
[illegible] موج سے جلدی گذر گذر

آتا ہی عاشقون مین جو زلف و تاکا ذکر
باتون مین رات جاتی ہی دو دو پہر گذر

مرغان دام کیسے ہین مشتاق بوی گل
یارب کری او ہر بھی نسیم سحر گذر

عریان کسکی جسم ہو دست جنون کو کیا
کرتا ہی کوئی جامہ دری سے یہ در گذر

تیری کمر سے کم نہین میرا بھی جسم زار
انصاف بھی نہ ای صنم موکمر گذر

ڈر جائیگا کہ گھر ہے ہمارا بہت سیاہ
آنکھہ اپنی بند کرکے ادھر ای قمر گذر

ہو دیر یا حرم کہین جانا نہین محال
مشکل ہے کوی یار مین ای نامبر گذر

ہو اس چمن مین سرو کی صورت مدام پا بہ گل
بو بنکی کو چہ رگ گل سے بھی در گذر

کاشانہ فقیر مین جا بنکے سر حق
سلطان کی بارگاہ مین ہو کر خبر گذر

ای تیغ یار کر میرا ہر عضو تن جدا
ہر سر زمین پہ کرتے ہین اہل سفر گذر

روشن دلون کی روک نہین ہی کہین اسیر
کرتے ہین ہر مکان مین شمس و قمر گذر

نہین ہی کہکشان یہ جو نظر آتی ہی گردون پر
کبھی ہے تیغ فرق ساکنان بام گردون پر

پہنچکر گیسو نمین اوسکی بل کرتا ہی یون شانہ
کسی شاعر کو جیسی ناز ہو چوٹی کی مضمون پر

ہو ابلاغ محبت کی جو مرکر بہی موافق ہو
اوگی مردم کیا لیلی کیصورت کو مجنون پر

تمنا اسلئی رہتی ہی مرنی کی حریصونکو
کرین تحت الثری مین جاکی قبضہ گنج قارون پر

بحمد اللہ کس سامان سی پیر میفروش آیا
کف جمشید مین ساغر ہی خم دوش فلاطون پر

گرانجانی اگر ہو ترک آسان ہی اک مشکل
ہوئی مردی کو کب دشوار کشتی سطح جیحون پر

پسند اس باغ مین مجکو نہین جز خانہ وحشت
وہ طائر ہون کہ میرا آشیان ہی بید مجنون پر

دلا رونا خیال عکس مکو نہین لازم ہے
زیادہ لطف مینوشی ہی مینو شونکو جیحون پر

وہ وحشی ہون و یا ساری جہان کو رتبہ اعلی
زمین طوع کرسی جا رہی اکدم مین گردون پر

یہ بی آہو جہانمین اونکی پیدایش ہی اہو سے
تصدق شکنانی حلقہ ہائی اف شبگون پر

کہان دولت کہان حشمت کہان ثروت کہان عزت
کہی کو کونہ کینوکر فاختہ طاق فریدون پر

فنا کی بعد بہی ہستا ہی وحشت کا نشان باقی
چراغ دیدہ آہو ہی روشن گور مجنون پر

جگہ پائی ہی جیسی سایہ دیوار جانان مین
ہما کو رشک آتا ہی میری بخت ہمایون پر

نہین ہی شاعری اپنی یہ سر تا پا ہی حق گوئی
گمان مرغ بسم اللہ ہی ہر مرغ مضمون پر

اسیر آؤن جو مین وحشی تو جہالی دیکہکر میری
بچہائین مچہلیان کانٹی کنار آب جیحون پر

لڑی مجنون بہت دی جان اپنی وحشی گلگون پر
گرایا خون سو دار و رسن لیلی کی آنیون پر

فلک لاتا نہین کب دوڑ اپنی جان مجنون پر
کمر باندہی ہوئی ہستی ہی فی ج نجم شبخون پر

جو حق پوچہو بلا مین عقل نی ہمکو پہنسایا ہے
نہین ہی کوئی تکلیف شریعت طفل و مجنون پر

خدا ہی عالم الغیب اپنی باتونکو سمجہتا ہے
شکایت کرتی ہین فہم کیا رکہہ کہکی گردون پر

وہ لیلی وش کسی عاقل کی کیونکر روبرو آوے
نظر کرتا نہیں جز شرم سی تصویر مجنوں پر

جو نکلی منہ سی میرے لیکن وہ ہونا مخلص لا حاصل
دعا ہم قحط میں مانگیں تو برسی ابر جیحوں پر

مزاج حسن سرکش کچھ اگر انصاف پر آوے
پڑی زنجیر آساں زلف لیلی یا کہ مجنوں پر

سواگر دش کی مثل خس مقدر میں کہاں ساحل
بٹھایا آسمان نی کشتی گرداب جیحوں پر

اوٹھایا سر کبھی وسنی کبھی نیچی نگاہیں کے
پڑی تیر دو نگاہ زمین و شیر گردوں پر

الٰہی ہجر کی شب تیرہ و تاریک ہی کیسی
نظر آتا نہیں ہی ایک تارا ہمکو گردوں پر

اگر اچھا نہیں کہتی زبان طعن تو روکو
پھبتی کیوں تیز کرتی ہو ہمارے مرثیہ خواں پر

نہیں پست و بلند دہر سی نیکوں کو بھی وحشت
نمایاں ہی یوسف چاہ میں جیسی ہی کنعاں پر

نجیلوں سی کہو سیم و طلا کیوں جمع کرتی ہیں
بلا نازل ہی کیسی گنج کی باشندہ ویراں پر

گل دشت کیا تازہ مری جھالو نکی پانی نی
انوکی کانٹی بنا کل ہی جگر خستہ مجنوں پر

جو دست ظلم سی تیرے نہیں ای ترک فراہی
پر جنہ سر سہ انور شب کیوں ہوتی ہیں ایں

وہ ہین میخوار تشنے سی نہین کم دل اسیر اپنا
نگہان جام سے گلرنگ کا ہی چشم میخوں چہ

ہی جوش بادہ تو بہی ذرا آگی دہوم کر
ای ابر نو بہار یہ

دربار میفروش ہوا گرم سے کشو
مجرا کر ذمین ادب چوم چوم کر

دشمن کری جو خلق تو لازم ہی خوف جان
تلوار کا نی گلا حلق چیر

اسطرح مجہ پہ پڑتی ہی اوسکی نگاہ مست
مستی

فکر دوا مین درد کا دل سی مزہ نجای
زخمون مین

اے ابر کرنہ دیدہ تر سے مقابلہ

نکلی نہ فال وصل کی چہانا ورق ورق
رکھدو ادب ہی طاق پہ مصحف کو چوم کر

ممکن نہین کہ آئین نہ پروانی شمع تک
گردا اپنے عاشقون کی گوارا ہجوم کر

سب مجھسے نہ پوچہ داغ ہین سینی مین کسقدر
ذرات کا حساب شمار نجوم کر

صبح شب وصال موذن اذان ندی
جاکر کسی خرابی مین اواز بوم کر

ای دل خوشی ضرور ہی آیا وہ تیغ زن
سر تک بکی تو بیچکے جشن قدوم کر

کس کام کا وہ گنج جو آئی نہ صرف مین
مد نظر عمل ہو تو کسب علوم کر

شمشیر ناز کسکی چلی باغ مین کہ گل
زخمی کیطرح گرتی ہین شاخون ہی جھوم کر

مدت کی بعد آنکھون نی دیکہا ہی وہ روئے وصل
جلدی سحر کو شام نہ ای بخت شوم کر

دی نقد جان اسیر کہ قصہ تمام ہی
جلاد کی کچہری مین داخل سوم کر

سر دیکی راہ عشق مین دولت حصول کر
محضر لکہین جو خون کا مہر قبول کر

دوزخ اوسی کا خلد اوسی کا اوسی کا تو
جو گھر گری خوشی سے عنایت قبول کر

کیونکر ہون محو گور مین آرام سی شہید
بیکار ہو جو شانہ جلا دجھول کر

مانگی جو تجھ سی دست تو دی نقد جان شتاب
ہرگز طلب کسی سے نہ قبض الوصول کر

ذلت سی ہاتہ آئی جو نعمت تو خاک ہی
ناخواندہ میہمان نہو فاقہ قبول کر

ای خانقہ کی پاس در پیر مے فروش
زاہد کبہی کبہی تو سعادت حصول کر

بلبل کو کچہ تو چاہیئے اندیشہ تفس
کیا شاخ گل پہ بیٹہتی ہی پہول پہول کر

ذکر خدا مین وہ بیان بتون کا بہی آگیا
کبہی سے دیر کو مین گیا راہ بہول کر

پہنچا وی اوس صنم کو مرا خط شوق جلد
قاصد نہ دیر ہو خدا اور رسول کر

بیکار محض کرتی ہے انسان کو فکر ہی
معذور نطق سی ہو زبان جیسی بیول کر

بخشی نہ بخشی اسمین اوسی اختیار ہی
غافل غضب سی بیٹھ نہ حجت پہ پھول کر

صوفی سی کوئی کہدو کہ طاوس تو نہین
بزم غنا مین رقص نہ یون بی اصول کر

حاصل اگر وصال نہین ہجر ہی سہی
جنت نہ ہاتہ آئے تو دوزخ قبول کر

کنگھی جو زلف یار سی الجھی تو کیا ہوا
جانی دی ای اسیر نہ قصہ کو طول کر

یون عرق خطِ سیہ مین ہی رخ دلدار پر
رات کو پڑتی ہی شبنم جسطرح گلزار پر

دوڑتا ہی دل عبث زلف سیاہ یار پر
ہو جو افسونگر وہ ڈالی ہاتہ ایسی مار پر

مین وہ طائر تہا تڑپ کر صحن گلشن مین گیا
رہگئی باقی کف صیاد مین دو چار پر

حادثون سے اور محکم خانۂ تن ہو گیا
منہ کی چادر گر گئی پرتہی ہوئی دیوار پر

خون ناحق کا مین اہل شرع سی یون انتقام
جبین ہی منصور سان وعظ کو کیچو ن ار پر

جو کری گردن کشی لازم ہی اوسکو مار غم
سر اوٹہاتی ہی تو کڑیان پڑتی ہین دیوار پر

پی کی مئی کہلائی جلوہ جو ہو شوق گر تجھ
ہوئی مرغ نظر کو آتش رخسار پر

دور سی تبلاتی ہین انگلی اوٹہا کر نیز فرد
ہی گمان ماہ نو شاید تری تلوار پر

شعر مین لازم ہی لکہی اوسکی زلفون کی صفت
مرغ مضمون کم ہین اور نیکی لئی کار پر

ہین جو اہل درد اوپر ہی خدا ہی مہربان
صوم کی تکلیف روزون مین نہین بیمار پر

یون برابر داغ میری پیکر خاکی پہ ہین
ہو دوالی مین چراغان جسطرح دیوار پر

قتل اگر ہمکو کیا ہی جلد دہونا چاہئی
رنگ بنجائی نہ قاتل حکمی خون تلوار پر

کیجئی کسطرح اوسپر زردی دل کا بیان
ہاتہ رکہتی ہی وہ کاکل مصحف رخسار پر

می کشو کیا جو ستے ہو نشہ می مین چلو
محتسب لایا ہے ڈاکہ خانۂ خمار پر

اشک سے خالی نہین کوئی مژہ تا رنگاہ
دو ڑتی پھرتے ہین موتی رشتۂ ہموار پر

اوسکی نغمون کی جو مضمون گنم لکھی ہین اسیر
ہی تفوق کا لک کو منقار موسیقار پر

وحشت وحشت کا گمان ہی یار ہی گلزار پر
غنچۂ گل شاخ پر یا آبلہ ہے خار پر

ہر دم اوسکی ابرو نکا دل مین ہتا ہی خیال
ہی بجا تلوار پڑتی ہے اگر تلوار پر

کس بیابان مین نہین اے مجنوں دشت دل تیرے ہوتم
تذکرے رہتی ہین چیلونکی زبان خار پر

پیچہ اپنی خرابی سی زمانہ خندہ زن
کیا ہنسی آتی ہے مجکو قہقہہ دیوار پر

فرقت گل نی کیا لاغر قفس مین اسقدر
رہ گئی بلبل کی دو تین استخوان دو چار پر

ہم پس دیوار وہ ہر وقت گھر مین یار کے
رشک آئی کیون نہ ہمکو صورت دیوار پر

گرم کینا تہا تری سودائی گیسو کا خون
کاٹتے ہی پڑ گیا چھالہ زبان مار پر

استقدر غیرت ہی اخلاص سے کسی گھر مین جو یار
ڈال دون مین پردہ چشم روزن دیوار پر

کو ہکن کا خون دکہلاتا ہی یہ تازہ بہار
کیون نہو جوش شقایق ہر سر کہسار پر

ای شکر لب سبز کیا بیوجہ ہی رنگ بدن
طوطیون نی زہر کیا ہی تری گفتار پر

ہر رگ گردن مین میری جوش کہاتا ہی لہو
باڑہ رکہوائی ہی کیا اوس کی نی تلوار پر

سر جہکایا اپنا مستی مین نہین طاعت سی کم
ہی گمان محراب مسجد کا در خمار پر

کیا حرارت ہی گرا ہی تن مین وہ پیکان تیر
گری خون سی ہین تنخالی لب سوفار پر

ہون وہ دیوانہ جو رکہا کوئی جانان مین قدم
ڈر گیا ایسا کہ سایہ چہرہ گیا دیوار پر

خشک کیا بالکل مری پاد گی چھاتی ہو
پڑ گئی جو پیاس سی کانٹے زبان خار پر

کیا بُرا ہی ہم اگر غیرونکو کہتی ہین بُرا | لعن کرتا ہی خدا قرآن مین کفار پر

کعبۂ مقصود تک پہنچی مقدر سی اسیر
سر جھکا ہے آستان حیدر کرار پر

کی مجمع احباب مین گفتار سمجھکر | اک بات کہی ہمنے تو سو بار سمجھکر
دنیا کی نہ خواہان ہوئی ہم عار سمجھکر | کتون ہی پہ چھوڑا اسے مردار سمجھکر
نرگس مجھی کہلانی لگی باغ مین آنکھین | آیا تھا عیادت کو مین بیمار سمجھکر
تلوار جو اوس ترک نی کھینچی سر میدان | زخم اپنی ہنسے قہقہہ دیوار سمجھکر
ظاہر مین مین اکسیر ہون باطن مین کف خاک | لیتے ہین تو لین مجکو خریدار سمجھکر
بخشا مجھی خالق نی فرشتون سی یہ کہکر | جرم اسنی کئی ہین مجھے غفار سمجھکر
نیلام کی دن بہتی بکی جنس دل اپنی | چپ ہو رہے کچھ دل مین خریدار سمجھکر
فرقت مین جو دی بادۂ گلگون مجھی ساقی | منہ اوسکو لگاون نہ کف یار سمجھکر
بازار محبت مین خریدار تمہاری | یوسف کو بھی لیتے نہین بیکار سمجھکر
جز مرگ بیابان محبت مین نہین کچھ | رکھنا قدم ای خضر خبردار سمجھکر
برباد نجا مینگے مری اشک مسلسل | پہنینگے حسین موتیون کا ہار سمجھکر
ہی زرد تن زار جو پیسون سے عجب کیا | لوٹین ابھی سونے کا اگر تار سمجھکر
مین رند کھان اور کہان مسجد جامع | آیا تھا اسے خانہ خمار سمجھکر
می پی کی جو آی ہو سوی مجمع احباب | بہکے نہ زبان کیجیے گفتار سمجھکر
کچھ کام نہا سجدۂ محراب حرم سی | سر ہمنے جھکایا ترے تلوار سمجھکر
جب منعم مغرور نے کی بات نہ ہمسے | چپ ہو رہے ہم صورت دیوار سمجھکر

تنہا کام کا جو فقر کیا منتخب اوسکو
دولت کو لیا ہمنے نہ بیکار سمجھکر

کچھ مال نہین الفت بلبل مری نزدیک
پھولون کی یہ خواہان ہے تو زردار سمجھکر

تعظیم تہی یوسف کی فقط حیلۂ شرعی
بوسے لیے ہمنے ترا رخسار سمجھکر

لی سلطنت دہر نہ درویش نے تیری
پھینکا سر سلطان پر اسی بار سمجھکر

کی اس رہ پر خوف مین تقلید پیمبر
تربت مین ہم اعدا سی چھپی غار سمجھکر

آتی نہین دیتی وہ اسیر اپنی گلیمن
دیوانون کو پریون کا طرفدار سمجھکر

بی اثر اسکے کالب پر روز لانا کیا ضرور
آزمودہ جو ہے اوسکو آزمانا کیا ضرور

شہرت جاکر بیابان مرگ ہونا چاہئی
جمع ہوتا بوت پرسا راز مانہ کیا ضرور

سیر دریا ہی اگر مد نظر غیرون کے ساتہ
کیون بلاتی ہو ہمین میدہی آنا کیا ضرور

خفتگان خاک کی قبرون پر آہستہ چلو
سو رہی ہین چین سی انکو جگانا کیا ضرور

مال بخشا ہے خدا نی صرف کرنیکی لیے
واسطے غیرونکی اسکو چھوڑ جانا کیا ضرور

قتل کرکانی ہے تو ایکا دہن کیشان
استنین قتل عاشق پر چہ ہانا کیا ضرور

دستگاہ اوسکی پہونچتی ہین کہ ہی دست بانسی ربط
بڑہکی آگی کہوئی یہ بہی ٹہکانا کیا ضرور

مرہکا مین رخ سی نیا حق اٹہاتی ہو نقاب
دم نہین سینہ مین آئینہ دکہانا کیا ضرور

صاف کہدی مجہسی خط پڑہکر کہا کیا یار نے
نامہ بر جہوٹی تجہے باتین بنانا کیا ضرور

ناتوانی سی گمین ہین پاؤنکی خود سیر یان
مجکو ای حداد زنجیرین پہنانا کیا ضرور

بیکسی چہائی ہوئی ہی شامیانکی عوض
قبر پر ہم بیکسون کی شامیانہ کیا ضرور

نوجوانی تک تہا زیبا خندہ دندان نما
ریش جب لائی سفیدی اوسمین شانہ کیا ضرور

زار ہون ایسا کہ مردہ بھی غایب بعد مگ
دوستو خالی خبار سے کاہو ٹہانا کیا ضرور

نیند آنی کی نہین ہرگز شب فرقت مجھی
قصہ گویون سے کہو قصہ سنانا کیا ضرور

نزع کا عالم ہے ابتو دیکہہ جاؤ اک نظر
پتلیان پتہر اچکین آنکہین چرانا کیا ضرور

منتظر کیون ہی کہنچے وہ جفا جو تیغ ناز
موت کو آنا ہے توای بہانا کیا ضرور

خط رخ جانان پہ نکلا اوڑ چلا می رنگ
جب خزان آئی چمن مین آشیانہ کیا ضرور

گو رمین ہاتھ منانی کی لیلی وتری ہوم
جان قالب مین نہین شانہ ہلانا کیا ضرور

چپ ہوای مطربو کہٹرا گ بنی وقت آمین
کچہ تو میری ہی سنو اپنی سنانا کیا ضرور

گوش سامع کو گران طول سخن ہی ہی اسیر
اختصار اچہا ہے بیتون کا بڑہانا کیا ضرور

اشک ہین یا رخ و زلف مین طغیانی پر
کشتی عمر ہے دن رات روان پانی پر

مہر ذرہ ہی فروغ رخ نورانی پر
ماہ ہالہ ہے تری چاندسی پیشانی پر

مرتبہ حسن کا تکلیف مین کٹتا ہی کوئی
خوشنما کتنی وہ زلفین ہین پریشانی پر

رحم آیا او نہین تقدیر بدل دی میری
نون ابرو ہے نظر کا خط پیشانی پر

ناخونکی ہی جوہر جانتن عریان پہ خراش
نظر آتا ہے اتو جامہ عریانی پر

نومہ و مہر سے ای ابلق ایام ہی نحس
ایک کیا دو ہین ستارے ہی پریشانی پر

میری خالق نے کیا مجکو دوبارہ زندہ
آگیا رحم جو قاتل کی پشیمانی پر

حادثون سے نہ ملا امن بہت کی تدبیر
ابر نے برق گرائی مری بارانی پر

بہولتا ہے کوئی آب دم خنجر کا مزہ
دم پہر کتا ہے تری خنجرون کا پانی پر

ایکدن بہی نہ ملا بحر جہان مین آرام
ہوگئی عمر بسر کشتی طوفانی پر

تیری تصویر نی کھینچتے ہی وہ گی گرم نگاہ — جان بہزاد جلی برق گری مانی پر
کر دیا بخت نی بی بال و پر ایسا کہ مجھی — رشک ہی طائر بسمل کی پر افشانی پر
اثر سجدہ کہان اور کہان تو ای بت — ہی نشان بوسہ عاشق کا یہ پیشانی پر
ہین جو عشاق انہین رنج ہی سامان سرور — شاق ہی عیش کا دل ورنہی ندانی پر

الفت ابروی خمدار مین دی جان اسیر
رکھدیا سامنے گلا تیغ صفاہانی پر

جان دی ایک پری کی رخ نورانی پر — مردہ اوٹھے گا مرا تخت سلیمانی پر
خلق مرتی ہے تری تیغ صفاہانی پر — خون پیاسونکی گرا کرتی ہین اس پانی پر
اسطرح نقطی ہین دیوان مین ہمارے رو سے — جیسے افشان کسی محبوب کی پیشانی پر
صاحب ظلم کا افلاس نہین قابل رحم — دل پیسیجانہ کوئی تیغ کی عریانی پر
غیر کو آب دم تیغ پلاؤ کہ مجھے — مینڈھی ہی لڑوانے سی کیا فائدہ ہیلی پر
کشتہ چین جبین جون مین نہین کشتہ تیغ — بدلی گردن کی مرا خون ہی پیشانی پر
ابرو و چاہ و ذقن دیکھ سے ہین عاشق — ہی یہ نزدیک کہ لوٹا چلے پانی پر
لیلۃ القدر تری گیسوی مشکین پہ نثار — صبح نوروز تصدق رخ نورانی پر
آگئی دشت مین وحش عارض و مژگا کی جو باد — تیر آہون کی چلے لالہ پیکانی پر
یار کے مطلع ابرو کی تو معنی کہدین — ناز ہی جنکو پڑا اپنی سخندانی پر
نرم طینت کو نہین کچھ اثر زخم زبان — کاٹے کیا خاک جو تلوار ہلی پانی پر
لحن داؤدی سی بھی لحن ہی جنکی بہتر — وہ گلے کاٹتے ہین تیری سخندانی پر
دیدہ کم سے نہ دیکھ اشک گدا کو منعم — جگہ اس در کی ہی تاج سر سلطانی پر

کیون نہو طول شب ہجر مری خشت دل کو
کہین طرہ ہے یہ موئی سر زندانی پر

کچھ تعجب نہین ہوتی تہین جو پریان تسخیر
نقش تہا نام ترا مہر سلیمانی پر

ہی جو خوش فکر وہ ہی قابل تعریف اسیر
انوری پر ہے نہ موقوف نہ خاقانی پر

چاہیے مژگان قاتل دیکہکر
جان نثاری کیجیے جلاد کا دل دیکہکر

گوش گل را باغبان مست غروری عندلیب
چاہیے رنگین بانی رنگ محفل دیکہکر

سمجہی ہم دو سجدونکی پاس ہین وہ مسجد ے
دونون آنکہین دو نوابرو کی مقابل دیکہکر

نامہ میرا وہ جو پڑہتی ہین تو کہتی ہین یہ سب
پیک بہی وہ کیا کرو گی خط باطل دیکہکر

غم سی مین نگہن بیان تہا تنگ پر سکہن ہوئی
دام مین صیاد کی حال عنادل دیکہکر

لا چکی ہین نجت مقتل مگر آنا ہی دور
موت پہر جائی نہ عریان تیغ قاتل دیکہکر

آدمی کیا راستی ہی جانور کو بہی پسند
ہم یہ سمجہے سرو پر قمری کو مائل دیکہکر

رہتی ہین اسمین تمنائین تمہاری دن رات مین
کیجیے سنسار میرا خانۂ دل دیکہکر

چاہئی شاعر کو اچہی طرح مین فکر غزل
بوتی ہین دہقان مین تخم صاحل دیکہکر

کیا نہ میری طرح یہ بحر فنا مین ہونگی غرق
ہنس رہی ہین کیا سبکسار ان ساحل دیکہکر

دید صورت بہی نہین نظارہ معنی سی کم
شوق لیلی بڑہ گیا مجنون کو محمل دیکہکر

سی سیہ کارونکی حاجت جسجگہ ہین تو سپید
ہم یہ سمجہے صورت کافور کافور دیکہکر

ہی مہینون سی مری آغوش خالی ای قمر
کیا خجل ہون ہالہ گرد ماہ کامل دیکہکر

تیغ گردن پر چلی لیکن نہ کچہ ایذا ہوئی
محو ایسی ہو گئے ہم روی قاتل دیکہکر

منحصر ہی صحبت احباب پر دل کی صفا
آنکہین روشن شمعکی ہوتی ہین محفل دیکہکر

چاندنی شب مین اولٹے تم ہی پھیرے نقاب
کبک نازان ہی فروغ ماہ کامل دیکھکر

تیغ تو رکھی گلی پر کھیچیے لیکن روان
اک ذرا طرز نگاہ یاس بسمل دیکھکر

بازر کہا راہ عقبی سی فروغ دیر سے
راہ بھولا مین چراغ غول منزل دیکھکر

مجھسا پیاسا کوئی صحرائی محبت ہی نہین
بہا کتا ہون منزلون دریا کا ساحل دیکھکر

مثل جوہر تیغ سی لپٹا مین طوق
مرگ سی ہی ناہی بھولا روی قاتل دیکھکر

ہی یہی تعبیر ای وحشت بہار آئی قریب
چاک دامان ہی ہم خواب سے طوق سلاسل دیکھکر

سہل تہی خار اکنی لی اپنی حصہ مین اسیر
جان کنی دی کو ہکن نی مجکو مشکل دیکھکر

مائل یہ دل عبث ہی بت خانہ جنگ پر
ہوتا ہی چور شیشہ جو گرتا ہی سنگ پر

ترکان چشم یار ہین اماده جنگ پر
کیا ہند سی کرینگی یہ دہاوا فرنگ پر

دل اپنا آگیا ہی اب اوس سبزہ رنگ پر
طرہ ہی جسکی یاد خط سبز رنگ پر

پیری مین سپید جوانی مین ہین سیاہ
رہتا نہین زمانہ کبھی ایک رنگ پر

ہین سخت دل بہی سانے خاصان حق کی نرم
نقش قدم رسول کی پڑتی ہی سنگ پر

دیکھی مجھی تو اوڑ کی لہی آئی ہون مصیبت
پیدا کری کمان ہی مثل خدنگ پر

خنگل ہی خوانگاہ مجھی ہجر یار مین
کیونکر نہو یانگ کا دہوکا پلنگ پر

مضمون یہ بندہی گل رخسار یار سے
آتی چلی ہی اپنی طبیعت بہی رنگ پر

ممکن نہین کہ حشت کی زد ہون مژہ
پیہین جو وہ خنجر مژہ قد کی نگ پر

نفاس مین ہر عزیز نہین تجھسی نستہ جان
دل ہی مرا کشادہ سجا دست تنگ پر

دشمن پہ ہو نشتر چاہے اگر خدا
کیا اعتماد نیزہ و تیر و تفنگ پر

بی سود ہے علاج دل داغدار کا
مرہم لگائی کیا کوئی داغ پلنگ پر

دریا کا بھی سفر خارزار ہے
چلتا ہون راہ ارہ پشت نہنگ پر

کس ترک کا ورود ہوا صید گاہ مین
زورون پہ نیل گاو ہین آہو ہین سنگ پر

کیسی شب وصال کہ ٹپکا ہزار سر
رکھنی دیا نہ پاون بھی اوسنی پلنگ پر

مشتاق لب بیگون ہین وقت نزع
جاتی ہے جان بادہ یاقوت رنگ پر

ہندو بچون کو دیکھتی ہم بھی چلین اسیر
دن اگنی نہان کا سیلا ہے گنگ پر

سیکڑون داغ تنگ جائی جگر
دی جگر اورای خدا نی جگر

شدت گریہ مین یہ ڈرتا ہون
کہین خون ہوکے بہ نجائی جگر

تو تو پتھر کا ہے نہ لوہے کا
سختیان کب تلک اوٹھائی جگر

طپش دل نہ پوچھ فرقت مین
ہے یہ نزدیک منہ کو آئی جگر

لاسے مین چار داغ اسمین ہزار
کیا جگر سے مرے لگائی جگر

یہ ہوا خون وہ ہوا پانے
بھر دل روون یا برائی جگر

غم ہی مہمان تو کچھ عزیز نہین
خون پئی سیر ہو کی کھائی جگر

مٹ کی پائی نجات صدمون سے
اب جگر ہے نہ داغہائی جگر

روتی روتی ہو غش تمام جہان
مین دکھاؤن جو کر بلائی جگر

یہ اوٹھائی ہین سختیان ہمنے
پارہ سنگ ہی بجائی جگر

مین یہ کہتا ہون آہ اے دل
دل یہ کہتا ہے ہای ہای جگر

یہ بھی ہی ہندہ جگر خوارہ
کیون نہ زال جہان چبائی جگر

سامنی تیرے تیغ کی ٹھہری
رستم ایسا کہان سے لائی جگر

گرمیون سے تری ہی دل ٹھنڈا
کون بیفائدہ جلائی جگر

دل سے پائی اسیر ہمنی خبر
چین گیا غمسی ہای ہای جگر

تفوق ہے طرح دنیا مین ہی اعلی کو اسفل پر
کبھی چھاتے نہ بکلی بھیگ کر باران مین بادل پر

ذرا سی بات پر اہل تکبر پہاڑ کہاتی ہین
درندی ہین یہان کچھ بھی نہین موقوف جنگل پر

مگر اوسکو حاصل ہی نظارہ ان حسینون کا
بجائی شک آنکہونکو ہماری چشم احول پر

کہا کیا حال تونی میری دوسرکا ای قاصد
جواب نامہ لکہا ہی جو اوسنی لوح صندل پر

کیا مضمون بیانی نی برہم بسکہ مطلع کو
مقدم مصرعہ ثانی ہوا مصراع اول پر

گمان ہی ایک کو اوسپر ہوا پانیکی چہاگل کا
یہ روئی ملکی ہم انکہین تمسی پانیکی چہاگل پر

سواری رات کو جب اوس ممرش کی نکلتی ہی
گری پڑتے ہین دل پروانہ سان لوگونکی مشعل پر

دلا منظور ہی توبہ تو پہر اسمین توقف کیا
جو عاقل ہین یہین کہتے رہین وہ کام آج کا کل پر

کہی اہد تو نام اوسکا خریدارون مین لکہوا دو
سنا ہی جنسیان اُلی گا ساقی می کی بوتل پر

کروبا مین کہ قائل ہون وہان تنگ کی سنکر
ہمارا اونکا جھگڑا ختم ہی اس قول فیصل پر

فراق یار مین گلزار کو مقتل سمجھتا ہون
نظر آتی ہے شاخ گل پر پیر کا پیکان کا کوپل پر

نظر آئی جو لالی موسم گل سبزہ زارون مین
گمان ہمکو ہوا ہین سرخ بوٹی سبز مخمل پر

تری آنکہونکی گردش دیکہکر سب لوگ کہتے ہین
یہ پتلی پھر رہی ہی واہ کس انداز سی کل پر

دل صد چاک حیران ہی بہت کچہ بن نہین آتے
کہ شانہ بل کی لیتا ہی بہت اوس زلف کی بل پر

گل تازہ کہلاتا ہی دہمارا اوس گلی مین
دل عشاق بیٹہی جاتی ہین اس اٹہتی کوئل پر

گل خندان ہین جتنی بسملونکی زخم خندان مین
گمان صحن گلستان کا ہی قاتل تیری مقتل پر

اسیر اوصاف اوس چاہ زنخدان کی جو لکھو مین
گمان نہر جنت کیون نہو دیوان کی جدول پر

اگرچہ آئی ہی عاشق کی جان ہونٹون پر
مگر ہی اب بھی تری داستان ہونٹون پر

گلی سی اوسکی نہ آئی تھی تان ہونٹون پر
کہ آکی رکھدئی زہرہ نی کان ہونٹون پر

پلاؤ آب دم تیغ تشنہ کامون کو
عطش سی پھیر رہی ہین زبان ہونٹون پر

جو چکھے آپکی شیرینی دہن کا مزا
شکر فروش لٹادی دکان ہونٹون پر

وہ ایک بات مین کرتی ہین لاکھ لاکھون
زبان پہ تیر تو قربان کمان ہونٹون پر

شب وصال ٹھہری ہی مری یعنی تکبیر
سمجھکے لائے موذن اذان ہونٹون پر

جو چاند دیکھہ کی اوسنی پڑہی نی عای ہلال
نثار ہوئی لگا آسمان ہونٹون پر

وہ ناتوان ہون کہ میری صدا نہین سنتے
ہزار رکھتی ہین احباب کان ہونٹون پر

شب وصال یہ عاشق نی شوق چومی
رہا نہ رنگ مسی کا نشان ہونٹون پر

شکر ہی وہ لب شیرین تو تل ہی خال سیاہ
بجا ہی تا شکری کا گمان ہونٹون پر

پسند ناقہ لیلی ہی نالہ مجنون
عبث نہ لائی حدی سا ربان ہونٹون پر

گیا نہ تیغ کی نیچے بھی شوق نظارہ
نگاہ ہی رخ قاتل پہ جان ہونٹون پر

سوای گریہ نہین گو کہ کام صورت رحم
ہنسی بھی ہی کوئی دم میہمان ہونٹون پر

کیا فلک نی خوشی کو یہ بحر مین پامال
کہ نام ہی نہ ہنسی کا نشان ہونٹون پر

جگر کی داغ نی اعضای تن کو پھونک دیا
اسیر کیون نہ ہی الامان ہونٹون پر

مشوق کفن مین ترک لباس شہانہ کر
یہ پیش خیمہ ملک عدم کو روانہ کر

سنتا ہی درد دل نہ کوئی دیکھتا ہی حا
چشم سپہر کو رہی گوش زمانہ کر

قاتل مین ایک عمر سی سائل ہون خم کا
بندوق کا عزیز نہ مجھسے خزانہ کر

ای تیغ یار کاٹ مری سر کو پیشتر
ای تیر مار پہلے جبھی کو نشانہ کر

تھوڑی سی نون مین طفل جوان ہین جوان پیر
نظارہ تغیر حال زمانہ کر

سائل مین ہین ایسے بہی مالدار بخیل
ٹکڑی جا گدا زمین نہ مدفون خزانہ کر

بلبل چہ جستجو ہی دہ بسکین باغبان کی نا
لاکہون چمن ہین اور کہین آشیانہ کر

ناکہ باغ ہین وہ کہین درد سر نہو
ای قصہ گو شروع سمجھکر فسانہ کر

سوداں کوئی غزل ہو تو اپنی ہی طرح مین
اغیار کی زمین پہ نہ بیدا دخانہ کر

دشوار درد عشق مین صحت ہی ای طبیب
سو بار کہہ چکا ہون کہ میری دوا نہ کر

رکہہ دست اختلاط کہی میری دوش پر
پوچہی کوئی تو نعرش پاکا بہانہ کر

ای دل حصول مستی و دیوانگی ہی کیا
غافل ہی تو تو کام کوئی عاقلانہ کر

رازق خدای پاک ہی ای طایر قفس
صیاد سی نہ تو طلب آب و دانہ کر

اللہ نے عطا تجھی کی ہی جبین اسیر
تجویز بہر سجدہ کوئی آستانہ کر

اذان دیکر چڑہا و اہل مسجد کا نہ خون پر
چہری چلنی لگی گی نعرۂ اللہ واکبر پر

دل پر داغ مائل ہی قد موزون و لبر پر
تماشا ہی یہ طاوس قمری ہی صنوبر پر

وہ عہد بیوفائی ہی کہ روتی بہی نہین آتا
پدر کی قبر پر فرزند دختر گور مادر پر

نشان کفر کہا شہ خیال دیکہو مصور کی
فرشتونکی جگہ دو بت بنائی دوش آذر پر

نہ گھبراؤ جو چوڑ بد کی شرط بوسہ کیلی ہی — خسارہ کچھ نہین لب بھی اوٹھا دالو برابر پر
نہین گمنام عالم عاشقی اوسکی وہی پرخم کی — کمانداران الفت کی چڑھی ہین نام دفتر پر
خدا ستار ہی عریان تنون کا پردہ رکھی گا — سنا ہی یہ کہ انکھین ہونگی مل حشر کے سر پر
وہی غوطی ہمین اتی کہ اسکی کند ہونی نے — چڑھی ندی اوتر جاتی جو ہوتی باڑھ خنجر پر
لیا بوسہ جو مژگان کا تو نشتر یار نی مارا — چھوا ابرو تو رکھا ہاتھ اوس ظالم نی خنجر پر
وہ طائر ہون کبھی مضطر جو اوسکو دیکھ پاؤن مین — پرون کو کھول کر سایہ کیا صیاد کی سر پر
تعجب کیا اگر خون گ گردن اوچھلتا ہی — سنا ہی یہ کہ رکھوائی ہی اوسنی باڑھ خنجر پر
کیا معزور ناحق حسن پر ان دہ رو نی کو — بنایا آئینہ پتھر پڑین عقل سکندر پر
جو سنجیدہ ہین اونکو کام کیا ایذا رسانی سی — کیا حملہ نہ شاہین ترازو نی کبوتر پر
او دہر خورشید محشر ہی او ہر داغ حسرت سی — بلا نازل حرارت کی ہی ہر ہی ال محشر پر
پہنکر جب کلاہ سرخ وہ خورشید رو نکلا — کہی پہنچی یہ ہمنی لالہ ہونا ہی صنوبر پر
کہلا ہی کچھ تو حال اس سیکدی کی بی تباتی گا — کہ شیشہ رو رہا ہی خندہ زیر پای ساغر پر
پریروکس سلیمان قدر کشتی کا یہ لاشا ہے — کیی ہین سایہ جو کھولی ہوئی طائر برابر پر
یقین ہی اب کہ ہم مضمون ابرو پر لکھین گے — قلم پر قط دیا یا باڑھ رکھوائی ہی خنجر پر
حزین ہوتا ہی اوسکی واسطی جو جھکا ہوتا ہے — ہمیشہ چشم آئینہ ہے ترحال سکندر پر
یقین ہی لب وہ ہوگا ہ میری سوزش دل کی — لکھا ہی جای کاغذ خط اوسی ال سمندر پر
کہی احباب سی کوئی پریشان مغز ہوتا ہے — نہ بولین اسقدر جلا کی محبت یار کی سر پر
ترا رنگ طلائی دیکھکر کرتے ہین انکو نین — لگی ہو دو حریصون مین لڑائی جسطرح زر پر

جھکا رہتا ہی اوسکی آستان پر سر اسیر اپنا

قدم کعبہ مین تہا جس شاہ کا دوش پیمبر پر

فراق یار مین مکروہ ہی چمن کی بہار
سپید داغ سے بدتر ہی یاسمن کی بہار

جو دیکہتا ترے بازو پہ نور تن اکبر
تو بہولتی اوسی سب اپنی نور تن کی بہار

ثنای عارض جانان مین گل ہین سب مضمون
کہان سی لائیگا یہ گلشن سخن کی بہار

بغیر غم نہین عالم مین قدر عشرت کی
خزان کی بعد بہاران سی ہی چمن کی بہار

کسی کا نفع ہی اس باغ مین کسی کا زیان
خزان ہماری ہی غسال و کوہ کن کی بہار

خزان وادی غربت مین دل ہی افسردہ
کہلای غنچہ خاطر کہین وطن کی بہار

تمہاری سنبل گیسو فی رخ پر لہراکر
نئی طرحکی دکہائی شکن شکن کی بہار

ہر ایک پہول گریبان کو چاک کرتا ہی
دکہائی تنے نگر سرخ پیرہن کی بہار

فقیر ہین ہمین کافی ہے پیرہن گندہ
پسند کسکو ہی کمخاب و گلبدن کی بہار

پہو چہو عالم پیری مین کچہ شباب کا حال
خزان کا دور ہوا لٹ گئی چمن کی بہار

چمن سے تم جو چلے دفعۃً خزان آئی
رہی نہ لالہ و نسرین و یاسمن کی بہار

لباس سرخ پہنکر حسین جو آئے ہین
چمن ہی آج زیادہ ہی انجمن کی بہار

بنا دیا مجہے طاؤس سوز الفت نے
کہ داغہای بدن سی ہوئی بدن کی بہار

یہ لالہ کو ہر ای باغبان نیا پہولا
کہ خون سر سی ہوئی روی کوہکن کی بہار

اسیر میری سی قسمت کہان ہے بلبل کی
کہین چمن سے ہی بڑہکر مری سخن کی بہار

مرقد احباب کو رویا مین مضطر دیکہکر
داغ کہائی سیکڑون پہولونکی چادر دیکہا

زلف تک پہنچی نہ تہے کانون مین گوہر دیکہکر
شب کو منزل ہمنے طی کی سوی اختر دیکہا

ہون مین وہ می کش کہ میخانیکو سمجھا فلگا — خوب رو یا گردن مینا کو بسیر دیکھکر
پر سچ تو یہ ہی اہل عالم کیا تغافل پیشہ ہین — کور دکر بنجاتی ہین کیسی یہ سنکر دیکھکر
کیا کہون قسمت نہین لڑتی کہ رہجاتا ہی — گاہ میری سمت گاہی سوئی خنجر دیکھکر
محفل محبوب مین ہین یار بہی اغیار بہی — اک ذرا آنسو بہا اے دیدۂ تر دیکھکر
باغبان میری خزان سی ہی تپی زیر پر دیکھکر — گر پڑی شاخون سی پتی زیر پر دیکھکر
جانور تین قسم ہین آخر کہ عاشق ہوگئین — سرو گلشن کو تری قد کے برابر دیکھکر
گورسی اٹھتی ہی یاد آئی جنونکی ولولے — کہل گیا دل وسعت صحرای محشر دیکھکر
یون تصور سی تری راتونکو اڑجاتی ہی نیند — بہاگتا ہی جیسے شاہین کو کبوتر دیکھکر
ہو نہ مغرور اور اپنے حسن پر وہ سادہ — آئینہ اوسکو دکہانا ای سکندر دیکھکر
در د دل مین نی کہا اوسنے تو وہ کہتی ہین کیا — آئیگا مجکو یقین اے نیند پر ور دیکھکر
مر گئی پر ایک ہین شاہ و گدا آیا یقین — تربتین تکیے مین دونون کی برابر دیکھکر
یاد آتی ہین قدح نوشان رفتہ ساقیا — دل بھر آتا ہے مرا لبریز ساغر دیکھکر
موئی ابرو نے کیا ہے عاشق بر و مجھے — تیغ پر کیا دل مرا لوٹا ہی جوہر دیکھکر
جب ہمارا لیگیا پیغام بہولا راستہ — بارہا جو آدمی آیا ترا گھر دیکھکر
کیا طبیبون کو نظر آتا تن لاغر مرا — بیشتر پہر پہر گئی ہے موت بستر دیکھکر
سر ہی سنگ آستان پر اب کہان اسود کی ہی — کعبہ کی محراب بہولے یار کا در دیکھکر
تاب ضرب گل نہین رکہتا ہون مین نازک مزاج — کہد و لڑکو نسی لگائین مجکو پتہر دیکھکر
لالہ و سنبل کی کس آنکھون سی دیکھین سیر ہم — روی گلگون دیکھکر زلف معنبر دیکھکر
تاب نظارہ ہو ہمکو کسطرح ای برق حسن — غش ہنون جب جلوہ ترا موسی پیمبر دیکھکر

تشنگی شبیرؑ کی جنت مین یاد آئی اسیر
آنکھین بھر آئین ہماری حوض کوثر دیکھکر

وہی جان ہمنی چشم بت بیمثال پر
ہو فاتحہ ضرور کتاب غزال پر

ہی مرگ کی دعا تو فقط اس خیال پر
موقوف ہی وصال تمہارا وصال پر

بوسہ جو مجھکو خال رخ یار کا ملے
چادر چڑہاؤن پھولونکی قبر بلال پر

بھیجا ہی مین نی کوچۂ قاتل مین جسنی خط
ہے چاہ آبدیدہ کبوتر کے حال پر

لاغر کیا ہی عشق کرنے یہان تلک
سمجھون سترک اوسی جو چلون اہ بال پر

ابکی بہار مین ہی یہ وحشت طیور کو
بلبل کا آشیانہ ہی شاخ غزال پر

ممکن نہین کہ غرق کری جوش بحر اشک
بیٹھی ہین ہم جزیرۂ گرد ملال پر

مجنا توان کو دیکھنے آتا ہی وہ قمر
قدرت خدا کی بدر ہے عاشق ہلال پر

طاؤس کیطرح ہین خرامان یہ اہل کبر
انسان ہو کی مرتی ہین حیوانکی چال پر

وہ آہ کیجئے کہ پیچھین رقیب بھی
شبنم چمن مین روتی ہی بلبل کی حال پر

ای بحر حسن ہی جو مقدر مین ڈوبنا
ندی چڑہی ہوئی ہی ہماری خیال پر

ہم ضعف سی شکار کی قابل نہین رہے
صیاد خاک ڈال کی بیٹھا ہی جال پر

بھولی نہ ایک دن دل وحشی کو چشم یار
اس ترک کا ہی دانت کباب غزال پر

موسیٰ سے لاکھہ طالب دیدار ہون اگر
ٹھہری نہ آنکھہ ایک کی برق جمال پر

خمدار پشت بار گنہ سی نہین اسیر
پل ہے یہ قلزم عرق انفعال پر

پہنتی کہی یہ ہمنے تری خط و خال پر
گویا عبای سبز ہی دوش بلال پر

خرسند کیا عدو ہین ہماری ملال پر
رہتا نہین زمانہ کبھی ایک حال پر

مسند نشی کیا غرض وہ مبارک ہوشاہ کو
تکیہ گدا کو ہے کرم ذوالجلال پر

اوس سرو قد کی زلف جو دیکھی ہو یقین
کالا سمٹ کی بیٹھ رہا ہے نہال پر

اللہ رے دماغ وہ دیتی نہین جواب
عاشق سوال کرتی ہین اونسی سوال پر

جوبن نہ حور کا نہ پری کا پسند ہے
جب سی پڑی ہی آنکھ تمہاری جمال پر

ای چرخ دل کو خواہش داد و ستم نہین
داغ ملال دی سو مجھے داغ ملال پر

نافرسیہ دلون سی ہین عالی ہی جنکی قدر
تصویر زاغ کب ہی گمان ہلال پر

بیٹھا ہی یون بخیل خزانہ لئی ہوئے
قبضہ ہو جسطرح کسی افعی کا مال پر

سوی کمر کی باندھی مضمون نئی نئے
باریکیان ہین ختم ہماری خیال پر

مجنون کمال ناقہ لیلی سے تیز رو
تو بھی سوار کیون نہین ہوتا غزال پر

سوز غم فراق سی پوچھو نہ دل کا حال
کیا سبز ہو وہ برق گری جس نہال پر

ہی کبک و عندلیب کی گلشن مین کچھ خبر
دونون پھڑک رہی ہین تڑپتی مثال پر

بچنا کسی کا تیغ اجل سی محال ہے
رکتی تھی اسکی ضرب نہ زرہ پر نہ ڈھال پر

دعوی کبھی کیا تھا اوس ابرو کی سامنے
یہ وجہ ہی جو اوٹھتی ہی انگلی ہلال پر

کہدو کہ اب حساب ہمارا ابھی پاک ہو
آیا ہے آفتاب قیامت زوال پر

جھپکے تو نگرون سے مری آنکھ کسطرح
نازان و مال پرہین مین اپنی کمال پر

لپٹو کی عاشقی ہے یہان وجد شاہی
قائم زمین شعر ہی شاخ غزال پر

پائی یہ فال شانۂ شمشاد سے اسیر
قبضہ ہمارا ہو کا کسی نونہال پر

قاتل ہی تری زلف گرہ گیر کی زنجیر
شمشیر کی شمشیر ہی زنجیر کی زنجیر

دیوانہ تو مین ہون کف مشاطہ مین ہر لف
غیرون کو ملی ہی مری تقدیر کی زنجیر

بھولی نہین ہم عالم وحشت مین عبادت
چلنی مین صدا دیتی ہی تکبیر کی زنجیر

ہی ذکر کسی زلف کا ہر وقت زبان پر
ہو کیون نہ مسلسل مری تقریر کی زنجیر

معلوم ہوا آپکا زرگر ہے مہوس
لایا ہے بنا کر زر اکسیر کی زنجیر

رحم آگیا جب کاہکشان چرخ پہ دیکھے
بہاری نظر نے مجھے اس پیر کی زنجیر

رہتی ہی بگڑنی پہ وہی بدعت ظالم
ٹوٹی تو بنی آہن شمشیر کی زنجیر

ایذا نہین دیتی مری پاؤنکو سلاسل
جیسی کسی دیوانہ تصویر کی زنجیر

آہی آہ کہان ہے وہ تری قوت باز و
توڑے نہ در خانۂ تاثیر کی زنجیر

لکھتا ہی قلم بسکہ تری زلف کی تعریف
ہر سطر مری خط مین ہی تحریر کی زنجیر

ہون مجرم الفت مری تعزیر یہی ہے
ہو پاؤن مین اوس زلف گرہ گیر کی زنجیر

اندیشہ اسیر اس لیئی ہی مجکو اجل سے
اور ونکو ملی گی مری تقدیر کی زنجیر

امید زندگی کی ہو کس اعتماد پر
آمادہ چار خلط ہین ہر دم فساد پر

موقوف تہا حصول جنان اعتقاد پر
پہونچا مین اس کمند سی بام مراد پر

جو پختہ کار ہی وہ تواضع پسند ہی
ٹپکا زمین پہ جو ثمر آیا مراد پر

تو نی تو ایسے مال ہزارون کئی تلف
ای مرگ جان دون تجھی کس اعتماد پر

دیوانگی مین کون ہی اپنا شریک حال
خون ہی ہماری جسم کا ہے فساد پر

گہر کیسی کمیں دور فلک نی کیی خراب
گنبد نلک نہین بحد کیقباد پر

بہاگین ہماری دل سی نہ کسطرح وسوسے
باندہے ہوئی کمر ہے یہ مومن جہاد پر

مارا ہی مجکو یار نے کہنے سے غیر کے
خون حسین گردن ابن زیاد پر

ای چشم تر نکال نہ طفل سرشک کو
لازم نگاہ قہر نہین خانہ زاد پر

حرفون کا اپنی کلفت دل سی یہ حال ہے
گویا کسی نے ریگ چھڑک دی ہداد پر

بیمار خط سبز نہوگا کبھی صحیح
مرہم کریگا خاک اثر زہر باد پر

اچھا کیا اگر نہ اون آنکھون کو دل دیا
گھر سونپتا ٹھگون کو مین کس اعتماد پر

موج خطر سی کشتی می آشنا نہین
جب دیکھیے روان ہی یہ بادمراد پر

ہی عالم جنون مین بیابان مجھی چمن
شمشاد کا گمان ہے ہر اک گرد باد پر

ای دل زیادہ تجھسے نہین کوئی مجتہد
اپنا تو بس عمل ہے تری اجتہاد پر

اکثر کلام حق مین ہی ذکر غم حسین
موقوف کاف ہا نہ یا عین حا پر

مطلب بیاض گردن مینا کا ہی اسیر
ساقی رکہیگا کیا یہ کسی کم سواد پر

منکر ہماری آہ کی جہو کونکی تہی جو وہ
نازل ہوئی ہواکی بلا قوم عاد پر

بت برہمن کی کام نہ آئی کبھی اسیر
دل اوس صنم کو دیجی کس اعتماد پر

قتل کرتی ہے اوس قمر کی نظر
تیغ کی تیغ ہے نظر کی نظر

آنکھ کیا بند ہوگئی اپنی
پھر گئی ہمسے ساری گھر کی نظر

صاف اوسکی عیان کمر معدوم
جس طرح چشم بی بصر کی نظر

تیغ ابرو سے یار تیر مژہ
صورت آتی نہین سپر کی نظر

آنکھین دیکھین تری داغ ہوا
کیا لگے ہمسے نامہ بر کی نظر

ہم ہنر پیشہ دیکھتے ہین ہنر — عیب بین ہو گی نے ہنر کی نظر
چاند نے دیکھئے تو در پردہ — کہ نہ دیکھے تمین قمر کی نظر
قدر آنسو کی جانتے ہین ملک — جوہری رکھتی ہین گہر کی نظر
لطف معشوق سم ہی عاشق کو — ہی کتان کو چھری قمر کی نظر
دوست دشمن کی سمے پھر گئی آنکھہ — ہی ادھر کی نہ اب اودھر کی نظر
دیدنی ہو نہ جسکا جلوۂ حسن — خاک دیکھے اوسے بشر کی نظر
سجدے چرخ سے دہ ہی بیخوف — جس سی سیدہی ہی اوس قمر کی نظر

قدرت حق ہے چشم یار اسیر
ہی قضا کی نکہہ قدر کی نظر

مست ہین ہم مست حسن ساقی گلفام پر — خط پشت لب نمین مینا ہی زرین جام پر
خط ہی کیا صیاد تیری چہرہ گلفام پر — بلبلون کا دم بھڑک جاتا ہی اس گلدام پر
ہمرہ پیراہن نو قطع کرتی ہین کفن — رہتی ہے اپنی نظر آغاز مین انجام پر
کیا ہوا بوسہ جو ہمنی اوسکی عارض کا لیا — فرض ہی تعظیم مصحف صاحب اسلام پر
چاند ہالی کیطرح قربان ہو اپر یان تو کیا — بال کھولی چاندنی مین جب وہ اپنی بام پر
دیکھتا ہی ایک دن آخر زمین ہر شہسوار — کسکو آتی ہے سواری لبق ایام پر
ساقیا فصل گل آئی طاق پر تقوی رہا — آنکھہ زاہد کی بھی اب پڑنی لگی ہی جام پر
جانتا ہون کٹکنی گیسو کی مین ای خنگجو — لام باندھا ہی جو اوسنی ہی چڑہائی شام پر
کثرت عصیان سی دل تاریک ہوئی سر سفید — ہی عجب گھر مین اندھیرا چاندنی ہی بام پر
لیا ہادہ شوق کیون کر تا نہین اوٹھکر سکا — گور سبزہ چر رہی ہے تربت بہرام پر

شمع کا جلوہ مبارک تمکو پروانو رہی
دل ہی مجہہ مے کش کا پروانہ چراغ جام پر

جب لگایا تا تہ اوس خورشید نی تعدی نور
صبح روشن کا ہوا عالم چہپکی شام پر

کون اوس خوش چشم کی غم مین نہین روتا رہا کور
دیکہہ لو چہایا ہی جالا دین بادام پر

مہر اوس رخ کی مقابل ہو تو ترک آسمان
کاٹ کر سر کو چڑہائے نیزہ بہرام پر

کیا عجب مٹی جو بعد مرگ ہو خاک شفا
جان دیتا ہون شہید کربلا کی نام پر

صبح جا کر دیر مین دیکہا فروغ روی یار
روشنی رکہی خدا کی گہر مین ہمنی شام پر

تل نظر آتی نہین ہین اوسکی ابرو کی قریب
ہندؤن کی ہی چڑہائی کعبہ اسلام پر

مر گئی ہین الفت چشم و لب پستا نمین ہم
خاتمہ دینا انار و پستہ و بادام پر

ای تبو فرصت غنیمت ہی کرو حاصل شباب
ایک بوسہ ہمکو دی فی الوخد کی نام پر

ای مؤذن وصل کی شب ہے چہڑی تیری اذان
کیون کر مارا ہی اس فریادی بیگام پر

سبزۂ بیگانہ باغ حسن سی کیا ہی دور
باغبان کا ہی نگہان ہمکو تری حجام پر

کیا ہوا حاسد جو مجکو زشت کہتی ہین اسیر
طعن اہل کفر کیا کرتے نہین اسلام پر

ہے کسکو تاب غیر کا آزار دیکہکر
ہوتا ہون زرد چہپ کو سمار دیکہکر

قمری ہی سرو سرو قد یار دیکہکر
کل عندلیب پہول سا خار دیکہکر

عشرت قبول کی نہ کبہی اختیار مین
آئی ہنسی تو قہقہہ دیوار دیکہکر

وحشی وہ ہون جو دشت سی یا مین شہر مین
بہاگا ہجوم مردم بازار دیکہکر

ہی شوق قتل عام یہ دلمین بہرا ہوا
اوٹہتی ہین نوک خنجر و تلوار دیکہکر

ہر طرح تیری حسن نی غارت کیا جہان
دو چار سنکی مر گئے دو چار دیکہکر

ورتا ہون میری طرح نہ حالت کر تباہ
آئینہ کو وہ آئینہ رخسار دیکھکر

رخنہ ہماری آپکی الفت مین پڑ نجائی
رسکیئے گا کاکلیان سر بازار دیکھکر

ہم اور مقابل ہدف ناوک مژہ
کہینچو کمان ابرو سے خدا رد دیکھکر

موسی مین اور مجھ مین ہی اتنی ہی حسن یار
مین سستی مشتری ہون خریدار دیکھکر

پایا نہ اس چمن مین کہین عشق نے طمع
بلبل ہے گرد گل کے تو زردار دیکھکر

کیا رشک ہے کہ گرتی ہین اشک اپنی منفعل
اوسکی گلی مین موتیون کا ہار دیکھکر

حسرت ہے کیا انہین کسی رشک مسیح کے
رہجاتے ہین فلک کو جو بیمار دیکھکر

موسی کا حال کیا نہین معلوم طور پر
ای اہل دید خواہش دیدار دیکھکر

کاری مری جگر مین ہین کسدرجہ زخم تیز
روتا ہے خون دیدہ سوفار دیکھکر

ہم کیا اسیر مفتی و قاضی بہک گئی
اونچی دکان حضرت خمار دیکھکر

خلوت مین بہون چڑہاؤ نہ اہل وفا کے
دیکھو اوڑی اوڑی کہین بیٹہی نہ طاق پر

انکار وصل پر او نہین انکار وصل ہے
ہڑ بتہا ہی اشتیاق بہان اشتیاق پر

نکہنی جواب خط مین کبہی عدہ وصال
مرہم لگائی مری داغ فراق پر

ساقی گیا وہ شوخ کمان میکشی کا لطف
رکہہ دی اوٹہا کی شیشہ و ساغر کو طاق پر

احباب کا مزاج غماضی کم نہین
در پردہ اختلاف ہی اس اتفاق پر

بی استخارہ دل کو ہی معلوم حکم رب
سو قوف امر نہی و نہین جفت و طاق پر

رستہ جو مجھسے کاٹ کی چلتی ہین راہرو
کانٹی کا گیا گمان ہی مری جسم قاق پر

کہتا ہے کون عاشق و معشوق کو جدا
ماخذ ہی ایک ہو جو نظر اشتقاق پر

ہم تو ادای مہر مین وقتی ہین نقد ہوش
راضی نہین ہے دختر رز خود طلاق پر

کینچا ہی دشمنونکی بہی ایذا سی ہمنی ہاتہ
باندہی ہی دوستون نی کمر کیون نفاق پر

چہنتی ہین پہول وصل کی لیکن کہان مزہ
دل لوٹتا ہے کاوش خار فراق پر

مصحف کی میکدی مین جگہ ای سپہر دون
بت کا مقام خانہ کعبہ کی طاق پر

وہ پانچہی اوٹہا کی اگر طور پر چلے
پروانہ شمع طور ہوئی شمع ساق پر

روز جنون مین کوہ تو کیا ہی کرون قصد
جاؤن شگاف بہر کی فلک کی رواق پر

کچہ تو اثر کیا ہے مدہ آہ نے اسیر
چلنی لگین ہین اب تو وہ کچہ کچہ بیاق پر

شہرہ قد جانان کا جو سن پائی صنوبر
خجلت سی ابہی خاک مین گڑہ جای صنوبر

میخانہ ہی گلزار نہین موسم گل مین
دیکہو قدح لالہ و مینای صنوبر

وہ سرو اگر باغ مین گلگشت کو آوے
کوکو نہ کری فاختہ بالای صنوبر

گلزار سے آتا ترے کوچہ مین سفر کر
مجبور ہی لیکن کہ ہے شکل ہوای صنوبر

ہی راست تو یہ بات کہ آگی تری حد کے
بالای کا جہنڈا ہی ہوا ہی صنوبر

آئی تہی تو کچہ تمکو ٹہرنا تہا چمن مین
کلی ہی ہوس گل نہ تمنای صنوبر

گلگشت گلستان سی ہمین ہجر مین پیارے
ہی مشوق گل و لالہ و نسرین و صنوبر

کم صحن گلستان سی نہین سینہ ہمارا
پہولونکی عوض داغ ہین یان جای صنوبر

تیرا قد رعنا اگر اوسکو نظر آوے
گلشن مین بگولا ہو یہ چھڑی ہی صنوبر

کیا قامت محبوب کا دیوانہ ہی یارب
ہی نرگس سامان لئے پای صنوبر

لیتی ہے ہر اک فاختہ جمشید سی ٹکر
پر زور سے کیا ماوہ مینای صنوبر

حسن رخ گل دیکھہ تو بلبل کی نظر سے
کر دیدۂ قمری سے تماشای صنوبر

رعب اوس قد موزون کا جو چھا جاے چمن مین
کیون بید کے مانند نہ ترائے صنوبر

صدمہ ہی عجب قمری و بلبل پہ خزان مین
ہی غلغلہ ہائی گل و وای صنوبر

طاعت کا خیال آئی گلستان مین جو مجکو
مسجد کا منارہ ابہی بنجاے صنوبر

کیا اوس قد موزون کا اسی عشق ہوا ہے
ہی سوکہہ کی کانٹا جو سراپای صنوبر

عاشق ہین اسیر اوسکی قدر است کی ہم تو
قمری کی طرح کون ہی شیدای صنوبر

کبھی تو مہربان ساقی ہو رندلاوبالی پر
کہان تک قفل صندوق شراب پرانکاے پر

کیا موقوف تو نی قتل لیکن خلق ڈرتی ہے
گمان مار مردہ ہی تری بندوق خالی پر

نہ مین کانٹا بیابان کا نہ مین سبزہ گلستان کا
کر بابد ہی کیون گردون فے میری پامالی پر

کیا بی سایہ پیدا قامت پر نور احمد کو
یہی ہی حجت روشن خدا کی ہمشالی پر

یہ سمجھا مرتبی مین عیسی دون نشین ہون مین
جگہ مزدور نے پائی جو تیری قصر عالی پر

جدا مین ہون وہ سرا مین لپٹ کر اسی سوئے
بجا ہی دل کو میری رشک تصویر نہالی پر

ندا دندای لبق امام مجکو مین وہ بیکس ہون
کہ ساتون چرخ سر دہنتی ہین میری خاکمالی پر

نہین طل گران درکار کچہ ہین رندلاغر ہون
قناعت ہی مجھی ساقی بس اک میکی پیالی پر

خدا جانی کہ کیا اس جال مین آرام سمجھا ہی
گرا پڑتا ہے جو مرغ نظر غزکی بحالی پر

دکھایا بزم مین کیا اوسنی اعجاز مسیحائی
ہوئین جاندار تصویرین جو رکھایا دون قالی پر

نہین لازم پر غنچا میان یار کو کہنا
عبث ہی شاعرو تکو نازمضمون خیالی پر

عجب بیمثل ہی رخ عکس تک جبکا نہین ملتا
گواہ آئینہ دل ہی تمہاری ہمشالی پر

یقین جان اسکو بھی قاتل اوسی دن عید ہوجائے
گلا جس روز رکھدے نین تیری تیغ ہلالی پر

میسر ہو اگر دولت تو مین سمجھون اوسی ماتم
یقین ہو آنسوونکی تار کا سلک لآلی پر

لب شیرین کی حدت سنی بان ایسی ہوئی شیرین
کہ طوطی ہر کہا تا ہے مری شیرین مقالی پر

فراق یار آہو چشم مین گھر کائی کہا تا ہے
گمان شیرینستان کا ہی مجکو شیر قالی پر

اسیر اوسکا کرم درکار ہی بخشی جسی چاہی
نہ راہد پر نہ ہے موقوف رندلا ابالی پر

موت آئی ابروے بت بی پیر دیکھکر
کشتہ ہوا مین دور سی شمشیر دیکھکر

خجلت ہوئی یہ حالت تغیر دیکھکر
حدا دکٹ گیا مری زنجیر دیکھکر

قرآن کی نقل کرتی ہین قرانسے اسطرح
تصویر کینچے تری تصویر دیکھکر

لوح جبین ہماری جو مرقوم ہوچکی
روئے ملائکہ خط تقدیر دیکھکر

مجہ سخت جان کی پاس نہ آتی نہین اجل
ڈرتی ہے تیری ہاتہ مین شمشیر دیکھکر

خالق نے رکھدیا سر انسان پہ بار عشق
تکلیف یہ فلک کو نہی پیر دیکھکر

سمجھا کہ پھر جنان مین ہوا دخل یار کا
عارض پر اوسکے زلف گرہ گیر دیکھکر

کہتی ہی موت گور کی بستی قریب ہے
منعم ہی شاد رفعت تعمیر دیکھکر

قاصد پھر آیا کوچہ قاتل سی اولٹے پاؤن
کہولی کمر نہ قتل کی تدبیر دیکھکر

وہ صید ہون کہ تن مین لہو مارتا ہی جوش
صید افگنون کی ترکش پر تیر دیکھکر

رستم بہی ہو تو اوسکے نہ ٹہرین کبہی قدم
اوس جنگ جو کو دست بہ شمشیر دیکھکر

نظارہ باز تہا جو مین اوس حسن شوخ کا
جہپکی پلک نہ برق کی تنویر دیکھکر

خجلت سی سر اوٹہا نہین سکتی ہی فاختہ
بہاری ہمسا راطوق گلوگیر دیکھکر

آخر کو آسمان بھی ہوا مجھسے سرنگون
تقدیر کو موافق تدبیر دیکھکر

بیکس وہ ہون کیا دل قاتل کو بھی نگار
حسرت کی آنکھ سے تر شمشیر دیکھکر

پیکان کی زخم کی بھی مطلق نہین خبر
کہا یا فریب راستی تیر دیکھکر

رسوا کر دی ہمکو تو رسوا بھی ہوگے تم
کرنا ہماری لاش کو تشہیر دیکھکر

سمجھا نہین ہی دولت دنیا مین خاک نفع
کہنہ لباس صاحب اکسیر دیکھکر

مین آپ جاکی لیٹ رہا قبر مین اسیر
چندی اجل کے آنے مین تاخیر دیکھکر

ساقی پکارتا ہے یمی کی سبیل پر
بنت العنب حلال ہی ابن السبیل پر

پیاسا وہ ہون بہشت مین رکھا اگر قدم
پھیرہ ملائکہ کا ہو اسکی سبیل پر

تمنی وہ گوش آدم خاکی مین کہدیا
جبرائیل تک نہ کہلا جبرئیل پر

راحت ہی غم جو فضل خدا ہو شریک حال
آتش مین گر کے آنچ نہ آئی خلیل پر

اوقات کا نہ حال غریبون سی پوچھیے
ہی زیست نان توشہ و آب سبیل پر

جب رنج کا ہوا مجھی غربت مین سامنا
رویا مین حال مسلم ابن عقیل پر

پھرتا ہی میری انگلیونکی سانہ یون قلم
جسطرح دست کور ہو دوش دلیل پر

ناحق دماغ کرتے ہین ہمسر ارفیل
اپنی نظر ہی قصہ اصحاب فیل پر

انجم فلک پہ دیکھکی سمجھا کلیم دل
فرعون کی سپاہ ہی یہ رود نیل پر

داغون پہ میری چرخ دنی کیا نظر کری
سیر جنان حرام ہی چشم بخیل پر

تا نہ آئی اوس سی حال کا دانہ تو نہی بہت
قانع ہون مین ضعیف غذائی قلیل پر

محروم وہون جو عازم جنت ہو میری روح
سدرہ کے نیچی فرش کرین جبرئیل پر

او از رعد دابر سیہ می کشہ نہین — یہ خسرو بہار کا ڈنکا ہے فیل پر
دی جسقدر کہ شیشی مین موجود ہو شراب — ساقی نظر ہے کسکو کثیر و قلیل پر
چاہی جو وہ قوی پہ ضعیفونکو فتح دی — غالب کیا طیور کو اصحاب فیل پر
دشمن ہوئی ہین در پی ذلت تو غم نہین — اپنی نظر ہی فضل خدای جلیل پر
ہے صبح کوچ ابتو ہو بیدار غافلو — پہلے سے چوٹ پڑتی ہی کوس رحیل پر

ہوگا اسیر اور طبیبون سی کیا علاج
سیئے نہ ہاتھ ڈال سکے مجہ علیل پر

دیکہی تری انجمن کی تصویر — تہی صاف کسی چمن کی تصویر
مانی سنے کیا شکار عنقا — کہینچی جو تری دہن کی تصویر
لی آئے گلون کا رنگ نقاش — تب کہینچے تری بدن کی تصویر
عریان ہے جہان مین کون مجہسا — محتاج ہے پیرہن کی تصویر
وابستہ زلف تہا جو مانے — کہینچی ہے شکن شکن کی تصویر
دلگیر وہ ہون کہ دل ہی خواہان — گہر مین نرہے چمن کی تصویر
آفت سی بری ہین اہل حیرت — کب ذبح ہوئی ہرن کی تصویر
مانی ہو وہین شبیہ شیرین — جس جاکہ ہو کوہکن کی تصویر
غربت مین ہے کسکو رنج غربت — ہی پیش نظر وطن کی تصویر
لی نوک کی کیون نہ کلک مانی — کہینچی تری بانکپن کی تصویر

مانی ہی اسیر فکر اپنی
کیونکر نہ کہینچی سخن کی تصویر

ہو دسترس جو اوس رخ گلگون کی دید پر
چادر چڑہاون پہولون کی قبر شہید پر

جبکی نظر ہی آیہ جبل الورید پر
روتا ہے خون زخم گلوی شہید پر

ماراہی یارنی مجھے پاس رقیب سے
خون رضا ہے گردن مامون رشید پر

قاتل کی تیغ سی کوئی پیچاہی رخت تن
ہی آستین چڑہی ہوئی قطع و برید پر

قاصد کہلا لفافہ یہ تیرا فریب ہے
اوسکی تو دستخط نہین خط کی رسید پر

صاحب معاف کیجئی میرا کہا سنا
آجائے نہ غیر کی گفت و شنید پر

آیا مہ صیام نمازی ہوا وہ ترک
تیغ و گلو کی اب ہی ملاقات عید پر

پیاسا وہ ہون اگر مین پیون آب تیغ ہی
بیہجون دہان زخم سے لعنت یزید پر

تابع کو اپنی اورستاتا ہے آسمان
یہ پیر مہربان نہین ہوتا مرید پر

قاتل کہی تو قصد تماشے کا چاہئی
لالہ اوگا ہوا ہے مزار شہید پر

جایم شراب ہمکو علی الاتصال دے
ساقی غل ضرور ہے ہل من مزید پر

ابرو دکہائے یار تو دل کی گرہ کہلے
موقوف قفل کی ہی کشایش کلید پر

ہر گہر مین نور مہر برابر ہے جسطرح
احسان ترا ہی ایک قریب و بعید پر

دنیا سے کچہ غرض نہین ہمکو ملال کیا
نازل بلائی خانہ رہے زن مرید پر

اے ترک خون زخم سے طوفان بپا ہوا
رومال تیغ باندہ گلوئے شہید پر

چوری لگاؤن دل کی مین کیا زلف یار کو
رکہتی ہی ہاتہ رخ سے کلام مجید پر

حیدر کا نام نقش مری دل پہ ہے اسیر
نادعلی کہدی ہے نگین حدید پر

روز خط یار کو لکہتا ہون مین مضطر دوجار
اوڑہ کے جاتے نہین کس کو کبوتر دوچار

آخری وقت کسی نی مجھے کیا یاد کیا
ہچکیان آئین دم نزع برابر دو چار

شوق نظارہ ٹھہرتی نہین دم بھر گھر مین
روز اوس کوچہ مین ہو رہتی ہین چکر دو چار

محتسب بادہ پرستون کا ہوا کیا نقصان
ایک ٹوٹا جو سبو بنگئے ساغر دو چار

گو کہ باران سی ہوئی سرد مری خاک لحد
اب بھی دھونڈو تو نکل آئین گی اخگر دو چار

بحر الفت بھی مگر ہی کوئے خونین دریا
غرق ہو رہتی ہین ہر روز شناور دو چار

لعل و یاقوت کرون کیا کہ نہین مجکو جنون
سنگ تمکو مبارک ہون یہ پتھر دو چار

قید سی میری پھڑکنی نے چھڑایا مجکو
دست صیاد مین باقی ہین فقط پر دو چار

کشتی بادہ تو دیتا مجھے ساقی پر غیر
مانع خیر ہوئے پڑ گئی لنگر دو چار

دیر ترنے کیا کب نہ تلاطم برپا
ہر محلے مین نہ کس روز گری گھر دو چار

ای فلک تا بکجا ظلمت شبہای فراق
چشم مشتاق کو دکھلا کبھی اختر دو چار

ساقیا دین ابھی اک جام کی قیمت مین تجھے
گنج ہمکو اگر آجائین میسر دو چار

کسطرح فوج دو چندان نہو جانبازونکی
ایک دو کرتی ہے وہ تیغ دو پیکر دو چار

در تلک گھر سی کسیوقت نکلتے نہین وہ
طالب دید کھڑی رہتے ہین باہر دو چار

ملک الموت جو آتی نہین منظور یہ ہے
پیچ دکھلائے ہمین اور مقدر دو چار

ہون وہ طائر کہ نہین ضعف سی مجھمین کچھ جان
استخوان جسم مین دو تین ہین باہر دو چار

چشم تر رو کی بھگو دیتی ہی ہر دم جو اسیر
شب کو تا صبح بدلتا ہون مین بستر دو چار

حال کچھ اوسکے دہن کا ہی نکہنا بہتر
اس معمی مین ہی خاموش ہی رہنا بہتر

کینہ در کینہ پنہان ہی کرین دل خالی
زخم بگڑے گا نہین چور کا رہنا بہتر

منع کیا کرتی ہو رونی سی مری آنکھون کو
یہ تو ناسور ہین کچھ انکا ہی بہنا بہتر

نازک اندام ہو تم پہولون کا زیور پہنو
نہ تو سونی کا نہ چاندی کا ہی گہنا بہتر

منحصر اسپہ ہے کچھ راہ خدا مین دینا
نہ تو اسوا سطی بائین سی ہی بہنا بہتر

ہوس حلۂ جنت مین نہ پوش رہے
کبھی ہمنی کوئی ملبوس نہ پہنا بہتر

دفن ہو شہر خموشان ہی ایک لاش مری
مر گئی پر بہی جدا سب سی ہی رہنا بہتر

شعلہ رو آگ مین ہی کام جلانا انکا
پاس سی انکی ہی کچھ دور ہی رہنا بہتر

اونکی مرضی سی ہی مطلب ہے اسیر اپنا کیا
جو کہے یار بہی چاہے کہنا بہتر

فرصت فکر نہین تو نکہو شعر اسیر
نطق بیجا سی ہی خاموش ہی رہنا بہتر

## ردیف زای معجمہ

گلشن مین کیا کرون مین بیان فغان دراز
غنچہ دہن دریدہ ہی سوسن زبان دراز

جادہ ہو دشت مین کہ فلک پر ہو کہکشان
دونون سی ہین زیادہ مری بیر بان دراز

ای شمع ہو خموش نہ کیسو زدل بیان
کوتاہ شب ہی اور تری داستان دراز

بیجا نہین زوال زمانیکو ہی زوال
رستی ہی تیری ظلم کی ای آسمان دراز

زخمی ہون بوسہ لون مین اگر چشم یار کا
سوئی عرق ہین صورت نوک سنان دراز

دستی سے بڑہ کی ہر دہن تم کو جو اب
قاتل کی تیغ تیز ہی کتنی زبان دراز

کی بال بہر نہ دل کی پہنانین کو تہی
یار سب ہو عمر گیسوی عنبر فشان دراز

ناسور دل بہرین گی نہ مرہم کی پٹیان
لازم ہین ان کو نوکی لئی رسیان دراز

پائیگا اس بخیل سے کیا خاک انی گدا
دست طمع نکر طرف آسمان دراز

بیٹھا ہون زیر نخل بیابان حجر مین تعریف
سر پر کھچا ہوا ہی عجب سائبان دراز

تن مین نہین ہے جان مگر صوت سبو
دست طلب ہی جانب پیر مغان دراز

کیونکر بنی نہ قبر جنوب و شمال مین
ہی نخل شرق غرب مین صحن مکان دراز

بیجا ہے فکر کو تہئے عمر کی اسیر
ہے دامن عنایت پیر مغان دراز

ہوگئی قہر شب وصل کجر کی آواز
اوڑ گیا جی جو سنی مرغ سحر کی آواز

سینہ و دل سی تیر اتیر جو سن سی گذرا
صاف آئی ملک الموت کی پر کی آواز

قدر انداز کہون کیون نہ تری چشم کو مین
نہ سنی آج تلک تیر نظر کی آواز

لنترانی کو بہی وحدت فی تنبایا ارنی
ہوگئی ایک ادہر اور ادہر کی آواز

یہ وہ منزل ہی جہان قافلہ اترا ہی نہین
کان مین آنے لگی کوس سفر کی آواز

مرگئی سب شب فرقت مین الہی شاید
نہ موذن کی صدا ہی نہ گجر کی آواز

چہکی اوس شوخ کی کوچہ مین کبوتر یون جا
دم پرواز نہ آئے تری پر کی آواز

جاتی ہی خوابگہہ یار مین پڑ درتی ہی آنکہہ
کہ جگا دے نہ اوسی پای نظر کی آواز

کہر کپکپاتی ہین تن خشک مین تون ضعف سے عضو
جیسی آندہی مین ہو اوراق شجر کی آواز

دوست دشمن کو ہوئی سرمہ مری ظلمت بخت
نہ صدا خیر کی باقی ہی نہ شر کی آواز

مرگیا یار نے جب دوڑ کی پٹ بند کیی
ہوگئی صور قیامت بھی سمر کی آواز

کان کو چاندنی کا پہول بنا دیتی ہے
کتنی روشن ہی مری رشک قمر کی آواز

سرمگین چشم کو کسطرح سنگوسکہیے
بند ہو جاتی ہی سرمہ سے بشر کی آواز

الفت موی کمر ہی سبب نالہ کشی
وہی رہی ہے یہ گہڑی اوسکی کمر کی آواز

نالہ کش ہجر مین رہتا ہون شب و روز اسیر
خستہ کیونکر نہو مجہ خستہ جگر کی آواز

## ردیف سین مہملہ

بلبل کی دل سی اوڑ گئی فریاد کی ہوس
نکلی نہ نکلے خاطر صیاد کی ہوس

تہوڑی سی عمر اور رہو یارب مجہی عطا
رہجای آسمان کو نہ بیداد کی ہوس

برآئے کیا مراد نجانے ہے اگر خدا
نکلی ارم بنا کی نہ شداد کی ہوس

ہر گل بغیر یار ہے گل چین کا منتظر
ہر عندلیب باغ کو صیاد کی ہوس

ای چرخ چاہئی کبہی ایسا بہی انقلاب
شیرین کو ہو نظارۂ فرہاد کی ہوس

سر کو فراق یار مین ہی آرزو ہی سنگ
گردن کو اپنی خنجر جلاد کی ہوس

کہدو کہ پائمال کری میری لاش بہی
قاتل کو رہ گئی ہو جو بیداد کی ہوس

خواہان تیری نہ خلد مین جائینگے قاف مین
ہے حور کی ہوا نہ پریزاد کی ہوس

شاعر کو حرص شعر اگر ہو تو کیا عجب
کسکو نہین ہے کثرت اولاد کی ہوس

مضمون تم کہی ہین اون آنکہونکی کلک نے
کیونکر نہ بیت بیت کو ہو صاد کی ہوس

مانند آئینہ ہمہ تن چشم ہے یہ دل
ایسی ہے دید حسن خداداد کی ہوس

اوس گل کی آرزو ہمین لائی یہان تلک
تہی کسکو سیر گلشن ایجاد کی ہوس

ہم قیدیون کا قید مین کسطرح جی بچے
پہیری چہری جو حلق پہ جلاد کی ہوس

کیجئے مدد اسیر کی ہنگام نزع سے
یا مرتضی ہے آپسے امداد کی ہوس

کیون نہو بیری مین اپنا دل اودا س
صبحکو ہو جاتی ہے محفل اودا س

دہر مین اپنی خوشی سے ہی خوشی
دل اودا اس اپنا تو ہی محفل اودا اس

رہگیا پیچھے کوئی کیا ہمسفر
ہے نہایت آجکی منزل اودا اس

دے خداوندا دوبارہ زندگی
ہی ہماری قتل سی قاتل اودا اس

کل طبیعت کو تو کچھ تسکین بہی تہی
آج کل سے ہی زیادہ دل اودا اس

نجد سے مجنون گیا یارب کدہر
ہی نہایت صاحب محمل اودا اس

کون سنتا ہے حسینون مین مری
شہر نا پرسان مین ہی سائل اودا اس

کون بیکس غرق دریا ہے اسیر
آشنا ہین جو لب ساحل اودا اس

## ردیف شین معجمہ

جلون ہزار رہونگا مین خستہ جان خموش
کہ مثل شمع ملی ہی مجھے زبان خاموش

مین نالہ کش ہون شب ہجر سب جہان خموش
جرس فغان مین ہی مصروف کارون خموش

کچھ انتہای نصیحت ہی حضرت ناصح
دماغ سیجیے خالی نہ مہربان خاموش

سناؤنگی مجھے باتین جو روز بڑہ بڑہ کر
تمہین کہونگی کہ رہیگی مری زبان خاموش

ہزارون باتین سنین ہمنشینون یارون کی
مرا تہا دل کہ رہا مین یہان وہان خاموش

دہان یار سے تشبیہ غنچہ بیجا ہے
مقام غور ہے گویا کہان کہان خاموش

شب وصال ہی باقی ابہی ہی دور سحر
خدا کرے مان موذن ندی اذان خاموش

جنون کی جوش مین اولٹی ہی سوجہتی ہی مجھے
دم سکوت ہون گویا دم بیان خاموش

ہماری داغون کی دیکہی جو روشنی شب ہجر
چراغ ماہ کرے جل کی آسمان خاموش

نصیب کیا ہمین زندان مین خواب راحت ہو
کہ ایکدم نہین رہتی ہین ہتکڑیان خاموش

نہو دہن تو کری ہمسے گفتگو کیونکر
گلہ نہین ہے اگر ہو وہ بیدہان خاموش

چھپی نہ داور محشر کی سامنی عصیان
پکاری عضو بدن جب ہی بن زبان خاموش

نہ کر کلام بہت سا بان سی ای لیلی
شروع ہوتی ہی مجنوں کی داستان خاموش

کمال راہ محبت مین ہی سکوت مجھی
لحد کو جیسے کوئی مردہ ہو روان خاموش

بیان مین درد جگر کیا کرون طبیبون سے
صدا یہ دل کی ہی ہر دم کہ ای زبان خاموش

سنا نہ صبح شب وصل نعرہ تکبیر
چھری چلی نہ مؤذن کسی پہ ہان خاموش

پکڑ کی ہاتہ تجھی لیجاون مین خلوت مین
اگر رہین تری ہاتھونکی چوڑیان خاموش

شب فراق مین آئی نہ ہمکو نیند اسیر
ذلیل ہو کی ہوا آپ قصہ خوان خاموش

اب پاؤن شل ہین کیجی کیا یار کی تلاش
تہی جسمہ تلک کہ طاقت رفتار کی تلاش

دنیا ہی بیوفا کہ ہر اک حال تری ہین ہوش
کوشے مین اور یار وفادار کی تلاش

ای دل کہان تلک یہ تری برخلافیان
ہی مجکو یار کی تجھے اغیار کی تلاش

مسجد مین بیٹہ رہیے کہ آخر ہوئی بہار
اب کیا ضرور ہر خانہ خمار کی تلاش

دیکہا جسی جہان مین ہی مطلب کا آشنا
رہرو کو بھر سایہ ہے دیوار کی تلاش

محشر مین بحر عفو اگر موج زن ہو
ہوگی ضرور مجھے گنہگار کی تلاش

خواہان ہی یہ ہی دل کالب جانفزای یار
اولئی ہی اس مسیح کو بیمار کی تلاش

گردش بغیر وجہ نہین چشم یار کی
شاید ہی اسکو طالب دیدار کی تلاش

راحت کہین نہ خانہ آفاق مین ملی
ہر چند پیش و پس در و دیوار کی تلاش

شاید ادسی سے مجکو خبر یار کی ملے
اسواسطے ہی پرچہ اخبار کی تلاش

نو مشق شاعرونکو ہی یون شوق معنی
جیسی سنے طبیب کو بیمار کی تلاش

یوسف کو تیری ہاتہ ہی بکنے کی آرزو
رہتی ہی اسلیے اوسی بازار کی تلاش

قید مکان سے خانہ بدوشی مین ہون رہا
مزدور کی ہی فکر نہ معمار کی تلاش

سب مخمصون سی گوشۂ عزلت مین چشمگئے
دربار کی تلاش نہ سرکار کی تلاش

کرتی ہی سائلون سی خجل مجکو مفلسی
اسواسطی ہے درہم و دینار کی تلاش

مومن کو عیش صورت کافر گمان اسیر
بیجا ہے قید خانے مین گلزار کی تلاش

کبھی تو کم ہو جہان تباہ کی گردش
کہو سپہر کری راہ راہ کی گردش

زمانی کی ہی یہ طافت کہ کوئی دم ٹہرے
پہرا رہی ہے یہ تیری نگاہ کی گردش

جو ہین مصاحب کمطرف ہین وہ سرشتہ
دلیل اسپہ ہی دولاب چاہ کی گردش

تہاری منزل عالی کا تب نشان پایا
جب آفتاب نے دیکہی پہ ماہ کی گردش

مین رقص مستی طاؤس دیکہکر سمجہا
کہ یون ہی ہی کوئی دم پیر شاہ کی گردش

ملا نہ کوچہ ترا نامہ بر کو مثل دہن
ہزار صورت پیک [illegible] گردش

یہی ہی گردش رفتار اگر جنون مین مری
بنی گی شعلۂ جوالہ راہ کی گردش

تمام سال مین اک روز وصل ہی ہو تو
کبھی سپہر نی ایسی نہ راہ کی گردش

تری طلب مین نہین کون گرم سیر ای بت
فلک پہ قطب نی سیکہی ہی ماہ کی گردش

شبیہ چشم صنم خیر کہنچ لے مانی
کبھی کہچی گی نہ چشم سیاہ کی گردش

تمہاری چاہ مین دیکہی وہ حال عاشق زار
بہنور مین جسنی نہ دیکہی ہو کاہ کی گردش

بہنور یہ سمجہی ہی یارب کہ گرد باد مجہے
کہ بحر و بر مین پہراتی ہی راہ کی گردش

ہماری خاک سی بنتی ہین روز چاک اسیر
ہی اب تلک وہی بخت سیاہ کی گردش

## ردیف صاد مہملہ

کرتا ہی جسطرح کہ وہ گل انجمن مین رقص — طاؤس اسطرح نہین کرتا چمن مین رقص
روحون کو قبض ای ملک الموت ابھی نکر — قاتل کو بسملون کا خوش آتا ہی رن مین رقص
شوخی سی بوٹی بوٹی پھڑکتی ہی یار کی — کیا بھر دیا ہی کوٹ کوٹ کی اوسکی بدن مین رقص
تیر نگہہ کا تم جو نشانہ بناؤ گے — پتلی کری گی چشم غزال ختن مین رقص
یوسف کی حق مین چاہ ہوا زینہ عروج — کیون نہ کری پھر پتلی چاہ ذقن مین رقص
آیا جو لب پہ نام ترا یہ خوشی ہوئی — کرنی لگی زبان ہماری دہن مین رقص
زنجیر کی صدا ہی صدائی غنا مجھے — کیونکر کرون خوشی سی نہ دیوانہ پن مین رقص
محفل کو اوسکی رقص کی تنہا خوشی نہین — پھولا نہین سماتا ہی خود پیرہن مین رقص
بیجا ہی ایسی شغل سی باز آؤ صوفیو — جائز نہین ہی شرع رسول زمن مین رقص

## ردیف ضاد معجمہ

مجھ رند بادہ کش پہ ہی شرب مدام فرض — زاہد پہ جیسے روزہ ماہ صیام فرض
ہر صبح مجھون سے یہ کرتا ہون میں سوال — ای بندگان خاص ہی کچھ فیض عام فرض
مرنا ہی خواب خواب سی اور تنہا ہی زندگی — انسان کو یاد مرگ ہی ہر صبح و شام فرض
زیبا ہی ہم جو رک کی چلین کوئی یا مین نا — ہی حاجیون کو حج حرم مین مقام فرض
زندہ وہی ہی تو نفس کشی بھی ضرور ہی — مومن کو بھی جہاد حضور امام فرض
جو مین بیان کرون ہی اوس بی بیان کمر — قاصد بعینہ ہی ادا سے پیام فرض

جھکنا ضرور اوس سی ہی جو ایسی جبکہ ہی صورت سلام جواب سلام فرض
روزی سی کچھ غرض ہی نہ مطلب نماز سے جو کام ہمکو آپ کہین ہی وہ کام فرض
اوٹھہ اوٹھہ کی بیٹھتا ہون دم اضطراب مین ہی اوس نماز مین بھی قعود و قیام فرض
پہلی کرون جو حمد تو پیچھے ہتون کا ذکر نام خدا ہی وقت شروع کلام فرض
کیونکر نہ تیری کعبہ ابرو مین سر جھکین سجدہ ہی خلق کو سوی بیت الحرام فرض
ہو مالدار حسن تو بوسے عطا کرو دینی کوئی کو آپ کو ہے دام دام فرض
منظور شاعرونکو ہی تیری دہن کا ذکر عنقا کا کرنا ہی زمانے مین نام فرض
بوی چمن سی مست ہوی جاتی کر نثار اب غنچے کو شیشہ گل کو کیا ہمنے جام فرض

گمراہ ہی جو خضر سی برگشتہ ہی اسیر
ہی الفت امام علیہ السلام فرض

## ردیف طای مطبقہ

ایک بھی مجکو لکھے جو یار خط نامہ بر اوسکو لکھون مین چار خط
نامہ بر لکھے نہ لکھے یار خط تیغ غم کی تن پہ ہین دو چار خط
بسکہ درد دل کی ہین مضمون رقم زرد ہی مثل رخ بیمار خط
کوئی قاتل مین اگر جاتا نہین پھیر دی قاصد مری سر مار خط
کیا ہی مرغ نامہ بر کی احتیاج آپ اوڑ جانیکو ہی طیار خط
تو وہ گلرو ہے اگر قرآن لکھا نسخ خط بھی ہو گیا گلزار خط
لکھدیا ہے دیدۂ تر کا جو حال بنگیا ہے ابر دریا بار خط
وہ تو پڑھتا ہی نہین ای نامہ بر کیجئی تحریر کیون بیکار خط

گرم مضمون کچھ ہین شعلون سی کم — لیکی جائے مرغ آتش خوار خط
آتش گل مین دیوان ہوتا نہین — کیا کرے پیدا ترا رخسار خط
ہی جو مضمون کی یہی چسپیدگی — ہوگا قاصد کی گلی کا ہار خط
چار پارہ یار فی ضد سے کیا — ایک خط کے ہوگئی ہین چار خط
خوشت رہتا ہی نہ کاتب ہو رقیب — کون لکھوائے سر بازار خط
مصحف رخ کا ہی قاصد اس مین وصف — سر پہ رکھہ لے صورت دستار خط

نامہ و پیغام اب کس سے اسیر
یار کے رخ پر ہوا اظہار خط

[illegible] سکی کیا وہ بت نے پیر خط — نامہ بر ہے نامۂ تقدیر خط
[illegible] کبوتر تہام کر منقار مین — لی بہی جا مانند کاغذ گیر خط
[illegible] کچہ اب زندگانی کی ہوئی — یار نے بہیجا مع تصویر خط
[illegible] گان کی لکہی ہین ہمی وصف — بنگیا ہے ترکش پر تیر خط
[illegible] لکہہ بہیجا نا میرے گہر — کیا چلون ہے پاؤن کی زنجیر خط
[illegible] اگر اوسکا نہین ملتا تجہے — کو بکو قاصد نکر تشہیر خط
[illegible] ہے بجز اوہے میرا قلم — لکہہ رہا ہون یار کو تصویر خط
[illegible] لکتے ہین ہی زرگر بسر — زرگری مین کیجیے تحریر خط
[illegible] کا اگر سمجہے ہو تم — چاک کیون ہوتا ہی بی تقصیر خط
خط لکہا اوسنی تو دولت مل گئی — ہوگیا میری لیئے اکسیر خط
ابروی جانان کا کچہ لکہا جو حال — حرف جوہر بنگئے شمشیر خط

ایک بھی پرزہ نہین لکھتا ہی یار — سو دن کرتا ہون مین تحریر خط
تب گیا قاصد کہ جب خلعت دیا — لیگیا اک سب پہ سر شمشیر خط

ہی نوشت وخواندلا جاصل اسیر
وہو سفینہ تو نامہ چیر خط

ایک بھی ایسا نہین پر نور خط — خط روے یار ہے مشہور خط
لکھتی لکھتی ہوگیا بار گران — لی کی جائے اب کوئی مزدور خط
نامہ لکھنے یار کو اسنے جدا — سات جو عالم مین ہین مشہور خط
گھر ہی اوسن ق تجلی کا کھان — باندہیے بالای نخل طور خط
ہاتہ آجائی نہ غیرون کو کہین — بھیجی مجکو نہ نے دستور خط
کیا سپیدی کیا سیاہی ہی عیان — چاند ہی وہ رخ شب دیجور خط
سبزۂ بیگانہ گلشن سی ہیئے — کیجیے چہری سی اپنی دور خط
میری داغ دل کو ای قاصد ہوا — صاف مثل مرہم کافور خط
ملک دل مین کب ہی قاصد کا گذر — پاس ہی وہ کیا مین بھیجون دور خط
عرضیون پر ہی نہین ہی التفات — کوئی لکہے اوسکو کیا مقدور خط
ہین وہی پروانہ لکھین ہم جواب — لیکی رضوان کا جراے حور خط
کیا مراتیرا رہ عرفان مین ساتہ — کہنچ اپنی حد پر لے منصور خط

اوس رخ روشن کی مضمونسی اسیر
ہنگیا ہے برگ نخل طور خط

کیا کہ وحشت ہی پہنچتا ہی اگر ڈاک مین خط — دل کی تاروں سی لاد دیتا ہے وہ خاک مین خط

کہکشان جسکو سمجھتا ہی جہان ای قاتل
تیری شمشیر کا ہی سینہ افلاک مین خط

لخت دل یون نظر آتا ہی مجھی اشک کی سات
جسطرح ہو کر قاصد چالاک مین خط

قتل کی خوف سے قاصد نی بڑہایا نہ قدم
دور سی پھینک دیا کوچہ سفاک مین خط

نہین جاتی مین وہ حمام مین ہی اس ڈر سے
کسی عاشق کا نہو کیسہ و لاک مین خط

ایک دو روز کا مہمان ہون مین ہمارے واسطے
شاید آجاے وہ پہچو تو اوسی اک مین خط

سبھی ہین باغ جنان یار کی رخ کو انکہین
سبزہ باغ جنان ہی نگہ پاک مین خط

ربط خیاط سی ہمنے جو کیا کام آیا
لیگیا یار تلک رکمہ کی وہ پوشاک مین خط

وای تقدیر کہ قاصد بہی ملا افیونی
کہو کی آیا ہے کہین نشہ تریاک مین خط

صفت قامت بالا مین ہین مضمون بلند
اوڑکی چکتی نہ لگائی کہین افلاک مین خط

قاصدی کی لئے موجود ہین جبریل اسیر
بہیجنا چاہیے بزم شہ لولاک مین خط

## ردیف ظای معجمہ

دل مین اپنی ہی سر کیسوی جانان واعظ
تری تقریر سنی کون پریشان واعظ

کس طرح دل کو یقین ہو جو بیان کرتا ہے
دیکہہ آیا نہین تو روضہ رضوان واعظ

اسقدر رہکو نہ تعزیر معاصی سے ڈرا
ہم تو ہین اپنے گناہون سے پشیمان واعظ

صحن گلشن بہی ہی مسجد جو مون گوش شنوا
نخل منبر ہی ہر اک مرغ خوش الحان واعظ

کسکی دانتون کی تصور مین ہون انگشت نما
دیکہکر مجکو ہے انگشت بدندان واعظ

کچہ بیان مصحف عارض کا سنا تو جانون
سن چکا ہون مین بہت معنی قرآن واعظ

حق ہی الفت مین تو کی نہین پرہتا ایمان
راست کہتا ہی کہ ہے مرد مسلمان واعظ

اسقدر ڈرکر جہنم سے تو لائی نہ ہمین
گہر مین اللہ کی کیا لائی گا طوفان واعظ

ہمکو خود عالم سودا مین پریشانی ہی
مغز تک بک بک کی نکرا اور پریشان واعظ

پاک رندون کا معاصی سی ہی جو دامن نکلا
ماری خجلت کے ہوا سر بگریبان واعظ

کر سکے ایک سخن سامنی میری نہ اسیر
ہو فصاحت مین اگر ثانی سحبان واعظ

## ردیف عین مہملہ

بزم مین پھرتی تری گرد ای پری رخسار شمع
پاؤن مین اپنی جو رکھتی طاقت رفتار شمع

تیری فرقت مین ہے ای گل باعث آزار شمع
چشم محفل مین کھٹکتی ہی بنک خار شمع

ایسی ظلمت ہی یہان مہر آکی نبتا ہی تو
کر سکے پر نور کیا میرا مکان تار شمع

اپنی سوز دل سی ہی بزم جہان مین روشنی
آسمان فانوس سی ہی یہ آہ آتشبار شمع

آکی بزم یار مین پایا ہی کیا تاج شرف
رکھتی ہی شعلہ سی سر پر طرہ زرتار شمع

سچ ہی کافر کا ہی جز نار جہنم کیا علاج
کیون نہ آتش مین جلی ہی صاحب زنار شمع

بزم مین بی پردہ کسکا عارض روشن ہوا
شرم سی ہی زرد مثل چہرہ بیمار شمع

سامنی اعلی کی کب رہتا ہی ادنی کا فروغ
روبروئی مہر عالمتاب ہی بیکار شمع

ای کمان ابرو ٹھہری تیری قد کی سامنے
بنگئی تیر ہوائی جب ہوئی طیار شمع

آہ کی اندہی کی باعث ہی ہمارا گھر سیاہ
ہی ہوا ایسی کہ گل ہوتی ہی سو سو بار شمع

ہم تہین دنیا مین چھوڑا نام اگر روشن تو کیا
شب کو روشن ہو جو خالی گھر مین ہی بیکار شمع

سوز دل کا اپنی افسانہ سناؤن مین اگر
صبحدم تک پھر نہ توڑی آنسوؤن نکلا تار شمع

وجہ روشن ہی جو یہ ہستی بھی ہی روتی بھی ہے
عشق مین تیری ہی مجنون ای پری رخسار شمع

ہون مین وہ دل سوختہ چاہی جو گھر مین روشنی
ڈہل کی پروانیکی چربی سی ہوئی طیار شمع

گرد ہون کیونکر نہ دل عشاق سکے پروانہ وار
آستین فانوس سیمین ساعد دلدار شمع

رو رہی ہی دہن رہی ہی سر ہی لب پر دود آہ
ہی مگر محفل مین پروانون کی ماتم دار شمع

ہائل عصیان ہی دل اہل جہان کا چہرہ صاف
گھر تو ہی تاریک روشن ہی پس دیوار شمع

اسلیی خلوت مین ہم روشن نہین کرتی کبھی
گھر کو پروانو نسی کردی گی ابھی بازار شمع

بزم عالم مین کبھی غافل نہین ہین راست باز
دیکھی جب صبح تک رہتی ہی شب بیدار شمع

راست بازونکو ہی دولت عین ماتم مین نصیب
پہنی ہی اشکونسی اپنی موتیون کا ہار شمع

وہ ہی رہ داخل محفل جانان مین ہم خارج اسیر
رکھتی ہین ہم بخت خفتہ طالع بیدار شمع

جان لی گی بوسہ لبہای دلبر کی طمع
زہر ہی میری لیئے قند مکرر کی طمع

بیمشقت دولت دنیا ملی ممکن نہین
غوطی کہلواتی ہی غواصونکو گوہر کی طمع

بوریا بس ہی کلاہ فقر کافی ہے ہمین
تخت دارا کی نہ ہی تاج سکندر کی طمع

مرد جو ہین اونکو کیا آرایش ظاہر ہی کام
عورتون کو چاہیی ملبوس و زیور کی طمع

دور گردون ہی ہین سرگردان بگولی کیطرح
خاک تیری خانہ بردوشون کو ہو گھر کی طمع

شش جہت مین حرص دولت کی نہین کس سی حدود
ایک کشور گر ملی ہو ہفت کشور کی طمع

لیگیا زیر زمین بہی گنج قارون اپنی ساتہ
اتنی بہی انسان کو لازم ہین زر کی طمع

ہون وہ عریان سب دنیا سی ہی نفرت بعد مرگ
گور بہی کہتی نہین پہلونکی چادر کی طمع

سفلہ طینت لذت دنیا پہ مرتی ہین اسیر
مور و مار آسا ہی انکو شیر و شکر کی طمع

## ردیف غین معجمہ

جس مکان مین ہو ترا رخسارۂ انور چراغ
مانگی پروانون سی اوڑھانیکو بال و پر چراغ

پرتو رخ سی تری روشن ہوی گھر گھر چراغ
خاک پر ہر گل فلک پر ہی ہر اک اختر چراغ

جب ہوا مغرور انسان روشنی دل کہان
بزم مین آتی ہی گل کر دیتی ہی صرصر چراغ

شمع کافوری جلی ایوان خسرو مین تو کیا
کوہ کن کی گور پر ہے لالۂ احمر چراغ

مٹ گیا داغ جگر وہ زلف جب آئی نظر
سامنی کالی کی روشن رہ سکی کیونکر چراغ

یاد حق مین رو اگر منظور ہی آنکھون مین نور
محفل عالم مین ہی محتاج روغن ہی چراغ

پوچھتی ہو مجھسے کیا افسانہ مرگ و حیات
آگیا جھوکا ہوا کا رہگیا بجھکر چراغ

اسطرح مضمون ہین میری طبع کو وجہ فروغ
جانتی ہی جسطرح فرزند کو مادر چراغ

مر گئے پر نالی کرتی ہین ترے دل سوختہ
صاف روشن ہی کئے دیتا ہی دہوان یہ بھکر چراغ

نام روشن ہی مرا عالم مین مین خلوت نشین
روشنی ہی بزم مین فانوس کی اندر چراغ

گرد پھر کر تیری قربان ہو جو تجھکو دیکھ لے
شعلۂ جوالہ ہوا لیسی کری چکر چراغ

کون آیا فرط شادی سی جو بالیدہ ہی نرم
جامۂ قندیل سی ہر وقت ہی باہر چراغ

میری سوز دل سی ہی ساری زمانی کا فروغ
جل کی کر دیتا ہی راتون جیسی سارا گھر چراغ

کوچۂ محبوب مین ہستی ہین ہم اندہیر ہے
نامہ بر جاسا نہ لیکر پھر پیمبر چراغ

روشنی خانۂ ایمان انہین سی ہی اسیر
خانۂ اللہ مین ہین حیدر صفدر چراغ

داغ الفت کیون نہ دل روشن کری بنکر چراغ
کون دلت خانہ ہی جسمین نہین ہی زر چراغ

جب ہوئی زائل جوانی کیسی چہریکی چمک
صاف روشن ہی کہ بی روغن جلی کیونکر چراغ

آستین فانوس ہی تو چہرہ سیمین ہی شمع
رات گیسو ہی تو اوسکا چہرۂ انور چراغ

ہو کی دیوانہ کری پیراہن فندیل چاک
دیکہدلی تجکو تو یہ جامی سی ہو باہر چراغ

بادہ کش ہین شب کو کیا درکار ہمکو روشنی
شمع میناہی ہماری بزم مین ساغر چراغ

کشتہ ہون اوس چشم کامین کچہ تو لازم ہی نشان
روغن بادام سی روشن ہو مرقد پر چراغ

کام آئی بعد انسان کی جو انسان کا ہنر
آئینہ نجاے بھر گور اسکندر چراغ

آدمی کیا ہیچیون کو میری مرنی کا ہی غم
دیدۂ پر آب ہی مرقد پہ میری ہر چراغ

گل فشان ہونی سی ہوتا ہی عیان اوسکا قصد
میری تربت پر چڑہائی پہولونکی چادر چراغ

دیدۂ انصاف بہی درکار ہی معشوق کو
سمجہی کحل چشم پروانونکی خاکستر چراغ

شام فرقت کیا عجب ہی ذبح ہو جانا میرا
پیرنی آیا ہی میری حلق پر خنجر چراغ

زلف وکہلائی جو اوسنی شبگیا داغ جگر
آگی افعی کی بہلا روشن ہی کیونکر چراغ

دی خیال گیسوی جانان نو لونکو کیون نہ داغ
شام ہوتی ہی تو روشن ہوتی ہین گہر چراغ

اوسکی دانتونکی چمک سی دی جو نسبت بنگیا
رشتہ گوہر فتیلہ روزن گوہر چراغ

خال زنگی جانتی ہین ہم حضور روی یار
دیدۂ پروانہ مین ہوگا پری پیکر چراغ

میری داغ دل سی ہی پر نور سب دنیا اسیر
جل کی کر دیتا ہی روشن جیسی سارا گہر چراغ

ملتا نہین اگر نہ ملے یار کا دماغ
اوس سی سوا ہی اپنی دل زار کا دماغ

جز بحث ہو سکے نہ طبیعون سی کچہ دوا
بک بک کی کہا گئی تیری بیمار کا دماغ

واعظ مگس کی کہتی ہین طینت کہ مثل شہد
ہر روز چاٹ جاتی ہین دو چاکا دماغ

دکھلاؤ چہرہ ورنہ اوتر جاون طور سے
موسی کی طرح کسکو ہے آنکا کا دماغ

سبحان سی کمد و بڑہ کی نہ بولی مری حضور
نافہم سے نہین مجھے گفتار کا دماغ

بیمار جیسے ہم ہین طبیبون کا ذکر کیا
ملتا نہین ہے اب کسی عطار کا دماغ

لائی ہی بوی گل جو قفس تک نسیم صبح
کچہ اور ہی ہے مرغ گرفتار کا دماغ

دکھلا سمجہ کے آئینہ ماہ ای فلک
عالی ہی یار آئینہ رخسار کا دماغ

کرتا ہے سامنا دل پر داغ سی مری
کیا ٹل گیا ہے لالہ کہسار کا دماغ

کیسی بدل گیی ہی ہوا باغ دہر کی
ہی زاغ کو بہی بلبل گلزار کا دماغ

لا ای نسیم کاکل محبوب کی شمیم
طالب ہی بوئے نافہ تاتار کا دماغ

فیض قدم سی تیری ہوا مین ہی ہر چمن
ہی پہول سی بہی بڑہ کی ہر اک خار کا دماغ

جسدن سے گرد خال رخ یار کی پہرا
ہی آسمان پہ کوکب سیار کا دماغ

سنتا نہین فرشتونکی ہم بادہ خوار کیا
کچہ اندنون فلک پہ ہی خمار کا دماغ

ہین سر برہنہ گوشۂ عزلت مین ای اسیر
دربار کا دماغ نہ دستار کا دماغ

## ردیف فا

نہوگا مجسا پابند سر زلف
کہ سر کرتا ہون قربان سر زلف

کہان گل روی جانان کی تقابل
کہان گیسوی سنبل ہمسر زلف

اوڑا ہی چاہتا ہی طائر حسن
کہلی ہین دونون جانب شہپر زلف

بندہی شیرازہ ڈالو جلد سو باب
پریشان ہو رہا ہی دفتر زلف

کئی سودی ہین اپنی سر مین باہم — سر کاکل سر گیسو سر زلف
ختن بیجانی مین دون نقد دل کیا — اگر سودا کری سودا گر زلف
جدہر دیکھو ہین قصان دل کی طاق — تماشا ہے سواد کشور زلف
ید بیضا ہی وہ رخسار روشن — عصائی دست موسی اژدر زلف
سفینہ حسن کا ٹھہرے نہ کیونکر — کہ ہین دونون طرف دو لنگر زلف
ہوا سی درہم و برہم نہین یار — کلا کرتا ہے یہ بازیگر زلف
ابھی آنکھین کھلین غش سی کھ آجا — شمیم مشک خال و عنبر زلف
مری دل کی پریشانی نہ پوچھو — ہی یہ ہی ایک فرد دفتر زلف
تری چوٹی مین ہین جو چاند سورج — انہین کو کہتی ہین سب زیور زلف
شب دیجور سی ہی چاندنی رات — عجب افشان سی چمکا اختر زلف

مگر زنجیر کے ہین پاؤن مشتاق
اسیر اچھا نہین اتنا سر زلف

لاکھون قصور کرتی ہین اہل عطا معاف — توبہ تجھکی شراب سی ساقی خطا معاف
غیرون کی ساتھ باتکی منظور ہی جو سیر — رسکیئے حضور مجکو برائے خدا معاف
بوسے وہ لیکی بوسہ گیسو کیا جو غدر — کرتی ہی ایسی جرم ہماری ملا معاف
ساری زمین خدا کی یہ سب بندہ خدا — پوچھو تو حاکمون سی یہ کرتی ہین کیا معاف
مہندی لگائی ہی تو کٹاری لگا مجھی — گوڑی نہوگی ای بت رنگین ادا معاف
اللہ رہی کریم تو عصیان کا خوف کیا — اب کچھ معاف کچھ ہین برفرز جزا معاف
دل رکھہ کی ہاتھ پر جو گیا مین حضور یار — ہنسکر کہا کرون مین تری نذر کیا معاف

آزردہ دل کسی کا نکر ہو جو خوف حشر
تقصیر غیر کی نکری گا خدا معاف

غیر و نسی کیا امید ہی اتنا ہی کاش ہو
تقصیر آشنا کی کری آشنا معاف

کوچی مین تمنی ہمکو جگہہ دی تو کیا ہوا
قطعی زمین کی کرتی ہین اہل عطا معاف

ساقی یہہ ہوش مین کہی کہتی ہین بیخودی ہم
مستی مین کچھہ کہین تو ہماری خطا معاف

ہون لسی دست حیدر صفدر کا اسیر
بالکل مری گناہ کریگا خدا معاف

## ردیف قاف

پابند حرص و آز نہین مبتلای عشق
بیگانہ جہان ہی جو ہی آشنای عشق

موسی ہین حاجی حرم کبریای عشق
عیسی ہین حاجب حد و دلتسرای عشق

آئی مکان سی صاف نظر حال لامکان
اوٹھی جو پردہ حرم کبریای عشق

کنج لحد مین مردہ صد سالہ جی اوٹھے
جسدن ذرا ہلی لب معجز نمای عشق

ہر روز قتل ہوتی ہین بیحرم سیکڑون
ہی کربلا سی بڑہ کی کہین کربلای عشق

یوسف کنوین مین گرکی ہوئی بادشاہ مصر
رفعت ہی دی کنوین جو کیسکو جہکای عشق

دل کہای داغ جان تلف ہو جگر جلی
کچھہ ہمکو اختیار نہین جو رضای عشق

منصور کا یہہ ظرف کہان تہا ابل بڑا
مشکل ہی شرب بادہ مردار زای عشق

جس کا مرض ہی نام جسی کہتی ہین اجل
وہ ابتدای عشق ہی یہہ انتہای عشق

محمود ہی جہان مین نہ مجنون نہ کوہکن
سنتا ہی کون کس سی کہون ماجرای عشق

کیونکر ازل سی ساتہہ نہ ہو حسن و عشق کا
یہہ ہی برای حسن تو وہ ہی برای عشق

بندہ تو کیا خدا بہی ہی عاشق رسول کا
دیکہا تو دو جہان مین نہین کچھہ سوای عشق

نکلی جو آف زبان سی زبان اپنی قطع کر
دیتا ہی یہہ صدا دہن بی صدای عشق

رہو شغن ہی حال خلق پہ باغ خلیل کا
انگاری پھول ہون جو تماشا دکھای عشق

بنجای برگ گل سی ہوا پردہ دار باغ
آئی جو نکہت چمن دلکشای عشق

ہو خاک پای حضرت ختم رسل اسیر
ایسا کوئی کہان خضر رہ نمای عشق

مر کر بھی چھوڑتی نہین پیچھا بلای عشق
دشمن کو بھی خدا نکری مبتلای عشق

طوفان کرین جو سیل کی مانند آی عشق
دیوار صبر خانۂ طاقت گرای عشق

زندہ ہی نام دامق و فرہاد آج تک
مرتی ہین کوئی کشتۂ تیغ ادای عشق

زلف سیاہ یار کو دیکھا تلک نہین
پیچھی پڑی کہان سی الہی بلای عشق

کجکول فقر تاج ہی اور رنگ بوریا
ہی بادشاہ وقت تمہارا گدای عشق

کہدو طبیب سی کہ ہی بیفائدہ علاج
ہی مرگ واردی مرض لادوای عشق

فیض نظر سی ہوتی ہین درویش بادشاہ
آیا ہی اپنی دام مین جلسی ہمای عشق

آئی جو بادشاہ نہ تعظیم کو اوٹھے
بیٹھا ہی بوریا پہ یہہ جم گرگدای عشق

اکسیر کی طلب نہین مجھہ خاکسار کو
کر خاک پای عشق مجھی اکسخدای عشق

جلد بدن ہی جامۂ گلدار داغ سے
آئی ہی مہک میری بدن برقبای عشق

سینہ مین دل کسی کا نہ جائی خلل کیا
کیھی پہاڑ کو نفس اژدہای عشق

پروانہ وار آتی ہین خاطر مین وسوسے
یارب چراغ عقل بجہادی ہوای عشق

مین ہون اگر جدا بھی بیکار ہوا اسیر
گویا دل و جگر ہین مری دست و پای عشق

منت کی اوس گلی مین جمع ہین پانچ چار طرف
اک ایک کرکے نوسی یہہ ہون نو ہزار طرف

عاشق سی ہین محال کی طالب یہہ سرفراز
قمر سی کہتی ہین کہ گلی سی اتار طوق

رستی ہین گر پڑا ہی جو نعل سمندیار
میری گلی کا ہو بھی پردردگار طوق

دیوانہ ہون تو اس بت شیرین ادا کا میں
مانند نیشکر ہین گلی مین ہزار طوق

ہی ناگوار بعد فنا مجکو سرکشی
لازم ہی بہر گردن شمع مزار طوق

حداد اندنون مرا زورون پہ ہی جنون
زنجیر ین آٹہہ سات بنا پانچ چار طوق

ایذای طوق آٹہہ بنسکی دم نکل گیا
پہانسی مری گلی کو ہوا خاردار طوق

دولت کی حرص نی مجھی دیوانہ کردیا
چاندی کی بیڑیان ہون مری زرنگار طوق

جاتا نہین ہی پیچ مقدر کا قید مین
مدت ہوئی کہ میری گلیکا ہی ہار طوق

مشتاق دید آنکہین ہین مانند ماہ نو
کیا خوشنما ہی تیری گریبان کا یار طوق

قسمت کا پیچ جوش جنون نین نجای کا
پہرنی لگی گا شعلہ جوالہ وار طوق

جب قید مین پڑہی گا مجھی اشتیاق قتل
پیدا کری گا خنجر قاتل کی دہار طوق

لی ہیری رنگ زرد کا سونا تو خوب ہے
اوس طفل کی لیے جو بنائی سنار طوق

زیور یہی عروس سخن کا ہی ای اسیر
زنجیر پاؤن سی نہ گلی سی اونار طوق

جمکتی ہین کب کسی سی جو ہین سرفراز عشق
حاجت رکوع کی نہین رکھتی نماز عشق

کہدو کہ چشم کم سی ندیکہین مجھی حسین
جو کار سیاہ حسن ہی وہ کارساز عشق

بحر جہان مین مجھ سی محبت کا تہا قیام
مین ہوگیا تباہ تو ڈوبا جہاز عشق

اوتری کبھی نظر سی کبھی اوسکی نہ چڑہی
ہم آزما چکی ہین نشیب و فراز عشق

روشن اوسی سی محفل آفاق ہی تمام
رکہتا ہی مثل شمع جو سوز و گداز عشق

قبضی مین اوسکی صورت شانه ہی لف حسن — اللہ ری درازی دست دراز عشق
منصف ہی تو تو زلف کی دُرّسی مجی لگا — دی ہاتھ سی نہ سلسلۂ امتیاز عشق
اوٹھہ اوٹھہ کی بیٹھتی ہین جو ہم اضطراب مین — بس ہی یہی قیام و قعود و نماز عشق
کیہی جو آہ سینی سی دل کو نکال دون — کالون زبان کو کہی جو کوئی راز عشق
ہی ان ترانی وارنی سی عیان بہہ صاف — ہوتا ہی ناز حسن بقدر نیاز عشق
سجدہ کرین تو سنگ دریار پر کرین — ہی فرض عاشقون کو ادای نماز عشق
منظور یہہ نہین کہ جلین پردہای گوش — لاؤن زبان پہ کیا سخن جانگداز عشق
جولان کی وقت عرصہ کونین تنگ ہی — دوڑای راہوار گمان یکہ تاز عشق
ہی کب سی صید ہونیکو طیار مرغ دل — چنگل تو اپنا تیز کری شاہباز عشق

جلنی لگی قلم صفت شمع ای اسیر — لکھون اگر مین قصۂ سوز و گداز عشق

## ردیف کاف تازی

مزاج وہ نرہا وصل یار لی نزدیک — جنون ہوا جو دن آئی بہار کی نزدیک
جگہہ ہی وحشیونکی قصر یار کی نزدیک — پڑا ہی جاکی یہہ لشکر حصار کی نزدیک
رہی جنون مین بہی احسان غیر سی نفرت — گیا نہ مین شجر سایہ دار کی نزدیک
ابہی ہی اتنی محبت کہ راہ چلتی ہین وہ — ٹہر ٹہر کی ہماری مزار کی نزدیک
سواد شہر خموشانکو دیکہہ عبرت سی — لحد فقیر کی ہی شہریار کی نزدیک
نہ پوچہہ ہوش و خرد کا خیال لف مین حال — لنا یہہ قافلہ شہر تتار کی نزدیک
جنون کی جوش مین فصد سن نہ لیں طبیبونی — مگر عبث کہ دن آئی بہار کی نزدیک
گو راہ مین کہہ فرق ہی تو دنیا یہہ — یہہ دونون ایک ہین پروردگار کی نزدیک

بلا کی قیس کو دکھلا دی دور سی جلوہ
یہہ کیا ہی لیلیٰ محمل سوار کی نزدیک

رہی یہہ آہ کی شعلی بلند مرگ کی بعد
کہ اسکی نہ فرشتی مزار کی نزدیک

ہمیشہ رہتی ہی جن موسنو کو قید نماز
وہ پانچ وقت ہین پروردگار کی نزدیک

وہی ہی زشت جو ہی زشت روبرو جیسی ہی
وہی ہی خوب جو ہی خوب یار کی نزدیک

چمن مین ایک ہی بلبل کا باغبان قائل
مرا سخن ہے مسلم ہزار کی نزدیک

چمن مین جا کی روش پر کبھی گلو سی رہنے
جنو نہین روی کبھی آبشار کی نزدیک

کسی کو رنج ہونا لو نسی اپنی کیا حاصل
گڑی نہ کوئی ہماری مزار کی نزدیک

یہہ حال زار ہی ابتو کہ رو کی اوٹھتا ہی
جو بیٹھتا ہی تری بیقرار کی نزدیک

الٰہی آئی تو آئی نجف مین مرگ اسیر
لحد نبی تو علی کی مزار کی نزدیک

دل سرد ہوا اب وہ کہان ولولۂ اشک
تنہا سلسلہ شوق تلک سلسلۂ اشک

دونون نی مجھی ایک تاثیر دکھائی
ای دل گلہ آہ کرون یا گلۂ اشک

ہمجنس کی ہمجنس نہین درپی ایذا
نوڑی نہ کبھی خار مژہ آبلۂ اشک

برسات رہی گھر مین مری شام سی تا صبح
ٹوٹا نہ شب ہجر کبھی سلسلۂ اشک

آتی ہی خوشی دل کیطرف صورت رہزن
درتا ہون نہ لٹ جای کہین قافلۂ اشک

آب آب ہو خجلت سی ابھی ابر بہاری
دیکھی جو مری یار شن بیفاصلۂ اشک

نکلی ہین صدف سی جو گہر بہر تماشا
دریا مین ہی شاید خبر داخلۂ اشک

کس رات نہ مین فرقت محبوب مین رویا
اک دن نہ قضا مجھ سی ہوا ناغلۂ اشک

کنعان ہی مرا دیدۂ تر مصر ہی دامن
بی یوسف تاثیر نہین قافلۂ اشک

دل کیا سبب کہ بیسی اب ہوگا خبر دار — ملی آج تلک تو نہوا مرحلۂ اشک
پیری مین گیا ولولۂ عشق جوانی — ہی حوصلۂ آہ نہ اب حوصلۂ اشک
فرقت ہی جو اوس سی تو یہی کام ہین دونون — یا مشغلۂ آہ ہی یا مشغلۂ اشک
اوس کا گہر گوش نہی ہی یہہ ارادہ — اللہ بلند اس سی کری حوصلۂ اشک
پہنچا دی مرا خط مری محبوب کو قاصد — الغام مین دونگا مین تجھی مرسلۂ اشک
سالک در و دندان تجھی ہنس ہنس کی دکہاؤ — منظور اگر ہو تمہین دینا صلۂ اشک

ہی ابر کی طاقت کہ اسیر اوسکو نمانی
جاری جو کری مفتی دل مسلۂ اشک

بسائی فہم کی کیا ہوگی اوسکی آستانی تک — یہہ تیر کج کیصورت سے نہ پہنچی کانشانی تک
گلی کیا کیا کرین گی ہمصفیران گلستان سے — قفس سے لیگئی قسمت جو ہمکو اشیانی تک
دکہایا جب سی منہ پیری نی مٹی ہی نرالی ہے — زمانہ خوب تہا کہنہ جوانی کی زمانی تک
خوشا وہ پاؤن ہو جسکا گذارہ اوسکی کوچہ مین — خوشا وہ سر پہنچ جای جو اوسکی آستانی تک
وطن چہوڑی تو انسان منزل مقصود تک پہنچی — جدا ہو گر کمانسی تیر جاتا ہی نشانی تک
وہ طائر ہون بنایا بی مشقت رزق دنیا مین — پہنسایا دام مین جب لیگئی تقدیر دانی تک
اجل جلدی نہ کر تو جان لینی کو جو آئی ہے — توقف چاہیی اوس قاتل عالم کی آنی تک
نہین شہر زمانہ ایکدن آخر تو بدلی گا — جو حسرت ہی تو یہہ ہی ہون نہین ہم اوس زمانی تک
رہا وہ چہرہ گیسو کی سبب محفوظ بوسونسے — نہ آیا سانپ کی دہشت سی کوئی اس خزانی تک
جنون کی دین طوق و سلاسل ہم کو دلوین گے — گرفتاری ہماری ہی تو فصل گلکی آنی تک
کوئی نخل چمن کیا پہنچی نخل قد جانان کو — نہایت بڑہ چلا جب سے پہنچا اوسکی شانی تک

اولش دیکھی وہ پردہ آپ ہی اپنی عماری کا
در آئی تو دو میری لحد کی شامیانی تک

موئی جب شمع تو قسمت نی سراپا پہنچنے دی
لحد پر پانینی سی چادر گل ہی سرہانی تک

طمع دیکھو کہ اہل حرص مٹی آپ لیتی ہین
رسائی ہی نہین منظور قارونکی خزانی تک

بڑا رتبہ ہی انسان کا نہ شست خاک اسکی سمجھو
یہی ہی دخل ہی جسکو خدا کی کارخانی تک

قفس سی پاؤن باؤن ہم گلستان تک پہنچ جاتے
الہی پر نکل آئین یہ میخین آشیانی تک

اسیر آگی نہ تھا کوئی نہ حیدر سا کوئی ہوگا
شروع عہد آدم سی بہ پیر کی زمانی تک

## ردیف کاف فارسی

چمک گیا ہی یہہ غازی سی روئی یار کا رنگ
کہ جسکی سامنی کٹ کٹ گیا بہار کا رنگ

ذرا نہین ہی کسی گلبدن مین بوی وفا
بدل گیا ہے عجب باغ روزگار کا رنگ

گیا یہہ کون کہ سارا چمن ہوا نالان
ہر ایک پھول نی پیدا کیا ہزار کا رنگ

قتیل کس سی آلودہ لب کا ہون یارب
کہ سوسنی ہی موی پر مری غبار کا رنگ

نہو جہان کی سفید و سیاہ سی غافل
کبھی سیاہ کبھی ہی سفید یار کا رنگ

وہ گل عذار جو گلزار مین نہین آیا
جا ہی دیدہ نرگس مین انتظار کا رنگ

نہ شعر وہ نہ رباعی مری کرینگی پسند
کبھی نہ دوکا جمی گا وہان نہ چار کا رنگ

چمک گئی ہین یہہ سرخیسی پان کی وہ دانت
کہ موتیو نہین ہی یاقوت آبدار کا رنگ

ہمین بھی عید مین ای رنگرز ہو شادی عید
ہماری خوشی پیراہن اوس نگار کا رنگ

مگر وہ مہروش آیا ہی فاتحہ کی لیے
چمک گیا ہے مری گنبد مزار کا رنگ

ادہر ہی عالم پیری ادہر ہی عہد شباب
میان خزان کی ہی زردی وہان بہار کا رنگ

گلون ہی پہ تصحیف کا زمانے کو — لہو سے سرخ جو ہی آنسو دمکی نار کا رنگ
خیال کر کی جو پستانکو اوسکی روتا ہون — ہر ایک اشک مین ہی دانۂ انار کا رنگ
دکھاؤن سینہ پر داغ کے بہار جو مین — خجل یہہ ہو کہ اوڑہی روی لالہ زار کا رنگ

اسیر ایک بہی اب بات بن نہین آتی
بگڑ گیا ہے نہایت مرے دیار کا رنگ

## ردیف لام

تم بات کرو اوس سی جو ہو بات کی قابل — ہم بات کی قابل نہ ملاقات کی قابل
اللہ کی قدرت ہی کسان غیر کسان ہم — چڑہتی ہین وہ مٹہ پر جو نتہی بات کی قابل
کہدو سری تربت مین نکیرین نہ آئین — ہوتا نہین دیوانہ ملاقات کی قابل
کیا ذکر رخ یار کرون تیرہ دلونسی — دن کی یہہ کہانی ہی نہین رات کی قابل
نہیں ہی مرا خانۂ دل ہو جو گہر اوسکا — یہہ کعبہ ہی اوس قبلۂ حاجات کی قابل
شرم آتی ہی ہر چند کہ ہی نقد خرد پاس — یہہ نذر نہین پیر خرابات کی قابل
خاموش رہی ہم جو گئی دیر و حرم مین — دونون نظر آئی نہ مناجات کی قابل
حیرت سی ہی سب دم مرقع تری آگے — کس کا ہی دہن حرف و حکایات کی قابل
تو حمد کی قابل ہی و را شک نہین اسمین — لیکن ہی کہان حمد تری ذات کی قابل
ہنسہ سو گئی تیغ تری عید کی دن ہی — شاید مجہی سمجہی نہ ملاقات کی قابل
اتنا بہی کلیجا نہین غم کو جو کہلاؤن — تقدیر نے رکہا نہ مدارات کی قابل
تعمیر جو کعبہ کی ہوئی ناف زمین مین — شاید یہہ نہ بن تہی نہ خرابات کی قابل
لائق نہین جو بات کی ہین ہم سخن اوس سے — خاموش وہ بیٹہی ہین جو ہین بات کی قابل

کرتی ہین جبھہ و فخر دو ابرو یہ بجا ہی
غنچی کو ہی بجا دہن یار سے دعوی
حقا کہ یہہ مطلع ہی مباہات کی قابل
چھوٹا سا دہن کب ہی بڑی بات کی قابل

ہم محفل جانان مین اسیر آپ ہی چپ ہین
باتین وہ بنائین کہ جمعون بات کے قابل

پہیر لینا ہے کب گوارا دل
دیکھتی تے فقط تمہارا دل
دل سے اک دل کو راہ ہوتی ہے
جو تمہارا ہے وہ ہمارا دل
نیم شب کوئی آس پاس نتہا
کچھہ نسمجھے کسی پکارا دل
جان تک آپ سی عزیز نہین
آزمائے تو ہو گیا ہمارا دل
کیمیا صبر کی ادسی کو ملے
مثل سیماب جسنی مارا دل
ہو چکا تہا چہ ذقن مین غریق
پا گیا زلف کا سہارا دل
کچھہ تردد نہین دیا ہے ادسے
دیکھہ کر ہمنے استخارا دل
جاتے ہین اوسکے سانتی نیچو
یہہ جگر ہے یہہ ہے ہمارا دل
خدا رہو میری جانفشانی کی
یارب آی کہین تمہارا دل
اب کی بچ جاے جی تو عہد یہہ ہے
پہر کسی کو ندین دوبارا دل
آہ سے پہونک دی گا ہفت فلک
لائے گا ایک دن حرارا دل

کچھہ کرو اوس سے عرض حال اسیر
ہمکو کرتا ہے یہہ اشارا دل

گلشن کو لیچلی ہے ہمین آرزو دی دل
شاید کہ آی اب اسی غنچہ مین بوی دل
اس مین بہی مرغ قبلہ نما کا ہی خاصہ
ہر وقت سوی کعبۂ ابرو ہی ہوی دل

اوسکو بلاکر کوچہ جانا نہین آپ چل
آزاتون کو مجہ سی رہتی ہی یہ گفتگوی دل

آدہی نکل کی میان سی وہ تیغ رہگئی
پوری نہ بسملون کی ہوی آرزوی دل

ماہی کی طرح الفت ابروی یار مین
بی تیغ ہی ازل سی برمیدہ گلوی دل

کچہ تو امید لذت زخم خدنگ سے
رہ ہے تری کمان کا اوترک سوی دل

جیسے صفا ہی اسمین کمان اوسمین وہ صفا
قلمی کرے جو آینہ ہو رو برو ترے دل

رکہی جواد سے تیغ گلوے رقیب پر
دل مین ہماری قتل ہوئی آرزوی دل

اغیار کا تو کوچہ الفت مین ذکر کیا
حق پوچہیی تو جان یہان ہی عدوی دل

درکار کیا ہی ظرف ی عشق کی لیے
کافی ہین اپنی ساغر چشم وسبوی دل

گیسو کو اپنی شانی ہی دیتی نہین ہین بل
پہانسی لگا رہی ہین وہ بہر گلوی دل

آینہ کی طرح تو وہ پیش نظر رہے
لیتی ہو جہ سے دل تو کرو آبروی دل

ترچہی نگاہ اسکو گوارا نہین ذرا
کیونکر نہی کہ تمنی لگا ری ہی خوی دل

مشکل گذر رہی کوچہ گیسوی یار مین
پہنچون وہان تلک نہ کرون جستجوی دل

ہو داغ معصیت کی سیاہی ذرا تو دور
ای آب اشک شرم ذرا شست شوی دل

بیکار نا راشک ہی نزدیک اے اسیر
ہو سو جگہ سی چاک کرون کیا رفوی دل

تشبیہین ایسی ملتی ہین شاعر کو خال خال
اسود ہی زلف کعبہ ہی ابرو بلا ل خال

الفت مین اوسکی کٹ کی ہین تجہا ل ناہبون کمال
کیا جانتا تہا بال کی کیمیی کا کمال خال

لالی کی حسن یار سی تشبیہ ہے بجا
چہرہ کمال سرخ سیہ ہی کمال خال

بوسہ کا ہو ارادہ تو ای دل سمجہ کی لی
انگاری کیطرح ہو غصہ سی لال خال

شاخ غزال ابروی خمدار یار ہے — آنکھین غزال نافہ مشک غزال خال
شمع و چراغ کا شب فرقت مین ذکر کیا — نار ہی بہی آسمان پہ نکلی تو خال خال
کیون مانگتا مین بوسۂ رخ جانتا اگر — کولی لگا ہی گا مجہی وقت سوال خال
بہو کی ہین نان نعمت دیدار کی جو لوگ — ہی اونکی حق مین دانۂ رزق حلال خال
نقطہ ثواب کا خط اعمال مین تمہو — ایسا کناہ گار کری بال بال خال
مین کیا کہ آسمان کا بہی حال داغ داغ ہی — دیتا ہی ساری خلق کو داغ ملال خال
آنکہون کی تل جلائین گی عاشق ہین دار پر — رکہی نہ خوف صدمۂ عین الکمال خال

سنتے ہین روسیون کی زبان سی ہم ای اسیر
بیشک ہی رنگیون مین عدیم المثال خال

## ردیف میم

ساقی کسی سی کام نہین ہی سوای خم — بیگانۂ سپہر ہو نہین آشنائے خم
فرقت مین کیا قیام کرین زیر پای خم — در ہی نکل نجائی کہین از دہای خم
سچ ہی کہ ذکر عیش بہی ہوتا ہی نصف عیش — عید غدیر ہو جو سنون ماجرای خم
یہہ تیغ موج میکی جو تیزی ہے ساقیا — دونون کٹین گی دست بتو ہو کہ پای خم
وہ مست ہین کہ اپنی وصیت ہی بعد مرگ — گنبد نہو لحد پہ ہماری سوای خم
جبتک ہی آفتاب چلی ساقیا شراب — تا دور آسمان رہی ساقی بقای خم
میخانۂ جہان مین ہی حکمت اوسی پہ ختم — جسکو پسند مثل فلاطون ہی جای خم
رکشتی ہی یا ؤن دختر رز حور ہو گئی — ساقی تہی کیا زمین ارم سی بنای خم
مستی مین بوسۂ لب ساغر تولی لیا — اب چاہی تو تپ پر مجہی رکہہ کر ادای خم

آئی اگر وہ ساقی یوسف لقا نظر — پھر کیون کنون فراق مین مجکو جلکای ہم
واعظ ثبات دہر ہی زور شراب ہے — پھٹ کر گری سپہر اگر ٹوٹ جای خم
بی یار میکدی مین بلا کا ہی سامنا — کہولی ہوئی ہی سنہ کو ہر اک اژدہای خم
دیتی ہین تیری مست آنکھیا جام بیخودی — ٹوٹی کا کیا خمانہ جبتک چڑہای خم
میخانہ مجکو محفل رود و سرود ہی — ہی جلترنگ جام پکہاوج بجای خم

میخانی مین جو آئی وہ گل پیرہن اسیر
جامی مین پھر خوشی سی نہ پھولا سمای خم

یار سی کام ہی کیا خوی بد یار سی کام — گل کی مشتاق ہین کہتی نہین ہم خار سی کام
مارڈالا ہمین غرفہ سی دکہا کر ابرو — دور سی تمنی لیا تیر کا تلوار سی کام
اور طائر جو ہین پر اونکی کترای صیاد — ہم تو مقراض کا خود لیتی ہین منقار سی کام
ہاتہہ سیودن کو لگا ئین گی نہ گل توڑنگے — باغبان ہمکو ہی نظارۂ گلزار سی کام
کیہ کہن کوہ تو مین کاٹ رہا ہون تیشہ — بہاری بہاری ہوئی ہین عشق کی کاری کام
دین و دنیا ہی فراموش تری الفت مین — ہیچ دہاری ہین ہین اس پانہ اوس پار سی کام
ہمکو انداز خرام آپکا ہی دل سی پسند — کبک کی چال نہ طاؤس کی رفتار سی کام
زندگی بہر ہی فقط سوسن و کافور مین تمیز — مرگ کی بعد نہ کچہہ یار نہ اغیار سی کام
ہم تو اوس آنکہہ کو دیتی نہین تکلیف نگاہ — سخت بیرحم ہین جو لیتی ہین بیمار سی کام
آنکہہ اسیو اسطی ہی کان اسیو اسطی ہین — تیری دیدار سی مطلب تری گفتار سی کام
خانقاہ اہل عبادت کو مبارک ساقی — ہم ہین مینوش ہمین خانۂ خمار سی کام
آشنائی سی یہان حسن پرستی ہی مراد — خوبصورت ہو نہین کافر و دیندار سی کام

ہم ہین مفلس ہمین معشوق بی مفلس ہی پسند
مثل بلبل نہین کچہہ شاہد زر اپنی کام
فصل گل مین بہی جو آزاد نہین کرتا ہے
کچہہ تو صیاد کو بہی مرغ گرفتار سے کام

غیر سی ہمکو سروکار نہ مطلب ہے اسیر
ایک رکہتی ہین فقط حیدر کرار سی کام

ہوئی رو رو کے لاغر اسقدر ہم
نظر آتے نہین مثل نظر ہم
پس دیوار جانان سایہ آسا
پڑی رہتے ہین غش دو دو پہر ہم
ذرا چل ای نسیم آہ تہم کر
مزاج زلف جانان ہو نہ برہم
وہان بہی دل بجہانی چرخ ظالم
جو تپہرہین چہپین مثل شرر ہم
کف رنگین ذرا سینہ پہ رکہدو
لگاؤ زخم دل پر لال مرہم
بسان شمع ہین اک شب کی مہمان
کہان اس بزم مین وقت سحر ہم

زمانے کی خبر سے ہمکو کیا کام
اسیر اپنی نہین رکہتے خبر ہم

## ردیف نون

زنگار کون مین تیغ ہون گرد ملال مین
جوہر چہپی ہین پردہ مغبر حال مین
نالان دل بشر ہو نہ کیون خشک سال مین
چلا رہی ہین سو کہنہ کی تپی نہال مین
ہون مست یاد چشم بت بی مثال مین
پیتا ہون بادہ ساغر چشم غزال مین
غسل و کفن یہی ہی کہ مردہ ہی بعد مرگ
گرد ملال مین عرق انفعال مین
فرقت مین شوق وصل تو وصلت مین خوف ہجر
راحت فراق مین ہی نہ ہمکو وصال مین
اس بیکدی مین عیش سی واقف نہ ہم ہوے
آئی کبہی خوشی تو ہجوم ملال مین

شکر خدا کہ نقص مین ہمکو کمال ہے — داخل ہین ہم بھی حلقۂ اہل کمال مین
پیش نظر دو پھول سا چھوہی چار فصل — وہ فصل خزان نہین مری باغ خیال مین
بیرنج ہین جو صحبت اہل صفا مین مین — پڑتی نہین گرہ کبھی چینی کی بال مین
آخر کلیم طور پہ غش کھا کی گر پڑی — تھا رہ جمال غضب ہی جلال مین
کیسو بھی قتل کرتی ہین مثل صعف شمرہ — شکر کی ساتھ مارہین اس موجہ چال مین
ساقی مہ صیام ہی اب میکشی کہان — رکھدی اُٹھا کی جام کو طاق ہلال مین
مٹی ہوا یہ مشک تری زلف کی خصور — خاک اوڑ رہی ہی کوچۂ ناف غزال مین
آفت مین دونون پہنس گئی کیسا جواب لکھے — زندان مین نامہ بر ہی کبوتر ہی جال مین
جوش جنون مین صبسی مین میری بدن پہ داغ — پتی بھی اسقدر نہین ہوتی نہال مین
چلتی ہی تیری راہ طلب مین اد بجہہ گیا — پائی کبود چرخ رکاب ہلال مین
ہو کر امیر شوق فقیری وہی رہا — ہین جا بجا گلیم کی پیوند شال مین
بی فاصلہ نکلتی ہین دن رات مہر و ماہ — دن کو نہ رات کو ہی تو قف وصال مین
خالی نہین کلف سی کبھی چوڈھوین کا چاند — داغ ہلال شرط ہی کسب کمال مین
شکر خدا کہ جامۂ زیبا ہی نا پسند — اب تک تو ہم پھنسی نہین ننیو کی جال مین
دریا ہی دوست ماہی دریا ہین عشق جان — فرقت مین مرگ زیست ہی انکی وصال مین

مجھہ ناتوان کا عقدۂ خاطر کھلی گا کیا
کہلتی نہین اسیر گرہ بٹکی بال مین

دکھلا کی منہ مرا بھی کرد ہلال مین — آئینہ غرق ہی عرق انفعال مین
دل پای بند زلف ہوا شوق خال مین — ملا ئر کو حرص دانہ پھساتی ہی جال مین

امید عیش کیون نہو ہمکو ملال مین — ہو ہو جو انقلاب بجان اک ایک سال مین
ای بت تری وصال سی وہ نا امید ہو — شبہہ ہو جسکو مرحمت ذو الجلال مین
مضمون کس طرح دہن یار کا بندہ سمجھے — آتی نہین یہ بات ہماری خیال مین
مقبول ہو کلام تو صحت سی کیا غرض — ہم تو اذان بھی دین تو زبان بلال مین
دل خون کسی کی مژدمک چشم نی کیا — بو ہی لہو کی ناف مشک غزال مین
حاصل ہو غیر دست تہی سائلون کو کیا — خالی ہر ایک حرف ہی لفظ سوال مین
رد کی نہ ضرب تیغ اجل کو کسی طرح — روغن جو پیہ شیر ہو گینڈے کی ڈہال مین
نا اہل کو بھی اہل سمجھتی ہین بے تمیز — تصویر شیر شیر ہی چشم غزال مین
کہاتا ہی بیخبر سگ یار استخوان غیر — حیوان کو کیا تمیز حرام و حلال مین
سودا تہا کیا اوسی بھی تری چشم سو رہا کا — خشکی ہی اسقدر جو کباب غزال مین
چہرہ کمان مین ترک کمان دار کا نہین — دیکھا ہی ہمنی بدر کا جلوہ ہلال مین
زلفون پر انکہین مل کی بہای ہین جب سے شب — موتی پرو دیے ہین تری بال بال مین
پیچھی پڑا ہی اس دل وحشی کی عشق یار — شیر گرسنہ جیسی ہو فکر غزال مین
دیکھی نگاہ بد سی نہ اس جسم زار کو — ننکا پڑی کا رشک سہی عین الکمال مین
پیاسی ہین میری خون کی ای قاتل جہان — بالی کی مچھلیان تری گیسو کی جال مین
طاؤس و کبک لاگہ دکہا تین خرام ناز — بازی ہی انکی مات تری ایک چال مین
اہل جہان پہ وقف ہی زنبور کا عسل — کیون کر نہ ہا مہہ ڈالیی موذی کی مال مین
مستون کو شکر چاہیی ساقی کا ہر طرح — چینی مین دی شراب کہ جام سفال مین

دل کیون نہ آئی طفل مغنی پر ای اسیر

داؤد ہی وہ لحن مین یوسف جمال مین

در پیر مغان ہی اور مین ہون — مرا بخت جوان ہی اور مین ہون
سمجھتا ہے یہ اپنی دل مین مغرور — زمین ہی آسمان ہی اور مین ہون
نہ مجھے دیکھا در گلشن کیا بند — خزان مین باغبان ہی اور مین ہون
ہجوم وسوسہ اتمارہ شیاطین — ہجوم دشمنان ہی اور مین ہون
سگ و سنگ دیکھ کر کہتا ہی مجھکو — یہہ مشت استخوان ہی اور مین ہون
نہ مونس ہی نہ تنہائی مین ہمدم — بس اب ہو کامگان ہی اور مین ہون
زمین کوی جانان کہہ رہی ہے — بلند اک آسمان ہی اور مین ہون
جگہ یہ اوس حور کی محفل مین پاے — تماشاے جنان ہی اور مین ہون
نہ کعبہ سی نہ تنجانی سی مطلب — وہ سنگ آستان ہی اور مین ہون
نہین بچنے کی عشق زلف مین جان — بلاے ناگہان ہی اور مین ہون
یقین ہی اب برای مطلب دل — فقط وہ جان جان ہی اور مین ہون
گمان چہری کی زردی مثل زاہد — شراب ارغوان ہی اور مین ہون
سخن سے زندہ ہی محشر تلک نام — مہار پیچیدان ہی اور مین ہون

اسیر اندیشۂ محشر کہان کا
خدای مہربان ہی اور مین ہون

تاتوانی سی ہی یون دوش بہ حال گردن — جس طرح دست شکستہ مہ و بال گردن
کر سکے بار کمین جلد مجھی کاسۂ کی سر — ہی یہی خنجر قاتل سی سوال گردن
تیغ اجل ہی جو یہی فرقت مین — سہر سی دم مہر نہین رہنی کا وصال گردن

خلعت فخر ملی ساری شہید و نمین مجھے
ہو تری تیغ کا رومال جو شال گردن

کر سکے خنجر قاتل سی تجاوز سر مو
سر کا مقدور نہ اتنا نہ مجال گردن

ہی مری بزم تصور مین ضیا طور کی طرح
شعلۂ شمع تجلی ہی خیال گردن

دیکھتا ہون جو بیاض سحر و نقطۂ نجم
یاد آجاتا ہی اوس ماہ کا خال گردن

یہہ لطافت یہ صباحت یہ صفا اوس مین کہان
ہی غلط گردن سیناسی مثال گردن

چشم ساقی کا تصور ہی مجھی جام شراب
کم نہین شیشۂ صہبا سی خیال گردن

کل تلک راست جو قد تھا الف قامت دار
سر نگون آج ہی وہ صورت دال گردن

سب یہہ کہتی ہین کہ نکلا ہی عجب عید کا چاند
جب سی وہ طوق طلائی ہی ہلال گردن

تیغ قاتل نی شہادت کا دیا ہی خلعت
دامن زخم گلو ہی مجھی شال گردن

پیچ کہا کہا کی بنی خلقۂ زنجیر کی شکل
طوق کی بوجھ سی پہنچا ہی یہ حال گردن

اسی پری شاخ سی یہہ ترشی ہوی بلوری ہی
گردن حور سی کیا دون مین مثال گردن

ہی سراپا کو مری عشق سراپا سی اسیر
ہاتھ تنہا نہین مشتاق وصال گردن

رومین گی زرد ارسہ سکندر گردش افلاک مین
دفن کرتی ہین زر مردی صورت خاک مین

موت آئی تو غم ابن شہ لولاک مین
خاک ملجای الہی کربلا کی خاک مین

بادچشم مست مین ہین اسطرح ملکون پر اشک
خوشۂ انگور جیسی دار بست تاک مین

رشک نی پہیری چہری دل پہ مری اوشہسوار
جب بندہا دیکہا کسی نخچیر کو فتراک مین

طبع سی مضمون کبھی پیدا نہونگی بی تلاش
کیا ہنسین ظرف گلی گروش تہو جب خاک مین

منزلون اونسی ہوئی دوری تو ہو کچہہ غم نہین
وہ بھی آسکتی ہین جاسکتی ہین ہم بھی خاک مین

صاف وہ رخسار ہو پر جای جس پر آنکھ
خاصہ ہی موج دریا کا نگاہ پاک مین

آبرو جاہی تو کر جلدی دریغا نہ بند
محتسب آیا ہی ساقی دخت رز کی تاک مین

کیا موافق اوس پری پیکر کا ہو تیسی مزاج
سرکشی ہی آگ مین اقتادگی ہی خاک مین

تیری دانتونکی چمک فی بسکہ روشن کردیا
کم نہین ریشی شعاع مہر سی مسواک مین

دولت دنیا سی ہین محروم ارباب ہنر
سیم و زر دیکھا نہ ہمنی کیسہ دلاک مین

فتنی برپا ہوتی ہین کیسی سرہ ہر قدم
عطر فتنہ مل کی نکلی ہین جو وہ پوشاک مین

غیرتی شانہ کیا اوس زلف مین سمجھا ہین
سانپ کا مسکن ہی یہی شانہ ضحاک تن

ہجر کی شب یکہ کر سوی فلک رو تا ہو نہین
ہین نمک افشان ستاری دیدہ نمناک مین

رنج راحت ہی فقط رنگ شکافت کی سبب
خندہ دندان ہون مثل گل پیراہن صد چاک مین

رزق کی تنگی نہ کیونکر ہو پی اہل زمین
ایک خوشہ ہی فقط نہ خرمن افلاک مین

ذرہ ذرہ کیون نہ دکھلائی چمک خورشید کی
مل گئی ہین کیسی کیسی مہر طلعت خاک مین

پستی طالع ہی مرنی پر نصیب اہل کفر
مردہ کس ہندو کا لپیٹا اطلس افلاک مین

میری رونیسی نمو کیونکر جہانکو خوف غرق
نوح کا طوفان بہرا ہی دیدہ نمناک مین

ہی کڑا پانی بہت گرداب بحر عشق کا
دست و پا ماری یہان طاقت ہی کس تن پاک مین

لغزش پا سی صراط حشر پر کیا کام اسیر
ہاتھہ اپنا ہوگا دست صاحب لولاک مین

خوش ہین ہمسی جو وہ بات نہین کرتی ہین
ہم بھی ایسون سی ملاقات نہین کرتی ہین

بیٹھکا آٹھہ بہرای در جانان اپنا
کون دن ہی کہ وہان رات نہین کرتی ہین

لگ گئی چپ سی جو مجکو سبب اسکا نہین
بات اتنی ہی کہ وہ بات نہین کرتی ہین

کیا بیان ہو تری کوچی کی فقیر و نکا شکوہ
بادشاہو نسی ملاقات نہین کرتی ہین

ہم وہ ہین دیتی ہین حوریں ہمین کوثر کی صراحی
فخر اسی پیر خرابات نہین کرتے ہین

رہنی والی تری کوچی کی وہ کہتی ہین دماغ
حاجی کعبہ مین مناجات نہین کرتی ہین

میکشی کا اونہین کچھہ لطف نہین ایسی تو
جو بسر باغمین برسات نہین کرتی ہین

کام رہتا ہی انہین بادہ پرستی سی مدام
زندہ ضائع کبھی اوقات نہین کرتی ہین

شور و ریان نکرین دور سی دیکھین جو مجھی
پاس اتنا بھی یہ بدذات نہین کرتی ہین

نیت صاف سی ہین معتقد اونکی ہم زند
مجھپی کوئی کرامات نہین کرتے ہین

منتظر رہتی ہین ہم شام سی تا وقت سحر
وہ قدم رنجہ کبھی رات نہین کرتے ہین

بندۂ عشق ہین پر فرق ہی اتنا کہ تمین
سجدہ اسی قبلۂ حاجات نہین کرتی ہین

باغ جنت مین وہ رضوانسی بھی کہتے ہین امید
میہمان کی وہ مدارات نہین کرتی ہین

اتو برسون سی وہ اگلا سا نہین بط اونہین
عیدکی دن بھی ملاقات نہین کرتی ہین

کس قدر تازہ مضامین ہماری ہین اسیر
راست کہتی ہین مباہات نہین کرتی ہین

نجاد ن دعوت حاتم مین وہ مقیم ہو نہین
گدا تری در دولت کا یا کریم ہو نہین

دکھائی مجھی دیدار ہو چکا انکار
جو آپ برق تجلی ہین تو کلیم ہو نہین

شفا نہین جو مقدر مین ہی دوا بیسود
قضا کو روک لی تو قائل حکیم ہو نہین

بہشت ترکہ آدم ہے سوچ تو زاہد
مجھی بھی اس مین جگہ دی ترا سہیم ہو نہین

ملی ازل سی مجھی آبروی یکتائے
نہ آسمان ہین صدف گو ہر یتیم ہو نہین

مری صدا کی ہین مشتاق گوش اہل فلک
دعای اہل دل نالۂ سقیم ہو نہین

بڑی ہی لوث تلون سی دامن ہمت — مزاج طفل نہین رای مستقیم ہو نہین
شگفتہ ہین مری باعث سی غنچہ خاطر — ریاض صحبت احباب مین نسیم ہو نہین
کشادہ دل ہی ازل سی مرا زمانہ مین — تمام فیض ہون اندیشہ کریم ہو نہین
خدا کا خوف کرای چرخ دی نہ مجکو شکست — دل مریض ہو نہین خاطر یتیم ہو نہین
مکان ہی پست تو ہو وقت رفعت ہمت — مسیح خرچ پہ ہون طور پر کلیم ہو نہین
کبھی سفید کبھی زرد ہے مرا چہرہ — نگاہ اہل طمع مین علائے سیم ہو نہین
وہ اعتقاد کہ ہون لائق ہزار بہشت — وہ فعل بد کہ سزاوار صد جحیم ہو نہین

اسیر بس یہی اشعار چپ رہا کافی ہین
کہون بطول سخن شاعر قدیم ہو نہین

دل عشاق مین کیا شاد ہو سکتا ہے بیگانہ — کل ہو قید ہوا ہی رنجگا زنجیر کی زیبا
بنا جا کر دل اپنا حلقہ گیسوی لیلیٰ مین — گرایا ہی بہ قسمت نافہ آہو کو تاتار مین
لہو ہر رنجہوئی کا شہیدان محبت کا — بہنا کیا ہی تری تیغ فی زنجیر خونریز مین
می الفت کی قابل ہو نہین ہی ساقی بیگانہ — نسای ہین نہ سہ خم مین نہ شیشی مین نہ ساغر مین
جواب نامہ اعمال لکہ رکہا ہی بہی مین — فرشتون کی جو کاہلی ہی کر سکی تیر محشر مین
کہین کیا خاک مین گر کر جو لذت اٹہای ہی — نہ کاہی چین اس طفل کو اغوش مادر مین
مکان جب لامکان اوسکا ہو خط پہنچا کہان اسکا — کہان ہی ای اسی عرش پر مواری کیون
سوئی میخانہ شاید محتسب ای ہیکشو آیا — کہ کف لایا خم می خون اور تر اچشم ساغر مین
اگر یون ہین کری گا شوخ چشمی سادہ رو لیلیٰ — چہپا جائی گا اک دن آبنہ سد سکندر مین
چلا ہی کوچہ قاتل کو خوشی خوشی لیکی خط میرا — خدا جانی کہ کیا لکہا ہی قاصد کی مقدر مین

تلاش رزق مین انسان کیون سرگشتہ پھرتا ہی — عنایت رزق کرتا ہی خدا کیڑی کو پتھر مین
جو ہین اہل صفا کیا کام ہی اونکو تلونسی کی — کبھی اوٹھتی نہ یکمین ہمتی موجین آب گوہر مین
مگر وہ میکش خونخوار آیا جانب گلشن — بہرا ہی باغبان نی خون بلبل گلکی ساغر مین
مکر ترک وطن ہرگز جو اپنی زندگی چاہے — نہین کھمتی ہین رہتی ہین شتر جبتک کہ پھرتا ہی
شب وصلت وہ کرتی ہین محبت ہی عداوت ہی — نہین ہی خط پشت لب بلا ہی زہر شکر مین
ہماری کشتی می ہی کیا نسی کس جگہہ پہنچے — کہ ڈوبی قلزم عصیان مین نکلی جاکی کدھر نیا

اسیر اللہ ہی ہر دم دعا اپنی یہ رہتی ہی
کہ دم نکلی الٰہی الفت ال یسیر مین

یکایک کس بلا حضرت ہوا کی ہو تھا — کہ خم ہی شیشہ مین شیشہ ہی آتی ہو ٹھا — تھر
امیر و نسی کہو یہ لیں کہ خواب و شعر مین — گذر جاتی ہی عمر جو نکی ہی ایک ٹھا — ٹھر
گرایا چاہ مین اخوان نی لیکن یہ نہین سمجھے — کہ ملک مصر کی شاہی ہی یوسف کی مقدر مین
ہزارون مرحلے ہین کون آبلی ہین اور دل ہین — تماشا ہی لگی ہین پھول ہی پھل ہی صنوبر مین
جو مدہین اونکو کیا ہوگا اثر مکنونکی صحبت کا — موافق ہی منافق ہی تری اصحاب پیمبر مین
[illegible] — زمانہ منقلب ہی کچہ کا کچہ ہوتا ہی دم بھر مین
پہنچ جاوی گا اوڑکر مارتک مکتوب شوق اپنا — نہین آتا تو کیا سر خاک پر ہی کبوتر مین
ہلاکت مین جو پڑجاوی غنی جان آفت کو — مقرر پیش و پسکی ہوتی ہی اصحاب کی گھر مین
وہ سرگشتہ ہون میری گور پر چراغ شام کرا دی — رہی تا صبح مثل شعلہ حوالہ جگر مین
ولادہ مرد میدان قیامت ہی ترا لال — گرایا آسمان کی توپ کو جو ایک ٹھوکر مین
لیٹنے ہی رہی لکھی پڑہو نہین عقل جاہل کا — کہ جیسی سادہ رہجاتی ہی کوئی مرد دفتر مین

کسی گل کی تصور نے رولایا اسقدر مجکو
رگ ابر بہاری بن گیا ہر تار سبزہ مین

فراق یار مین کچھ لطف بیخوابی نہین باقی
بجای بادہ بہردی زہر ساقی میری ساغر مین

فقط ہی زندگی تک امتیاز عشرت و عشرت
نہین کچھ فرق زیر خاک و رویش و تو نگر مین

تیری گیسو کا مین دیوانہ نازک طبیعت ہون
عوض زنجیر کی کرتی ہی مجکو موج عنبر مین

پھری گردانش رخسارۂ محبوب سی اکثر
نہ پروانیکو تاب ایسی جان اتنی سمندر مین

لکھا ہی ہمنی بیتابی کا جو احوال نامی مین
ہوا ہی طائر سیماب کا عالم کبوتر مین

اسیر اندیشۂ تربت نہ ہمکو خوف محشر ہی
ہوا ہی خاتمہ بالخیر اپنا عشق حیدر مین

آتی گلشن مین جو ہم آورہوا ئین ہوتین
پتی پتی مین جلاجل کی صدا ئین ہوتین

میکشون کی جو نہ مقبول دعا ئین ہوتین
کالی کالی نہ گلستان مین گھٹا ئین ہوتین

روز محشر تو کنا ہون کا نہ کھٹکا رہتا
یہین ای کاش جمع ہوتی تہین سزا ئین ہوتین

آکی دنیا مین فرشتی بہی گنہگار ہوئے
ہم تو انسان تہی نکیون ہمسی خطا ئین ہوتین

سب شب ہجر مین خاموش جمع ہوتی شب دہل
بولتی مرغ اذانون کی صدا ئین ہوتین

پوجتی صاحب اسلام بہی ہندو کی طرح
یار تری سی جبون مین جو دا ئین ہوتین

باغبان تو نی دم سرد سی روکا مجھی کیون
مہندی تہندی تری گلشن مین ہوا ئین ہوتین

بین جو آیا مین مری ساتھ عدم سی آئین
مین نہوتا تو جہان مین نہ بلا ئین ہوتین

ملک الموت ہی ایسا تہا طبیب و رنہ
تم سی فرقت کی مریضونکی دوا ئین ہوتین

ابر جرگان کو جو مین رخصت بارش دیتا
پانی پانی ابہی ساونکی گھٹا ئین ہوتین

کیا گردون فوج حوادث نی مجھی گھیر لیا
طالعا اونکو جو دو چار بلا ئین ہوتین

بیٹھ رہتی مری مرقد پہ مجاور بن کر
لاکھ مین دو جواو نہین یاد فاتحہ مین ہوتین

لطف کرتا جو وہ عیسی تو نمرتا کوئے
مقبری لوٹتی موقوف قضا نہین ہوتین

تم دکھاتے وہ اگر چہرہ گلگون اپنا
چاک پہولون کی نگاہون مین قبائین ہوتین

تندرستی مری دشوار تھی بی شربت مرگ
لاکھ بیماری فرقت کی دوائین ہوتین

یار کی تیغ کی محراب مین کرتا جو سجود
زندگی بھر کی ادا مجھ سی قضائین ہوتین

صید گہ سی جو مین غیرونکو نکرتا باہر
تیری تیرون کی نہ موقوف ادائین ہوتین

گر درہ کاش دکھاتی اثر رسا اسیر
ہر بگولون کی بیابان مین صدائین ہوتین

کاسۂ فقر لین کلاہ نہ لین
تیری درویش بخت شاہ نہ لین

کب ہو ہمسی کسی کی دل شکنی
ہو دو راہ تو ایک راہ نہ لین

گھر بار ہون تو ہم چمن سی نرے
باغبان ایک برگ کاہ نہ لین

سایہ تیغ کے سوا قاتل
تیری زخمی کہین پناہ نہ لین

ہاتھ رکھہ کر کمر پہ یون نہ چلو
رستے والے عدم کی راہ نہ لین

تیرے گالونسی اونکو گل یاسمیت
دون کی آفتاب و ماہ نہ لین

بولے دربان سی دیکھہ کر وہ ہمین
کیون یہہ شہر مین ہین گھر کی راہ نہ لین

مر ہی جائین دکھائے آنکھ جو یار
دم نہ خنجر نگاہ نہ لین

جنس دل بیچنے کو نکلے ہین
خواہ اسی مول لین وہ خواہ نہ لین

محتسب ہے کہ لوٹتا ہے سبو
اپنے ذمی یہہ ہم گناہ نہ لین

پیر ہو کر فلک کی کیا پروا
نام مسک و دم نگاہ نہ لین

ہم تو دُو بین وہ ناخدا ہو کر
خبر کشتی تباہ نہ لین

خرمن ماہ ہمکو دی جو فلک
وہ غنی ہین کہ برگ کاہ نہ لین

ملک دل سے یہہ حکم ہے اوس کا
کہ خراج اور بادشاہ نہ لین

قلزم عشق ہے عمیق اسیر
آشنا اُن سی کہدو تہاہ نہ لین

پرتو فگن جو چہرۂ ساقی ہو آب مین
عید غدیر خم ہو مکان حباب مین

رخنی کئی ہین اوسکی مژہ نی نقاب مین
بالی کئی ہی یا ورق آفتاب مین

ای اہل حشر مژدہ کہ تکمیل نجات
دن ہو گیا تمام ہماری حساب مین

زاہد نہ طعن کر جو کردن مین شنامے
بنت العنب کا ذکر ہی ام الکتاب مین

رہتی ہین شوق کعبہ ابرو مین جان لب
قصد ثواب کر کی پڑی کس عذاب مین

مقصود کل کا ایک ہی جرعا ہو یا چکور
جو نور ماہ مین ہی وہی آفتاب مین

رہ پوش ہم سی دولت دنیا ہی اسلئے
رہجائی روئی زشت کا پردہ نقاب مین

جل کر ہوا ہون آتش می مین ہون ناتوان
ہلاؤ میری مردی کو اشک کباب مین

ساقی نہ سیر ہون ان مین جو رہائی می ہیون
خم کس شمار مین ہی سبو کس حساب مین

غفلت بھری سنای کی محکم پیام بار
نازل ہمیشہ دن پہ ہر فی وحی خواب مین

ای ملک لکہہ بمقابل ہر بیت ایک بیت
تعمیر ہو مکان مکان کی جواب مین

نالان ہوا تہا مین لب دریا جو ایکدن
انگشت موج رہتی ہی گوش حباب مین

ہی کون لا جواب اسیر زبانی مین جز خدا
تیرا دہن ہی تیری کمر کی جواب مین

دل اپنا تاب جلوۂ جانان نہ لا سکا
پانی ہمیشہ نخل ہو موم ہوا آفتاب مین

لب پر ہے علے کا نام دم نزع ہوا اسیر
اپنی یہی دعا ہی خدا کے جناب مین

شامل ہی گرد کلفت دل کسکی آب مین
ہی ریگ مثل شیشہ ساعت حباب مین

پرتو فگن ہی ابروی ساقی شراب مین
دو ماہ نو کا جلوہ ہی اک آفتاب مین

پیتا ہون می ہزار مین ہوتا نہین ہون اسیر
ہو جرعہ نوش جیسی کوئی تشنہ خواب مین

جتنا کہلای یار غم ہجر کہا سے
دعوت کا ہی طعام نہین یہ حساب مین

مین تہک گیا زبان نکیر مین رک رہی
رد و بدل ہوے یہ سوال و جواب مین

مین ہون جو شہر علم تو یہ باب علم ہے
ہی مصطفے کا قول یہ حیدر کی باب مین

نفرت یہ وصل سی ہی کہ باندہی نہ اونسی تیغ
دیکہی بہم جو عاشق و معشوق ڈاب مین

بی یار تھا جو بیمزگی کا مزا پسند
ڈالا نمک کباب کی بدلی شراب مین

نازک دلون کو قید تعلق سے کام کیا
پائی گل سوار ند یکہار رکاب مین

بیمار زلف و رخ ہون یہی ہی میری علت
گہس گہس کی مار مہرہ پلاؤ گلاب مین

غفلت تجہی دکہائی گی دنیا کی حشر تین
دولت کسیکو ہاتہ لگی جیسی خواب مین

ایمان مرا ہی روی مخطط حبیب کا
ہون امت پیمبر صاحب کتاب مین

اس بیجری ثبات مین غفلت ہی زندگی
کہلتی ہی آنکہہ کچہہ نہین رہتا حباب مین

دل کو مری نہ کیہئی چاہ ذقن سی دور
ماہی کی زندگی ہی وہ جبتک ہے آب مین

مصحف کا دیکہنا بہی عبادت ہی ای اسیر
ناظر ہین روے یار کی داخل ثواب مین

نامہ لکہا ہی وصف رخ ہجاب مین
قاصد روانہ ہو شرف آفتاب مین

دیکھی جو اوسکی قامت دل جو کو خواب مین
گر جا ہی سرو ڈوب مری جوی آب مین

یون چشم تر ہے یاد رخ بیحجاب مین
رکھتی ہین جیسی ظرف گلاب آفتاب مین

مسکن مرا جدا ہے جہان خراب مین
آب گہر صدف مین ہوا ہون حباب مین

ساقی کا عکس خط نہین جام شراب مین
خط شعاع ہی قدح آفتاب مین

تکیے سے ہو علیحدہ مجھ نالہ کش کی قبر
مردی غریب مفت پڑین کیون عذاب مین

توسن پہ ہے سوار جو وہ آفتاب حسن
گردون نہین سماتا ہی چشم رکاب مین

دولت مین چاہیی کہ رہی فقر کا خیال
پیری کو یاد کیجیی عہد شباب مین

آفت ہین کون کون نہین میری قید سے
بیڑی بلا مین طوق پڑا ہی عذاب مین

کم جی کشون کا مرتبہ جمشید سی نہین
ساری جہان کی سیر ہی جام شراب مین

بیمار اوسکی نرگس میگون کا یہ بھی ہے
بیوجہ کچھ ورم نہین چشم حباب مین

دہوؤ جو بال ساحل دریا پہ آکے تم
لہرائین موجین سانپ کی مانند آب مین

سایہ فگن نہین تو نہو سائبان ابر
ہاتہ اپنا سائبان ہی ہمین آفتاب مین

ہر ایک زخم تن سی جواتی ہی بوی گل
شاید کہ تیغ یار بجھے تہے گلاب مین

اوس طفل کی ہی شکل عجب شکل دلپذیر
پڑتا ہی عکس آئینہ آسا کتاب مین

غفلت مری کہائی گی مجھکو جہان کی سیر
کہلتا ہے دور دور کا احوال خواب مین

پچھتا رہا ہون خط عبث اوس ترک کو لکھا
بہیجا ہے کاٹ کر سر قاصد جواب مین

سر کش مین پختہ مغز کی جوہر کہان اسیر
موتی صدف کیطرح نہ دیکھی حباب مین

وہ ہست ہین کبھی خست کو ہمت نہ کام کرین
ملی جو دولت جمشید صرف جام کرین

خدا کرے کہین دیدار کو وہ عام کرین
کہ جا کی طور پہ موسےٰ کو ہم سلام کرین

ضرور کیا ہی کہ وہ تیغ بے نیام کرین
اوٹھائین چہری سی پردہ تو قتل عام کرین

زمین مین آپ ہی گڑ جائے کام مردہ
کرین عزیز تو شرکت برای نام کرین

جنون کا ہی یہ تقاضا کہ مثل شبنم و گل
جو ہنسی صبح کرین ہم تو رو کی شام کرین

یہ آسمان کی ہی خواہش کہ صوت بر گار
جہان سے کوچ کرین ہم وہین مقام کرین

کسی کی ہاتہ وہ سیب ذقن کب آتا ہی
وہ پختہ کار نہین جو خیال خام کرین

اثر دکہانی لگے اب تو نالہاے فراق
یقین ہی وصل کا اولٹا وہ اب پیام کرین

وہ ناتوان ہین اوٹھائی جو ہمکو بزم سی یار
تو گہر سی در تلک آتی ہی آتی شام کرین

لگائین تیغ کہ چہوٹین عذاب سی بسمل
وہ کام آئین جو اسوقت مین تمام کرین

ہر ایک داغ بدن پر ہی شبہہ دینار
فقیر کیون نہ مرے گر وہ ازدحام کرین

مین لکہہ رہا ہون خط شوق کہتی ہین قاصد
یقین ہی یہ کہ یہ محشر تلک تمام کرین

مری لحد مین نکیرین بنگئے تصویر
زبان بند ہی حیرت سے کیا کلام کرین

مریض ہوس رخ و گیسو کی لٹ گئی ایسی
کسی طرح نہ کٹی شب جو دن تمام کرین

ابہی تو خاک کا تختہ ہو صفحہ تصویر
لگا سکے پاؤن مین مہندی جو وہ خرام کرین

کبہی وہ خط بہی جو مجکو لکہین تو بی سیر
ہوالعزیز نہ تحریر و السلام کرین

برا کہین نہ اوسے جو برا کہے ہمکو
بری کرین اوسی تب قصد انتقام کرین

تمام سال تو دشوار ترک می ہی اسیر
ہر ایک ماہ کو کیونکر نہ صیام کرین

رہا باقی نہ مرنی پر تفاوت دوست دشمن مین
مقام صلح کل پایا پہنچکر ہمنے مدفن مین

محبت آشنا کرتی ہین جبتک جان ہی تن مین
کوئی مدفون نہین ہوتا کسیکی سایۂ مدفن مین

اثر دیکھو مری دیوانگی کا سیر گلشن مین
کہ ابر کو ہو سا آیا ہے پتہر بہر کی دامن مین

اثر ہوتا اگر ای باغبان بلبل کی شیون مین
لگاتی مثل اخگر آگ گل کلچین کی دامن مین

بجز سختی نہین مئی ابھی تجہ مین ای قاتل
فرشتون نی مگر گوندہی تہی مٹی آب آہن مین

تہی الفت سی ہین اس میکدی کے جتنی ہین سا
ندیکہا ایکدن ست سبو شیشہ کی گردن مین

سحر تک شام سی مئی صبت نہین بلتی جو سوزش سے
مگر شامل ہی پروانیکے چربی شمع روشن مین

اگر بلتی بہی ہی دولت تو کام آتی نہین اپنے
گہر ہوتی ہین مثل اشک غائب کے کی دامن مین

نہین کچہ خوف انکو تیزی شمشیر دولت سے
نقوش بو ریا سی تن فقیرونکی ہین جوشن مین

کیا غل کر کی ایسا بلبلون نی اوسکو دیوانہ
کہ جائی گل بہری گلچین نے کانٹی اپنی دامن مین

کیا دیر مغان مین ایک بت کا انتظار ایسا
کہ دونون تہلیان تہر اگین چشم برہمن مین

مری دل کو کری کی مضمحل کیا پستی طالع
نکل آئیگا ستم گر کی آخر چاہ بیژن مین

نہین ہی خوف و زرجنگ کچہ اہل شجاعت کو
کہ مثل تیغ اپنی جوہرون سے ہین یہ جوشن مین

نہ پہچانا مجہی دشمن نی بالونکی سفیدی سے
غبار کارواں نے خاک جہونکی چشم رہزن مین

کبہی بانہی کبہی صیادنی بلبل کی پر نوچے
خداوندا نہ آجائی کوئی قابو ی دشمن مین

بقائی روح تک جہگڑی ہین سا قیصر و ایوانکے
نہین لڑتی جو ستر ہی ہون دی ایک مدفن مین

صفت کرتی ابھی تیری مسی لودہ ہونٹھونکی
جو ہوتی تاب گویائی زبان برگ سوسن مین

ہوئی ہین اہل دنیا پیر پر ابتک نہین نادم
اوتر کر آرہا ہی پشت مین خم تہا جو گردن مین

بنا تا ہی مکان منعم عبث برسونکی رہنی کو
قیام روح تو پہلی سمجہلے خانۂ تن مین

دعائے بلعم باعور ہی اللہ فی سن لی
رہی سر گشتہ موسی سالہا صحرای امین مین

حسینو کو اسیر ایسی ہی الفت اپنی دیوانے — حمایل کیطرح پہنی ہوئی پھرتی ہیں گردن مین

مزی جنہین کہ لب خشک و چشم تر کی ہین — وہ پادشاہ حقیقت مین بحر و بر کی ہین

عجیب موی مژہ ترک فتنہ گر کی ہین — قضا کی تیر ہین نشتر رگ جگر کی ہین

جو مرتبی ہین علی کی وہ کس بشر کی ہین — وہ خانہ زاد کہ مالک خدا کی گھر کی ہین

امید زیست بھی ہی خوف مرگ بھی شب ہجر — لٹک رہی ہین ادہر کی نہ ہم ادہر کی ہین

خمیدہ پشت ہی مو ہین سفید ست اعضا — قضا کی دیر ہی سامان سب سفر کی ہین

ہمین تم نزع کی ہچکی لگی ہی ہوش ہین گم — وہ پوچھتے ہین ارادی کہو کدہر کی ہین

شب فراق مین دیکھی جو اپنی موی سفید — ہوئی امید کہ آثار کچھ سحر کی ہین

بجا ہی دیکھہ کی اون ابرؤونکو آدی پیار — یہ نیچے کسی محبوب کے کمر کی ہین

تری دہان و کمر دیکھہ لین تو جانین ہم — بڑی گھمنڈ جنہین تیزی نظر کی ہین

اوٹھین گی غیر سی کیا تیری تیغ ناز کی وار — یہ حوصلے تو ہماری دل و جگر کی ہین

خبر ہے تجکو مریضون کی ای مسیح خضر — غریب شام کی مہمان ہین یا سحر کی ہین

لحد کی خاک نے پایا ہی رتبہ اکسیر — قتیل کس نظر کیمیا اثر کی ہین

بہار باغ مبارک ہو نونہالون کو — درخت خشک ہین مشتاق ہم تبر کی ہین

گداہون پر مرا مہمان ہو شوق سی ای غم — قبول تجکو جو گھر مری جگر کی ہین

حرم ہی کو چہ جانان یہ حج کو جاتا ہے — بڑے ثواب مقدر مین نامہ بر کی ہین

چمن مین ہوم ہی میری قفس مین پہنسی کی — کچھ ایسی اوڑتی ہے گویا کہ پر خبر کی ہین

عبث وجود عدم کی نہین ہی آمد و رفت — تری تلاش مین ہر ہر ادہر ادہر کی ہین

اثر کیا نہ پس مرگ تیرہ بختی کا — چراغ قبر پہ بہی روغن سپر کی ہین

نبی کا معجزہ سبطین کو بھی حاصل ہی
قمر کی طرح سے دو ٹکڑی اک گہر کی ہین

خدا شناس جسی شرغیب کہتے ہین
مری حساب وہ مضمون تری کمر کی ہین

ہماری تازہ مضامین کو دیکھہ باغ نجا
گلون کی انمین ہی خوشبو مزی ثمر کی ہین

ملا وہ نکو تلون کا قصر رنگا رنگ
ستون جسمین زمرد کی در گھر کی ہین

جو بدہین اونکو عداوت ہی حق شناسون سے
عدو علی گا ہی پہل تلخ جسن شجر کی ہین

چھپی گا ہمسی کہان کوئی معنی باریک
اسیر دیکھنی والی ہم اوس کمر کی ہین

شاہی کرون قبول مین ایسا گدا نہین
بہتر مری گلیم سے بال ہما نہین

جز ضعف اور توشۂ راہ فنا نہین
تہ کردہ نان کمر مین ہی پشت دوتا نہین

ابروی یار سے طلب بوسہ ہی عبث
اس کعبہ مین قبول کسی کی دعا نہین

چاہون ابھی تو سانہ صدا کی نکل چلون
زنجیر پا مری مجھے زنجیر پا نہین

کشور سپاہ طبل علم چتر تاج تخت
دل پادشاہ چاہیے موجود کیا نہین

بیگانہ آشنا سی مین ہون ہی محال عقل
بیگانہ کون ہے جو مرآ آشنا نہین

افتادگی اب آئی ہی ایسی مزاج مین
جز خاک تن مین آتش و آب و ہوا نہین

ہون ہر قدم جو گرمی تن سی عرق عرق
ہین دیدہ پر آب مری نقش پا نہین

بی عقل ہین فرار جو کرتی ہین روز جنگ
مرتا نہین وہ جنگ مین جسکی قضا نہین

پستی ہین چھالی کیون صفت دانہ ای جنون
چکر ہمارے پاؤن کا کچھہ آسیا نہین

وہ چشم کیا ہی جس سے رواں ہو نہ غم مین اشک
ماتم مین جو قبا نہ قبا ہو قبا نہین

کشتی ہماری رکھتی ہے طوفان سی کیا خطر
اللہ نا خدا ہے اگر نا خدا نہین

مشتاق ہون تو چاہ زنخدان یار کا — مین مثل خضر تشنہ آب بقا نہین
ٹہری میان شہر وہ دیوانہ کسطرح — جسکو پسند صحبت مردم گیا نہین
کثرت ہی برق وسیل حوادث کی ہر طرف — مورا ئین کسطرح مری خرمن مین جا نہین
واقف ہی سحر چشم سخنگو سی گوش دل — ظاہر ہے یہ کہ کوئی سخن بی صدا نہین

غافل ہون رہروان عدم کیون ای اسیر
عمر روان کی تیز روی مین صدا نہین

عاجز ہین سب غرور کسیکا بجا نہین — آفاق مین خدا کا کوئی دوسرا نہین
عمر روان روان ہے کوئی جاتا نہین — یہ طرفہ کاروان ہی کہ جسمین درا نہین
یا رغریب کا کوئی اوسکے سوا نہین — وہ آشنا ہی جسکا کوئی آشنا نہین
صوفی سی کہدو فہم سی تو آشنا نہین — جامے مین ہر بشر کی ہوا یسا خدا نہین
ای شیخ جا کی جانب کعبہ کرون مین کیا — کیا بتکدہ مین جلوۂ نور خدا نہین
دار العمل سی دار جزا کا ثبوت ہی — ظاہر یہی کہ شرط کوئی بے جزا نہین
مخلوق سب یہ اوسکی ہین الا ہو خواہ لا — اس ہست و نیست مین کوئی اوسکی سوا نہین
منکر رجوع رکھتے ہین جو سوی غیر رب — کیا اونکو یاد جملہ قالو بلے نہین
جبریہ سے کہو کہ ہی ظلم اور عدل اور — تیرا خدا ہے جو وہ ہمارا خدا نہین
ذری ہین کس شمار مین خورشید کی حضور — اوسکے سوا ہمین طلب ماسوا نہین
سمجھی جو اوسمین مجھ مین جدائی ہی بی بصر — دریا سے موج موج سے دریا جدا نہین
موسی سنین کلام شجر کو ذرا بغور — طوطی ہی پشت آئینہ اصلی صدا نہین
سجدہ خدا کو کیجئی کیا خلق کی حضور — منقبول وہ نماز ہے جسمین ریا نہین

ظاہر مین فرق ہی صفت رنگ و بوی گل
ہی اصل ایک کوئی کسی سی جدا نہین
دولت وہی ہی جسکو کہ کہتی ہین ترک حرص
دل ہی غنی تو حاجت سیم و طلا نہین

شدت ہو درد دل کی تو گھبرا نہ ای اسیر
مرتا ہی کب مرض سی وہ جسکی قضا نہین

وصف آئینہ رخ کیجے حیرانی مین
باندہیئی زلف کی مضمون پریشانی مین
یا مژہ خشک تہی یا اب ہی لہو ہمرہ اشک
یا تو خاک اوڑتی تہی یا آگ لگی پانی مین
تیری نقشہ کا ہون عاشق یہ ہی مجہ زار کا قصد
چہپ رہون جا کی کہین موقلم مانی مین
لخت دل خون جگر تک نہین باقی اسی ضعف
کیا کرون دعوت غم بی سر و سامانی مین
صفت اوس آئینہ رخ کی جو لکہنی بیٹہی
کچہ کا کچہ لکہہ گئی ہم عالم حیرانی مین
نہ سمجہہ کفر کو ایمان سی جدا ای واعظ
دیکہہ زنار تو تسبیح سلیمانی مین
کر مشقت جو ہو بوئی گل جنت کی طلب
تازگی روح کی مشکل ہی تن آسانی مین
کبہی درکار جنون مین نہوا اور لباس
عمر کی ہمنی بسر جامہ عریانی مین
شکل اچہی جو تری بانک پنی کی سینچے
نوک باقی نرہی گی قلم مانی مین
صورت شانہ تو سل ہو کسی گیسو سے
ہم سیہ بخت ہین اس سلسلہ جنبانی مین
کر دیا تفرقہ دہر نے یارون سے جدا
ربط باقی ہے فقط زانو و پیشانی مین
سر جہکا کر کبہی وہ ہوتی ہین جو دریا مین وہ بال
سانپ لہراتی ہین موجون کی جگہ پانی مین
استخوان کہائی سک یار کی سانہ نکی ہوا
ہی مناسب کہ طفیلی بہی ہو مہمانی مین
کہدو پیرون سی کہ دل پیر وین دیوانون کو
نا لشی ہو نہ کہین جا کے یہ دیوانی مین
خود نمائی کا جو ہو پنبہ مژہ شہادت مین خیال
دیکہہ مت آئینہ دیدہ قربانی مین

تیغ بی مثل تری ابروی پرخم کی ہی یار
اصفہانی مین یہ خم ہی نہ خراسانی مین

منکر خرق فلک کیلیی ہوتا ہی حکیم
اہرمن دخل ندی قدرت یزدانی مین

شعر تھوڑی ہین غزل مین تو مناسب ہے اسیر
مرتبہ حسن کا گھٹتا ہے فراوانی مین

رہا ہی یاد ابرو مین مجھی شغل فغان برسون
وہ مومن ہون کہ وی ہی مینی کعبہ مین اذان برسون

سبب یہ تہا کہ فرقت مین جیا مین ناتوان برسون
بہت ڈہونڈا نہ پایا موت نی میرا نشان برسون

وہ بلبل ہون رہا دشمن ہمارا باغبان برسون
جلائی آگ راتونکو قریب آشیان برسون

مزہ عشق جوانی کا کوئی جاتا ہی پیری مین
جو زخم اچہا بہی ہوتا ہی تو رہتا ہی نشان برسون

صبا واقف ہین ہم بہی تپی تپی بوٹی بوٹی سی
ہمارا بہی رہا ہی اس چمن مین آشیان برسون

یقین صیاد کو مشکل سی آیا میری الفت کا
کہلا رکہا قفس کا در برائی امتحان برسون

خموشی خوب ہی اپنی وگرنہ ایک نالی مین
رہین گی برہم و درہم زمین و آسمان برسون

نہ کعبہ کا نہ ہمسی دیر کا ہی حال پوشیدہ
یہان ہمنی مہینون عمر کاٹی ہی وہان برسون

قوی سی جلد اہل ضعف مٹجاتی ہین آفت مین
کہ گل جاتا ہی تن رہتی ہین باقی استخوان برسون

نہین کچہ امر اسان عشق اوسکی زلف پیچان کا
ہوا جسکو یہ سودا اوسنی پہنین بیڑیان برسون

جو خط نکلا تمہاری آتشین رخ پر تو زیبا ہی
کری پیدا سمندر آگ روشن ہے جہان برسون

لبان آسیا دل کی وہی باقی رہی نالی
دہائی گو کہ دانتون کی تلی ہمنی زبان برسون

کبہی وہ فاتحہ کو بہی نہ آئی لوح تربت پر
جو ہم آغوش تہی مانند خط تو ان برسون

نہوگا دوسرا ہمسا پرستارا ی خدنگ افگن
کبی مین ہمنی سجدی زیر محراب کمان برسون

تلاطم خیز ہی ایسا اگر دریای اشک اپنا
تباہی مین رہیگا یہ جہاز آسمان برسون

وہ ضعف یہ ہی ناتوانی اسکو کہتی ہین
کیا جب یاد اوسنی ہمکو آہین ہچکیان برسون

رہی جاری ہمیشہ اشک بی تاثیر آنکھون سے
نہ پہنچا منزل مقصود تک یہ کاروان برسون

ہماری شہتیاق وصل کی طول امیدی کہانی ہی
نہوشمہ بیان کہی اگر یہ داستان برسون

نہ آنا تہا نہ آیا اپنی تربت پر سنگ جانان
آمانت کیطرح رکہی زمین نی استخوان برسون

عجب کیا ہی جو انکو رتبہ جمشید حاصل ہی
قدح نوشون نی کی ہی خدمت پیر مغان برسون

قدم تہک جائین گی جسدم تلاش تیغ قاتل مین
یقین ہی سر پہر لیگا صوت سنگ فسان برسون

اسیر اندیشہ اعدا سی ہین عزلت نشین ہم بہی
میان غار ابر آہیسے تہی جیسے نہان برسون

تیغ تو لی ہوئی نکلی جو وہ بازارون مین
ہم بہی ہین جنس شہادت کی خریدارون مین

ایک عیسی بہی ہین اوس چشم کی بیمارون مین
ایک یوسف بہی ہین لفنگی گنہگارون مین

وہم محشر مین ہوئی جب تری آمرزش کی
بیگنہ مل گئی چپ چپ کی گنہگارون مین

کچہ تو انصاف پرائی ہی طبیعت اونکی
کہ دراندازچنی جاتی ہین دیوارون مین

کبہی مژگان کی کبہی ابرون کی یاد رہی
نکلے تیرون سے تو ہم گہر گئی تلوارون مین

اعتماد اپنی عناصر پہ ہو کیونکر ہمکو
ایک سکا ایک مخالف ہو جب ان چارون مین

گو مکدر ہین مگر درد تہ جام کیطرح
لطف اوٹہتا ہی جو ہم بیٹہتی ہین یارون مین

گشت کرتی ہو جو تم گشت مین پڑتا ہی شک
روز چل جاتی ہی بندوق زمیداروں مین

تیر سی توڑ سوار کہتی ہی مظلوم کی آہ
رخنی کرتی ہی یہ فولاد کی دیوارون مین

جتنی قاتل تہی مری بعد ہوی سب بیکار
توڑ تبرون مین نہ اب باڑہ ہی تلوارون مین

امی زندون مین تو اولٹو رخ سیمین سی نقاب
کچہ تصدق بہی ہو تقسیم گرفتارون مین

کیا چھپاتا ہی مری خون کو امی تیر نگن
ہی مری خون سی سرخی ترسی فارون مین

غم نہین بند جو دربان نے دربار کیا
جھانکنی کیلیے روزن نہین دیوارون مین

خوگر غم کو زمانی مین خوشی سی کیا کام
عید کی دن بہی محرم ہی گرفتارون مین

ہاتہ آیا ہمین فردوس نہ دوزخ دم حشر
بیگناہون مین نٹہری نہ گنہگارون مین

لڑکہڑاتی ہین قدم کیون رہ دین مین اوسکے
زاہد خشک تو ساقی نہین میخوارون مین

کسکی آنکہین نہین دیدار بتان کی طالب
سیکڑون نارنظر اولجہی ہین نارون مین

نہین برسا جو یہ ابر مژہ تر امسال
جنس کا قحط ہی ٹہرتا ل ہی زارون مین

تیری وحشی گئی ہستی سی عدم کو عریان
وہ ہمیان ہو کی ہار خت بدن خارون مین

فکر دنیا غم دین پاس احبا سہر دوست
اتنی کامون پہ بہی ہم ٹہنہری ہین بیکارون مین

غسل دریا مین بہی ہی ابر دمی جانان کا خیال
گہیر لین آکی نہ موجین مجہی تلوارون مین

روح فرہاد سے شاید ہو ملاقات اسیر
روز اتنے لیے پہرتا ہون مین کہسارون مین

کیا کرون اشک اگر صاحب تاثیر نہین
طفل سے ہو جو خطا لایق تعزیر نہین

نہ پڑہی یار تو اوسکی کوئی تدبیر نہین
ورنہ مکتوب ہمارا خط تقدیر نہین

بہاگتی ہین تری بولی سی جنگل مین غزال
ہمہمہ شیر کا ہے نالہ زنجیر نہین

قبضہ حیران ہون ہو ساری جہان پر کیونکر
بڑہ کی وہ ہاتہ سی قاتل تری شمشیر نہین

کمر آئی نظر اوسکی تو کسی دل پہ ہو نقش
شکل نادیدہ کبہی قابل تصویر نہین

ای جنون ہمکو درختون کی بہی قسمت نکلی
بید مجنون ہے مگر پاؤن مین زنجیر نہین

ستم چرخ کی شاکی ہین عبث مردم دہر
حکم سلطان ہو تو جلاد کی تقصیر نہین

وحدہٗ خلد مریدون سی عبث کرتا ہی
خود گلستان جنانہین گندر پیر نہین

آب غربال سکے مانند نکل جاؤن گا
سدرہ جوش جنون مین بھی زنجیر نہین

کہین دشمن ہو زبان میری اوسی دی گی جواب
دور کی جنگ مین بیکار یہ شمشیر نہین

چاہی گوشہ نشینی مین ترنی لف کی یاد
گھر ہی بازار جو دروازے مین زنجیر نہین

جبکی بیٹھا جو مین اوس در پہ تو دربان نی کہا
چلیی اوٹھیی یہ زمین آپ کی جاگیر نہین

ایک ہی اصل ہی یہ کبر یہ نخوت کیسی
مین اگر خاک ہون تو آپ بھی اکسیر نہین

بارہا ہمنے حسینون کا مرقع دیکھا
تیری سی شکل نہین تیری سی تصویر نہین

اذن لی پیر مغان سی تو یہان داخل ہو
شیخ میخانہ ہی یہ کعبہ کی تعمیر نہین

دہن شکوہ نہ کھول ای رگ گردن دم ذبح
تیغ ہی کند ہی جلاد کی تقصیر نہین

کو رباطن کو مری شعر کی کیا قدر اسیر
چشم خفاش مین خورشید کی تنویر نہین

نالہ دل مین مری کوئی تاثیر نہین
توڑ مین تیر کہ یہ کاٹ مین شمشیر نہین

آفت دہر سے خالی کوئی تعمیر نہین
گوشہ دامن بیجز خانہ زنجیر نہین

راست قد دشمن ہوئی ہین جو زمین مین لاکھون
کون سی گور ہے جو ترکش پہ تیر نہین

مرگ کی بعد خیالات جہان سی کیا کام
یہ وہ ہی خواب کہ جسکی کوئی تعبیر نہین

اہل رفعت مدد غیر سی رہتی ہین بری
شمع مہتاب کو کچھ حاجت گلگیر نہین

کیا گلہ ہی ذکری بات جو وہ غنچہ دہن
دہن تنگ مین گنجائش تقریر نہین

جان بری الفت گیسوی سیہ مین ہی محال
سانپ لپٹا ہی مری پاؤن مین زنجیر نہین

ہون وہ طایر کہ ملی بی پر و بالی مین بہی پر — کس جگہ جسم مین پہنچا کہ وہان تیر نہین
خواب غفلت سی ذرا کہول مسافر انکھین — شب کٹی صبح ہوئی کوچ متا خیر نہین
خط رخسار چہپاتی ہو عبث عاشق سے — کاغذ زریہ نہین نسخہ اکسیر نہین
تسی کیا دون مین مہ چہاردہم کو نسبت — ایسی ابرو نہین یہ زلف گرہ گیر نہین
اتبو اوس قید مین لایا ہی مقدر کہ جہان — آب شمشیر نہین دانہ زنجیر نہین
ہاتہ اٹہاتی ہین دعا کو مگر اتنا ہے یقین — قابل محو ہمارا خط تقدیر نہین
اہل حیرت کو ہی کیا عشق مجازی سی غرض — گل کی مشتاق کوئی بلبل تصویر نہین

سیر میخانی کی زہاد کو لازم ہے اسیر
خلد مین ایسی کوئی قصر کی تعمیر نہین

لب پر جز تذکرہ زلف گرہ گیر نہین — پیچ کچہ جسمین نہو یا وہ تقریر نہین
کیا وہ سینہ ہی جو سینہ ہدف تیر نہین — کیا وہ گردن ہے جو گردن پہ شمشیر نہین
نامہ بر حال جو دیکہا ہے زبانی کہنا — خون رو تا ہی قلم حاجت تحریر نہین
ای برہمن جو سنین بت ابہی دل بانی ہو — بانگ ناقوس مرا نالہ شبگیر نہین
ہون وہ مقتول کہ قاتل سی ہے الفت مجکو — آب خنجر سے لہو کب شکر و شیر نہین
راستی ساتہ تواضع کی ہی انسان مین ضرور — ہی کمان حملہ مین بیکار اگر تیر نہین
یہی تیزی جو زبان کی ہی تو بندہ کی سلام — قطع الفت کی لیی حاجت شمشیر نہین
دل نہ دیتا تو بلاؤن مین نہ پہنستا ایسا — میری تقصیر ہی کچہ آپ کی تقصیر نہین
دیکہہ تو بزم حسینان کو مصور چلکر — کون سی شکل ہے جو قابل تصویر نہین
الفت قید نکلنے نہین دیتی باہر — تیری وہ یوسف کو کچہ حاجت زنجیر نہین

ذبح ہو جاؤن گا آنکھین تو ملا ای قاتل
نگہہ ناز تو ہی پاس جو شمشیر نہین

کون دنیا مین ہی دل جسمین نہین تیری جگہ
تجکو رہنی کی لیے حاجت تعمیر نہین

دوڑکر خود مری آغوش مین آتی ہین حسین
کون کہتا ہے مری آہ مین تاثیر نہین

گالیان لکھہ کی نہ کہلاؤ زبان کو کہولو
کام تقریر کا ہے حاجت تحریر نہین

باغبان ہون وہ سیہ بخت کہ گلشن مین مرے
شام سوسن کی سوا صبح طباشیر نہین

شوق رہبر ہی تو چل جلد زیارت کو اسیر
ہند سی دور بہت روضہ شبیر نہین

مردہ نہ یون دبا کوئی دشمن نہین ہون مین
تیرا ہی ایکبارہ تن ای زمین ہون مین

مذہب ہی عشق عاشق روئی حسین ہون مین
کس کی مزار مین ہون ہت کہ برہمن نہین ہون مین

فرقت مین ایک ہی مری ہستی و نیستی
ثابت یہ خود مجھی ہی کہ گویا نہین ہون مین

یارب یہ کسکی سجدہ درکا ہی اشتیاق
ہر ذرہ آفتاب سر پا جبین ہون مین

جوہر نکر مجھمین ذرا بھی نہین رہا
آگی تو آسمان تہا یہ مین ہون مین

سینی سی سینہ لب سی نہوتی تھی لب جدا
قدرت خدا کی ہی کہ کہین تم کہین ہون مین

گھر سی نکل کی کیا مجھی پہر نیکی ہو امید
اسیر گرفتہ ہون نہ قفس و نہ بین ہون مین

دیکھونگا وہ کم سے نہ مجھہ خاکسار کو
وہ خاک ہون کہ سرمہ عین الیقین ہون مین

غصہ مین ہی جو اوسکی مژہ مجھسی پوچھی
جوہر شناس خنجر چین جبین ہون مین

کیا پہنچی دست شوق تری ہاتہ پاؤن تک
دامن تراہون مین تری آستین ہون مین

قابل نہین جہیم کی بہی فعل زشت سی
اعلی کیا ہی مجکو نہ ادنی نصیب نے

مُنہ ہی مرا کہ طالب خلد بریں ہون مین
بالای آسمان ہون نہ زیر زمین ہون مین

ہی تنگیٔ جہان سی کسی انجمن کا لطف
اتنی جگہ نہین ہی کہ خلوت نشین ہون مین

ہوتا ہون بدگمان تو یہ کہتا ہی نامہ بر
خط دو کہ جبرئیل کیصورت امین ہون مین

اسباب خانہ ہی تو خم و ساغر و سبو
وہ گھر شرابخانہ ہی جسمین مکین ہون مین

ظاہر مین ہون مقیم تو باطن مین ہون رواں
دریا ہی یہ زمانہ تو کشتی نشین ہون مین

لیلی کی ساتھ ہوتی ہین مجنون کی تذکری
اللہ ری اتحاد جہان تم وہین ہون مین

ٹہر کر کوئی زمانی مین اس سی نہین رفیق
تقدیر میری ساتھ ہی میری کمین ہون مین

بسمل کی ہچکیان ہین کہ میری سوال اسیر
مجروح خنجر لب نان جوین ہون مین

فکر توصیف دہن مین شعرا رہتی ہین
روز مضمون نئی غیب سی آ رہتی ہین

صورت سبزۂ بیگانہ ہین اس باغمین ہم
سب مین رہتی ہین مگر سب سی جدا رہتی ہین

قطع امید عطا ہی مری مذہب مین گناہ
ہاتہ شل ہو کی بہی مصروف دعا رہتی ہین

صائم الدہر جو ہین انکو ہی کیا فکر معاش
سالہا سال یہ مہمان خدا رہتی ہین

کب توجہ نہین اوس ابرو پہ خم کی طرف
رو بقبلہ صفت قبلہ نما رہتی ہین

خاک ہوتا ہے رہ عشق مین اکسیر بقا
جو بگڑتی ہین یہان کچہ بنا رہتی ہین

تنگ آیا ہون مین افلاس مین مہمانون سی
استخوان تن مین نہین گرد ہما رہتی ہین

منزل ہر سی ہر دم ہین یہ آماجہ کوچ
کان اپنی طرف بانگ درا رہتی ہین

خون پیا داغ سہی صبر کیا کچہ نہ کہا
خوش رہین ہمتی اب بہی رہا رہتی ہین

کذب دعوی یہ نہین حال مہ نو ہی دلیل
جتنی ناقص ہین وہ انگشت نما رہتی ہین

ہر شب ہجر کو کرتا ہون مین مرکی سحر
روز ہنگامی قیامت کی بپا رہتی ہین

بت ہین آزردہ تو ہون ہنسی سے اللہ تو خوش
تبکدہ ترک کیا کعبی مین جا رہتی ہین

ای اجل کر نہ کرم اونپہ جو تجھسے ہین نفور
لی خبر اونکی جو چینی سی خفا رہتی ہین

فرش مخمل پر امیرونکو مبارک رہی خواب
خار زارون مین ترے آبلہ پا رہتی ہین

صحبت اہل فنا انکو خوش آتی ہی مگر
گھر جو تکیے مین بنا کر فقرا رہتی ہین

آمد یار کی مشتاق نہین کونسی راہ
منتظر دیدۂ نقش کف پا رہتی ہین

چشم نرگس ہی نہین طالب دیدار تری
کان پھولون کی بہی مشتاق صدا رہتی ہین

پوچھتی کیا ہو تپا آئینہ رخسارون کا
دل عاشق مین یہ ارباب صفا رہتی ہین

میری نالی ہین ستون خیر ہی اتنی ورنہ
ہفت افلاک زمین پر ابہی آ رہتی ہین

چشم انصاف کشادہ ہی ہماری ایسے
گوش دل منتظر دخل بجا رہتی ہین

تعزیہ خانہ ہی کہتی ہین جسی کو بچہ عشق
جو یہان آتی ہین مصروف بکا رہتی ہین

واہ کیا صاف طبیعت ہین قدح نوش اسیر
ہم انہین لوگون کی خاک کف پا رہتی ہین

پھنس گئے خط ذقن کی چاہ مین
غوطے کہائی آب زیر کاہ مین

کیا کرم ہے ایک ہین اچھی بری
آپ کی سرکار عالیجاہ مین

وہ سیہا ہو جو کی تمنے نظر
جان ڈالی مرغ بسم اللہ مین

بوریی سے ہاتہ بہرا و نچا ہی تخت
فرق کتنا ہی گدا و شاہ مین

ہون وہ منصف توڑ ڈالون اپنی پاؤن
ہو اگر پامال کانٹا راہ مین

حاجیو اوس سرو قد کی یاد ہے
رکن اعظم حج بیت اللہ مین

سانتے ہین عاشق ہزارون سنگے سر
آستے ہین کسکے علم درگاہ مین

بند کرے آنکھہ چل سوی عدم — ہے کہین تجخانہ او بخارا ہ مین
عشق لایا آنسوؤن کو سوے چشم — کاٹ کر دریا گرایا چاہ مین
کعبے چلتا ہون پر اتنا تو بتا — میکدہ کوئی ہے زاہد راہ مین
اہل حق بھی ہین یہان پست و بلند — چرخ پر عیسے ہین یوسف چاہ مین
ای فلک دے قبر تو ہمکو وسیع — عمر گذری خانہ کوتاہ مین
ابتو ہی رو پوش وہ خورشید رو — دیکھیے آئی نظر کس ماہ مین
دل جلائے کیون نہ وہ چاہ ذقن — معدن گوگرد ہے اس چاہ مین
طرفہ عریانی مین پایا ہی لباس — تن چھپا رہتا ہے گرد راہ مین
منہ چڑہی گا کیا رقیب حیلہ جو — شیر کی جرات ہی کب روباہ مین

مہربان وہ بت ہوا ہمپر اسیر
شکر ہے اللہ کے درگاہ مین

کمی نہ ہاتہ جو اوسکی کمر تو عیب نہین — ہماری قبضہ قدرت مین دست غیب نہین
مقام فکر ہی نیرنگئی ریاض جہان — وہ کون غنچہ گل ہی جو سر بجیب نہین
وہ بت ہی صاف کہ ہمسی خفا خدا جانے — بجز خدا کوئی دانای حال غیب نہین
ری کو جامہ میسر اگر نہین تو نہو — برہنگی پی شمشیر کوئی عیب نہین
اری دل کو مصائب کی تاب ہو کیونکر — خباب شیث نہین حضرت شعیب نہین
مارہا ہی مجہی دل وہ باغ بیرنگی — جہان بہار شباب و خزان شیب نہین
ما ایک شکل بد و نیک دوست دشمن سے — وہ آئینہ ہی یہ دل جنمین رنگ ریب نہین
ار سینہ ہی یا تختہ بہشت برین — در بہشت برین ہی یہ چاک جیب نہین

وہ بی دہن محفل ہی آج گرم سخن
سنین وہ جسکو یقین صدای غیب نہین

لیئی یہ دست جنون نی لباس کی لتی
کہ آستین نہین دامن نہین ہے جیب نہین

ولیل رنگ شرافت ہی اس چمن مین یہی
پہٹی لباس پہ خندان ہین گل تو عیب نہین

ہنر ورون کو مبارک رہی عرق ریزی
ہنر ہمین کوئی آتا نہین تو غیب نہین

اسیر رفعت معنی اگر نہین تو نہو
ردیف پست نہین قافیون مین عیب نہین

بلائین لاکھہ شب ہجر مین یہان آئین
شکایتین نہ کبھی اوس سی درمیان آئین

فلک پہ جائین جو آہین یقین نہین آتا
کہ رک کی دل سی کئی جایتہ ناز بان آئین

مریض عشق کو ایسا خیال وصل رہا
تپیین جو ہجر مین آئین تو تو امان آئین

کمند جذبۂ دل کیا جنون مین کام آئی
کہ کوہ قاف سی پریان کشان کشان آئین

سنی جو خلد مین حورون نے اوسکی حسن کی دھوم
خدا سے اذن لیا زیر آسمان آئین

تصور رخ وگیسو مین جب کئی نالے
کبھی سیاہ کبھی سرخ آندھیان آئین

شہید ناز ہین کس مست کی یہ شیشہ رمی
کہ بسملون کیطرح انکو ہچکیان آئین

کہلی نہ گل کوئی تازہ یہ ڈر ہی بلبل کو
چمن کا روز بد تا ہی باغبان آئین

گرائی آہ نی بجلی بہائی اشک نی سیل
جہان گیا مین نئی آفتین وہان آئین

کیا یہ خانۂ زندان مین میری قید کو طول
بلا مین طوق پڑا تنگ بیڑیان آئین

لرز گیا دل نازک کلام واعظ سے
عجب مہیب صدائین دم بیان آئین

بزنگ ماہی بی آب اوسکا دل تڑپا
نظر جسی تری بالیکی چہلیان آئین

کرین جو کام جوانونکی پیر کیا ممکن
کہ دست و پا مین گئی قوتین کہان آئین

اسیر آج ہے بہر عیش باغ کا میلا
چلو چلو کہ حسینون کی ڈولیان آئین ۴

کرین اشعار موزون اوسکی وصف قد موزون مین
بلندی شاعرونکو ہو اگر درکار مضمون مین

پھنسا ہی دل مرا جاکر کسیکی زلف شبگون مین
جنونکی جوش نے زنجیر ڈالی پای مجنون مین

پھرا ہون عالم وحشت مین برسون کوہ و ہامون مین
رہا ہون اشتیاق صحبت فرہاد و مجنون مین

سواد فہم کا پردہ پڑا ہی چشم حاسد پر
کریگا موشگافی کیا مری چوٹیکی مضمون مین

تری خال رخ گلرنگ سی تشبیہ دی ہمنے
زیادہ کسطرح نشہ نہ ہولالی کی افیون مین

زمین مین گاڑتی ہین سیم زر بیفائدہ مسک
عبث کرتی ہین اپنی گنج داخل گنج قارون مین

ہلو بات جنونمین بھی بیشتر یہی فقط ایذا
ندیکھی ایکدن زنجیر پای سید مجنون مین

کیا ہموزن گلشن مین جسم اوسکی قد موزون سے
ہوا قمری کو سکتا سرو کی مصراع موزون مین

دکھا دو اپنی اپنی ظرف کی اے می کشو وسعت
پیو پیر بہر کی می پیمانہ خورشید گردون مین

چلی کچھ تیز تحسین کی ہوا تو رنگ اڑ جاوے
نزاکت سی نزاکت ہی مری گلہای مضمون مین

سنگ جانان سے کیونکر دین کسی اہو کو نسبت ہم
تفاوت ہی بڑا اگا وزمین و شیر گردون مین

یہ آنکھین جل رہی ہین اب نہین ہین نام کو آنسو
بنا دیکھو تماشا اوڑ رہی ہے خاک جیحون مین

مکان یاد تھی جتنی ہوئی ہوگی مکان آخر
نہ کوئی طاق کسری مین نہ ایوان فریدون مین

جنہین اہل نظر مین سب رات کو انجم سمجھتے ہین
یہ رخنی میری تیرہ سی ہین سقف گردون مین

خنا گلزار سنگلو اکی بسو نے اسی کیا حاصل
ڈبولی او نگلیو نکو اپنی اے قاتل مری خون مین

مقام عافیت پایا جو خم مین عیشہ رہنی سے
یہ تبری فیض سی مے سی تھی فقط عقل فلاطون مین

درازی اپنی کہلائی یہ کسکی دست وحشت نے
کہ جاؤن سی نہ اوون چاک ہین یا مان ہا مون مین

اسیر امید عشرت آسمان سی سخت بیجا ہی
فقط یارونکو دہوکا ہے گمان مے جام وارزون مین

کوئی میخانہ ایسا ہی کہان اس دور گردون مین
بہار ہی دہ مستی تمہاری چشم میگون مین

خمار الود ہون کیونکر نہ مے کش ربع مسکون مین
شراب عیش ای ساقی نہین مینای گردون مین

ہماری خون نی کیا رنگ مقتل مین دکہایا ہے
کہ عالم شاخ مرجان کا ہی اوسکی تیغ پر خون مین

عنایت کوئی کر مینای مے ہمکو بہی ای ساقی
خم و پیمانہ ہین قابو نی جمشید و فلاطون مین

ترقی تجکو ہر دم ہی وہ ہر روز ایک صورت پر
مقابل مہر کیا ہو تجسی حسن روز افزون مین

بجائی دل نی نی لیکن نہ پہنچا اوسکی گیسو تک
یہ افعی ہاتہ آتا کچہ اثر ہوتا جو افسون مین

کیا گردون نے میری اختر طالع کو پست ایسا
ہوا اک اور درہم جاکی داخل گنج قارون مین

کلام اللہ شاہد ہی کہ قدر نظم بالا ہی
ترددہ کیا ہی بسم اللہ کی مصراع ہیزون مین

کسی دل مین اثر پیدا کرے تو ہم گدا جانین
تکلف کیا عمل پائی جو سلطان ربع مسکون مین

زمین دشت دریا ہی یہ مجنون وحشی کی روانی ہے
کہ جادی موج دریا بنکی چل نکلی ہین ہامون مین

نہین بی لخت دل آنکہون مین جو آنسو بلکتی مین
کئی یاقوت بہی شامل ہین سلک در مکنون مین

تصور اوس کمر کا بسکہ وقت فکر باندہا ہے
زیادہ بال سی ریکیان ہین سیر مضمون مین

چڑہین ای چرخ قبر کوہکن پر بیستون شیرین
مناسب تربت مجنون ہی ظل بید مجنون مین

روانی دیکہہ تو خون سر فرہاد کی شیرین
یہ سرعت اور یہ گرمی کہان خسرو کی گلگون مین

گدا سلطان نہون دنیا مین کیونکر اوسکی سایہ سے
ہمارا رہنما ہی تیری سایہ نخت ہمایون مین

عجب کیا ہی اگر بنجای دامن منقل آتش
جلن ہی بڑہ کی اخگر سی مرے قطرہ خون مین

ہنسی کیا کیا سمجہکر اوسکو کشت زعفران لیلے
ہمارا رنگ رخ ہو صرف اگر تصویر مجنون مین

نہ کیونکر شاد ہو بازیگر مضمون سخی دل میرا
سمائیگا مرا مضمون تنگ چشم در مضمون مین

کیا تبری قد موزونکی آکی اوسکو ناموزون
نکالین ذہنی شاخین ہونگی مصراع موزون مین

سر مو لکھہ سکی کوئی اسیر اسکو یہ کیا ممکن
سیہ تختی کی نختی ہون جن وصف لف شبگون مین

امید وصل ہے دل ہجر مین ہلاک نہین
بہت قریب ہی عیسی اجل سی پاک نہین

بشر نہین جسی اندیشہ ہلاک نہین
وہ کون خاک ہی جسکا مآل خاک نہین

وہ کون مست ہی کلفت سی جو ہلاک نہین
سوای دود خم آسمان مین خاک نہین

کمال آج حسینونکی سرخ سرخ ہین آ
مری لہو کا تو مہندی مین اشتراک نہین

خیال وصل حسینون سی اور ست تہی
خرید جنس کا سودا گرہ مین خاک نہین

یقین نہین ہی تری زہد کا ہمین زاہد
قسم تو کہا کہ تجھی دخت رز کی تاک نہین

بری گناہ سی کیونکر رہین یہ دولتمند
شراب خانہ مین دامن کسی کا پاک نہین

جو تپ بہی آئی عیادت کی ہی امید کسی
ہماری اونکی وہ اگلا سا اب تپاک نہین

نگاہ بھر کی اوسی کوئی آنکہ کیا دیکھے
کہ آفتاب ہی وہ روی تابناک نہین

فدا ہین اوسپہ سب اہل مین و اہل فلک
کہ ہر کو طلعۂ رو خنا فداک نہین

علی کا نام ہی سلمان صفت جو ورد زبان
وہان شیر مین بہی ہشت ہلاک نہین

ہین ایک دیدۂ مادر مین طفل خرد و بزرگ
گدا و شاہ مین کچہ فرق یہ خاک نہین

عجب نہین ہی گنہگار آدمی ہین اگر
یہان تو آکی فرشتی خطا سی پاک نہین

صفای ساعد سیمین کو کیا کوئی دیکھے
کہ آستین مین تری پیرہن کی چاک نہین

لٹک ہی ہین ستارونکی سیکڑون انگور
سپہر کیا ہے اگر دار بست تاک نہین

جدا جو تجھسی ہون عاشق ابھی فنا ہو جائین
بجور کا یہ دوا سے مین انھکا ک نہین

پہرا رہا ہی فلک کیا سمجھہ کی سے میرا
بھنور نہین ہی بگولا نہین چاک نہین

دبی نہ سامنی فرعون کی کبھی موسے
خدا تھی باک ہی جسکو کسی ہی باک نہین

ضرور کیا ہے بھانہ سوار ہو آؤ
کھلی ہی راہ کسی وقت بند ڈاک نہین

پی سواری شاہ جنون بنی ہی سڑک
عبث اسیر گریبان مین اپنی چاک نہین

کام پارسا کا یہ ارباب نظر کرتی ہین
دیکھہ لیتی ہین جو آہ ہمکو تو زر کرتی ہین

رو کی فرقت مین اک شام سحر کرتی ہین
زندگی عین تلاطم مین بسر کرتی ہین

اشک موقوف کوئی دیدۂ تر کرتی ہین
گنکی تاری شب فرقت مین سحر کرتی ہین

یاد ابرو مین وان اشک اگر کرتی ہین
دامن تیغ کو لبریز گھہر کرتی ہین

کچھہ دو شاسی نہین کام کہ ہین پختنے
ایک کملی مین ہم اوقات بسر کرتی ہین

منزل دہر نہین ہمسفر و جای قیام
تم چلو یا نچلو ہم تو سفر کرتی ہین

چشم عبرت ہو تو مردی نہین کم وعظ سی
مرگ اک دن ہی یہ زندونکو خبر کرتی ہین

کچھہ نہ کہاتی ہین پیتی ہین تمہاری عاشق
ہجر مین کام فرشتون کا بشر کرتی ہین

ہی یہان جای غذا خال رخ یار کی یاد
ایک دانی پہ ہم اوقات بسر کرتی ہین

دیکھنا غیر کا کیسا کہ ہم اونکی در سے
چھپکے نظارۂ خورشید و قمر کرتی ہین

بسکہ اخفای محبت ہی ہمین مد نظر
اپنی دل سی ہی نہان داغ جگر کرتی ہین

نور وحدت سی ہوئین جیسی آنکھین روشن
تو ہی آتا ہی نظر جسکو نظر کرتی ہین

ہی بجا بر ہمنو سخت اگر تمکو کہین
بت جو خاموش ہین اللہ کا در کرتی ہین

راہرو دونون ہین زیادہ ہون یا تر دامن
یہ تری کا تو وہ خشکی کا سفر کرتی ہین

دل تمہارا نہ پسیجی تو عجب کا ہی مقام
یہ وہ نالی ہین کہ پتھر مین اثر کرتی ہین

صرف زر کرتی ہین تعمیر عمارت مین جو لوگ
اونسی پوچھو کہ کسی دل مین بھی گھر کرتی ہین

کم یہ کاندھونکی فرشتی نہین ہر کارون سے
میری احوال کی روزاد سکو خبر کرتی ہین

استخوان پسکی جو سرمہ ہون تو ہون کیا پروا
پھر گئی آنکھ اد ہر کب وہ نظر کرتی ہین

کام کیا تنگی عالم سی فقیرون کو تری
جھونپڑی مین بھی فراغت سی بسر کرتی ہین

پیچ و تاب دل عشاق تماشا ہی اسیر
یہ کبوتر وہ نہین ہین جو کمر کرتے ہین

اعضای بدن یہ ٹوٹتی ہین
گویا کہ تپنچی چھوٹتے ہین

می کچھتی ہی خوشے ٹوٹتی ہین
توبہ کی نصیب پھوٹتی ہین

لکھتا ہون جو خط مین حال گریہ
قرطاس پہ حرف پھوٹتی ہین

ہوتی ہین سبک جو ہین گرانبار
رہزن بھی تو اب لوٹتی ہین

ہوتی ہین جو میری پاؤن زخمے
کانٹون کی پھپولے پھوٹتی ہین

رندونکو ہی شغل دزدی مے
میخانونکی قفل ٹوٹتی ہین

ہی حوض یہ چشم دل خزانہ
فوارے مژہ کی چھوٹتی ہین

مردون کی لحد پہ چل کی مغرور
مزدور ہین کوٹھی کوٹتی ہین

تا چند یہ صحبت تن و جان
جگ ایسی ہزارون ٹوٹتی ہین

وہ وادی عشق ہے کہ جسمین
جی شیر دلون کے چھوٹتی ہین

حداد پنہاسے مجکو زنجیر
کیون آہن سرد کوٹتی ہین

دنیا مین لٹا کی ہم نے گھر اپنا | عقبی کا تو اب لوٹتی ہین

ہم دام اجل مین ہوتے ہین قید
احباب اسیر چھوٹتی ہین

کچھ جدا نور علے نور و احمد مرسل نہین | ایک کو دو کس طرح سمجھون کہ مین اول نہین
دیکھہ اے دل مطلع کونین ہی کیسا دو لخت | مصرع ثانی سی ربط مصرع اول نہین
شعر تر ہے کر اشک افشان کس لیی ہین اہل درد | میرا دیوان ہی ابو مخنف کا یہ مقتل نہین
ہجر ساقی مین بھی کیونکر نہو خوف ہلاک | اژدہا کہسار سے آیا سیہ بادل نہین
ہمرہ رخ خال کی نقطون کا بھی لکھا ہون وصف | صورت فیضی مری تفسیر کچھ مہمل نہین
مین یہ سمجھا روشنی مین شب کو نکلا جو اسیر | غول مشعلچی چراغ غول ہی مشعل نہین
پستی طالع پہ میری رو رہا ہی اسقدر | بحر تقویم منجم نہر ہی جدول نہین
کاٹ ڈالون سر کہ ہو مطلق زوال درد سے | درد سر کیوا سطے درد سر صندل نہین
ہجر کی شب میری آنکھون سی جو انسو ہین رواں | مشک پانی سی بہری ہی تکیہ مخمل نہین
تیری تیغ امتحان کی کون کہا سکتا ہی رخم | مرد اس میدان کا جب جوہر اول نہین
ہی جو معشوق اسکو ہی عاشق کی صحبت سے گریز | سیمان طاؤس کی گھر مین کبھی بلبل نہین
دشت غربت مین وہی اہل وطن کا ہی خیال | سایہ میری آدمی کا کس جگہ جنگل نہین
داغ دل موجود ہی نان سفر در کار کیا | پاؤن مین چھالا ہی پانی کی اگر جھاگل نہین
بادہ کش ہون کیون مجھی دعوت مین کہتے ہی طلب | گھر مین قاضی کی تو می کی ایک بھی بوتل نہین

ثابت اتممت علیکم نعمتی سی ای اسیر
جز علے کوئی وزیر احمد مرسل نہین

کون ایسا حسب و نسب ہی جسپر یہ عقدہ حل نہین — جسکا ثانی ہو خدا کی ذات وہ اول نہین
کب تمہارہ کب خدا ای احکم الحاکمین — آخر آخر نہین یا اول اول نہین
غیر کا احسان اوٹھاتی ہین کوئی اہل صفا — دل وہ آئینہ ہی جسکو حاجت صیقل نہین
نالی کرتا ہون نہین ہی غم کو آنکھو مین نم — ہی عجب بجلی چمکتی ہے مگر بادل نہین
انقلاب دہر ظاہر ہی عیان تغیر حال — آج جو ہی کل نہین ہی وہ کل نہین
چہرہ روشن چھپاتی ہو عبث دہن سی تم — شمع ہی فانوس مین پر آنکھ سی اوجھل نہین
گھر پر آا کر ستاتی ہین مجھے کیون آشنا — بھاگ جاؤنگا مین وحشی دور کچھ جنگل نہین
شرم آتی ہی کہ مین کاندھون پہ جاتا ہون سوار — کون ہی تابوت کی ہمراہ جو پیدل نہین
کیون نہ کپڑی پہاڑ کر راہی ہون صحرا لیطرف — دست و پا میری ابھی جوش وحشت شل نہین
آگیا ہے پردہ ابر تنک مین آفتاب — رقص مین رخسارہ محبوب پر آنچل نہین
ہون وہ میکش خم چڑہاؤن تو نہو تسکین دل — باعث سیری یہان مے ایک دو تو تل نہین
قوت معنی عیان سیری قلمدانسی ہی رو — شیر سی خالی کبھی یہ کلک کا جنگل نہین
گل گئی بازار مین بلبل گئی سوئے قفس — قصہ صیاد و گل چین آجتک فیصل نہین
کسکی خوشبو آگئی جنی معطر کر دیا — عطر دان صحن چمن مین کونسی کوئل نہین
سہل سمجھی ہو ہماری دل جلانی کو عبث — آہ سوزان ہی یہ دود آتش منقل نہین
لائی ہی وحشت ہمین کس وادی تاریک مین — منزلون جسجا کہ دست غول مین مشعل نہین

چاہتی ہین جو مزہ دنیا مین نادان ہین اسیر
نخل حنظل ہی یہ شیرین ہمین کوئی پہل نہین

اوسنی پیغام یہ بھیجا ہی کہ ہم آتی ہین — ایسی عالم مین کہ اولٹی ہمین دم آتی ہین

کبھی آتی نہین کتنی او نہین دم آتی ہین
آدمی بیہتے ہین روز کہ ہم آتی ہین

سرد ہنگامہ یوسف نظر آتا ہی نہین
آج کسکے سر بازار قدم آتی ہین

ظاہرا کچہ تری بیمار کو تخفیف ہوئی
تپ تو آتی ہی مگر غش او سی کم آتی ہین

وعدۂ قتل مین ہی وعدہ فردا ہر روز
خوب قاتل تری تلوار کو دم آتی ہین

سر کہلی عاشق شیدا ہین ہزار و ہمراہ
آج درگاہ مین کسکی یہ علم آتی ہین

بت پرستون سی کہو پوج رہی کسکو
کبھی مسکل مین بہی آڑی یہ صنم آتی ہین

دیکھئی زیست ہی یا مرگ کہ جلاد و مسیح
آج بالین پہ عیادت کو بہم آتی ہین

تم جو آتی ہو تو سب نخل ہی استقبال
بڑہ کی گلزار سی دس بیس قدم آتی ہین

شیخ کعبہ ہی کدہر سجدۂ شکرانہ کرون
کیسلئے کو وہ مری سایہ صنم آتی ہین

کشت پیسی نہ مری جہوم کی آیا سو بار
کتنی پہنچے تجہی ای ابر کرم آتی ہین

کوئی قاتل سی ہو کیا رجعت قاصد کی امید
پہر کی کب راہی اقلیم عدم آتی ہین

تیغ کیہو تم اگر ایل عدم دین پیدا
اک ذرا اور توقف ابہی ہم آتی ہین

وہ کمان دار کری صید تو کیا جرم کہ آپ
تیر کی زد پہ غزالان حرم آتی ہین

آب کوثر سی بہری جام کری زینت قصر
کہدو رضوان سی کہ ہم سوے ارم آتی ہین

خاک پیدائش مضمون ہو بڑہاپی مین اسیر
کہ ثمر نخل کہن سال مین کم آتی ہین

دخت رز مین ہی ہی جو کچہ ہی تو بی حوریں
باغ جنت کی ہوا ہی سایۂ انگور مین

ہی بہار تازہ داغون سی ال محبوبہ مین
پہول بنجاتی ہین انگارہی سی تنور مین

کیا حرارت ہی سی تہمین ای جراح دیکہہ
شمع کی مانند بتی جل اوٹہی ناسور مین

کس شعبدہ غربی نے ڈالی ہی تمہاری کی بنا
شادیانی بج رہی ہین خانہ مزدور مین

گفتگو کیا بڑھ کی کرتا ایک ذرہ خاک کا
بولتا تھا حکم تیرا پیکر منصور مین

جو سنی نغمہ اوسی ہو جای ای مطرب جنون
تار ہون میرے گریبان کی اگر طنبور مین

کیا دل پر سوز مین آئی خیال روی یار
کودپڑتا ہے کوئی جلتی ہوئی تنور مین

رنگ مہندی کا مڑی گوری ہتیلی مین ہی تو ن
بادہ گلرنگ جیسی ساغر بلور مین

اوس رخ روشن کی مضمون کس طرح روشن نہو ن
نور کا ہر ایک قطرہ ہی دعائی نور مین

موذیونکو پستی قسمت ہی دولت مین نصیب
سیکڑون ہین چاہ صحن خانہ زنبور مین

واہ کیا اللہ نی پھل تیری زخمی کو دیا
دانگہ انگور کا ہے زخم کی انگور مین

روسیاہی کب تلک یارب مجھی گریہ سید
صبح کی امید رکھتا ہون شب دیجور مین

ہی فروغ حسن ایسا نور ہو یا چاندنی
جب نکلتی ہین وہ ملجا تا ہی سایہ نور مین

تھی جو قسمت مین گرفتاری وہی باقی رہی
مرگئی پر دل پھنسا زنجیر زلف حور مین

میری زخمونکو جو ای جراح ایذا ہی کمال
مشک کا تھا سیل شاید مرہم کافور مین

لشکر افلاس سے اندیشہ کیا مجکو اسیر
ہون مین ظل رایت شاہ المنصور مین

داغ دل کیسا خیال نرگس مخمور مین
آفتاب آئی چھپا یا سایہ انگور مین

تل نہین ہین جابجا اوسکی رخ پرنور مین
غسل کو اوتری ہین زنگی چشمکا فور مین

دل ہوا مجروح یاد نرگس مخمور مین
پنبہ مینا کی تہی چاہئے ناسور مین

جانب جنت چلی ہی روح کس سکیش کی آج
دست غلمان مین ہی شیشہ جام حور مین

آج کل سی کچھ نہین مین طالب دیدار حسن
آئینہ تھا دل مرا خلوت سرائی طور مین

ذری افشان کی ہین یون لف سیاہ یار مین
جسطرح جگنو چمکتی ہین شب دیجور مین

تم اگر دعوی انا الحق کا کرو حق ہی وہی
جھوٹ کہتا ہون تو اٹھون منصب منصور مین

زادہ موذی سی موذی کو نہین کچھ فائدہ
جلتی ہی کب شمع مومی خانہ زنبور مین

بام پر چڑھکر دکھایا کس نے جلوہ حسن کا
لوٹتی پھرتی ہی بجلی جلوہ گاہ طور مین

داستان یوسف کی سنتا ہی تو کہتا ہی وہ شوخ
جی نہین لگتا مرا اس قصہ مشہور مین

تیری گرمی سی تو ای واعظ کلیجا پک گیا
ذکر دوزخ کیون کیا فردوس کے مذکور مین

گرم بازار حسد کس جا زمانے مین نہین
آگ کی ہنسی پہ روٹی جل گئی تنور مین

جسقدر اندھیر ہو عالم مین خوش ہین بدسرشت
کیسی چوروں کی بن آتی ہی شب دیجور مین

طور کو سمجھی ہین بازی گاہ یہ طفلان شوخ
جھولتی ہین ڈال کر جھولا نہال طور مین

ہونگی ہم بیجان جو کوئی دست پہنچی گا کفن
جا رہیگی روح اپنی مثل بوکا فور مین

نقد جان کا ہی خدا مالک امانت دار مین
جیسی سلطان کا خزانہ قبضہ گنجور مین

ہو کی غافل گر پڑی مومی سی جو مستو کی طرح
می بہی تھی جامی روغن کیا چراغ طور مین

چاندنی مین صف وئی یار کرتا ہون رقم
باندھتا ہون لف کی مضمون شب دیجور مین

آبلی ٹوٹین گی دل کی اوسکی شفقت سی اسیر
زہر جسکو اہل بدعت نے دیا انگور مین

کون سنتا ہی عبث کس لیے فریاد کرین
اوسکو ہچکی بہی نہ آئی جسی ہم یاد کرین

ای اجل صبر کر ای تیغ گلی پر رک جا
کوئی دم اور بہی نظارہ جلاد کرین

طائر رنگ حنا ہون چمن ہستی مین
لال ہو جائین مجہی صید جو صیاد کرین

اللہ اللہ عجب ان سرو قدونکی ہین باغ
سرو بندہ ہو تو یہ صدقی مین آزاد کرین

رکھہ زمین پر قدم آہستہ ذرا ای مغرور
مورچی دب کی سلیمان سی نہ فریاد کرین

ہم تو تنگ آگی سوی ملک عدم جاتی ہین
آپ اب اور کسی پر ستم ایجاد کرین

بات بہی اہل وطن نے نہ سفر مین پوچہی
کسکو یارون مین فراموش کسی یاد کرین

گو عشاق سی ہی وصل حسینون کا محال
ربط ممکن نہین انسان سی پرہیز اد کرین

جتنی احباب ہماری تہی وہ دنیا سی گئی
ماتم قیس کرین یا غم فرہاد کرین

نیل دو ٹکری ہو نجابی گلستان آتش
کوئی مشکل نرسے آپ جو امداد کرین

آرہی ہین جو بہت نیند کی جونکی شب وصل
سالہا سال کی محنت نہ میہہ برباد کرین

خضر آئین تو مجہی راہ بتانے کی لئے
لے چلے کوچی وہ جہکاؤن کہ بہت یاد کرین

کر چکین ہین تری دیوانی بہہ ندانہین صلاح
چل کی صحرا مین بنیا شہر اک آباد کرین

باغبانون کو ہی کچہہ رحم مجہی لازم پر مرگ
دفن قمری کو تہ سایۂ شمشاد کرین

ملک کا ذکا گوارا نہین لینا ہمکو
کیا خدا سی طلب گلشن شداد کرین

ہون وہ طائر نہین گلشن مین بنا کا نامیرا
عین احسان ہی مجی صید جو صیاد کرین

وصل مین خوب تمو شی نہین دم رکتا ہی
کچہہ ہماری نہ سنین آپ ہی ارشاد کرین

چاہئی کہینچین جو شرین کی مصور تصویر
صرف تصویر مین خون سر فرہاد کرین

قصد گلشن مین میہہ رکہتی ہین تری عاشق قد
خواب آرام تہ سایۂ شمشاد کرین

نظری کرتی ہین کیا شعر یہہ خوش چشم اسیر
چشم بینا ہو تو آنکہو نسی ابہی صاد کرین

خواب ہی مین نظر آجای وہ رخسار کہین
یا خدا طالع خوابیدہ ہون بیدار کہین

یار کی سائہ مین آہستہ چلا اس روسے
گرد رہ اٹہہ کی نہو بیچ مین دیوار کہین

کس طرح تمنک کی نہ ہم بیٹھ رہین مسجد مین
ڈھونڈھا رانہ ملا خانہ خمار کہین

کوچۂ یار مین عشاق کٹری رہتی ہین
دو کہین تین کہین پانچ کہین چار کہین

عاشق چاہ ذقن وہ تو سیہ دابسۂ زلف
دل می محبوس کہین جان گرفتار کہین

یاد ابرو مین ہی کچہہ اور ہی عالم دل کا
سخت مضطر ہی مگر چل گئی تلوار کہین

اوج حاصل ہو جو مفلس کو کری کی مے
پاؤن مین چبھتی ہین خار سر دیوار کہین

کشتی عفو کو آنا ہے اگر جلد آئی
غرق شرم مین ڈوبین نہ کنگار کہین

حشر کی روز سحر سی یہہ رہیگا مجہی خوف
یہان نبہی آجای نہ فرقت کی شب تار کہین

کوچۂ یار مین مجہہ سی یہہ ادب کا ہی کلام
دیکہہ بامال نہو سایۂ دیوار کہین

نقد جان دیکی ہین موجود خریداری کو
کوئی یوسف نہین بکتا سر بازار کہین

سیر دنیا کی ہی منظور تو ہشیار ایدل
جال ہی جال ہی ہونا نہ گرفتار کہین

بزم جانان مین کسی ون نہ کی اپنی زبان
دو جو باتین کسی بدگو کی سنین چار کہین

طالب فاتحہ خوانی بہی نہین ہم پس مرگ
خوف ہی یار کی ساتہہ آئین نہ اغیار کہین

حرص کہتی ہی کہ پہرنا ہی زمانہ مین ضرور
ضعف کہتا ہی کہ جانا نہ خبردار کہین

ہین وہ عاشق ہین کر لیتی ہین معشوق پسند
لائق کار جو نہین رہتی ہین بیکار کہین

گرم بزم شعرا ہو چکی چل جلد اسیر
ایسی جلدی مین کہی جاتی ہین اشعار کہین

ہی وصل گل و بلبل ناشاد چمن مین
در بند ہے گل چین ہی نہ صیاد چمن مین

دیوانہ کری کیون نہ مجہی سیر گلستان
ہر گل نظر آتا ہی پری زاد چمن مین

معشوق سی برتر ہی کہین رتبۂ عاشق
فہرہی کی جگہہ ہی سر شمشاد چمن مین

شہر ہین کہین لبریز کرا ے گریۂ بلبل
تجھی گل و سوسن کی ہین برباد چمن مین

صیاد کی آتی ہی گری شاخ سی بلبل
کیا جانی پڑی کیسی یہہ افتاد چمن مین

گلگشت کا کیا لطف تری ہجر مین ای گل
نرگس ہی مجھی دیدۂ جلاد چمن مین

دل سی مری تعلیم لیا کرتی ہین غنچے
کرتی ہین گلستان کا سبق یاد چمن مین

اللہ نے بلبل کو اسیری سے بچایا
دیوانہ ہوا آتی ہی صیاد چمن مین

کیا سرو و صنوبر ہون قد یار سی ہمسر
اصل اسکی نہ کچھ اوسکی ہی بنیاد چمن مین

گل توڑ کی کیون توڑ رہا ہی دل بلبل
گلچین نہ کر ایسا ستم ایجاد چمن مین

شاخون سی جدا گل نہین ہوتی ہین ہوا سے
اوڑتی ہوئی پھرتی ہین پر برباد چمن مین

کچھ نالۂ بلبل مین قیامت کی ہی گرمی
تپ چڑھتی ہی آتا ہی جو صیاد چمن مین

مستون سی کبھی یہہ نہ کہا پیک صبا نی
آؤ تمہین ساقی نی کیا یاد چمن مین

بی فکر بھی شاعر سی نکلتی ہین کہین شعر
موزون ہی ہر اک مصرعہ شمشاد چمن مین

کہدو کہ پھری ایسی دم سرد نہ تمہری
سردی سی اگر جای نہ شمشاد چمن مین

لازم ہے اسیر اب کسی نذا نہین بھی چاہئی
خرم نہوئی خاطر ناشاد چمن مین

تا سب سخن حضور رب بیدہان نہین
اوسکا دہن نہین تو ہماری زبان نہین

کچھ انتہای شفقت پیر مغان نہین
تعریف کیا کرین کہ ہماری زبان نہین

راحت نصیب اہل جہان ہوگان نہین
اوسکی طلب ہی ہر ہین جسکا نشان نہین

ہر دم ضرور کیا ہی چڑھانا اوتارنا
سو چو تمہین کہ مین تو بشر مون گمان نہین

ہر رخنہ جگر مین ہی نور جمال دوست
یوسف نہ محبس مین ہو کوئی ایسا کنوان نہین

چپ ہو شب وصال مؤذن خدا سی ڈر
چلا رہا ہی کیون ابھی وقت اذان نہین

کی ہی خدا نے بار کی خلقت بزنگ گل
بہہ نرم ہی بدن کہ کمین استخوان نہین

اقرار وصل اگر نہین انکار ہے سہی
کچھہ تو کہو زبان مبارک سی ہان نہین

سن لیتی ہین انکہ بانگ شکست دل
ایسا زمین سی فاصلہ آسمان نہین

جانتک کہ ہم جہان مین ہین قائم ہی سب جہان
جب ہم نہین جہان مین گویا جہان نہین

حاجت روا کو کرتا ہی لاغر یہہ آسمان
کچھہ دست پشت خار مین جز استخوان نہین

دل آب ہوگا اسکو تماشا سجائیے
زخمی بدن مرا چمن ارغوان نہین

دل ہی مرا کہ اس مین ہی پوشیدہ عشق یار
اک بال آئینہ مین ہی وہ بھی نہان نہین

اللہ کی ہی دین جسی کہتے ہین عروج
حاصل پر ملک ہون تو دور آسمان نہین

ہمت بھی چھپا نہین سکتی ہین اپنی عیب
جیسی شراب شیشی کی اندر نہان نہین

کیون کر کہون کہ زخمی تیغ نگاہ ہون
دل مین ہزار زخم ہین تن پر نشان نہین

بازار شاعری مین بہہ جنس سخن اسیر
ارزان بہت ہی دل پہ کسی کی گران نہین

ہستی تو ہی مگر کہ ہین میرا نشان نہین
بی جسم روح ہون بھی قید مکان نہین

درکار خشت خم کی سوا نرد بان نہین
کچھہ پیر پیفروش کی اونچی دکان نہین

تمہین کا ہی لون تمہارا دہان نہین
پیدا ہی گفتگو سی بظاہر نشان نہین

مستون کو کیا ہی جام جہان بین کی احتیاج
کیا ساغر شراب مین سیر جہان نہین

دیکہے تری دہان و کمر چشم غور سے
اسکا پتا نہین ہی تو ادہ مکان نہین

چہرہ پر اوسکی جای عجب ہی خط سیاہ
ظاہر ہی بہہ کہ آتش گل مین دیوان نہین

پروا ہی کسکو ہو جو رخ یار پر نقاب
خورشید چار پرو نہین ہی پر نہان نہین

اظہار سب پہ عیسی و ادریس کا ہی حال
ہمت بشر کو سر طہی دور آسمان نہین

محبور ہون جو مجھہ سی ہو افشای راز عشق
یہہ ضعف ہی کہ طاقت ضبط فغان نہین

کیا آسمان اوسکی برابر کریگا ظلم
سب جانتے ہین پیر ہین زور جوان نہین

دل کو چہ ذقن مین ہی کب چھوٹنی کی چاہ
یوسف کنوین مین منتظر کاروان نہین

ہی انتخاب مصرعہ گیسو ترا مگر
معنی وہ پیچ کی ہین کہ حسکا بیان نہین

لیکر وہ مہ مرا دل صد چاک کیا کری
روئی قمر کو شوق نقاب کتان نہین

گویا ہی جس چمن مین تمہارا دہان تنگ
غنچی کی منہ مین غیر خموشی زبان نہین

پابند کب مکان کی ہوتی ہین صاف دل
مرغ نگہہ کا دیدہ کو رآشیان نہین

ماہ صیام ہی مجھے ہر ماہ ہجر مین
جز فاقہ میرے گہر مین کوئی میہمان نہین

محفل کو اوسنی آکے مرقع بنا دیا
تصویر کی طرح کسی قالب مین جان نہین

جاری ہی سوز دل کا وہی فیض بعد مرگ
کس کی لحد پہ شمع مرا استخوان نہین

دیر و حرم پہ کچھہ نہین موقوف واعظو
دل صاف ہو تو یار کا جلوہ کہان نہین

احباب کی نظر مین سبک ہون تو ہون اسیر
کرتا ہون شکر دل پہ کسی کی گران نہین

بیمار ہون عشق کے سفر مین
توشہ مرا درد ہے کمر مین

لذت ہے جو اپنے شعر تر مین
ہوتا ہے مزہ یہہ کس ثمر مین

اک دم ہے سو آئی یا نہ آئی
حق یہہ ہے کہ کچھہ نہین بشر مین

سمجھہ مین گئے وہ بال کھولے
اندھیر کیا خدا کے گھر مین

دیوانہ ہے اوسکے قد کا شاید ۔۔۔ ہین طوق گلو سے نیشکر مین
دانتون کی چمک نے مجکو مارا ۔۔۔ کیا تیغ کی آب تھی گہر مین
احسان کسی کا لون نہ سر پر ۔۔۔ ٹھہرون نہ مین سایہ شجر مین
سوزش ہے یہی تو شمع آسا ۔۔۔ ہے عمر تمام رات بھر مین
کیونکر ہو یقین حشر و اعظ ۔۔۔ ہے صدق بھی کذب بھی خبر مین
اوڑ جاؤن مع قفس سوئی باغ ۔۔۔ طاقت یہہ کہان ہے بال و پر مین
خاتم مین جڑی وہ مہروش کیا ۔۔۔ دہبا ہے نگینہ قمر مین
یارب کوئی حور قبر مین بہیج ۔۔۔ لگتا نہین جی اسکیلے گھر مین
جز سیب ذقن کہے وہ نایاب ۔۔۔ ہوتا نہین تخم کس ثمر مین
لالی مین وہ ہے نہ ماہ مین ہے ۔۔۔ جو داغ کہ ہے مرے جگر مین

## افسانہ عشق کو ندے طول
## ہوتا ہے اسیر درد سر مین

فکر انجام جہان گذران رکھتے ہین ۔۔۔ نام رکھتی ہین ہم اونکو جو نشان رکھتی ہین
ہجر مین وصل کا اتنا تو نشان رکھتی ہین ۔۔۔ تنگ مثل دہن تنگ مکان رکھتے ہین
کوہ غم اور ضعیفون سی جہانمین اٹھوا ۔۔۔ ای فلک ہم تو ابھی تاب و توان رکھتی ہین
سانہ خست کی ہین نافہم یہی یہ صاحب ۔۔۔ گنج کچھ عیب نہین جسکو نہان رکھتی ہین
بھوک کیون کھوئین نہ دیدار کہا کرتے ہین ۔۔۔ پاس ابروسی ہلال رمضان رکھتی ہین
جلوہ دوست مناسب ہے صدف چاکین ہے ۔۔۔ قابل پوشش مہتاب کتان رکھتی ہین
دی دوا کی لئی خاک قدم ای رشک مسیح ۔۔۔ پھول نرگس کی چمن مین یرقان رکھتی ہین

دُر گئی ہین مری نالون سے موذن کے اذان
انگلیان کانون مین ہنگام اذان رکھتی ہین

ہونگی محتاج وہ دو دانہ زمین کی ورنہ
سیکڑون ملک مین خصبی جو مکان رکھتی ہین

بوسہ اوس چشم کالی کو نئی یہ کسکا ہی جگر
موئی مژگان خلش نوک سنان رکھتی ہین

دیکھتی ہین مرا احوال نگرتی ہین وہ بات
انکہہ نرگس کی تو غنچی کا دہان رکھتی ہین

دختر زکو جو ہیو لون ہی لگاتی نہین منہ
رند پاس ادب پیر مغان رکھتے ہین

وصف کس منہ سی کرین اوس مہ ابرو کا
لب شمشیر نہ خنجر کی زبان رکھتی ہین

وصف زیبا ہی تری چاہ وذقن کا ہمکو
صاف دہوئی ہوی کوثر سی بیان رکھتی ہین

رہ گیا اپنا تن زار جوانی نرسے
باغ سی ہم یہہ پر کاہ نشان رکھتی ہین

ہین اگر الفت ظاہر کی طلب گار محب
ہم بھی اک یار فروشی کی دکان رکھتی ہین

کتنا پوشیدہ جلاتی ہی بنپ عشق ہمین
نہ شراری نہ حرارت نہ دہوان رکھتی ہین

دشت وحشت مین کسی چشم کا ایسا ہی اسیر
سجدی کرتا ہون ہرن پاون جہان رکھتی ہین

کاٹ کہاتی ہین جو موذی کبھی کھاتی ہی نہین
ہو کی انسان یہہ افعی کی زبان رکھتی ہین

وصل مین ہجر کا کٹکا تمہین ہوتا موقوف
جب بہار آتی ہی ہم خوف خزان رکھتی ہین

عیب مین عیب سمجھتی ہین ہنر کو بھی اسیر
آگ کا نام یہ نافہم دہوان رکھتی ہین

کوئی مزہ وہ زیر فلک چاہتا نہین
زخمون کی واسطے جو نمک چاہتا نہین

دل ہو کسی کا صاف فلک چاہتا نہین
بہر مثل آئینہ کے چمک چاہتا نہین

ایسی ہی عام اتہو زمانی مین طرز نخل
ذرون کی آفتاب چمک چاہتا نہین

دیتا وہ بوسہ لب شیرین بھی ضرور
لیکن رقیب کو نمک چاہتا نہین

نقاش رے کہو مرا سادہ مزاج ہے
تصویر مین بھی نوک پلک چاہتا نہین

نادان ہین کر رہی ہین تقاضا جو مال کا
اہل زمین کا کچھ یہہ فلک چاہتا نہین

آبحیات خضر کی مانند کیون پیون
مین طول عمر حشر تلک چاہتا نہین

تا کوئی یار نامہ پہنچ جاے یا خدا
قاصد کی بی تلاش ملک چاہتا نہین

کیا تل قریب مطلع ابروی یار ہو
مضمون تازہ نقطہ شک چاہتا نہین

ساقی وہ بادہ کش ہون کہ عالم مرا ہی ظرف
مینا ئی بی شراب فلک چاہتا نہین

کیا کام امتحان سی ہی کامل عیار کو
زر ہے سخن مگر یہہ محک چاہتا نہین

تنہا یہہ دل گیا صف مژگان کی سامنے
جو ہی جری کسی سی کمک چاہتا نہین

کیونکر مین عشق مین نکرون ضبط آہ و اشک
ویرانی سماؤ سمک چاہتا نہین

آنکھین مین کہاؤ بوسۂ خرمای لب ندو
پیکر شراب کو مین گرک چاہتا نہین

احسان مرد کا ہی گوارا اسیر کو
جو مرتضی کسی سی کمک چاہتا نہین

چند روزہ ہی فقط روح تن انسان مین
قید یوسف مصر مین ہی کاہبت زندان مین

مہسا دیوانہ کہان ہی چمن امکان مین
تخت پریون کی اوترتی ہین مری دھیان مین

ہجو ہو غیر کی کیونکر نہ مری دیوان مین
ظالمون پر جو خدا لعن کری قران مین

کہو بالین پہ دم نزع نرؤ ہین احباب
شاق ہوتا ہی مسافر کو سفر باران مین

ای فلک یوسف یعقوب زلیخا کو ملی
دہوم ہو مصر مین گہرام پڑی کنعان مین

کی کمی عالم وحشت مین نہ طاقت نی کہان
ہاتھہ چھوٹا جو گریبان سی پہنسا دامان مین

پردہ اولنو کہ صف خلق ہو برہم و برہم
تیغ کی طرح نکل آو کبھی میدان مین

کیا دمِ گریہ بند ہین ہمسی مضامین بلند
قائر اور تی نہین وحشت سیلِ باران مین

خیر ممکن ہی کہ اک روز نہ پیدا ہو فساد
چار اضداد کا مجمع ہی تن انسان مین

سچ ہی کوئی نہین ہوتا ہی مصیبت مین شریک
عید کیا موت بہی آئی نہ شب ہجران مین

رہی یہہ منظور نظر راز جنون کا اخفا
بیڑیان غل نہین کرتی ہین مری زندان مین

نرہی نار و جہان مین مری مرنیسی نقیض
ہاتھہ مالک کا دیا ہینیر کف رضوان مین

گرمی داغ مئی بعد فنا تو یارب
دہوپ کہاتی ہی مسافر کو سبت میدان مین

شعر مہمل جو پڑہین وہ تو بون معنی پیدا
معجز لب سی پڑی جان تن ہیجان مین

کہتی ہین چہرہ محبوب پہ خط نکلا ہے
نامہ لکہین گی اب اوسکو نوظر یحان مین

چشم ترنی تری چہری کا تصور کرکے
بہر دنیی ہین گل خورشید مری دامان مین

قتل ہو خلق جو بیراہن قاتل اوتری
تیغ عریان کی ہین جوہر بدن عریان مین

باندہی ہین ابروی جانان کی جو مضمون مینے
خانہ کعبہ ہی ہر بیت مری دیوان مین

ہجر معشوق مین کیونکر نہو بیحس عاشق
تن ہی مئی جو نہو روح تن انسان مین

سیری دعوت کو بہی وہ عنیب کی دعوت سمجہا
ضعف سی مین نہ سماید نظر مہمان مین

نظر آتی نہین یہہ دیدہ حاسد کو کبہی
کتنی باریک مضامین ہین مری دیوان مین

جسم بیحس کو مری دیکہہ کی اشکون ہین اسیر
لوگ کرتی ہین مسافر کا گمان باران مین

خط نو دار ہوا وصلکی رانین آئین
جنکا اندیشہ تہا مُنہ پہ وہی باتین آئین

کبہی شادی کی نہ شادی مہوا رنجکا رنج
مُردی نکلی مری گہر سی نہ برانین آئین

فاش پردہ تری باتہونسی ہوا خیمہ کا
رخنہ کر چشم سی کیا تنگ قنا تین آئین

فرقت کیسوی شبرنگ مین کیا جی اولجھا
کالی کالی جو نظر ہجر کی راتین آئین

کیا تکلف ھی جو مکتب مین وہ لکھنی ہیئی
کھلک سونیکی تو چاندی کی دواتین آئین

ان حسینون نی بہت جمع جو کی دولت حسن
حورین فردوس سی اپنی کو زکاتین آئین

دل پر داغ نی دکھلا دیئی ایام بہار
آنکھین رو نی لگین برسات کی راتین آئین

رکھہ کی اورون پہ برا مجکو کیا کرتی ہو
گالیان دینی کی اچھی تمھین گی ماتین آئین

گردش بخت موافق ہوئی سد شکر اسیر
ہجر کی روز کٹی وصل کی راتین آئین

چھپائی دلین اوس پردہ نشین کی آنسون نی
یہہ وہ غنچہ ہی سر بستہ نہ ہوئی جسکی بو برسون

وہ سیکش ہین لگایا دخت رز کو ہمنی مزا اوسکا
سبو نی ہاتھہ باندہی جب ہماری جو برو برسون

فلک فی کب مثل شمع کی دولت مین گرمی
عرق بنکر مری چہرپسی پگھلی آبرو برسون

خبر لی تیری خنجر نی نہ تیری تیر نی پوچھا
مھینون دل مرا تڑپا رہا درد گلو برسون

یہی زہاد بندون پر جواب اونکی اوشہائی ہے
رہی ہین ہاتھی سبد بیعت دست سبو برسون

اجل سر پر ہی جبتا کارخانہ ہی وہ فانی ہی
زمانی مین نہ مین رہنی کو آیا ہون نہ تو برسون

ملا ہی تب نیا مضمون تری دست حنائی کا
کیا ہی دل کو جب اس فکر مین ہمنی لہو برسون

زلیخائی جہان تیرا ستم مشہور عالم ہے
رہا زندان مین یوسف سا مقید خوبرو برسون

ہوا حل مسئلہ اوسکی دہان تنگ کا کسطرح
رہی باہم زبان دانو نمین اسکی گفتگو برسون

کوی چھیلی نہ ہاتھہ آئی کہ مستی مین گرنکلتے
لگا کر شست بیٹھی ہم کنار آنجو برسون

کفن مین عطر اگر مل دو گی تم اپنی پسینی کا
ہماری خاک سی بھی آئی گی پھولونکی بو برسون

کرم کسطرح کیا پیاسون پہ ابر تیغ قاتل نی
چمک کر رہ گئی سینی مین برق آرزو برسون

رہا باقی عبادت مین علاقہ خاکساری کا
تیمم سی نماز ین کین وا جائی وضو برسون

اوٹھا ہی کب قدم سی سر مرا روزی قیامت کے
رہا ہی حلقہ زنجیر باطوق گلو برسون

ریاست چاہتا ہی تو مشقت بھی گوارا کر
گدا کی بیٹھ مین سلطان پیرین ہین کو بکو برسون

قوی ہی یہ کوا نی ہی آفت ناتوانون پر
لحد مین جلد گل جاتا ہی تن ہتی ہین مو برسون

مثال دل سی کسی ساعت نہ اوسکا نقش یکتائی
کیا ہی گوشۂ غربت مین ہمنی ذکر ہو برسون

نہ کہبرا نیچ مین ایدل علی آئی ہین بالین پر
یہہ وہ ہنگام ہی جسکی دعا کرتا تہا تو برسون

نئی وحشت رہی وحشت مین ہمکو ایک تک تک
گریبان پہاڑ کر دامن کیا ہنی فو برسون

بڑہائی قدر میخانی کی ساقی جوش مستی مین
کیی کعبہ سمجہہ کر ہمنی سجدی چار سو برسون

تہی خاک قدم کی کب اوٹہین اکسیر تہہ آئی
رہی عشاق کو شل موس جست جو برسون

اسیر اوس کا لب جانبخش مانع تہا یہہ کیا کرتا
رہی دلکو مری تدبیر مرگ آرزو برسون

تری کمر ہی سوا ذرہ ناتوان ہون مین
فقط ہی نام کو ہستی مری کمان ہون مین

خدا کری کہ تری تیغ کا نہون چو رنگ
خدا کری کہ تری تیر کا نشان ہون مین

یہہ کسکی نقش قدم سی ملا ہی تاج شرف
زمین پکار رہی ہی کہ آسمان ہون مین

تمام شہر مین بارب ہی تیر خنجر حسن
شہید شل تمنا کہان کہان ہون مین

اگرچہ جسم کیا قیمہ قاتل سنے
ہنوز طعمۂ شمشیر امتحان ہون مین

خدا سی ڈر نہ چھری پھیر مجہپر اسی صیاد
کہ ایک مشت پر و مشت استخوان ہون مین

نہ تاب جنبش پر ضعف سی نہ طاقت آہ
قفس سی بڑہ کی گرفتار آشیان ہون مین

نہین ہی بزم جہان مین مرا کوئی پرسان
ذلیل صورت ناخواندہ مہمان ہون مین

کرون نگاہ توجہ تو ہے ضرر میرا — کہ زال ہیوہ دنیا ہی نوجوان ہون مین
او سی جواب سی نفرت مجھی سوال کا تنگ — وہ بیدہن ہی خموشی سی بیزبان ہون مین
نجانا مجھی صیاد تنگ دام و قفس — کہ فخر مزمہ سنجان بوستان ہون مین
ہزار زاغ مری گرد ہین ہزار رہا — عزیز خلق ہون گو مشت استخوان ہون مین
عدوی خلق خدا ہی جو کاٹتا ہی مجھی — کہ نخل سبز سر راہ بوستان ہون مین
غضب ہی مل کی تکبر سی چاہتا ہی زیر — کہ مثل طاعت ابلیس رائگان ہون مین
پوچھ میری تباہی کہ اس گلستان مین — برنگ طائر گم کردہ آشیان ہون مین
قفس مین ہی نہ ٹہکانہ مرا نہ گلشن مین — وبال خاطر صیاد و باغبان ہون مین
بقا تجھی کو ہی ای مالک زمین و زمان — نہ جاودان ہی زمانہ نہ جاودان ہون مین
زمین فشار ندی صبح ہون گا داخل خلد — بس ایک رات شری گہر مین مہمان ہون مین
سہ زرد ہو کی رخ اوسکا مرض مین بگڑتا ہے — بہار جس پہ تصدق ہی وہ خزان ہون مین
چو شک نجات مین اپنی کرون تو کاہ ہون — اگرچہ شیخ معاصی سی خستہ جان ہون مین
علی وسیلہ جنت نبی شفیع امم — خدا کا قول ہی بندون پہ مہربان ہون مین

مآل عشق سی آگاہ دل مرا ہی اسیر
مری کسی پہ جو کوئی تو نوحہ خوان ہون مین

کری یہہ مرگ سی پرہیز وہ سقیم نہین — تری مریض کو کچھہ حاجت حکیم نہین
خدا کی فضل سی کچھہ دہشت غنیم نہین — کہ ذوالفقار علی ہی دل دونیم نہین
ہزار شکر گدای کی ننگ سی چھوٹے — ہماری عہد مین باقی کوئی کریم نہین
لکھا یہہ لوح پر اول قلم نی روز ازل — فنا ہی سب کو کوئی جز خدا قدیم نہین

دبا دیا مجھی کوہ سیاہ کی نیچے
شب فراق سی کوئی بلا عظیم نہین

قبول فیض کی خاطر ہی شرط استعداد
کوئی سہیل سی خوشبو بجز ادیم نہین

اوٹھای رنج تو بڑہ جای آبروی گہر
عزیز خلق گمان گو ہر یتیم نہین

ہزار رنگ جہان خراب کی بدلین
خلل پذیر مری رای مستقیم نہین

ہماری آہ سی افسردہ ہی دل عالم
شگفتہ جس سی ہون غنچی یہ وہ نسیم نہین

ذلیل مجکو نہ سمجھو تمہارا عاشق ہون
جو برق طور نہین تم تو مین کلیم نہین

جہان ہی بزم حسینون کی ہی گذر میرا
وہ کون باغ ہی جس مین کہ مین نسیم نہین

نگاہ کرتی ہین حسرت سی کہکشان مفلس
فلک پہ شمس و قمر کچھ طلا و سیم نہین

کبھی نہ نقل مین خصلت ہوا صل کی پیدا
کہ رنگ ہی گل تصویر مین شمیم نہین

جو دوست ہوگا نسمجھی گا عیب دوست کبھو
کہ ناگوار خدا الکنت کلیم نہین

کرے نہ حور جنان ہمسی غمزہ بیجا
ابھی تو جاتی ہین ہم دور کچھ حجیم نہین

پسند طبع نہین ہی کسی کو وضع خلاف
کبھی خدا کا نہین دوست جو کریم نہین

انہین کی دست و قلم مین ہی صحت مضمون
وہ کون شاعر کامل ہی جو حکیم نہین

کرین نہ اسکی تمنا دو شالہ پوش امیر
سوا گدا کی کوئی لائق کلیم نہین

اسیر اپنے گناہون سی نا امید نہو
امیدوار جنان قابل حجیم نہین

مدت سی آگئی تہی خشکی سی چشم تر مین
باقی نہین رہی ہی اب آہ بھی جگر مین

ہی جسم زار اپنا یون اشک چشم تر مین
آجائی کوئی تنکا جیسی کسی بھنور مین

کیا کہیی کسقدر ہی پیری مین سلب طاقت
رہ رہ گیا ہی اکثر عکس آئینہ کی گر مین

ٹھوکری بلا سبت ہی کم حوصلہ کی حق مین
گر بہ ہی شیشہ شرزہ کنجشک کی نظر مین

نادان کو ہو مبارک دنیای دون کی دولت
دندان سگ کا موتی زیبا ہی گوش خر مین

لین ہاتھ مین عصا کیا جب ہو کمر شکستہ
کیا آرہم لگائین لوٹی ہوئی شجر مین

اچھی طرح وہ پہرہ رویا مین بھی نہ یکسا
بجلی چمک چمک کر رہ گئی نظر مین

نکلی مین گو کہ گھر سی یار و نکی گھر مین ان مین
سارا وطن ہماری ہمراہ ہے سفر مین

اللہ رے نزاکت پڑجائین بل ہزارون
ہو موج بوئی گل کا پڑیگا اگر کمر مین

اللہ رے ناتوانی معدوم ہو گیا تن
کچھ ہون تو مین سماؤن احباب کی نظر مین

خط کا خواب پای یا پرزی وہ اوڑائے
دیکھون کہ کیا لکھا ہی تقدیر نامہ بر مین

کب فرق سائلون مین کرتی ہین اہل ہمت
ذرّی مین سب برابر خورشید کی نظر مین

برہم ہی طبع جانان کیونکر ہو راہ پیدا
مشکل سی ہو گا روزن گزری ہوی گہر مین

پوشیدہ نقص باطن رہتا نہین کسی کا
آخر کھلی اگر ہو تا سبے کا میل زر مین

رخصت کشون پہ نا ہو رحمت خدا کی ظاہر
قصر نماز جائز ہے اسلیے سفر مین

پیدا کسی طرف تو سرمہ مین روشنی ہو
کچھ سوجھتا نہین ہی یارب اندہیری گھر مین

دیکھی تھی اوس مژہ کی جنبش کبھی جو ہمنے
اب تک کھٹک رہی ہی وہ پھانس سی جگر مین

تن پر مری نمایان جتنی ہین داغ وحشت
ہوتی نہین ہین اتنی بوٹی کسی شجر مین

تاریک دل ہی جسکا ہی اوسکی پند بیجا
دیکھی نہ کچھ بھی اعمی ہون سو چراغ گھر مین

رخسار و لب کا بوسہ رکھتا ہی جو عذو بہت
یہہ ذائقہ نپایا ہمنی تو گل شکر مین

جائین بھی میری دل سی اندیشہای دنیا
اچھا نہین بتون کا قبضہ خدا کی گھر مین

روح روان عدم کو پہنچی جوان ہوکر
راہ وراز طی کی قاصد نے دو پہر مین

پیر فلک سی کیونکر نفرت کرے نہ دل
ہین مہر و ماہ دونون داغ برص نظر مین

ہے ثمرۂ مصیبت خاصان حق کا حصہ — کھیتا ہے سر پہ آرہ کیسی امان شجر مین
نالہ سنی کسی کا کب ہے دماغ اوسکو — بانگ شکست دل سی ہوتا ہی رو شتر مین
بے اذن کیون نم آئی مرقد پر ای مژہ تو — آتا ہی بی اجازت کوئی کسی کی گھر مین
زحمت سی کب ہی خالی دنیا کی کوئی لذت — تلخی ہی زہر کی بہی شیرینی شکر مین
اوس آنکھہ کی جو پتلی دیکھی نگہہ نی را — کیا جانتی تہی پنہان ہے تیغ اس پہ سر مین
دو قطرۂ شباب کو ہی بس زندگی مین اتنا — لی جیسی کوئی رہرو دم ٹہیک دوپہر مین

آغاز اسیر جو ہے انجام وہ علی کا
مولد خدا کی گھر مین مسجد خدا کی گھر مین

عاقل ہے تو اس پند کو حکمت سی تو نوا جان — ہی مال فدا جان پہ عزت پہ فدا جان
ہین چار عناصر مین نہی چار عناصر — دل آگ ہی چشم آب ہی تن خاک ہوا جان
اینک تو نہین رو حکی معلوم حقیقت — تحقیق تو یہ ہے کہ اسی حکم خدا جان
ہی موئی مژہ تیر تو شمشیر ہی ابرو — کیجی نری تصویر مصور کی ہی کیا جان
ہی عالم کثرت مین بہی وحدت کی نمایش — عاقل ہی تو موجونکو نہ دریا سی جدا جان
آرایش دنیا ہی بزرگون کا تصرف — شاہونکی تو جبہ کو فقیرونکی دعا جان
کس کس کو کیا قتل نہ جلاد فلک نی — پہولے جو شفق شرمی خون شہدا جان
ایسی نہ صفائی نہ کسی مین یہہ لطافت — معلوم نہین ہمکو ترا جسم ہی یا جان
اللہ کا ہے ہاتھہ محمدؐ کا ہے بازو — اللہ و محمدؐ سی نہ حیدرؑ کو جدا جان
وہ صاحب عزت ہی خدا دی جسی عزت — تعظیم کرے خلق تو تاید خدا جان
ہر دم ہی اوس ابرو کی طرف دل کا تو جہہ — قبلہ سمجہہ اسکو تو اوسی قبلہ نما جان

فرہاد جو ملتا تو اسیر اوس سی یہہ کہتا
شیرین سی بہی تیری کہین شین بہی سو ایمان

رونا می وخت زرہی گنج زر برسات مین — ہون برستا ہی مری ساقی کی گہر برسات مین
خود بنایا ہی مسافر خود وہ کرتی ہین گمان — میری گہر آیا کسی کا نامہ بر برسات مین
اسقدر مردیکو کیون روتی ہین مردنی عزیز — شاق ہوتا ہی مسافر کو سفر برسات مین
چار دن آزردہ ہی ساقی تو ہوا ہی چشم تر — آہہ آہہ آنسو رو آنہون پہر برسات مین
لکہنؤ سی جا کی کلکتہ کیا آنکہون نی غرق — آگئی ہی تار بجلی پر خبر برسات مین
ساقیا دیوار پہاندنگی یہہ بہر دخت رز — تاک کہا ہی ترا مستون نی گہر برسات مین
آبرو بڑہتی ہی تو انسان پر پڑتی ہین بیچ — کیا نہین دیکہی ہین دریا کی بہنور برسات مین
دیکہتا ہون فرقت ساقی مین جب برق و سحاب — آنکہین بہر آتی ہین جلتا ہی جگر برسات مین
دی فقیری نی مجہی سیل حوادث سی نجات — تیغ باران کی ہوئی کملی سپر برسات مین
رہنی دیتی ہی کوئی گہر مین ہوائی سبزہ زار — جانب صحرا نکل جاتا ہون ہر برسات مین
وقت گریہ سرو قد آئین نہ کیون کر مجکو یاد — باغبان اکثر لگاتی ہین شجر برسات مین
پرورش کردل کی تا ثابت رہی روز بلا — بی مرت ہو تو گر پڑتا ہی گہر برسات مین
اشک افشانی مین کیا مہری گئی دیوار بدن — ہو گئی بو چہار سی خالی کمر برسات مین
فرقت محبوب نی مجکو رولایا اسقدر — بنگئی انسان سی ہم ابر تر برسات مین

اسقدر رو تا ہون زندان مین کہ رہتا ہی اسیر
خانۂ زنجیر کو گرنی کا ڈر برسات مین

ہی جدائی اوس سی کہتا ہی مینا از نون — ای فلک شاید ہی روزون کا مہینا از نون

نظام جور ہماری نہیں ہوتی سب تقدیر کی ہے — خدا کا شکر یہ خنجر جلا کرتے ہیں
ہوئی ہے یہہ سمجھ کر خاطۂ شمشاد پر عاشق — کہ گیسو میں کبھی وہ شانۂ شمشاد کرتی ہیں
خدا وندا رہے آباد جلسہ دوستداروں کا — کبھی ہنس بول کر ہم دو گھڑی دلشاد کرتی ہیں
حرم میں آئی رندت سی گردہ چال تو اپنی — کہ اب تک ساکنان دیر ہمکو یاد کرتی ہیں
یہہ کثرت کوہ کان اشک کی ہی صورت آہم — جہاں جاتی ہیں ہم بستی نئی آباد کرتی ہیں
قدم چلنے کی قابل ہیں نہ پر اڑنے کی لایق ہیں — ستم کرتی ہیں پیر جو بھی آزاد کرتی ہیں
کروں یاد نہ کیونکر قاصد محبوب کا کہنا — خدا کا حکم ہی جو کچھ رسول ارشاد کرتی ہیں
حسینوں کی ستم سی چرخ ظالم تک سے برگشتہ — جگر مریخ کا بھی خون یہہ جلا کرتی ہیں
جلا دنیا قفس کا بات کیا ہی ہم اسیروں کو — نہیں کرتی جو نالی خاطر صیاد کرتی ہیں
کرتی بالو نسے اوسکی مرغ دل کیونکر نہ ضائع — یہہ بستی ہیں جو تیہ کشت پر برباد کرتی ہیں
یہہ کون آیا ہی اسی ساقی کہ شیشی بزم عشرت میں — عوض قلقل کی تکرار سبا کیا کرتی ہیں
جو کوئی پوچھتا ہی نام میرا تو تجاہل سی — وہ کہتی ہیں کہ ثمرو سوہنی ہیں یاد کرتی ہیں
سبکدوشی میں یہہ دلکو گران جانی نفرت سے — ہوا بنکر ہم اپنی خاک خود برباد کرتی ہیں
وہ نالان ہوں جو میری طرح دونالی بھی نا سے — بتوں سی برہمن ناقوس کی فریاد کرتی ہیں

اسیر احوال یاد آتا ہی جب شاہ خراسان کا
میری آنکھونکو آنسو دھار بغدار کرتی ہیں

بجا ہی آنکھوں سی گرم آنسو جو شمع کی طرح ڈھل رہی ہیں
لگی سی اک آگ اپنی دل میں بدن سی شعلی نکل رہی ہیں

کنارے دریا پہنچکی پائی نہیں پیا ایک بوند اسیر

چڑھی سی موجون کی ہنسی تیوری حباب انکھین بدل رہی ہین

ریاض عالم مین جلوہ گر ہے عجیب بیرنگ سے بے تباقی
ہوا سے ہلتی نہین ہین بتی درخت ہاتھونکو مل رہی ہین

کبھی تو تم بھی نکل کے کہر سے تلاطم بحر اشک دیکھو
کہ جا بجا پر پڑے ہین ناندین ہوا سی سیڈھی اوچھل رہی ہین

کبھی نہ بھٹکین کے جوش وحشت مین شب کو رستہ تمہاری وحشی
تمام صحرا مین روشنی ہے چراغ خولونکی جل رہی ہین

جنازہ میرا اگلی مین اونکے جو پہنچے ٹھرا کی آنا کہنا
ادھ آنی والے ہوئی ہین ماندی ہو تھک کے کاندھا بدل رہی ہین

گلی حسینون کی کربلا ہی کہ خال وابرو سی عاشقون پر
ستم کی گولی برس رہی ہی خدنگ آفت کی چل رہی ہین

کہین کی نقطے اگر کہین ہین ہماری دیوانین کیا عجب ہے
طیور معنی ہین سے جو الفت بہم یہہ دانہ بدل رہی ہین

یقین ہی ہمکو اجل کا لیکن غرض ہی نقل مکان سی ہے
کڑی ہے منزل جو ہمکو چلنی مکان سی کچھہ دور چل رہی ہین

خیال چاہ ذقن مین پوچھو نہ ہم سی احوال جوش قربت
کنہین مین دو انی دیدہ ترکہ دونون یکسان ابل رہی ہین

محیط سے مردمان آبی سفر کرینگے مگر عدم کا
حباب ہو کی نہین مین بیدا یہہ اونکی خیمہ نکل رہی ہین

گمان خط سبز کا ہے بیجا تمام ہے سبز جامہ عارض

برنگ افعی تمہاری گیسو بلا کا کچھ زہر اگل رہے ہیں

بدن سے میرے جدا کیا ہے جو آج مقتل میں میرے سر کو

ہوئے ہیں کچھ شاد شاد ایسی کہ پیتری وہ بدل رہی ہیں

یقین ہے حشر فشار میں ہو تہ زمین لحد مرگ اون پر

جہاں میں صحف رخون سے برسون جو لوگ دست دغل رہی ہیں

لحد پر آکر ذرا خبر لو کہ بیقرارون کا حال کیا ہے

تمام اعضا پڑے ہیں سیماب مگر دل اونکی اوچھل رہی ہیں

تمہارے محفل میں جنت لایا یہان رقیبون کا دخل پایا

اگر جو پہنچے بہشت میں ہم مگر جہنم میں جل رہے ہیں

پہنچ کے تربت کے مینکے پر کوئی گذر جاے کیا سلامت

ہزار تیغین نکل رہی ہیں کرور خنجر اوگل رہے ہیں

خجل ہے گرمی سے تیرے محفل کی شمع پروانی کیا بچائین

عرق عرق ہے پرو سے اپنی ہزار رشکی یہ جل رہی ہیں

نہین ہے تیرا غم جدائی یہہ مرگ ہی ہیرا اہل عالم

وباے پھیلی ہوئی جہان میں کہ رونسی مرون کی چل رہی ہیں

سفر ہی وہ شمع رو پہر آیا ہوئین مراد بن ہمانکے حاصل

اسیر کی نے چراغ کیا کیا ہر ایک مسجد میں جل رہی ہیں

کہان دل گرفتہ تیرے بولان و گداف ہین تیغ زبان غنچہ ہی ہر دم غلاف ہین

یون ہے مداد اسنے قلم کی شعاف مین — نافہ ہوا ہے مشک کا ہونکی ناف مین
پھرتا ہے گرد اپر دے جانان کی دل مرا — کعبہ کی گرد کعبہ ہے گویا طواف مین
چاہون تو روز دن چاہون تو روز رات مین — دریا علی حکم موسی دریا شگاف مین
موجین جدا ہین بحر سے پر ہین تہ یک بحر — ہے عین اتفاق یہان اختلاف مین
پیتا ہون مدتون سے مین اس نرگس سے شراب — ابتک مگر تمیز نہین درد و صاف مین
واقف وہی ہے آپ کی طرز خرام سے — دیکھا ہی جسنی تینکا چلنا مصاف مین
ہی میری قاصد ہی سے کبوتر کو یہہ گریز — جاکر چھپا ہے مثل پری کوہ قاف مین
قاصد بتاؤن تجکو مین اونکا نیا پتا — خط پڑھتی ہین وہ روشنی روی صاف مین
میرا مزاج اور ہے اوسکا مزاج اور — صورت موافقت کی کہان اختلاف مین
یہہ انتظار خط نی کیا ہی مجھی ضعیف — چاہون تو چھپ رہون مین قلم کی ترکاؤ مین
قاتل کی تینکو یہہ مری قتل کا ہی شوق — بجلی کیطرح لوٹ رہی ہی غلاف مین

کافر ادا تمامین سر تو تعجب نہین اسیر
ہی ذوالفقار حیدر صفدر غلاف مین

موت آتی ہی وہ بوسی اسنی یار و نمین نہین — کچھ کسی کو کام مردون سے مزار و نمین نہین
زاہد ان خشک تا ملا وہ خوار و نمین نہین — ان پیادون کی کہی گنتی سوار و نمین نہین
زاہد و کس دہم سی اسال آتی ہی بہار — جو نہ مست اندلون وہ ہوشیار و نمین نہین
صحرا مین پر بارش باران ہوتی ہی گرد — نام کو صافی کدورت باوہ خوار و نمین نہین
اہل محفل رو رہی ہین سنکی جو اوسکا ستار — میری اشکونکا تو کوئی تار تار و نمین نہین
لیلی و مجنی تبری چار ابر دی ہی ناخن ہلال — چست ہین سب ایک مصرع سست ہا نہین

ساون کی ہی کوشش جانان کا قرینا اندنون
موتیون کو آئی کا دانتون پسینا اندنون

عید اضحی ہی نہ ہجر یار مین عید صیام
ہر مہینا ہی محرم کا مہینا اندنون

بعد مدت وصل کی دن ہمکو آئی ہین نظر
کیا جدا ہو لب ہی لب سینی سی سینا اندنون

ہی بسنت ائی شگفتہ گلشن و گلزار ہی
جی مین آجائی تو چلیے شاہ مینا اندنون

رند مفلس ہون تریا ہون بہت بیکل لئی
یا الٰہی کوئی مل جاے دفینا اندنون

دور ہی برسات قاصد کیون سفر کرتا نہین
ہے نہ ساون کا نہ بہادون کا مہینا اندنون

فصل گل آئی ہی ساقی باغ مینجا نہ بنا
جام ہی ہر ایک گل ہر سرو مینا اندنون

رند یاد ساقی کوثر مین پی ہین تہ اب
کشتی مے سفرت کا ہی سفینا اندنون

کون ہی کہنی سی جو جاک گریبان کو سی
چاہئی ای وشیو ہونٹون کا سینا اندنون

ورد ہی نام اوس پری کا اسم اعظم کا طرح
ہی دسن میرا سلیمان کا نگینا اندنون

کیسی کیسی زر بکف فصل بہار انمین ہین گل
خاک نی اوگلا ہی قارون کا دفینا اندنون

خست اہل جہان سی ہی یہ دولت منفعل
خود زمین مین گڑ گیا ہی ہر خزینا اندنون

خط سبز بار نی ایسا کیا مرنیکو عام
ہو گیا ہی خضر کو دشوار جینا اندنون

کہد گئی ساری مکان کیا لکھنؤ برباد ہے
سوجتا ہی دل کو مکہ یا مدینا اندنون

عام ہی ظلم فلک سے م مارنی کی جانہین
رات دن اپنا وظیفہ ہی رضینا اندنون

جوش ہی یہہ اوس یم خوبی کی الفت کا اسیر
مثل ماہی ہی یہان داغون مین سینا اندنون

عنایت بعد مرگ اتنی تو مجہ جلا کرتی ہین
کسی کو ذبح کرتی ہین تو ہمکو یاد کرتی ہین

کیا ضعف جنون فی خشک یہہ زنجیر کیصورت
جو ہل جاتا ہی سر سب عضو تن فریاد کرتی ہین

ٹھہرا ہے تیغ دم بہ کوئی ساعت اسی قضا کے ابھی نسیم تماشائی رخ جلا دکرتے ہین
اور طرا اسی باغبان مجکو گلشن سی وہ طائر ہون پہنساتی ہین جو مجکو رشتہ تحکے صیاد کرتی ہین
خزان باغ جوانی کی جو سیر ہین لاتی ہے بہار خندۂ ایام طفلی یاد کرتے ہین
ملے موقع تو ہم اوسکی کمر کا کیہ پتا پوچہین نظارہ غیب کا مجذوب باد رزاد کرتی ہین
بلند اللہ فی ہمت بہی دی بالا بلند ہون کو یہہ بندی مول لیکر سرو سی آزاد کرتی ہین
عیان ہین جا بجا یون تل خط رخسار جانان مین پریشان جلیسی دانی دام مین صیاد کرتی ہین
ملک کی نرغ مین صورت نظر آئی تو سمجہی ہم طالب کیے آدمی آیا وہ ہمکو یاد کرتی ہین
مری اشکون نی گہویا نور آخر میری تاکو نکا جو لڑکی ناخلف ہوتی ہین گہر برباد کرتی ہین
مقام سایہ و نقش قدم ہمسی کوئی پوچہے فن افتادگی تعلیم یہہ استاد کرتی ہین
زمانی مین نہین ہی کوئی طائر خوشنوا مجہسا چہری دیتی ہین مجکو کیا غضب صیاد کرتی ہین
لب بام اپنی لب بان اپنی آنکہین ہین پر نون کبہی آنسو بہاتی ہین نہ ہم فریاد کرتی ہین
کوئی ماتا ہی وہ شیرین ادا خارا تراشی عبث یہہ درد سر ہم صورت فرہاد کرتی ہین
آلہی کیون نہین گرتی ہی دیوار قفس تیری کہ نالی ہم خلاف مرضی صیاد کرتی ہین
رہا ای باغبان اب لطف کیا گلشن ہین ہمکو پہری ہی چشم نرگس سرکشی شمشاد کرتی ہین

فقیہ ون کو نہ چشم کم سی دیکہین صاحب دولت
اسیر الفقر فخری مصطفے ارشاد کرتی ہین

وہ کشتہ ہون مری تمکین بہی مجکو یاد کرتی ہین زیارت روز میری قبر کی جلا دکرتی ہین
ستم ایجاد جب کوئی ستم ایجاد کرتی ہین لو بہر امتحان پہلے ہمین کو یاد کرتی ہین
بجز دولت نہین کچہہ خاک اظہار محبت مین جہاتی ہین جو آنسو آبرو برباد کرتی ہین

مرکے بھی ارمان نہین کونسی تمنا ہین ظلک
آبشری ہین تا رہین مردی مزار و نہین نہین

کون کہا سکتا ہی تیغ ابرو پر جنہ کا ہم
مرد میدان کوئی لاکھو نہین ہزار و نہین نہین

چل دلا سوے عدم اب زندگی کا لطف کیا
کوئی غمخوار و نہین کوئی دوستدار و نہین نہین

ہے جو بوسون کا وظیفہ اب ملی سرکار سے
دور نیکی تا ب ہم امیدوار و نہین نہین

دیتے ہین ایذا جو اہل ظلم کیا پروا مجھے
گل کو ہنسنی کی سوا کچھہ کام خار و نہین نہین

فائدہ دیتا ہے کیا پیراہن خاکستری
فاختہ ای سرو تیرے خاکسار و نہین نہین

کیا عجب مجکو جو اسپ عمر کہلائی زین
پہپہ بہت منہ زور ہی ہین شہسوار و نہین نہین

عشق مین اوس سرو کی جیسا مرا جلتا ہی دل
آگ ایسی باغبان تیہی خیار و نہین نہین

اشک خونین کو مری مژگان پہ یکہا ئی سرخ گل
گل کوئی ایسا تیری پھولونکی ہار و نہین نہین

قطرہ شبنم کی نہین پھولونمین آنسو ہین مرے
ہین مری لخت جگر دانی انار و نہین نہین

بادشاہی کا جو دعوی ہے تو کر پیدا تمیز
تاج کی رکھنی سی ہر ہر تا جدار و نہین نہین

کر گئی ہر موئے تن مین الفت مژگان اثر
کون رگ ہی اپنی جو نیزونکی دہار و نہین نہین

اوس ذقن کو سیب سی دیتا ہی جو نسبت اسیر
خام ہی اوسکی طبیعت پختہ کار و نہین نہین

بلبل نکر اس طرح فغان گل کی ہوس مین
صیاد نہ چن دی تجھے دیوار قفس مین

طفلی مین وہ ہی چال کہ دل سبکی ہین بس مین
دہاڑ گی قیامت کوئی دو چار برس مین

گلزار کسی کہتی ہین گل نام ہے کس کا
صیاد ہماری تو کہلی آنکھ قفس مین

آفاق مین سب کو نسمجھہ سفلہ طبیعت
شاید ہو ہما ہی کوئی انبوہ مگس مین

پہنی ہوی پیرہن ہین جو زنجیر طلائی
سودا ہے انہین دولت دنیا کی ہوس مین

ای مرغ گرفتار پر و بال نہ پہیلا
مقراض کا عالم ہے ہر اک چاک قفس مین

ادنی کو نہ حاصل ہو کبھی رتبۂ اعلی
نقش پر طاوس کسان بال مگس مین

کیا دور ہی محبوب اگر ہو کشش دل
طے منزل معراج ہوئی چند نفس مین

دشوار ہے کچھ دل کی صفائی نہین آسان
جینی کا خمیر اوٹھتا ہے چالیس برس مین

دولت ہی جہان خار خلش اوسکی ہی ہمراہ
اک سیخ ہی لوہی کی ہی سو نیکی کاس مین

خاطر شکنی دوست کشی شعبدہ بازی
عالم سی جدا شہر محبت کی ہین رسمین

تا چند یہ ای دور فلک ہجر کی راتین
اک روز تو ہو وصل بھی دس بیس برس مین

کس روز کیا تمنی مرا دل ہدف تیر
بے پر کی اوڑاتی ہو عبث بیٹھکی دس مین

خوش ایسی ہین پامال مری لاش کو کرکی
بند ہوا تے ہین وہ نعل طلا پای فرس مین

چالاک ہی کیا سبکدون دل اوسنی چرائے
آیا نہ ترا دزد حنا دست عسس مین

پوچھا بھی کسی نے نہ مجھے روز قیامت
دوزخ بھی گیا ہاتھ سی جنت کی ہوس مین

چاہی جو بقا نطق سی بہتر ہے خموشی
ہے طول حیات فقرا حبس نفس مین

لعنت ہی اسیر اوس پہ جو ہی قاتل شیر
کیا اور کہون حق سنان ابن انس مین

جادۂ راہ بقا غیر از فنا ملتا نہین
ہی خودی جب تک کی انسان مین خدا ملتا نہین

جسپہ رہتی ہے دولت کا پتا ملتا نہین
سر پہ اکرتا ہے پر ظل ہما ملتا نہین

ہے تجسس شرط پہان ملنی کو کیا مانا نہین
پر کہین دنیا مین صادق آشنا ملتا نہین

چشم فی کی مد نون گردش نو پایا اک تل
رزق انسان کو مقدر سی سوا ملتا نہین

مسلخ قصاب ہی یا جلوہ گاہ ناز دوست
ذبح ہوتے ہین ہزارون خونبہا ملتا نہین

دل دیا تو دی الٰہی الفت حسن ملیح
اس کباب فی نمک مین کچھہ مزا ملتا نہین

دے جو محنا جو نکو دنیا ہو کہ فرصت انکی
ڈہونڈتا ہی خاک مین فارون گر ملتا نہین

المدد موقع مدد کا ہی یہہ ای باد مراد
ڈوبتی ہی اپنی کشتی ناخدا ملتا نہین

ڈہونڈتے پھرتی ہین ہم صحرا مین شتر گربہ کو
منزلون یارون رفتہ کا پتا ملتا نہین

ہوگیا کیا حانی لیجا کے خط کسیا تباہ
صورت عنقا کبوتر کا پتا ملتا نہین

گمرہے خود منزل مقصود کی ہی رہنما
خضر ملجاتی ہین جسکو راستا ملتا نہین

آدمی کیون طالب احت ہی دور پرحرص مین
چین دانی کو بزر آسیا ملتا نہین

گلشن ہستی مین یہہ آب مروت کا ہی قحط
نخل کو پانی پئی نشو و نما ملتا نہین

مشکل آسہ ہو جو میرے حیرت کا سبب
خلق صورت مین ہی معنی آشنا ملتا نہین

دشمن پنہان سی انسان کیون نہ ہو کی ہین نے
چاہ اگر خس پوش ہو آدمی کا پتا ملتا نہین

حق اگر پوچھو تو یہہ ہی نسخہ اکسیر ہے
جہانتی ہین خاک سب مضمون بنا ملتا نہین

بد مزاجون کو صفای ہو کسی کی کیا پسند
ہو ہین جب تلخ پانی کا مزا ملتا نہین

رو کی مانگ اسدسی چاہی جو وسعت نشو نما
شیر دایہ طفل کو ہی بی بکا ملتا نہین

منزل تاریک دنیا مین نہ توقف کیجون نہو
اس اندہیری مین عدم کا راستا ملتا نہین

ای برہمن بت ترے سنگرہ اسلام مین
انسی جو ملتا ہی پہر اوسکو خدا ملتا نہین

شاعران حال کیا مضمون نو پاتے ہین اسیر
ڈہونڈتی ہین یہہ تخلص ہی بنا ملتا نہین

جلوے دکہا رہے ہین کنعا پہول اس چمن مین
ہین لاکہہ لاکہہ یوسف اک ایک پیرہن مین

پیری نے آکی ڈالا نقصان ورسخن مین
بیچاری دانت ناحق باندہی گئی رسن مین

اہل وطن کو پہنچے اوڑکر خبر ہمارے
قاصد رہا سفر مین نامہ گیا وطن مین

خالق کو بھی خوش آئی اپنی عدو کی ذلت
صدقے کا رزق لکھا تقدیر برہمن مین

بہر نکیر و منکر ہے احتیاج خلعت
تابوت کا دوشالہ رکھدو مری کفن مین

ظاہر ہے ہجر کی شب یون کہکشان فلک کی
ہو جیسے مار مردہ طاؤس کی دہن مین

رکھتی ہین سوز دل ہم پردی ہین وہ گدن مین
جلتی ہے اپنے گدڑی مشعل کی پیرہن مین

باریکئی جہان سے کیا کیا خلش اوٹھائے
اوتنی ہین دل مین پہانسین جتنی ہین سوزنون مین

ای ربط چار عنصر تو نے ہمین پھنسایا
اندوہ مین بلا مین تشویش مین محن مین

دیوانہ ہو اگر دل چاہے برا کسی کا
بوئی نہ زبان جو کانتی چالی پیرہن مین

کنکی بھگو بھگو کر سلجھائی نہ گیسو
پانی سے اور محکم ہوگی گرہ رسن مین

ہے عشق زلف و لب مین دیوانہ کون مجھا
اک پانون ہی ختن اک پانون ہی ختن مین

ایذا وہ کیا اوٹھائی جسکو خدا بچائی
محفوظ چاندنی سی ہین زخم گل چمن مین

نازک ہین وہ نہ کیونکر آئی اونھین سے پنا
شمعون کی روشنی سی گرمی ہی انجمن مین

کشتون نے تیری قاتل مر کر حیات پائی
مردے نہین کفن مین زندی ہین پیرہن مین

ابرو کا ماتمی ہین خنجر گذار لوگ
مژگان سے تہلکہ ہی مردان صف شکن مین

ہے بوستان دنیا بی شبو جای ماتم
آیا ہی طفل غنچہ لپٹا ہوا کفن مین

ہچکی اسیر ہر دم غربت مین آرہی ہے
یارون نی یاد شاید ہمکو کیا وطن مین

دی گا جواب بلبل کیا کوئی اس چمن مین
بھولی ہوئی زبان ہے ہر غنچہ کی دہن مین

عریان تری رہین گی کیا قید پیرہن مین
دو دن نہین سرنے شمس و قمر کہن مین

ہر عضو کہہ رہا ہی اوس سادہ رو کی تن مین
قلعی کیلے جو آئی آئینہ انجمن مین

ہے خال زیر ابرو رخسار زیر گیسو
عقرب مین وہ قمر ہے سورج ہی یہ گہن مین

وحدت مین باہمہ ہون کثرت مین بی ہمہ ہون
خلوت مین انجمن ہی خلوت ہی انجمن مین

خورشید بھی پہلے نکلی گا اپنا مردہ
شام شب جدائی ہوگی سحر کفن مین

قاتل سی زیر خنجر آنکھین لڑین برابر
مرتی ہوئی نہ آیا فرق اپنی بانکپن مین

جوش صفائی دل سی کیا اہل جہل واقف
بے کار آئینہ ہے اندھون کے انجمن مین

جو بات اپنی منہ سی نکلی وہ تنک نکلی
جبتک نہ بان یارب گویا رہی دہن مین

بیکار بیتابی مین آنسو نہین مین میرے
موتی پرو رہا ہون زنار برہمن مین

کیا پوچھتی ہو مجھ سی دل کا مری ٹھکانا
ہوگا چہ ذقن مین یا زلف پرشکن مین

گرد نظر سی میری شبنم سی ہیہ اونکی دامن مین
آئینہ دیکھیے ہین زہرہ کے انجمن مین

جھمک کر ملوک نکلا خط ہی تمہاری رخسیر
موقع نماز کا ہی صحرا گیا کہن مین

فرقت مین عیش کیسا بوتل ہین می ہی ساقی
جس طرح خون سودا دیوانی کی ہین مین

غارت گرون کا جلوہ دیکھا تو نقد دلکو
کبرا کی ہمنی ہیکا اوسکی چہ دفعتین

صحبت سی شیخ کی ہین بہتر ملک گریزان
کعبہ سی آرہی ہین بت دیر برہمن مین

راحت سی تہی عدم مین ہستی مین رنج اوٹھای
آئی اسیر ناحق خلوت سے انجمن مین

تم رنگ ہو سخن مین تم بہول ہو چمن مین
تم روح ہو بدن مین تم شمع انجمن مین

اونسے ہوئی جدائی تقدیر کی برائی
بیموت موت آئی فرقت ہی روح و تن مین

رونق جو تہی کلونکی سب ہوگئی وہ مٹی
اونکی نظر جو بدلی خاک اوڑ گئی چمن مین

باہم یہہ تذکرہ ہی جلاد چرخ کیا ہے
لوہا برس رہا ہی بانکونکی انجمن مین

حسب یار سی ملامین غمگین تها خوش هوامین
مرده تها جی اوٹهامین جان اگئی بدن مین

گهر کر سحاب آیا نهر و نمین آب آیا
دور شراب آیا رندو چلو چمن مین

پای امید بسته آفت مین جان خسته
دل کشتی شکسته دریای موجزن مین

بینا چهی نمایان انجام اهل امکان
گریان هی شمع سوزان شادی کی انجمن مین

مرد جلیل هون مین الا ذلیل هونمین
تیغ اصیل هونمین لیکن هون ست ان مین

کیا درخ کی جفا هی اس درجه دل پسا هے
انگشت آسیا هی افسوس سی دهن مین

شعر اگلی جب بهای لفظ اونمین کهه بنا ہے
پیوند نو لگای پیراهن کهن مین

تم سیر کو جو آتی اک طرفه گل کهلاتی
پهولی نه پهر سماتی گل اپنی پیرهن مین

زنده سخی هی هر دم آئی جو موت کیا غم
هی ذکر خیر حاتم اب تک هر انجمن مین

هر عضو جسم جانان هی مثل چشم فتان
کرتا هی کار مژگان هر ایک مو بدن مین

تاب سخن کهان هی اوسکو جو بے زبان ہے
گویائی زبان هی جبتک که هی دهن مین

اخفای خون مین سبهی کی قاتل نی طرفه سوچے
تلوار دهو کی پوچهی مقتول کی کفن مین

خاموش اسیر هر دم رهتا هون مثل خاتم
هون نامدار عالم پر مهر هی دهن مین

چهوڑ دینا اسی ثبات نهین
کچهه بڑی ایسی کائنات نهین

قابل رد تمهاری بات نهین
رات کو دن کهو تو رات نهین

دل نه توڑو اگر مسلمان هو
کعبته الله سو صنات نهین

سیکڑون پیاسی هوتی هین سیراب
تیغ قاتل یم فرات نهین

دل لیا جان لی مگر اسی عشق
تجهه سی ابتک مجهی نجات نهین

نامہ بر کیا جواب خط لکھون ۔ پاس میری قلم دوات نہین
قیس و فرہاد و نل برابر ہین ۔ عشقبازی کسی کی ذات نہین
آسمان پر دماغ یار کا ہی ۔ خاکسار و ن پر التفات نہین
کچھہ تو ملجای بوسہ یا دشنام ۔ دیجیئ زہر اگر نبات نہین
ہم سخن یار ہو رقیبو نسے ۔ چپ رہو نمین سیہ کوئی بات نہین
شعر کھہ کہہ کی کیون نہ بائین ہم ۔ فرض کس مال مین زکات نہین
دل پہ صدمہ ہی کیا خدا جانے ۔ کہ بجز آہ اور بات نہین
ہر صفت عین ذات خالق ہی ۔ صفت انسان کی عین ذات نہین
دہن انکی نہین خداوندا ۔ یا دہن مین بتون کی بات نہین

اپنی ایام زندگے مین اسیر
روز عید و شب برات نہین

کیا کرو نمین جو گذر خانۂ دلبر مین نہین ۔ دخل انسان کا ہیچ ہی کہ مقدر مین نہین
دولت وصل بخیر ہجر مقدر مین نہین ۔ روز حرماں شب پروانہ مری گھر مین نہین
اوڑکی پہنچی گا کف پا تلک خط میرا ۔ چپ رہی کچھہ پہ سر خاب کبوتر مین نہین
لاکھہ پیاسی ہوی سیراب تو ہون انفاتیل ۔ میری تقدیر کا پانی تری خنجر مین نہین
مین بھی مستی مین تماشای جہان کرتا ہون ۔ ساغر جم مین ہی کیا جو مری ساغر مین نہین
دل جو ہو صاف تو ہو منجمد سو رجوع بدو نیگ ۔ میہمانون کی کمی آئینہ کی گھر مین نہین
سر کی پایا ہی جو آغوش لحد مین آرام ۔ چین وہ طفل کو بھی دامن مادر مین نہین
پیش سرو قد محبوب ہین سب بیمعنے ۔ دخل معنی کسی مصراع صنوبر مین نہین

منتخب میری طبیعت سی ہون کیون شعر کہی
نثر شت فرزند کوئی دیدۂ مادر مین نہین

نی کی مانند ہین ہم خلق پی نالہ کشی
خرصدا روح ہماری تن لاغر مین نہین

بادہ کش کیف مئی عشق سی کیا واقف ہیز
یہہ مئی ہوش ربا شیشہ و ساغر مین نہین ہیز

دور ہی کوچۂ جانان مراخط کیا پونچہے
تاب قاصد مین نہین جان کبوتر مین نہین ہیز

آسیا چرخ برین چاک بکولا گرداب
کون ای عشق تری ہاتہہ سی چکر مین نہین ہیز

ہون وہ لاغر جو بلاقات کو میری آیا
بی تکلف وہ یہہ سمجہا کہ کوئی گھر مین نہین

مل گئی خاک مین رکہتی تہی فلک پر جو دماغ
وہ ہوس دل مین نہین وہ ہوا سر مین نہین

اسقدر بیقرتی ہین کیون خواہش دلتمین حریص
نہ ملی گا نہ ملی گا جو مقدر مین نہین

کوچۂ زلف مین رہتا ہی خوشا حال مرا
پہ تیرے قسمت مین نہین ہیچ مقدر مین نہین

مجہہ سی پوچہی کوئی فاقہ کا مزا دنیا مین
نعمت فقر ہی یہہ بخت تونگر مین نہین

چشم عشرت ہی جسی چرخ سی وہ ناداں ہے
دیکہہ لو می کسی اولٹی ہوی ساغر مین نہیز

ابر رحمت ہی مراد امن تر مجکو اسیر
خوف کچہہ گرمی خورشید کا محشر مین نہین

سلامت تاک جسکی فیض سی ہنجو ہیلیان مین
یہہ وہ دایہ ہی جسکا شیر لاکھون طفل پیتے ہین

نپوچہ ای یار کچہہ احوال ہم اندوہنا کون کا
خدا کا شکر کرتے ہین ادا ابتک تو جیتے ہین

تبو ہین کیا کرامت برہمن سمجہا خدا جانے
نہ چلتی ہین نہ پہرتے ہین نہ کہاتی ہین نہ پیتی ہین

ہمیشہ حشر کا سامان ہمارے گھر مین رہتا ہے
فراق یار مین ہر روز ہم مرکر جیتے ہین

نگہ کیون عداوت مجہہ سی کرتی ہین کہ کہدے
کہ سینہ چاک ہوتا ہی گریبان وہ جو سیتی ہین

کیا جنگل کو خالی کہیلنی جب وہ شکاری
نہ آہو ہین نہ نیلی ہین نہ پاڑہی ہین نہ چیتے ہین

غرور و کبر اتنا بھی نہیں اچھا ہی رندونسے
بہت بہکی ہوی ہین می مگر ناہد بہی ہے ہیز

ہوا ہی قطع ان ترکون پہ جامہ جانہ ہی کا
جو ہی ہین استینو نہین گریبانو نہین نعتی ہین

مقام اپنا ہی جنگل محبت انسانسی نفرت ہی
ہماری دوست آہو ہین ہماری ماجھی ہین

احبا تیری لاغر کو نہین کہتی ہین تن بہ تن
زمین کا بلکہ چاک سینہ اس رشتی سی سلتی ہین

سمجھ مردہ نہ ہرگز تیغ قاتل کی شہید ونکو
پیا ہی انحیوان خضر کی مانند جیتی ہین

بچہائی ہی جو خضرو کو ہکن نے عشق کی چوپڑ
وہی ہاری ہین بازیکو ہم اون دونو نسی جیتی ہین

اسیر آفت مین الٰہی فراق یار فی ہمکو
تڑپتی ہین سسکتی ہین مرتی ہین جیتی ہین

خزان نہی جب تلک شہو رہی پرہیزگار نہین
بہار آتی ہی کیسی جا ملی ہم بادہ خوار نہین

مرا چرچا ہی شہر و نہین تری شہرت دیار و نہین
نہ بلبل مجہسا لاکہون مین نہ گل تجہسا ہزار و نہین

قضا نی کوہ کن کو کسطرف یارب جہپار کیا
ٹپکتی پھرتی ہی سر پر جو تیشہ کوہسار و نہین

شب فرقت کی اندہ کیونکر ثابت ہوا ہمکو
کہ بس ہوگا یہی احوال مرد و زنکا مزار و نہین

شب فرقت یہہ پہوکا میری دلکو آتش غمنے
ہوئی پیدا چمک سورج کی نانو نکی شرار و نہین

نہین یہہ داستان کم لیلی و مجنو نکی قصہ سے
لکہی جاتی ہی میری تیری الفت اشتہار و نہین

یقین ہے جای گل خاک چمن ہے خار پیدا ہون
اگر شرکت ہو میری چشم تر کی آبشار و نہین

جو شب کو گرمی دیکہی تو ہر سو روشنی پہیلی
کیا روشن چراغان نور نسی رہگذار و نہین

ہوئی محفل کی محفل سیر ساقی فیض سے تیرے
ادہر بہی کوئی ساغر ہم بہی ہین امیدوار و نہین

فلک دی لاکہ ایذائین صبری گریان تن
چمن مین دیکہہ لی جاکر کہ گل خندان ہے خار و نہین

پری رویونکے مجمع مین تمہین کو لوگ دیکہینگے
نہان رہتا نہین مہتاب انجم کی قطار و نہین

رباعی منتخب ہے کیا تمہاری چار ابرو کے
کہ مہرع ایک سے ہی دوسرا جسکے چار و نہین

ہوا تہا حال سکیش صحبت زہاد مین جیسا
وہی عالم ہوا آیا جو زاہد بادہ خوار ہو مین

وہ دیوانہ ہون رکتا ہون قدم جب مین بیابان مین
تو جادی اشک دہی کی طرح چہپ تہی ہین غار ہو مین

نہین گمنام زندانخانہ عالم مین مین مجنون
مری دیوانگی کی تذکری ہین ہوشیار ہو مین

اسیر اتنا ہماری واسطے کیا مرتبہ کم ہے
گنی جاتے ہین ہم شیر خدا کی دوستدار ہو مین

پہنکر خلعت نوجامی سے باہر تہی جو یار ہو مین
کفن پہنی ہوئی سوتے ہین کیا غافل مزار ہو مین

نہین لاتا کوئی دو پہول بہی اب اونکی تربت پر
برنگ بوتہی جو نازک بدن پہولونکی ہار ہو مین

سحاب بیکسی کیا اونکی قبرون پر برستا ہے
خرامان صورت طاؤس تہی جو سبزہ زار ہو مین

خموشی سی عجب گردون نے بدلا رنگ گویائی
زبانین لال ہین اونکی جو بلبل تہی ہزار ہو مین

لحد پر اونکی کوئی فاتحہ پڑہنے نہین آتا
لکہی جاتی ہین جنکی نام نامی اشتہار ہو مین

زمین کے نیچے اونکی شکل پہچانی نہین جاتی
شبیہین جنکی کہچ کہچکر نہیتی ہین دیار ہو مین

ہوا مین اڑتی پہرتی ہین اونہین کے خاک کی ذرے
جو یکتا مہر صورت تہی لاکہون مین ہزار ہو مین

کہین ہین عضو تن اونکی کہین تار کفن اونکے
جو یکتا تہی ہزار ہو مین جو سرکش تا جدار ہو مین

نظر آتی ہین جسدم کاسۂ سر یاس کہتی ہی
خدا جانی فقیر ہو مین یہ تہی یا شہریار ہو مین

عجب بے ہوش ہین کیفیتی مرگ جوانی سے
زبان زد صورت جمشید تہی جو بادہ خوار ہو مین

ہوئی آئینہ عارض انہونکی رنگ الودہ
سکندر کو بہی جو گنتی نہ تہی امیدوار ہو مین

جو دیکہو پانچ حس کو ایک اونمین سے نہین باقی
عناصر کا یہ عالم ہی پڑی ہی سپوٹ چار ہو مین

کہدسی خار دخس جہاڑی خرہای شمع و گل لاکر
نہ یار ہو مین نہ ایسا ہی کوئی خدمتگذار ہو مین

ہوا کی دوش پر صحرا البصر خاک بہرتی ہے
نصیب کاسۂ سر ٹہوکرین ہین رہگذار ہو مین

اسیر آخر تو اک دن گوشہ غربت مین جانا ہی
خوشا وہ لوگ جو چپ چپ کے خود بیٹھی ہین غار و نمین

چمن مین وہ ہوا شرابی نہین
گل داغ سے کم گلابی نہین

جو ویران گھر ہے تو آباد گور
خرابی ہماری خرابی نہین

کہون خاک سوز جگر دل کہان
پڑے ہون مرے جو ابی نہین

کئی میری نالون نی چشمی یہ خشک
فلک پر کوئی برج آبی نہین

لہو بادہ لخت جگر ہین کباب
شرابی نہین مین کبابی نہین

لکھون خط مین کیا وصف رخسار یار
مری دائرے آفتابی نہین

زمانہ ہے فرش مو نہہ پہ ڈالون کہان
مناسب بہت بیجا بی نہین

عدو میرے دربان دریا رہند
کوئی صورت باریابی نہین

پڑے ہون کسکے آگی غزل اب اسیر
کہ اب شاعر فاریابی نہین

روبرو اونکی یہ سامان ہا کرتی ہین
وزہ و مہر مین میدان رہا کرتی ہین

تیری ہی گرد ہم ایجان رہا کرتی ہین
ہالہ سان ماہ پہ قربان رہا کرتی ہین

ذکر توبہ کا بھی کرنی نہین ہیتی توبہ
منجی حلق کے دربان رہا کرتی ہین

گور طیار کفن قطع جنازہ موجود
ہجر مین مرگ کی سامان رہا کرتی ہین

مغفرت کی نظر آتی ہی بس اتنی صورت
ہم گنا ہون سے پشیمان رہا کرتی ہین

ہے رقم حال پریشانی بلبل شاید
ورق گل جو پریشان رہا کرتی ہین

قبر پر ہے یہ بہشت تری ہوا نونکی
اب بھی ہاتھونمین گریبان ہا کرتی ہین

تہمت گریہ کیا کرتی ہین مجہپر یہ رقیب
سیکڑون جہوٹکی طوفان رہا کرتی ہین

خط سی نفرت ہے بجا یار کی رخسارونکو
دور ہندو سے مسلمان رہا کرتی ہین

دخل پاتی نہین تیرے دل بی پر وا مین
حسرت و یاس کو ارمان رہا کرتی ہین

جب نظر کیجی ہے سایہ حسینونکے قریب
خار پہولونکی نگہبان رہا کرتے ہین

قاصدی سی کوئی ہوتی ہین کبوتر فارخ
آمد و شد مین یہہ گردان رہا کرتے ہین

گالیونکی ہے سماعت ہمین آنکہونسی قبول
تیری ہونٹونکی طرف کان رہا کرتی ہین

باغ جنت مین کرینگی وہی طائر پرواز
تیری تیرون پہ جو قربان رہا کرتی ہین

ہی بجا اہل جنون اہل غضب کو کہنا
سایہ جن مین یہہ انسان رہا کرتی ہین

مجہسا عالم مین کہان شاعر می نوش اسیر
گر دمی مری دیوان رہا کرتے ہین

حیرت سی خیال بت بی پیرہن آنکہین
بیکار ہین یون جیسے کہ تصویر مین آنکہین

رو رو کی مٹادون گا مرقع کو مین تیرے
مانی نہ بنا ناصری تصویر مین آنکہین

نو رنگہ چشم زلیخا ہوئی یوسف
کلکی تہین نہ یعقوب کی تقدیر مین آنکہین

ہو جاے گا ثابت گنہ طالب دیدار
جب حشر کی دن آئین گی تقصیر مین آنکہین

نظارہ ابرو سے پہرا منتہا را
جوہر کیطرح گرگئین شمشیر مین آنکہین

پردہ تو اوٹہایا وہ مگر بیٹہی ہین خانہ موش
کانونسے زبردست ہین تقدیر مین آنکہین

ہوتا ہی عبث یار کی مژگان کی مقابل
آہو کی نکل آئین گی اک تیر مین آنکہین

کس کا ہے گذر قید مین جو بہر تماشا
سب حلقۂ زنجیر ہین زنجیر مین آنکہین

ای [illegible] اب بہی سر تیر گذر کر
باقی ہین تری عاشق دلگیر مین آنکہین

دیکھون انہین کب طالع موسی ہون سر
ذرات ہین دیدار کی تدبیر مین آنکھین

زنجیر ہو کیونکر نہ مرا سلسلۂ اشک
روتی ہین غم زلف گرہ گیر مین آنکھین

کیا کام مصور نے کیا چشم حسد دور
تصویر بنائین تری تصویر مین آنکھین

کرتا ہی ہر اک موی سر ہ کام زبان کا
کیا تیز ہین اوس شوخ کی تقریر مین آنکھین

بیجان وہ ہو جسکی طرف خشم سی دیکھا
بڑھ کر ہین کہین زہر سے تاثیر مین آنکھین

دل کیون نہ زیارت سی اسیر اپنا ہو روشن
اندھون کو ملین روضۂ شبیر مین آنکھین

جو لکی ابر کی ساقی ہماری گہر بستی ہین
عوض قطرون کی اونسی شیشۂ و ساغر برستے ہین

کسی پر رحم ہے اوسکا کسی پر قہر ہی اوسکا
کہین گوہر برستی ہین کہین پتھر برستے ہین

مری پلکین جو دیکھین تب کہا اوس برق طلعت نے
بھلا دیکھین یہ لکی ابر کی کیونکر برستی ہین

کرین اظہار جو احسان کا اونسی خاک احسان ہو
گرجتی ہین زیادہ جو وہی کمتر برستی ہین

ہوای گیسوی جانان جو چلتی ہی سمندر پر
تو بدلی مچھلیون کی ابر سی اژدر برستی ہین

عجب صحبت ہے رہانکو نکی زبانی راتدن جس مین
کبھی تیغین برستی ہین کبھی ساغر برستی ہین

جنہین کہتی ہین مہر و مہ یہ سعد فیض ہین اونکی
کہ انسی رات دن باران سیم و زر برستے ہین

غضب ان سینہ صافون کا نہین کچھ لطف سے خالی
بھری مٹھی ہین شیشی دیکھیی کس پر برستی ہین

دکھاتا ہی سمان کیا آسمان ہم بادہ خوارون کو
ٹپکتی ہین یہ مہ کے شب کو یا اختر برستی ہین

نہا کر جب نچوڑا اوسنی بالون کو یہ سمجھا مین
نہین پانی کی قطرے ابر سی گوہر برستے ہین

وہ ابر تیغ قاتل ہے کہ جس سے خاک مقتل پر
ہزارون قطرۂ باران کی بدلی سر برستے ہین

اسیر ایسنہ عالم پر فضیلت ہی آدمی کے

کہ قبرون پر بھی باران نور کی اکثر برستے ہین

دم جنگ آج اولٹ دیتی ہین شمشیر پلکین — کل کربلا تہ وبالا صف محشر پلکین
ایسی گرشتہ ہین کیون مثل مقدر پلکین — دل مین آئین میری آنکھون مین کیون گہر پلکین
ٹکٹکی بندہ گئی خسارہ قاتل کی طرف — واہ ری شوق چھپکین تہ خنجر پلکین
ضبط اسرار محبت ہی یہ منظور نظر — خشک ہو خون جو ہون آنسو نہ سی پر پلکین
یہ سیاہی یہ درازی کبھی دیکھی نہ سنی — حد تعریف سی ہین آپ کی باہر پلکین
انکا مارا نہین ممکن ہے کہ پانی مانگی — آنکہ بوندی کی کٹاری ہی تو خنجر پلکین
یا خدا نرگس بیمار کو ہو جلد شفا — یہی کرتی ہین دعا ہاتہہ اوٹہا کر پلکین
ڈوبتی وقت تو تنکون کا سہارا ہوجاے — دیکہہ لون نزع مین یا خالق اکبر پلکین
یہ مرے قتل کو حیران ہین تو وہ تلوارین — ابرون سے نہین کم بال برابر پلکین
صفحہ آئینہ آجاے اگر پیش نظر — ابھی پر توسی بنادین اوسے مسطر پلکین
بعد مردن نہ رہی مجکو کفن کی حاجت — منہ چہپانیکو ہو دین اشک کی چادر پلکین
زیب اللہ نی بخشی ہی مناسب سبکو — آنکہ کے واسطے بے شبہہ ہین نیشکر پلکین
ہر گھڑی بہتی ہین ہار ین جو لہو کی انسے — ہین رگین حلق بریدہ کی مقرر پلکین
اوتنی ہی غیرت غم مری دلمین بہی چہپین — جتنی آنکہونمین ہین یا خالق اکبر پلکین
کیا ترقی ہے تری حسن کو اللہ اللہ — قدسی ہے زلف سوا زلف سے بڑہ کر پلکین
لاکہہ خونریز ہین پر ین گروندی دلمین جگہہ — کیسی کٹیلی ہین چڑین آنکہہ کے اندر پلکین
نام کو خون ہماری تن لاغر مین نہین — نوک کی لیتی ہین کیا صورت نشتر پلکین

خواب مین ہاتہہ لگی دولت بیدار اسیر

کہ ہوئین شانہ گیسوی ہمپر بلکین

جو شاہ عشق کا دفتر تمام لکھتے ہین — وہ لوگ ہمکو مدار المہام لکھتے ہین
ذرا دیکھ اسی بڑا ہمکو اے بتو نکھو — فقیہ غیبت مومن حرام لکھتے ہین
شہید عشق مجھی جانتے ہین کاتب سے — یہی سبب ہے جو سرخی سی نام لکھتی ہین
ہمارا نام فقط خط مین بھول جاتے ہین — دعا کسی کو کسی کو سلام لکھتے ہین
خلاف مجھ سے یہانتک ہین کاتب اعمال — کوئی گناہ کری میرے نام لکھتے ہین
ہوائے بادہ کشی ہی یہہ خوشنویسی مین — کہ روز خط کی عوض خط جام لکھتے ہین
دوات جام ہی خامہ ہے گردن مینا — ثنای نرگس میگون مدام لکھتے ہین
بتون کی وصف لکھین کیا حجاب کی ہی جگہہ — ہم اس قلم سے خدا کا کلام لکھتے ہین
کبھی جو ہمسے وہ لکھواتے ہین کوئی احوال — ہم اوسمین اپنے ہی قصہ تمام لکھتے ہین
یہہ عشق سبزۂ خط مین ملا شرف ہمکو — سلام خضر علیہ السلام لکھتے ہین
چھپین گی داور محشر سی کسطرح عصیان — فرشتے میرے عمل صبح و شام لکھتے ہین
یہہ تیز دست ہین ہم وصف خلکی لکھنی مین — کہ ایک دم مین حدیقہ تمام لکھتے ہین

جو صرف دام بہانی مین کرتے ہین صیاد
اسیر نام مرے دام دام لکھتے ہین

چار عنصر مری رباعی ہین — ہفت اعضا نہین سباعی ہین
حال عاشق نہین انہین پڑہیے — جتنی پرچے ہین اطلاعی ہین
روی روشن ترے ہے یا خورشید — موی خط یا خط شعاعی ہین
نامہ بر کچھہ نہین کہا اوسنے — تیری باتین سب اخترامی ہین

وصل ممکن نہین سے بی قسمت | سارے بیکار یہہ مساعی ہین

خوف روز حساب کیا ہے اسیر
کہ ائمہ ہمارے ساعی ہین

وہوپ کی گرمی نہین زنہار قیصر باغمین | چشمہ یان ہین سایہ اشجار قیصر باغمین
کس سیجانی یہہ کی گفتار قیصر باغمین | ساری تصویرین ہوئین جاندار قیصر باغمین
کیا ریان ہین گلشن جنت کے جتنی ہین چمن | کوثر و تسنیم ہین انہار قیصر باغمین
دیکہہ لین حورین اگر رو رو کے دل خالی کرین | کیا بہری بہولونگی ہین حار قیصر باغمین
ایک یوسف تہا وہان ہین سیکڑون یوسف یہان | مصر سی بہی ٹبرہ کی ہی بازار قیصر باغمین
قاف کی پریون سے ٹبرہ کر ہین بتان روسپی | مہ جبینان پری رخسار قیصر باغمین
ہین شکر لب مہربان چاہ زنخدان سے سبیل | بٹ رہا ہے شربت دیدار قیصر باغمین
شوق سیر ایسا ہے مرواز دکر دیون بان جی بند | آئے رضوان بہاند کر دیوار قیصر باغمین
ذکر کیا ہی اوج دلپتی کا کہ شہر کین ہین تمام | سطح دریا کے طرح ہموار قیصر باغمین
موسم گل ہین بہار تازہ آتی ہی نظر | جمع ہین محبوب گلرخسار قیصر باغمین
لوگ جو باہر ہین اونکو بہی تماشا لقبیب | بسکہ آئینہ سے ہر دیوار قیصر باغمین
سبزہ خوابیدہ چونک اٹہتا ہی اکثر خواب سے | بخت برگشتہ کیون نہو بیدار قیصر باغمین
سبزی سی مقصود انکہ دیکا ہوا حاصل اسیر | بخت خفتہ ہو گیئے بیدار قیصر باغمین

## ردیف واو

است ریارت نے پوچہا میری حال زار کو | مرگ سے بدتر عیادت ہو گئی بیمار کو
واجب التعظیم تو کوچہ ترا جائی ادب | بیٹہہ جاتے تو اوٹہانا چاہیے دیوار کو

بھون ہلا کر گورمین عشاق گیسو کو تسلا
رات جنگھٹ کی لیے ہی قاتل جگا تلوار کو

جھومتی چلتی ہین کیون مستی مین نخچیر فروش
کہدو ہشیار و نسی چھوڑین مست کے رفتار کو

لائی ہی کو چیسے اوس گل کی صبا خاک شفا
باغبان صحت مبارک نرگس بیمار کو

حادثون مین ہوتی ہین مغلوب غالب بیشتیر
لوٹ لیتی ہین وبا مین عورتین بازار کو

ہون وہ مجنون سیر صحرا لوگو نہین کرتے قبول
خار صحرا سے سہاری جانکر دستار کو

حفظ تھوڑا ہی بچاتا ہی بلای سخت سے
ہی سپر باران مین چھتپی گلی دیوار کو

تا اسی پر دیمین وہ مطرب پسر ہو مہربان
جای مرغ نامہ بر بھیجو نمین موسیقار کو

ہی اذیت بھی زیادہ عمر ہی جتنی دراز
کیا پریشانی درازی سے ہی زلف یار کو

دی خموشی بھی اونہین حقنے دیا جنکو کمال
کب ہے گویائی زبان تیغ جوھر دار کو

خندۂ دندان نما ہر بات مین اچھا نہین
ارہ کرو نیگی یہہ دندانی تری تلوار کو

ہین جو جاہل اونکو بینائی کا دعوی ہی عبث
چشم روزن سی نظر آتا ہے کیا دیوار کو

شاید انکلین ادہر اغیار بھی ہمراہ یار
پاس میرے قبر مین رکھدو سپر تلوار کو

عیش سے توام ہی غم ہی زخم سی ظاہر اسیر
چہرۂ خندان ہے لازم دیدۂ خونبار کو

خوف گیسو سے چھوی کیا کوی روی یار کو
اژدہا گھیرے ہوی بیٹھا ہی اس گلزار کو

سخت نادان ہین جو ہمسایونسی کہتی ہین امید
غرندیکھا آب پیکا نسے لب سوفار کو

تھا قوی تن اسپر اوس سفاک نی بھی زرہ
پایداری اور چھلنی سے ہوئی دیوار کو

ہین یہہ افسون گر بھی دیوانی مگر اوس زلف کے
ہار کی بدلی لپیٹے ہین گلی مین مار کو

ظلم مین بھی ظالم خونریز مین یاری طلب
پاؤن چلتے وقت دست غیر ہی تلوار کو

آج دکھلاؤ مجھی چاہ ذقن کل دو رہے
تشنہ تر رکھی کا وعدہ تشنۂ دیدار کو

خلق جو ہر ہو تو ہو ہر دم چلی گی تیغ یار
غرق عالم ہو تو کیا غم ابر دریا بار کو

دل قوی جنکا ہی وہ کیونکر حوادث سی ڈرین
سیل کی پروا نہین کچہ اہنی دیوار کو

ماتم مجنون مین پرخم سید مجنونکی ہی پشت
کوہ کن کا داغ ہے ہر لالہ کہسار کو

شل یاران لباسی سیہ دغا پیشہ نہین
ای مسیحا تپ نچہوڑی گی تری بیمار کو

جل رہا ہی دیکہہ کر ایسا مری سینی کا داغ
ڈہونڈتا پہرتا ہی سورج سایۂ دیوار کو

تیرہ دل ہون کیون نہ روشن دل جو مین کیون کر نہان
شمع کر دیتی ہی روشن ہر مکان تار کو

یاد اوس رخسار کی ای دل مرض مین چاہیے
باعث صحت ہی قرآن کی ہوا بیمار کو

خوبرو ہو جاتی ہین محفل مین جب اوس سی دوچار
مرتی ہین دو چار آجاتا ہی غش دو چار کو

مردہ دل ہایا جو شیخ شہر کو مینی اسیر
گنبد مدفن مین سمجہا گنبد دستار کو

باغبانو پہول ہین درکار بزم یار کو
لیچلو درالشفا مین نرگس بیمار کو

آنکہہ کی پتلی نے دی تیزی نگاہ یار کو
یہہ سپر پرہ کر فسان سی ہو گئی تلوار کو

گل کرون خون کف پا سی یہہ ہین ہر خار کو
بلبلاین جنگل مین آئین چہوڑ کر گلزار کو

کیا پسند آی دل پرداغ زلف یار کو
فی الحقیقت دشمنی طاوس سی ہی مار کو

اک نظر دکہلا دی اپنی جلوۂ رخسار کو
دیر سی آنکہین ترستی ہین تری دیدار کو

رو رہا ہون اپنی چہیری کا دکہا کندن سا رنگ
تار سونی کا بنا دی آنسو ونکی تار کو

ای دل تنگ اوسکی ابرو کا تصور چہوڑ دے
کیہتا ہے تو شکنجے مین عبث تلوار کو

آگی بیری نی کیا بلبون چار عنصہ کو خراب
جس طرح برباد کرتی ہی خزان گلزار کو

بارہا ہمکو یہہ آیا جوش وحشت مین خیال
توڑہی سنگ ترازو سے سر بازار کو

گوہر دندان و لعل لب کا بوسہ چاہیئے
کیا جواہر مہرہ ہے در کار مجہ بیمار کو

دل ہمارا ہی کہ ہی اسمین خیال چشم مست
ورنہ کب مسجد مین ملتی ہی جگہہ میخوار کو

صحبت احباب مین کیا دیدہ تر کا ہی کلام
سرد کردی گا یہہ باران گرمی بازار کو

عاشقون کی جان لی گا و سینہ ابروی یار
بارہ کرو تی ہی خونریز جہان تلوار کو

باغبان فرقت مین مجکو گل نظر آتی ہین زخم
تیغ کا پانی دیا کیا تو نی اس گلزار کو

دونون ہین مشتاق میری قتل کی تکلیف دو
دو رسی بندوق کو تر دو یک سی تلوار کو

جلئی اوس کوچی مین اوس رخسار کا نظارہ کیجئے
ہین قدم چلنی کی خاطر آنکہہ ہی دیدار کو

میکشون مین آگئی ہو حضرت قاضی جو تم
دونون ہاتہہ اپنی سنبہالا جاہی دستار کو

سامنی اوس ترک کی آئی اگر جلا دیدے خ
پاؤن پر رکہدی کمری کمول کر تلوار کو

دشمنون کا ہی اگر بلوہ نہ گہبرائی اسیر
آئین گی مولا صدا دی حیدر کرار کو

نظر آتا ہے ترا چہرہ زیبا کس کو
حسن بی پردہ ہی بیتاب تماشا کس کو

سیر گلشن کی ہی صیاد تمنا کس کو
پر جو تو وا نہین کرتا تو ہی پروا کس کو

ساری عالم سی مرا گوشۂ غربت ہی جدا
گردش چرخ کری گی نہ وبالا کس کو

خواب آرام مین ہمسای ہین کوچی سنسان
کون سنتا ہی پکارون شب یلدا کس کو

قتل کرتی ہو شب آفاق کو اتنا تو کہو
اپنی جوبن کا دکہاؤ گی تماشا کس کو

کوچۂ زلف مین زنجیر ہی طوق ہی ہے
کون آفت مین پہنسے جا کی ہی سودا کس کو

جب جلائین جلائین گے وہ میرا ہی جگر
جز کلیم اور ملے گا ید بیضا کس کو

گالیان تک لب محبوب پر آئین لیکن — منھ سے اتنا بھی نجانا کہ کہا کیا کس کو
زیست ہی مرگ محبت مین مجھی مگ ہی دست — ملک الموت کہون کس کو مسیحا کس کو
کون معشوقہ ہر جائے دنیا پہ مرے — سارے عالم کی رقابت ہی گوارا کس کو
واہ ای چرخ یزیدا وج پہ مجروم حسین — کون حق دار تہا دی شوکت دنیا کس کو
لذت فاقہ سی آگاہ ہین جو لوگ ہین خاص — بیخبر ملتے ہے یہہ نعمت عظما کس کو
خلق اللہ تے دنیا مین نہین کی راست — ڈہونڈتے پہرتے ہین یہہ مردم دنیا کس کو
شوق بوی گل مقصود اڈہر لایا ہے — ورنہ تہی گلشن امکان کی تمنا کس کو
دوگی زاہد کو جو تم بوسہ لب شیرین کا — منہ نہ موڑے گا کہو زہر ہے حلوا کس کو
یار کی لعل لب دگوہر دندا نہین ہی جسکے — کس کو سچا کہون ان دونو نہین ہوتا کس کو
شب کو آنی کو کہا اوسنی تو کیا اسکی خوشی — اپنے جینی کا ہے تا شام بہروسا کس کو
ہون تو بیمار محبت مگر آتا نہین ہوش — درد کیا چیز ہے کہتی ہین مدارا کس کو
مین تو کہتا ہون کرو بہہ دل مردہ زندہ — ہنسی کہتے ہین کہ سمجھے ہو مسیحا کس کو
بجہ سے آوارہ وحشت کی نہین ہی تلاش — رہتا پہرتا ہی جنگل مین بگولا کس کو
جمع سب ہونگی قیامت مین فقیر اوغنی — دیکہین اوس روز ملتی ہے ولایت کس کو

فکر امروز مین ہے سب اہل جہان
ای اسیر اہین ہے اندیشہ فردا کس کو

کیون نہ شاق اوس نو جوان کا ہو مجہ پر کہ — کیا کمان چلاتی ہی جب چہوڑتے ہی تیر کو
کچہ نہ جنبد جنبش جانی مین مری تقریر کو — توڑتے دم تمی دیکہا ہی کسی نخچیر کو
بہہ گیا مجنون وہ جن مین — سان پر چڑہتی نہین دیکہا گلی شمشیر کو

ظلم کی قوت بنا دیتی ہی انسان کو شریر
بلا پیکان نے کیا خون ریز عالم تیر کو

موقلم موے میان بار سے پہلی بنا
ای مصور کیجیو تپ مجہ زار کی تصویر کو

خط نہ لکہا یار نے یہہ نامہ بر سے کہدیا
ہی جواب اتنا کہ وہ پڑہ لین خط تقدیر کو

جتنے اہل ظلم ہین سب ایک ہین خرد و زبر
لوٹ رہا تہہ آیا ہے نیزے کی برابر تیر کو

بدلے قاصد کے وہان کوی مصور بہیجے
اسلیے تا کیجے لائی یار کے تصویر کو

ہون وہ کشتہ میری دشمن ہین مری ہم نشین
کیا پریشانی ہے زلف جوہر شمشیر کو

وصل سے نفرت ہے ایسی نکی اور مجہ کو
کیجیے وصلی پر جو مانی یار کے تصویر کو

ہون وہ طائر ہے جو مجروح خم کمانی کا مزا
پر دیتی ہین اپنی اوس ناوک فگن کے تیر کو

خط شوق اوس کو دک نقاش کو مینے لکہا
چاہیے قاصد بناؤن طائر تصویر کو

مانی و بہزاد باہم رشک سی لڑنی لگی
کیجیگے شمشیر جب کینچا تری تصویر کو

تیرہ بختی مین صفائی قلب ہو کیونکر عیان
ابر رکتا ہی نہان خورشید کی تنویر کو

کچہہ نہ پایا ہمنے اوسکی زلف پیچانکی حضور
کہر کہ لیا جوش وحشت مین بہت زنجیر کو

تنگ آیا ہون یہ صد مونسے اگر یا اسیر
لوٹتا قیصر سے مین لوح خط تقدیر کو

دیکہی تیزی سے جو ابروئی بت بی پیر کو
بہیجدون دار القضا مین مانذہ کر شمشیر کو

پہر خبر میری کرے کون اوس بت بی پیر کو
جب نہو حکم صدا دروازی کی زنجیر کو

ذبح کرنی کون آتا ہے یہہ مجہ نخچیر کو
پہلے بہیجا ہے خبر کرنیکے خاطر تیر کو

تیرے ابرو کی ہین خمی ورسی کیا ہمکو گلا
مونہہ لگاتے ہین ہمارے خم کب شمشیر کو

عاشقون مرکان ہون مجہ بی پیر کی خاطر سی گیا
خانہ دار ہین جو آئے مینے نکالون تیر کو

بے کمر ہی ہیدبن ہے تو مصور کیا کرے
ذلتین کھینچی اگر کھینچے تری تصویر کو

شمع کا سر کاٹنے سے بزم مین کیا فائدہ
روسیاہی کی سوا حاصل ہی کیا گلگیر کو

تشنہ تر کرتا ہے ہمکو شربت دیدار یار
جس طرح زخمی پیئے آب دم شمشیر کو

وصل کی شب کان مین پہنچی جو آواز اذان
سمجھے ہم قاتل ہوون کو چہری تکبیر کو

قید خانی سی رہا ہوتا ہون پر اتنا ہی غم
اور قیدی آکی پہنین گی مری زنجیر کو

قتل کرکے مجکو کیون ہوتی ہو رسوا ای جہان
خون بہری کٹیری بدلی دہوئی شمشیر کو

تخت و دولت نہین رکھتے ہین تری خاکسار
سیم و زر کی کیا ہی حاجت صاحب اکسیر کو

کیون اٹھاوے نہین عاصی بی توقع ہو کی ہاتھ
ہے وہ غفار کیا بدل سکتا نہین تقدیر کو

پاے خفتہ نی مری اوسکو بہی بیدار کردیا
مار مردہ کی طرح جنبش نہین زنجیر کو

ونکہ چہرے پر صفائی سی بہر سکتی نہین
کھنچ سکتا ہی مصور کب تری تصویر کو

صاف وہ پہچان جائی گا جو غلغلی کی صدا
جاکے اوس در پہ ہلایا چاہیے زنجیر کو

دلکا میرے رہتی ہی اوس موی مژگان کی تلاش
دہونڈتا پہرتا ہے ہر سو یہہ نشانہ تیر کو

کنج غربت مین جو تنہای سے گبرایا اسیر
ہم نشین مینے بنایا معودم تصویر کو

ملجاے سزا دو نہ پہر آزار کسی کو
اللہ کرے تم بہی کرو پیار کسی کو

جلاد یہی ہے ملک الموت یہی ہے
چہوڑے گی نہ زندہ تری تلوار کسی کو

پیدا و نہان اوسکے دہن کا ہے معما
آسان کسیکو ہے یہہ دشوار کسی کو

نسبت تن لاغر کو ندو اپنے کمر سے
کرتا نہین اتنا کوے طیار کسی کو

احباب کفن رکھسے لحد مین نہ اوڑہائین
مونہ خاک کہاؤ نہین گنہگار کسی کو

در پردہ پتا حضرتِ واعظ نے بتایا
معلوم نہ تھا خانۂ خمار کسی کو

کیا بوسۂ ابرو کی مجھے اوس ہی ہوا میر
خلعت میں جو دیتا نہو تلوار کسی کو

گھر میں وہ مجھی لیگئی دریا سے بہہ کر
پہنچے خبر اسکے نہ خبردار کسی کو

جو خانۂ الفت میں رہا مر کے وہ نکلا
یہہ گھر نہیں ہوتا ہے سزاوار کسی کو

نادان ہے جو پھولوں کا گلہ کرتی ہی بلبل
کب دیہیا نہیں لاتے ہیں بیمار کسی کو

معلوم ہوا ہمکو کہ یہ آب بقا ہے
ملتا ہے نہیں شربت دیدار کسی کو

مرتے ہیں تری زلف پہ ہندو و مسلمان
تسبیح کسی کو ہے یہ زنار کسی کو

کب خواب میں وہ سیمتن آتا ہی کسی کے
کب ملتی ہی یہہ دولت بیدار کسی کو

دُر کردہ کہی ہاتھ جو انگیا کو لگاؤں
رسوا نکرو پھاند کے دیوار کسی کو

کس شوق سے دیتا ہیں اسیر اوسکو دل اپنا
پاتا جو زمانے میں وفادار کسی کو

ہم مر چکے افسردہ رخ یار ہے تو ہو
بلبل نہیں خرابی گلزار ہے تو ہو

کہڑکی ہے گر میں بند دریا رہے تو ہو
کوٹھہ ملا ہے بیچ میں دیوار ہے تو ہو

جھنجلا کے بولی وہ جو سنا میرا حال زار
مرتا ہے تو مرے کوئی بیمار ہے تو ہو

زور جنوں نہیں بام فلک پھاندتی ہیں ہم
اونچی مکان یار کے دیوار ہی تو ہو

شیدا ہے رنجکی حق میں یہہ ہو گا خدا گواہ
داخل کرو جنان میں گنہگار ہے تو ہو

بدلی میں بیشتر نظر آتا ہے آفتاب
یہہ نقاب یار کا رخسار ہے تو ہو

آنکھیں سفید اسنے ہوئیں شوق دید میں
اب آئنہ مصاحب سرکار ہے تو ہو

میکو نہ دیکھی مرے مضمون کو دیکھئے
دست گرا بین گوہر شہوار ہے تو ہو

یارب بشب وصال ہی اب صبح حشر تک
بولے نہ مرغ توپ نہ چھوٹے اذان نہو

موجود ہم مین خاک مین گر تم کہو اے اجل
لیکن یہ شرط ہے کہ وہان آسمان نہو

کیا دل کو اوسکے کوچہ گیسو مین ہو ندی
ہاتھ اے یا نہ آئی کہان ہو کہان نہو

لیلی کو ناقہ نجد مین لایا تو ہے مگر
کیا قیس کے بن آئے اگر ساربان نہو

مدت ہوئی کہ بند قفس مین ہو نہین مگر
شبہہ ہے ابتلک کہ یہی آشیان نہو

لطمون سے تند باد حوادث کی ہر گھڑی
چلا رہا ہے دل کو ئے برگ خزان نہو

تو بھی پھنسا ہوا ہے زمانے کے فند مین
دشمن اگر بلا مین پھنسے شادمان نہو

آتی ہے جان آمد جاما نسے جان مین
ایسا جو وہ نہو لقب جان جان نہو

آئینہ کے طرف نہ کرین منہ کبھی حریص
موجزاد اوسکی گہر مین اگر آب و نان نہو

تو راست باز ہے تجھے کیا کجرو دنسی کام
مانند تیر حلقہ بگوش کمان نہو

کہتا ہون کچھہ سمجھہ کے مین دیر و حرم کو کچھ
ایسا کوئی مقام نہین تو جہان نہو

خط لیچلا تو مینے یہہ قاصد کو دی دعا
محنت خدا کرے کہ تری رائگان نہو

رتبہ ہے غم سے باغ جہان مین نشاط کا
قدر بہار کیا ہے جو فصل خزان نہو

گرد و سگان کوچہ محبوب کو خبر
مٹی کوئی لحد مین مرا استخوان نہو

ہم ڈھونڈ لین گے اور کوئی مہوش ای اسیر
پروا نہین وہ ماہ اگر مہربان نہو

طپش مین عشق رکھنا ہے ہماری جان مضطر کو
کبوتر باز کوئی جیسے پیٹر کائی کبوتر کو

اوڑھایا پردہ در کو دکھایا روی دلبر کو
بہہ جہانی خاک آخر رحم آیا ہمچو صرصر کو

خدا جانے کہ کتنی مے پیری ہی چشم ساقی مین
کہ پی سکتی نہین ہین لاکہ میکش ایک ساغر کو

فاغ لبنا پریشان ہوگا آواز مغاول سے
اٹھائین ہی مجاور قبر سی پھولونکی چادر کو

تری دیوانون فی یہ چوٹ مین لذت اٹھائی ہے
کہ ہوش آئی اگر کوہین یہ ہندو بنکے پتھر کو

نجم سی کہوئت الشری کو بھی کبھی دیکھے
فلک پر ڈھونڈتا ہی کیا مری طالع کی اختر کو

نہایت گرمی خورشید محشر سی ہین مضطر ہم
خبر اسکی نہین شاید قسیم حوض کوثر کو

یہانتک سم ہی دل مین اگر ہو دسترس میرا
اونارون گردن شمشیر سی خنجر جوہر کو

وہ آوارہ ہو ہوتی ہین مری حامی ہی اوارہ
مرا مکتوب بے کتابہی بتابہی مین کبوتر کو

نکر کچھ خوف قاتل تیرا دامن کوئی پکڑیگا
قیامت مین پڑیگی اپنی اپنی اہل محشر کو

ہوا ثابت ہمین ہی یہ کسی درویش کا حصہ
ملی ہفت آسمان کب بادشاہ ہفت کشور کو

کہو دربان سی اوس نامہ بر کو میری پہنچادے
فلک پر لیگئی جبریل سا تھ اپنی پیمبر کو

وہان زخم تن جو خود بخود داؤ ترکش ہستی مین
بجایا شاید آب نے عفران مین تو نی خنجر کو

یہ رنگ رنگ گل گرتی نہین می ایک قطرہ بھی
فلک فی کوکہ توڑا سو جگہہ سی میری ساغر کو

لکھا تھا نامہ اوس نیچوار کو مین یہ نسمجھا تھا
کہ کیونک سمجھی گا ظالم ہمون کہائی گا کبوتر کو

تعجب کچھ نہین محسن کشی سی اہل عالم کے
نکالی گھر سے آئینہ اگر عکس سکندر کو

اسیر ایسی لکھون تعریف اوسکی ہفت اعضا کی
کہ آب شرم سے دہوئی نظامی ہفت پیکر کو

رولایا ذبح کی دم خون کیا کیا اوسکی خنجر کو
رگین گردن کی نشتر بنگین رکھای جوہر کو

کیا خون ریز وسمی نے سوا ابروی دلبر کو
عجب کی ہی جگہہ یہہ مورچہ ہی ہاڑہ خنجر کو

وہ قاتل لاش کو تشہیر کرنا ٹل گئی آفت
کہ پہچانا نہ کشتو نہین ہماری جسم بی سر کو

اسی صورت جو ہمسای ہمارا دل جلا ہین کے
کسی ویرانہین ہم جارہین گی پھونک کر گھر کو

جدائی کعبہ و بتخانہ مین ساری بظاہر ہے
خدا نے ورنہ دو مکری کیا ہی ایک پتھر کو

نہ کیونکر دیکھہ کر ہون مست شاہدی اہل نظارہ
سکھایا رقص تیری آنکہ کی گردش نے ساغر کو

ٹھہر جاتی ہے فضلہ بند سی کچھہ دولت دنیا
جو رشتہ بیگرہ ہو روک کب سکتا ہی گوہر کو

حوادث مین کوئی ہوتی ہین مضطر صاحب تمکین
بیرنگ خس بہا سکتا نہین سیلاب پتھر کو

ہزاون طائر رنگ خا ول پھین لیتا ہے
بنایا ہے شکاری تمنی مرغ دست پرور کو

ہماری آگہی فرقتمین ہی ضبط گریہ کیا مشکل
جو موج آتی ہی دل مین جبیل جاتی ہین سمندر کو

نہین نقصان اگر اوسکی رخ روشن پہ خط نکلا
سیاہی شب کی چمکاتی ہی روی ماہ انور کو

نہایت مرکی پہنچایا ہوئی تکلیف جانا نکو
برہمن نتہہ جو ریان دونون اوتارا اوسی کو

دباتی ہی جو خاک گور مرد یکو نجیب کیا
محبت کسقدر فرزندسی ہوتی ہی مادر کو

دل سوزان کی سیری کیا حقیقت ای اسیر محزون
نگل جاتی ہی مچھلی تیری بالی کی سمندر کو

اسیر اہل تمول کو کہان جمعیت خاطر
پریشان حال پاتا ہون ہمیشہ کیمیا گر کو

ہجر مین شام غم آئی ہی ستاتی ہمکو
مدوای مرگ کہ کیہ ای ہی بلا نی ہمکو

کیون کیا داخل فردوس خدا نے ہمکو
مفت حورونکی پڑی ناز اٹھانے ہمکو

کہو ای کعبہ نشینو کہ ہی کیا اسمین صلاح
برہمن دیر سے آیا ہے بلا نے ہمکو

وای قسمت کہ طلاطم نی اولٹ دی کشتی
جب لگا دور سے ساحل نظر آنی ہمکو

رگ گردن مین نہ کعبہ مین ہی مسکن اوسکا
دہو کی دینی کو بنائے ہین ٹھکانی ہمکو

اب غم الفت خط ہی نہ سر موئی کمر
فارغ البال کیا بسبی خدا نے ہمکو

ساقیا دیدنی روز قیامت نرہا
کر دیا مست یہہ قلقل کی صدا نی ہمکو

ملک الموت کو دیکھا تو یہہ سمجھی دم نزع
آدمی بارہی بھیجا ہے بلانے ہمکو

ہم مین اور غیر مین ہی کچھہ تو تفاوت لازم
پائتی اوسکو جگہہ دو تو سرہانے ہمکو

زن و فرزند کی خواہش نہ تلاش زر و مال
سب بلاؤن سے بچایا ہے خدا نے ہمکو

ہو گئی طفل جوان مہی جو جوان پیر ہوے
کیا بدلتی نظر آتی ہین زمانے ہمکو

شہر بیگانہ ہے تبدیل شباہت کی سبب
جان قالب مین نہین کیا کوئی جانی ہمکو

جی ڈبوتا نہین کس روز خیال خط سبز
روز آتے ہین کنوین خضر جگانی ہمکو

شعلۂ شمع کے مانند ہوئی جان ہوا
کیا مٹایا ترے دامن کی ہوا نے ہمکو

مثل دیوار ترے کوچی مین ہم بیٹھ گئے
کہہ سے مزدور نہ اٹھائی ہو

ذات پاک آپ کی مصدر ہی تو شفق ہین ہم
جانتا ہو جو تمہین خوب وہ جانے ہمکو

کیون نہ مرغوب طبیعت ہو ہر اک لیلیٰ وش
خاک مجنون سی بنایا ہی خدا نے ہمکو

طوق و زنجیر کی طاقت ہی کہ اب روک سکین
فصل گل آئی ہی زندانسی چھڑانے ہمکو

جانتا ہے طالع زرق کو سودا یہہ فلک
کبھی دیتا ہے تو زنجیر کی دانے ہمکو

ہمنی وہ حال سنا یا کہ وہ کیہہ کہہ نسکے
قصہ گو آئے جو افسانہ سنانی ہمکو

آئی زندانسے عبث وادی وحشت مین اسیر
کیا پریشان کیا تند ہوا نے ہمکو

بجز رہبر نہ پہنچا رہرو منزل کوئی حد کو
وہی اللہ کو جانے جو پہنچانی محمدؐ کو

لب جان بخش ہی جب گفتگو کی صورت عیسی
عطا کی روح تازہ آپ نے روح مجردؐ کو

شہ اظلیم خاور بندر کو لائی شعاع اپنے
اگر در کار ہو زر تار ہما لرا وسکے مسند کو

جو انسان ہین اونھین کیا اونکی فقط کامل ہو
کرے نالہ نہ آئی تا بہ جیب چوب مسند کو

نہین ہی ابروی پرخم کی نیچی آنکہہ کی پتلے
کیا ہے نصب کعبہ مین خدا نی سنگ اسود کو

بنائی آسمان اللہ نی حضرت کی خاطر سی
نہ کرتا خلق انکو خلق اگر کرتا نہ احمد کو

کہین ذری سی کم ہی مہر روشن سامنی جنکے
ملا ہے نور ایسا ذرہ ہای خاک مرقد کو

کیا جسدن شب معراج قصد عالم بالا
ہوئی کیا شاد اہل عرش سنکر آمد احمد کو

چمن زار جنان مین واسطے حضرت کی اللہ نی
کیا آراستہ ہر قصر یاقوت و زبرجد کو

عجب فیاض جس سی فیض عالم پہنچا ہے
زمین کو آسمان کو انس و جن کو دام کو دد کو

نہوتا حشر کی دن پیاس غالب اونکی امت پر
نہ رد ہوتی جو کرتا تو یہ حضرت کی زبانی تک

کیا تقسیم حسدن حسن اپنی خاص بندون کو
صباحت حق نی یوسف کو ملاحت حق نی محمد کو

عجب حد شریعت آپ نی ہستی مین کیہی ہے
نہین ذرہ بہی رتبہ جس سی فوق العرشین کی سدکو

ہمیشہ محفل آفاق مین ہی روشنی جس کی
کیا سبطین نے روشن یہ نام جد امجد کو

خبر احباب کو اونکے نہ دنیا مین نہ عقبی مین
کسی عالم مین ہون آخر پہنچ جاتی ہین مقصد کو

سپر ہی مہر مولا کیا کری گا خود نجل ہوگا
بہلا کہینچے تو ہندوی فلک شق القمر کو

شریعت کا جو مکتب ہی وہان ہین طفل ہی اسیر
کہ مفتاح زبان سی کہولتی ہین قفل ابجد کو

اسیر احباب مولا کو مبارک خندۂ شادی
جو کینہ دل مین رکہتے ہون وہ روئین طالع بد کو

خوش طریق راست بازی سی بشر کیونکر نہو
جو چلی بہہ راہ اوس کا دل مین گھر کیونکر نہو

جس جگہ دو سخت دل باہم ہون شر کیونکر نہو
سنگ و آہن جب ملین پیدا شرر کیونکر نہو

تکو خالق نی بنا یا ہی جہان مین آفتاب
ذری ذری پر عنایت کی نظر کیونکر نہو

سخت ہی راہ عدم انسان کو بی اسباب
مرد بے توشہ کو نکلنا نہ سفر کیونکر نہو

ہو گئی دیدار روئی یار سی قطع امید
خواب مرگ آنکھون کو منظور نظر کیونکر نہو

اوٹھ گئی محفل نشین خالی ہوئی محفل تمام
دل فسردہ صورت شمع سحر کیونکر نہو

آئینہ آفاق مین ہوتی ہین خاکستر سی صاف
صیقل اوس رخ کو مری گرد نظر کیونکر نہو

زیب گوش یار نی مجکو کیا پابند عشق
رشتہ گردن مین مری مثل گہر کیونکر نہو

گشرت اندوہ و غم مین سچ ہی گئی عمر
پیچ ہو جس مین وہ رشتہ مختصر کیونکر نہو

مر گیا مین قد کسی شمشیر زن اوا کا دیکھکر
خاک تربت کشت زار نشکر کیونکر نہو

سچ تو ہے نفرت کی قابل ہین یہ بیبا اہل جہان
آفتاب آسمان کا رخ اوہر کیونکر نہو

جلوہ جانان گریبان چاک کرتا ہی ہمین
حباب عیان خورشید ہو پیدا سحر کیونکر نہو

ہمین یہی صدمی تو جی اپنا یقین ہی ڈوبے جاے
غرق کا کشتی کو طوفان مین خطر کیونکر نہو

سنکے میری شعر اہل بزم روتی ہین بجا
نالہ درد انگیز ہی اس مین اثر کیونکر نہو

شمع رو آتی ہین جسکے فانحی کی واسطے
میری تربت پر چراغان رات بھر کیونکر نہو

مرد فانع ہم ہین مثل مردم چشم اے اسیر
مثل مژگان بوریا بیرون در کیونکر نہو

دیکھو مری طرف کوئی صحت کی راہ ہو
خاک شفا مریض کو گرد نگاہ ہو

بی چشم تر نہ قطع محبت کی راہ ہو
ہی موت راہ برد کی جو بی آب چاہ ہو

تم دور ہی سی میری جنازی کو دیکھ لو
جانا لرزہ شادی کی برق نگاہ ہو

جاتا ہون سوی کعبہ مین پر سہر کی میری
اس واسطے کہ شیخ و برہمن مین راہ ہو

ہوتا ہی ناقصون کا عیان استخوان عیب
آئینہ مین سیم قلب جو رکھین سیاہ ہو

بیڑا ہی میکشون کا اسی سی جہانمین پار — کشتی شراب کی نہ آلہی تباہ ہو
بوسہ کہین تو اوس لب نوخیز کا ملے — ای بخت سبز جلد کہین خضر راہ ہو
کہانا ہی ہر حسین رخ روشن سی جلوہ ریز — خورشید تیری سامنی آئی تو ماہ ہو
چھڑکاو کرتی جاتی ہین چہاتی قدم قدم — ممکن نہین بلند کہین گرد راہ ہو
پڑہتا ہو نہین یہہ شعر کہ کہتا ہون درد دل — لازم ہے واہ واہ کے جا آہ آہ ہو
رہرو وہ ہون جو پیاس مین منہ کی طلب کرون — اوٹہہ کر غبار راہ سے ابر سیاہ ہو
وحشت کا یہہ اثر ہی کہ خواہش ہی بعد مرگ — مرقد پہ بہی نہ سایۂ مردم گیاہ ہو
صورت سی ہی غرض ہمین سیرت سی کام کیا — محبوب خوبرو ہو تمہو رحم خواہ ہو
یوسف کو بہی جو آی وہ چاہ ذقن نظر — پیدا دوبارہ چاہ مین گرنیکے چاہ ہو
وحشی تمہاری چشم سیہ کے پڑہین نماز — نقش سم غزال اگر سجدہ گاہ ہو
افسانہ اوسکی چشم سیہ کا سنین جو ہم — کانون مین بہی یہہ کہت مار سیاہ ہو

خواہش یہہ مجہہ سی بیسر و پائی کی ہی اسیر
ہو پاؤن مین نہ کفش نہ سر پر کلاہ ہو

دنیا کی فکر جائی تو دل بادشاہ ہو — جمعیت حواس آلہی سیاہ ہو
دولت مری قدم سی لگی ہی وہ ہون فقیر — تکیہ جہان بناؤن دہان شاہ راہ ہو
شغل تعلقات سی انسان فقیر ہے — ترک تعلقات کری بادشاہ ہو
پہنچے خبر نہ اہل وطنکو کسی طرح — لیجائی خط مرا تو کبوتر تباہ ہو
سر کو جہکا کے ضعف بدن بتا رہا ہی یہہ — سر پر ہمارے آبلۂ پا کلاہ ہو
فرقت مین جوش غم سی ہی بون اپنی کا حال — طوفان مین جسطرح کوی کشتی تباہ ہو

گریان وہ ہون چلون تو چلون پیر تا ہوا
عشق کی راہ ہی مجھے دریا کے راہ ہو

باطن کو کیا خرابی ظاہر کرے خراب
بڑھ جائے نور کعبہ جو پوشش سیاہ ہو

کیا جانے کوئی صاحب جوہر کا مرتبہ
سمجھے وہ قدر تیغ کے جسکو نگاہ ہو

افراط سی نہ کام نہ تفریط سے غرض
وضع بشر وہ چاہیے جسکا نباہ ہو

ایسا بھی اک سپہر کبھی انقلاب کر
درویش کی قدم پہ سر بادشاہ ہو

ظلمت سیاہ خانہ کی فرقتمین کیا کہون
آندہی یہان جو مرغ بھی آئی سیاہ ہو

مرضی ہی آپکی نکرین آپ اگر قبول
بدتر کہین گناہ سے عذر گناہ ہو

اتنا بلند ہو کے تو کام آئی دود دل
گردون پہ نخم طالع دشمن سیاہ ہو

ہمکو تو بزم پیر مغان کی پسند ہے
دونون یہان ہین ایک گدا ہو کہ شاہ ہو

ایمان اوسی کا نزع مین قائم رہے اسیر
جسکی زبان پر اشہدان لا الہ ہو

شعلہ ہے ہجر کی شب ہر گل قالی مجھکو
دیو آتی ہے نظر شکل نہالی مجھکو

جوش مستی ہین ملے ہمت عالی مجھکو
نظر آتا ہے فلک ساغر خالی مجھکو

تیر پڑتا ہے جو بستی ہین وہ گالی مجھکو
لب سوفار ہے اون ہونٹونکی بالی مجھکو

عید قربان کی خوشی کیون نہو میری دلکو
نظر آئی ہے تری تیغ ہلالی مجھکو

فرقت یار مین بیہوش پڑا رہتا ہون
کردیا ضعف نے تصویر نہالی مجھکو

اسقدر اردے خمار کی باندہی مضمون
جتنی شاعر ہین وہ کہتی ہین ہلالی مجھکو

میری پہلو مین جو وہ غیرت مہتاب نہین
جو صیلنا ہی وہ امسال ہے خالی مجھکو

فرقت یار مین پر داغ ہی خود دل میرا
باغبان نذر دے پھولونکی ڈالی مجھکو

تو ہی گر ہجر مین ای کلک تصور احسان
کینچدی یار کی تصویر خیالی مجکو

تا توان آہن مین بناؤن اوسی طوق گردن
ہاتہ آئے جو تری کان کی بالی مجکو

آسمان زیر قدم آئی تو سمجہون مین زمین
میری اللہ نے دی ہمت عالی مجکو

ناشناسای سخن کو ہی سخن کی کیا قدر
مرد نافہم کی تعریف ہی گالی مجکو

اوڑ سکا ہو کی رہا بہی نہ گلستان کیطرف
دام صیاد ہوئی بے پر و بالی مجکو

خم چڑہاؤن جو مین ساقی مری نیت نہ بہری
سیر کرتی ہے کوئی می کی پیالی مجکو

دوستی کیا بت بیمہر و محبت سی کرون
کہ بیجانی نہین اک ہاتہ سے تالی مجکو

مرگ کی بعد نہین رنج اسیری سی نجات
جال آتی ہی نظر روضے کی جالی مجکو

ای پری سنتی ہی اوسکو مین ہوا دیوانہ
ہوگیا نام ترا اسم جلالی مجکو

ہجر جانان مین ہی دن رات کی مانند سیاہ
شکل گوری نظر آتی ہی نہ کالی مجکو

غرق ہون حیدر صفدر کی محبت مین اسیر
لوگ کیون کر نہ کہین شیعۂ غالی مجکو

بہار آئی ہی دیکہون چلکی مین صحرا سے گلشن کو
کہو خار مغیلان سے کہ چہوڑین میری دامن کو

مئی ہون نون پہ ملکر آکسی دن سیر گلشن کو
تماشا گریبان چاکی گلہای سوسن کو

سوئی کعبہ مجہی نازک دماغی دیر سی لائی
نہ لایا تاب سنکر شور ناقوس برہمن کو

مریض عشق سی ہی قول زور ناتوانی کا
اوٹہایا سر جو تونی تو کر کر رکہدون گا گردن کو

مواہون زار ہو کر عشق خط روی جانان مین
کفایت کرتی ہین کاغذ کی تختی میری دامن کو

کرامت ہی کی جاوے باخدا ان شہسوارون مین
اوڑہ آتے پہرتی ہین بی بال و پر گیو نمین توسن کو

نہ لیتا بوسۂ خال ذقن لیکن ہوا دہوکا
مسلمان زادہ سمجہا تہا مین اوس طفل برہمن کو

جوان آتش مزاجی کیلیے کرتی ہین پیرون سے
دبا لیتا ہے کیسا سرد آہن گرم آہن کو

خبر اوس شمع رو کو کیا ہماری دلکی جلنی کی
خیال سوز رشک پروانہ کب ہی شمع روشن کو

رہائی پر مجھے رکھا مفید نا توانی نے
نشان طوق ہی طوق گران ہی میری گردن کو

لڑائی ہو مقرر ایک گھر مین ہون جو دو رکن
بناتی ہین جدا سو اسطی دفن ہی مدفن کو

تواضع مایہ دارونکو بہ مستون ہی لازم ہے
جھکائی سامنی ساغر کی شیشہ کیون نہ گردن کو

مزا لطماہی زخمونکو بہت ٹانکونکی کہانی ہی
مگر جراح لایا ہے تری مژگانکی سوزن کو

رہین یاد اسی محروم جو کوچہ مین سکن ہون
میسر گھر مین نظارہ ہو تیرا چشم روزن کو

اسیر آنسو بہائی ہین جو پیہم شرم عصیان سے
حساب حشر سی ہمنی کیا ہی پاک دامن کو

نہ پوچھتا و جو اب گردنی اوٹھکر جو دامن کو
چلی تھی کیلیے ٹھکرا کی صاحب میری مدفن کو

ہجوم بلبلان ہوگا سنی گا کون شیون کو
نہین درکار کچھ پھولون کی چادر میری مدفن کو

جھکی جو آپسی انسانکو جھکنا اوسے لازم ہے
جو خم شمشیر مین پایا کیا خم همنی گردن کو

حریصونکو سوا سی رنج نعمت سے کیا حاصل
کہ جلتا ہی فتیلہ جسقدر پیتا ہی روغن کو

حیا سی ان حسینونکو عرق آئی تو بہتر ہی
بڑہا دیتی ہی شبنم باغ مین پھولونکی جوبن کو

جو بیٹھی صحبت کامل مین آخر وہ بھی کامل ہو
کہ چھوتی ہی طلا پارس بنا دیتا ہی آہن کو

پشیمان ہونگی جو قصد شکست غیر کرتی ہین
بجز سر گشتگی حاصل ہی کیا سنگ فلاخن کو

بلا سی امن اگر چاہی کوئی پیدا حمایت کر
ہوا گل کر نہین سکتی چراغ زیر دامن کو

کری گی وصف کیا تیری سی آلودہ ہونٹونکا
کہان ہی تاب گویائی زبان برگ سوسن کو

کیا اوس شہسوار حسن کا قسمت نی دلوا ئے
بناؤن طوق گردن مین جو پاؤن نعل توسن کو

گرفتار اذل امید رکھین کیا رہائی کی
بھلا کیا طوق ہی قمری نکالی اپنی گردن کو

اسیر اپنی لحد کو چاہیے آہن رہا پتھر
کہ کھینچی نعل آہن روک رکھی اوسکی توسن کو

قفس آباد کر بلبل لگا دی آگ گلشن کو
چلایا باغبان نی کا تکر شاخ نشیمن کو

عداوت بعد مرنیکی نہین رہتی ہی دشمن کو
بجھا جاتی ہین کہون جونکی ہوا کے شمع مدفن کو

بظاہر گو بنی ہی غیر کی قبر اوسکی کو چہیئن
فرشتی کیا بدل دیتی نہین مردونکی مدفن کو

جہان کی سروہری سی وی ہی ہمکو بچائی گا
بنایا جبہ درویش جنی مھر روشن کو

سمجھ کر کی کہ بی سمجھے الہی فاتحہ خوانی
نہین وہ جانتی یا جانتی ہین میری فن کو

سر بازار تمکو کیا کوئی فتنہ اوٹھانا ہے
اولٹ کر بیٹھتی ہین آپ کیون کی چلمن کو

نظر آیا ہمین ابر تنک مین ماہ کا جلوہ
جو وقت رقص اوس نے روزنی کہا منہ پہ دامن کو

ڈراتی ہین جو انسانونکو باہم سخت مفسد ہین
لڑائین ہم نہ بہر اخذ آتش سنگ و آہن کو

ضعیفون کو ہی لازم آپ جائین پاس منعم کے
بلاتا ہی کہین دعوت مین ہمقان موخر من کو

گران زاد سفر ہی کاروان سے اوٹھہ نہین سکتا
بتائی بوجہ دی جلدای جرس آواز رہزن کو

رگ گردن ہی گھر کسکا خبر ہی تجکو اے قاتل
بشر ہی کون آخر کاٹتا ہی کسکی گردن کو

جو شبنم قہر اوسکی ہو بہار ارمن مین خزان آئی
بجھائی آب شبنم آتش گلہای گلشن کو

یہان بہی دی مجہی تکلیف اگر رونی والون نے
غلط لکلا مین گنج عافیت سمجھا تہا مدفن کو

عجب بیجو ذرا لیخاتہی ذرا دیوانہ پن دیکھو
کہ پہاڑا اپنی کپڑونکی عوض یوسف کی دامن کو

نہ کہی راہ باقی یار نے کوئی نظارہ کی
جنی کہڑکی کیا در بند چھوپا اوسنی روزن کو

چمن مین پہوٹتی جاتی ہین کلیان عندلیبونکی
مگر کلیون کی حاجت ہی کسی بلبل کی دامن کو

عدو کی سرکشی سو قوف ہو جاتی ہی حسان سے
یہ وہ ہی بوجھ بھاری ہو جسکا دیتا ہی گردن کو

اسیر اولتا زمانہ ہی بہری نامہ بین مردم
کہ خوش ہوتی ہین سنکر شل نی یہ میری شیون کو

وہ دل ہی مردہ محبت کا جسمین داغ نہو
مکان گور سی بدتر اگر چراغ نہو

خوشے ہو لاکھ دل مردہ باغ باغ نہو
نسیم صبح سی تازہ گل چراغ نہو

کمال دل کی جدائی سی جل رہا ہی جگر
کسی عزیز کا یارب کسیکو داغ نہو

سنون نصیحت ناصح تو جا کی مین لیکن
یہ خوف ہے کہ پریشان مرا دماغ نہو

مراد ہن مرا چلو ہے ساقیا کافی
شراب چاہیے شیشہ نہو ایاغ نہو

کمال مردم بیعلم سی ہی خوش ابلیس
بن آئے وزدکی گھر مین اگر چراغ نہو

سنا کی ماہ کو کہتا ہی وہ سپہر جمال
پسند ہی وہ نگینہ کہ جسمین داغ نہو

وہ بادہ کش ہون کہ تسکین دل نہو ساقی
شراب شیشی مین جبتک کئی ایاغ نہو

بلا مین پھنس کی رہائی محال ہی میری
پڑھون جو علم فضیلت کبھی فراغ نہو

نظارہ کمر یار کی ہے فکر عبث
وہ کیا لکے کہین جس چیز کا سراغ نہو

دوا کی قدر ہی عالم مین دردکی باعث
کری نہ خواہش مرہم کوئی جو داغ نہو

شریک صحبت ظالم کو خوف ظلم نہین
شکار تیر کسی دن کمان کا زاغ نہو

نہین ہی کیا تجھی معلوم قصہ شداد
بنا کے باغ ارم مین باغ باغ نہو

لحد تو داغ جگر سے تمام روشن ہے
نہین ہی غم جو مری گور پر چراغ نہو

بہی جہان مین دریا می ہی اگر ساقی
حباب وار لبالب مرا ایاغ نہو

علی کی ذات ہی دنیا مین خضر منزل دین
کہ شب کو راہ نسو جی اگر چراغ نہو

جہان مین کوئی نہین قدردان غم مجسا
پسند مجکو وہ مرکب نہین جو داغ نہو

وہ دل ہی کیا کہ جو ہو داغ عشق سے خالی
اسیر خانۂ دشمن بھی چراغ نہو

جو تم نہ آؤ تو مینی سے یاس ہو کہ نہو
تمہین کہو کہ مرا دل اودا س ہو کہ نہو

بغیر آہ یہ دل بے حواس ہو کہ نہو
ہوا ہو بند جہان احتباس ہو کہ نہو

نہو گی بہوک بھی قاتل تو رحم کہائین گے ہم
پیین گی آب دم تیغ پیاس ہو کہ نہو

سوا گدا کے کدہ سے پوچھیی احوال
اندھیری گھر مین بشر کو ہراس ہو کہ نہو

کرینگی رد دعا سے کبھی نہ ترک دعا
کرینگے عرض قبول التماس ہو کہ نہو

تجھی سی ہر کس و ناکس سی ہے تمنا شرط
جہان مین دیدۂ مردم شناس ہو کہ نہو

نہ لین گی نام بھی پیر مغان کا بی تعظیم
ہمین تو پاس ہی زاہد کو پاس ہو کہ نہو

شاری مہر سی جب کفش یار کی چمکین
نجوم کو ہوس اقتباس ہو کہ نہو

بہت غضب کی حدین ہین بہت سی آہ رحم
کبھی امید کبھی ہکو یاس ہو کہ نہو

جو سانہ بیٹھ جائی سکے یار ہو ہمہ جا
تباہ فہم پریشان قیاس ہو کہ نہو

جو قدردان شرافت نہین تو کیا پروا
کہ تیغ تیغ ہے جوہر شناس ہو کہ نہو

گئی وہ شیب مین عہد شباب کی رونق
سحر کو بزم شبینہ اوداس ہو کہ نہو

دیا جواب طبیبون نی کر چکے تدبیر
تری مریض کو جینے سی یاس ہو کہ نہو

چلی تو ہین ہوی دربار یا پر دیکھین
کہ دخل دی کی دہان سو پچاس ہو کہ نہو

سنوارہا ہی سفاہت سی ہکو پیر فلک
بہت ضعیف ہی طلب حواس ہو کہ نہو

الحد ہین سانہ ہماری ہین حشر تک اعمال

## اسیر اور کوئی آس نہ ہو کہ نہ ہو

نہ ہو لی زخم کہانیکا جو اوٹھا تھا مزہ دل کو
ہجوم حشر میں ہم ڈھونڈھیں گی اپنی قاتلکو

کری آزاد قید ہستی فانی سی بسمل کو
خدایا کر عنایت خیر کی توفیق قاتل کو

نہ کر یون نعرۂ مستانہ ہر دم دیکھ اے مجنون
گرا دی وجد میں آکر کہیں ناقہ نہ محمل کو

مری کشتی جو ڈوبی غم نہیں غم ہی تو اتنا ہی
لپٹا اوٹھیگی موجون فی سبکساران ساحل کو

حقیقت مرگ کی پوچھو تو تربت میں ضعیفونسے
تھکی ایسی کہ بستر پر گری طی کر کی منزل کو

جو ہمسن تھی ہماری مرگئی سب پیر ہو ہو کر
سحر ہوتی ہوی نیند آگئی محفل کی محفل کو

قصور چاند سی رخسار کا کس تیغ سی کم ہی
غلط ہی یہ کہ مارا چاندنی فی تیری بسمل کو

اسی کہتی ہن دل شوق شہادت ہو تو اتنا ہو
سر و ہی مول لی دی آپ ہمنے اپنی قاتل کو

کسی کا دل الٰہی جوش غم سی یون نہ پر خون ہو
سخن کرتا ہون مین یا ہچکیان آتی ہین بسمل کو

زبان چپ ہو گئی ہی اپنی شرم ضعف پیرسے
بجھا دیتی ہین وقت صبح جیسی شمع محفل کو

کسی پر جو کوئی احسان رکھی سخت نادان ہے
سخی دیتی ہین جب اللہ دلواتا ہی سائل کو

رہا فی بخت فی دی قید خانیسی مجھی لیکن
بہت کچھ تا رہا ہون چھوڑ کر طوق و سلاسل کو

مہ نو کو اشارہ بھی نہین کرتی ہوا بر دسے
گرا تا ہی نظر سی یون کوئی تد مقابل کو

خط رخسار جانان کی کہین اصلاح ہو یارب
یہ بالہ کب تلک گہیری رہی گا ماہ کامل کو

نہ خنجر یہ بائی ہمنی لذت قتل ہو نہین
وہان زخم دیتی ہین ادا جینی کی قاتل کو

کرین عشاق نالی لاکھ معشوقون کو پر اکیا
جبین مین گوش گل سنتی نہین شور غنا دل کو

اسیر اپنی سخن سی کیا کلام غیر کو نسبت
مجاہل قسم ہین بچا نتی ہین حق باطل کو

اگر ہو تاب گویائی دہان زخم بسمل کو
دعائے طول عمر خضر دے شمشیر قاتل کو

ہوئی شادی یہہ کہا کر زخم دامن اجل کو
کیا رومال خلعت مین عطا شمشیر قاتل کو

حسینونمین پھری دن بھر یہان بیٹھی وہان بیٹھے
کہلی کیونکر یہہ عقدہ چھوڑ آئی ہم کہان دل کو

کہا غیرونکو اوسنی مین سمجھکر دلمین اوٹھ آیا
مثل سچ ہی کہ ہی کافی اشارہ مرد عاقل کو

تصور گیسوی شبگون کا آیا شکر کرتا ہون
سیہ پوشاک تھی درکار میری کعبہ دل کو

خبر ہی اپنی مرغ روحکی صیاد کچھہ تن مین
قفس مین کیون ہمسا رکہا ہی یون تو فی غنا دل کو

جوان مرتی ہین بوڑہونسی جو پہلی کیا تعجب ہے
توانا نا توان سی جلد طی کرتی ہین منزل کو

ہماری حسن معنی کو اگر الفاظ مین سمجھے
یقین ہی تیس یکمی پہر نہ لیلی کو نہ محمل کو

جو دل مجروح ہو کس طرح عاشق کو قرار آئی
تڑپنی سی کہین تسکین نہین ہوتی ہی بسمل کو

بہار آئی ہی جوش لالہ گل باغمین ایسا
جگہہ ملتی نہین ہی آشیانونکی عنادل کو

جدا ہونا نہین ہی بید مجنون سی کبھی سایہ
اوتاری کوئی کیونکر پای مجنونسی سلاسل کو

عداوت چرخ کو ہی عالم افلاس مین مجھسی
خفا ہونا ہی ممسک دیکھہ کر جسطرح سائل کو

ہوئین تبدیل شکلین ایسی دونونکی کہ محشر مین
مجھی قاتل نی پہچانا نہ مینی اپنی قاتل کو

مقید دو ملک دسمین ہین اسمین سیکڑون انسان
تری چاہ ذقن سی کیا ہی نسبت چاہ بابل کو

اسیر ایسی فصاحت دی مری اللہ نی مجکو
کہ کچھہ نسبت نہین باقی رہی سحبان وائل کو

پیشتر برسون تھی اثبات دہن کی آرزو
اب دہن پایا تو ہی دسکی سخن کی آرزو

نوجوانون کو مبارک پیرہن کی آرزو
عالم پیری مین ہی ہمکو کفن کی آرزو

الیصا لا ابوئی زلف یار تازہ ہو دماغ
وہ سی ہی نکہت مشک ختن کی آرزو

محنت عاشق تلاش یار مین بیکار رہے
کوہ تک کاٹا نہ نکلی کوہکن کی آرزو

تیری وحشی کو بیابان مرگ تسمت نی کیا
رہ گئی گز بھر زمین دو گز کفن کی آرزو

کر کی آرایش نہ آئی زال دنیا سامنے
کب جوان مرد نکلی اس پیرزن کی آرزو

یا الہی صحبت احباب ہو دل کو نصیب
ہی بہت اس آئینہ کو انجمن کی آرزو

دل مرا ہو بندۂ دنیا تو راضی ہو فلک
شیخ بت پوجے تو نکلی برہمن کی آرزو

عمر کا پیمانہ ہی لبریز ای ساقی مگر
اب تلک ہی دل مین اوسی تشنگن کی آرزو

اہل دنیا کی ہی نادانی جو ہون حسن طلب
کیسی زندان مین تماشای چمن کی آرزو

ای فلک انصاف کر یہہ بوجھ کیونکر اوٹھ سکے
ناتوان دل کو ہی راوس پر لاکھہ من کی آرزو

چاہتا ہون مرکی تربتپر چسنیونکا ہجوم
عین خلوت مین ہی محبوا انجمن کی آرزو

ای صبا یہہ نوجوان مہر سی کہدی پیام
ہی کفن کو ہی بوئی پیرہن کی آرزو

ہی وطن مین جسقدر محبوب غربی کی تلاش
اہل غربت کو نہین اتنی وطن کی آرزو

ہو رہا ہی مدتون سی ان لبون پر فقیر
ہاتھہ دکھلاو تو نکلی برہمن کی آرزو

تجھ تری تعریف کا مشتاق ہی میرا قلم
ہو زبان گنگ کو جیسی سخن کی آرزو

ذکر سی تیری برآئی اپنی کانو نکی مراد
نام لب پر آگیا نکلی دہن کی آرزو

میری مضمون نی پہنایا زیور زینت اسیر
اب ہوی پوری عروسان سخن کی آرزو

لاش عاشق نہ سر راہ نکل کر دیکھو
بلکہ کوٹھی سی بہی دیکھو تو سنبھل کر دیکھو

اسی منہ پر تمہین دعوی ہی مسیحائی کا
اپنی بیمار کا احوال تو چل کر دیکھو

بیقرارانہ سر شمع گری پڑتی ہو کیون
ای پتنگو نہ کہین خاک ہو جل کر دیکھو

ہو سوا پنجۂ مرجان سی جو سرخی مطلوب
مہندی ہاتھو نمین مری خونکی مل کر دیکھو

خوش ہوگی جو کروگی کسی شاہو کو شاد
خیر خواہونکی بھی کہنی یہ عمل کر دیکھو

شوخ چشم آینہ ہر چند بہت ہی لیکن
پانی پانی ہو جو آنکھون کو بدل کر دیکھو

وہم ور پر ہی کہ آیا ہی کوئی دیوانہ
اک ذرا تم بھی تو پہ دیسی نکل کر دیکھو

نگہ گرم نہین جانب مہتاب ضرور
شمع کیطرح نہ بہ جای پگھل کر دیکھو

غش نہ آی کہین ای حضرت موسی تمکو
جلوہ اوس برق تجلی کا سنبھل کر دیکھو

دیر کرتی ہو عبث قتل مین جانباز نکے
آپ چل جای نہ تلوار اوگل کر دیکھو

حسن کی تیغ اگر آپ کو چمکانی ہی
غازہ رخسارۂ شفاف پہ مل کر دیکھو

خوبصورت ہو بہت تم نہ کنوین کو جاکو
آئی پارہ نہ لب جادہ اہل کر دیکھو

گھر مین بیٹھی ہوی کیا کھوتی ہو بساط کا لطف
سیر سبزی کی ذرا باغ مین چل کر دیکھو

کس قدر کٹتی ہین سر کتنی اولٹتی ہین صفین
تیغ آسا سر میدان کبھی چل کر دیکھو

شاعری سہل نہین بات ہی مشکل کی اسیر
نہ یقین آئی تو موزون یہ غزل کر دیکھو

جام می کا مزہ بیان کیا ہو
ساقیا تو ہو اور دنیا ہو

کر سکی کیا وہ تیری زلف کا وصف
جسکو یک سر ہزار سودا ہو

سبزہ زنگون کی عشق مین ہو بہست
شب نوشون مین کیون نہ طرا ہو

نامہ بر غیر کو بنایا ہی
کوئی مضمون نہ تازہ پیدا ہو

قدر بانی نہین رفاقت کی
کیا سمجھ کر کوئی کسی کا ہو

کیسی نالہ کہ سکے جسم اللہ
اوسکے دلمین نہو اثر یا ہو

شعر جو لوگ خوش ہیں کیا جانین
دل ہو غمگین تو درد پیدا ہو

آئی ہو کیون مری عیادت کو
تپ نہ تمکو نصیب اعدا ہو

اتبو اوس شوخ چشم قاتل پر
آنکھہ ڈالی ہی دیکھئی کیا ہو

تم ٹہر جاو جس جگہہ سر راہ
بھیڑ لگ جاوی بندرستا ہو

شمع کی طرح ہی یہ خواہش دل
صرف گریہ بدن سراپا ہو

دل سی یارب بخوای الفت زلف
جب تلک سر رہی یہہ سودا ہو

وغدغہ روز حشر کا کب تک
یا خدا جلد ہو جو ہونا ہو

مثل شبنم تبسم گل پر
خوب روئی جو آنکھہ بینا ہو

تیری آنکھون کی رو برو با دام
آنکھین بھوٹین جو ہمنی دیکھا ہو

میری تربت بھی بن چکی سر راہ
راہ پر آو اتبو گمرا ہو

حال دل قابل تماشا ہی
تم جو دیکھو تو تماشا ہو

اوسکی پوشاک دیکھہ لین جو اسیر
جامہ زیبون کا فاش پردا ہو

کیا آراستہ لیلی نی اپنی زلف شبگون کو
کہ وحشت سی زنجیر دمین جکڑی اور مجنون کو

قد موزون کہون کیا سرو کی مصراع موزون کو
بتا یا بانہ معنی کا کیا جب غور مضمون کو

نیند چھو ہم سی کہہ وسعت ہماری کشور دل کی
چہارم حصہ سمجھو اسکی آگی ربع مسکون کو

مزا شاعر نہین ملک سخن کا مین ہون حاکم بھی
مناسب ہے عوض مضمون کی باندہون دو مضمون کو

رہون محفوظ لیچل شہر سی مجکو بھی اے وحشت
لگا نی جاتی ہین کب طفل تہیر بید مجنون کو

کشش کیا ہے مری قسمت نی اور آئی وہ کوشی سے
پری کی طرح شیشی مین اوتارا مہر گردون کو

جواہر اسمین قیمتی ہین ہر دم مضامین کے ترازو جوہری کی جان میری طبع موزونکو
کبھی اسفل سی ہوسکتی نہین تقلید اعلی کی بگولا لاکہہ چکر ای نہ پہنچے دور گردونکو
خدا نی دی ہی محتاجی مین مجکو ہمت عالی لٹا دون ایک ہی دن مین جو پاؤن گنج قارونکو
تلاطم غم کا ہی دل مین نکلتی تک نہین آنسو کیا ہی بند ضبط عشق نی کوزہ مین جیحونکو
بہلا کیا محتسب کا رعب جہائی بادہ خوارون پر نہ جام مہر کو چہوڑا نہ اس مینای گردونکو
جو شب کے ماہ تابان ہی تو دنکو مہر رخشان ہے ترقی کس قدر ہی اوسکی حسن روز افزونکو
قدح نوشون مین کیا پیر مغان نی آبرو رکہی لبالب خم دیا مجکو خم خالی فلاطونکو
رہی مجکو برابر عاشق و معشوق کی خاطر سگ لیلی سی کم سمجہا نہ مین آہوی مجنونکو
لب میگون کی ہمرہ خال کی بوسی بہی لیتا ہون ملا کر بادۂ گلرنگ مین پیتا ہون افیونکو
میسر می نہو تو لطف کیا غزلت نشینی کا ملا کیا خاک خم مین بیٹہ رہنی سی فلاطونکو
کبہے ہو رہتی ہین چپ کثرت جہال سی عالم چہپا لیتا ہے جیسی ابر تیرہ گہر کی گردونکو
مری رندی فزون نشۂ حسن اونکو ہوتا ہے مئی گلگون کا ساغر جانتی ہین چشم پر خونکو
کہان دولت و حشمت کہان وہ حشمت و ثروت بجا ہی ورد کو کو قمری طاق فرمدونکو
نہین ہی بی سبب ہرگز سیاہی اسکی جو رنگت ہے ہوا ثابت تمہاری خال کا سودا ہی افیونکو
پسند ائی کسی کو ہوا گر مضمون کوئی تازہ نہین اندیشۂ دزد مضامین میری مضمونکو

علی مرتضی کو ہی محمد سی وہی نسبت
جو نسبت تہی جناب موسی عمران سی ہارونکو

نہ ٹوردو بسی شکل ای ماہ لقا جانی دو نمیدہ آجائی شب وصل تو آجانے دو
روک رکہا ہی مجہی کس لئی در آنے پر آنی دو گہر مین نم اپنی مجہے یا جانی دو

گندمی رنگ کا بوسہ جو لیا ہو نہ خفا
آدمی ہم ہین ہوی ہمسی خطا جانی دو

دل ہی یکرنگ دوئی کا ہی عبث شیہ گمان
چشم احول یہہ نہین ایک کو کیا جانی دو

میرا تا بوت جو دیکہا تو یہہ بولا وہ مسیح
کون روکی اسی جاتی ہی بلا جانی دو

تنگ آیا ہون مین ای کعبہ نشینون تمسی
جانب دیر بھی بہر خدا جانے دو

دولت لیست کا طالب نہین مین نشہ بہن
خاک مین آپ سمائی تو سما جانی دو

غافلو کچہہ تو ڈرو آب سی آتش نہ بنو
خاک ہو جاؤ گی اک روز ہوا جانی دو

گو گنہگار ہون پر دیکہیو رتبہ میرا
روز محشر بھی نزدیک خدا جانی دو

حد بخشش نہین نقد دو جہان ہی کیا مال
گوش فیاض مین سائل کی صدا جانی دو

غیر خارج جو نہون نام نہ کہون اپنا
محفل یار تلک مجکو ذرا جانے دو

ماہ نو ابروی پرخم کی چڑہا منہ تو چڑہا
نکر واب اسی انگشت نما جانے دو

داغ دل روز سیہ اپنا کری گا روشن
مہر اگر آنکہہ چرا تا ہی چرا جانے دو

قابل انجمن عیش نہین ہون مین اگر
قطعہ نذر تو خلوت مین سنا جانی دو

ارنی کہتی ہو کیون طور پہ ہر وقت اسیر
اک ذرا حضرت موسی کو تو آجانی دو

پہنچون اوس در پہ یہہ امید ہو کیونکر مجکو
راہ چلتا ہون اگر آتی ہین چکر مجکو

طرف خانہ عیسی جو چلا پہر علاج
لیگیا کوچہ قاتل مین مقدر مجکو

دہوکی دینی مجھی کیا آئی ہی ای زال جہان
تیرا چہرہ ہی رخ خوک سی بدتر مجکو

مر گیا کیا کہ مین غربت سی وطنکو پہنچا
لوگ پہنچا کی چلی آئی مری گہر مجکو

بانٹ کہاتا ہون مین آدہی مگدا ہون قانع
ایک روٹی بہی جو آتی ہی میسر مجکو

یاد جس شام کو آجاتی ہی اون دانتونکی — شب گذر جاتی ہی گنتی ہوی اختر مجکو

طلب کم مین کرون کیا کہ بڑا تو ہی کریم — یا کوئی گنج ملی یا کوئی کشور مجکو

زخمی ہوتا ہون تصور مین تری ابرو کی — یاد خنجر کی لگا جاتی ہی خنجر مجکو

شوق نظارہ نی آئینہ بنایا ہی مجھے — حسرت دیدلئی پھرتی ہی گھر گھر مجکو

ہیچ سمجھا ہون جہان کو نظر آتا نہین کچھہ — شکل اعمی ہین شب و روز برابر مجکو

ای پری بزم مین آتا ہون تری پر ہی شرط — کہ بٹہانا تو سلیمان کی برابر مجکو

واہ اسی ساقی دوران پہ مری حقمین کی — خم فلاطون کا نہ جمشید کا ساغر مجکو

فرقت یار سہی قدمین تماشا کیا — باغبان سایہ شمشاد ہی از در مجکو

کیا سمجھہ کر مین کرون چرخ سی ملبوس طلب — دی یہہ ممسک تو کسی قبر کی چادر مجکو

مجسا سیکش کوئی میخانہ عالم مین کہان — چین دم بھر نہین بی شیشہ و ساغر مجکو

سامنی آئی وہ پوشاک ہی کر جسدن — بیقراری نی کیا جامی سی باہر مجکو

اہل دنیا سی تواضع نہ مناسب تہی اسیر
خاکساری نی کیا خاک برابر مجکو

خار گذری جو کہین لوگ تو انگر مجکو — نام کو ہاتہہ لگا صورت گل زر مجکو

ڈر گیا ہی یہہ دل افسانہ یوسف سنکر — چاہتا ہی کہین مومن نہ برادر مجکو

گر در ہتی نہین بیوجہ عریض دولت — قطرہ آب ہون سمجھتا ہین یہہ گوہر مجکو

نرہی دہشت یاجوج بلا مرک کی بعد — تختہ گور ہوا اسد سکندر مجکو

اسقدر شور نکر مغز پریشان واعظ — جبلنا ہی ابہی ہنگامہ محشر مجکو

یاد آیا ہی جو لکہنی مین وہ رنج سخت و سفید — ورق سیم ہلا ہی قلم زر مجکو

الفت موئی کمر مین یہ ہوا زار و نحیف
بچلا ملک عدم کو تن لاغر مجکو

دیو آتی ہی نظر اہل جہانکی صورت
لیچل ای جوش جنون شہر کی باہر مجکو

خط مین ہین پیچ کی مضمون بناؤن قاصد
ہاتھہ آی جو گرہ باز کبوتر مجکو

صورت شیشۂ نازک مری پہلو مین ہی دل
کس طرح ہو سخن سخت نہ پتھر مجکو

سر کو ٹکراؤن گا ایسا کہ کروں گا رزن
روک سکتا ہی کوئی گنبد بی در مجکو

کثرت ضعف نی مہہ حلقہ کیا پیری مین
ایک ہین دایرہ آسا قدم و سر مجکو

رنج مین اور بہی مین مست مئی عیش ہوا
گردش بخت ہوئی گردش ساغر مجکو

چہا گیا دو دول ایسا کہ زمانہ ہی سیاہ
دن کو آتی ہین نظر چرخ پہ اختر مجکو

نور موسی نی سر طور جو دیکہا قاتل
نظر آتا ہی وہ جلوہ تہ خنجر مجکو

دہن شیر سی کم روزن دیوار نہین
بہاڑی کہاتا ہی شب ہجر مرا گہر مجکو

شکر اللہ کہ جبیکے نہ امیر و نسی ملک
کر دیا دیکی ز رداغ تو انگر مجکو

ہمہ تن داغ ہون اوس خال کی الفت مین اسیر
کر دیا دانۂ اسپند نی مجمر مجکو

حسن معنی سی ہی اپنی شعر تر کی آبرو
ہی صدف کی آبرو جیسی گہر کی آبرو

چشم گریان سی مری نفرت نکرای سرو قد
باغ مین چشمی کی باعث ہی شجر کی آبرو

آئینہ کو اوسنی توڑا چشم عاشق جانکر
اب خدا کی ہاتھہ ہی اہل نظر کی آبرو

دل مین اوسکی تیر کو دی میری سینی نی جگہہ
میزبان نی مہمان کی کس قدر کی آبرو

آکی میخانہ مین زاہد نی کیا می سی وضو
خاک مین کیسی ملای عمر بہر کی آبرو

موئی مژگان مہہ کسی رشک مسیحا کا ہنو
ہیا ہیئی کچہہ امی رگ جان نیشتر کی آبرو

کتنا دنیا مین تلون ہی کہ اسنی خلق کو
ذلت بین و شام کو وقت سحر کی آبرو

چاند سورج تیری چوٹیکی اگر آکر نہین
اور سی کچھ اور رہو شمس و قمر کی آبرو

عرش پر وہ ہی تو اسکا لامکان تک ہی گذر
ہی فرشتو نسی کہین بڑھکر بشر کی آبرو

کوہکن سمجھی گا میری سینہ ریشی کا مزا
کرتی ہین اہل ہنر اہل ہنر کی آبرو

ماہ کو دو ٹکڑی انگشت پہیر نی کیا
تیغ نی کیسی گرائی اسن سپر کی آبرو

ہین جلیل القدر عقبی مین جو دنیا مین ذلیل
ہی ادہر کی جنبی ذلت ہی اودہر کی آبرو

ہم ہین مفلس مفلسونکی ہی ہمین معلوم قدر
اہل زر جو ہین کرین وہ اہل زر کی آبرو

لعل کو سبز رنگ دسکی لعل لب نی کر دیا
گوہر دندان نی کہوئی ہر گہر کی آبرو

تاج ہدہد کی طرح بخشا کبوتر کو اسیر
کیا بڑہائی اوسنی میری نامہ بر کی آبرو

خالق نی بی نیاز کیا مجھہ حقیر کو
ملبوس خاص شاہ نی بخشا فقیر کو

ہیکان کو دیکھہ کر یہہ مری دلنی کی کشش
حاجت کمان کی نہوئی اوسکی تیر کو

رہزن ہی آسمان تو نہین مجھہ گدا کو خوف
جینی گا کیا قبائی نقوش حصیر کو

ڈرتا اگر خدا سی تو ہوتا ابھی ملک
جتنا کہ یاد شاہ سی ڈرہی وزیر کو

ہی بیستون تو کیا جو وہ شیرین اوا کی
لاؤن جنان سی کاٹ کی مین جوی شیر کو

بیجا ہی اہل ظلم سی امید فیض کے
کوڑی کٹار کی نہین ملتی فقیر کو

جو لوگ ہین تصور گیسو مین سینہ زن
غائب ہی سانپ پیٹ رہی ہین لکیر کو

ابر دہ ہی کہ تیغ کو تیزی کا دی سبق
مژگان سکھائی نوک کی پیکان تیر کو

مین ناتوان ہون خاک کرو شیخ علم کو
طاقت نہین ہی اتنی کہ پہیرون ضمیر کو

ساقی سی مینی می کا اگر خم طلب کیا
ہنسکر کہا ابھی نہین عید غدیر کو

حق مین ملی ہی چشم مجھی گوش حق نیوش
سنتا ہون دیکھتا ہون سمیع و بصیر کو

کتنا نکل کی سنگ سی ہی بی بقا شرر
مہلت جہان مین خاک ملی گی شریر کو

پیدا کری حسینؑ و حسنؑ سی وہ دوستی
چاہی جو جو شنین صغیر و کبیر کو

تحریر وصف قد سی قیامت بپا ہوئی
سمجھا مین نفخ صور قلم کی صریر کو

اوس بت کا وصل ہمکو عجب کیا جو ہو نصیب
قدرت ہی ہر طرح کی خدای قدیر کو

کہدو نہ اتنی جامی سی باہر ہون پادشاہ
خلعت کا لطف ہی کفنی مین فقیر کو

تا چند یا علی یہ رہی ہند مین خراب
روضہ پہ اپنی جلد بلا دا سیر کو

میری آگی غم اغیار مین رویا نکرو
عرق شرم مین تم مجکو ڈبویا نکرو

ہو کی عاشق کہین پریان نہ اوٹھا لیجائین
کھول کر منہ شب مہتاب مین سویا نکرو

فائدہ خط کے بڑہانی سے گل عارض پر
ایسی کانٹی حق عشاق مین بویا نکرو

یہول سا چہرہ دکہا کر تو بنا یا شبنم
پہر مجہی آپ یہہ کہتی ہین کہ رویا نکرو

اونکی زلفون یہ گری اشک ہماری تو کہا
جہوٹی موتی مری بالون مین پرویا نکرو

ایک دل کیا ہی کہ سو جانسی قربان ہون نہین
تم یقین میری محبت کا کر دیا نکرو

نہ سنا جای گا احوال مرا کہتا ہون
دیکھو میری لب خاموش کو گویا نکرو

چشم ساقی کو کہو جام تو لب کو لب جام
میکشو ہوش کسی بات مین کہویا نکرو

ڈر ہی تمکو کہین واعظ نہ کہی تر دامن
دامن اشکو نسی اسیر اپنا بہگویا نکرو

کیا رنج طعن خلق سی محبی بی گناہ کو
کہتی ہین پیٹہ پیچھی برا بادشاہ کو

پردہ ہی کیون دکھائی چشم سیاہ کو
سرمہ بنائی مری گرد نگاہ کو

روندی نہ اوسکی کوچہ زلف سیاہ کو
زنجیر اشک چاہئی پائی نگاہ کو

قصد سفر کیا ہی تو مجکو بہی ساتھہ لو
اوڑنی بنین گی اشک مری گرد راہ کو

بیمار چشم پر جو عنایت کی ہی نظر
بہیجو خبر کے واسطی بیگ نگاہ کو

وحشی وہ ہون کہ دشت سی ہین ہو گیا ہوا
دیکہا کبہی جو سایہ مردم گیاہ کو

کچہہ چاہئی سوال نکیرین کا جواب
لکہو کفن پہ اشہدان لاالہ کو

میری سیاہ خامشی ڈرتی ہین اسقدر
خورشید و ماہ کاٹ کی چلتی ہین راہ کو

محبوب سی ہو بیخبر تو نور نظر کہان
اندہا کیا جدائی یوسف فی چاہ کو

آفت ہی روی یار قیامت ہی زلف یار
پہچانتی ہی آنکہہ سپید و سیاہ کو

جاتی تو ہی جمال رخ یار دیکہنے
پہر نا کبہی نصیب ہو گا نگاہ کو

ہین ہم فقیر اوسکی در فیض کی فقیر
جسنی کہ بادشاہ کیا بادشاہ کو

حق تو یہ ہی کہ اہل نظر مین مری سوا
پہچانتا نہین کوئی اوسکی نگاہ کو

پردہ حسین کرین بہی تو بی پردگی کے ساتھہ
برقع کتان کا چاہئی رخسار ماہ کو

بہکای غول بن کی رہ عشق لاکہہ عقل
کرتا ہی کعب فقیر غلط شاہ راہ کو

جائی نہ کس طرح دل پر داغ سوی زلف
طاؤس دست رکہتی ہین ابر سیاہ کو

خالی ہی سوز عشق سی کب سینہ فلک
دو داغ جانتا ہون مین خورشید و ماہ کو

سلطان وہ ہی کہ جسکی رعیت سپاہ ہی
سلطان نہین جو سمجہی رعایا سپاہ کو

چہپ جاتی ہین امیر کی غصیان بہی مثل شیب
محبت سپید پردہ ہی روی سیاہ کو

محشر کی روز داخل جنت ہوی اسیر
پوچھا کسی نی بھی نہ ہماری گناہ کو

سنم ایجاد بت غنچہ دہن ایسا ہو
داغ دل دی کی یہہ کہتا ہی چمن ایسا ہو

گھر سی نکلی وہ مہ پردہ نشین گھبرا کر
کوئی ہنگامہ قوای چرخ کہن ایسا ہو

یار نی تیغ حسینی کا پلایا پانی
لطف کہتی ہین اسی خلق حسن ایسا ہو

الفت موی کمر کی ہی یہہ پتا کید
جان رہ جائی فقط زار بدن ایسا ہو

ایکدم ایکطرف اوسکی ٹھہرتی نہین آنکھہ
چوکڑی ہرنی مین چالاک ہرن ایسا ہو

ای زبان راز محبت کا چھپانا ہی ضرور
کان اپنی نہ سنین حفظ سخن ایسا ہو

برگ گل زرد خجل غنچہ پیشان نرگس
آنکھین ایسی ہون لب ایسی ہون دہن ایسا ہو

مل گئی یار کی پوشاک کسی ملتی ہی
ابھی مرجائین میر جو کفن ایسا ہو

مین غزل خوان ہون اسیر ذرہ ثنا خوان مرا دل
سخن ایسا ہو ثنا سای سخن ایسا ہو

سر دہان ثنای کی ہمت کریم کو
خست کری کی کندۂ دوزخ لئیم کو

سکھلا و تم جو حسن کی شوخی شمیم کو
ہر پھول چٹکیون مین اڑائی نسیم کو

رحم آگیا جو شرم گنہ سی کریم کو
حبت مین ہمنی جا کی جلایا جحیم کو

دی تو بھی کوئی داغ جگر ہمکوئی صنم
اللہ نی دیا ید بیضا کلیم کو

پیری مین اپنی دانت جو گرتی ہین تو گریں
ہین ظلم باندہنا رفقای قدیم کو

بہکائین لاکھہ غول بہکتا ہون مین کوئی
مبتلا گئی ہین خضر رہ مستقیم کو

عشاق اور تاب تماشای دی یار
چمکی جو برق طور غش آیا کلیم کو

ساقی اگر شراب سی لب تر نہین کیے
تیزی ملی کہانسی یہ عقل حکیم کو

رونسی میری سرد ہوئی جسجگہہ تری آگ
فرصت ملی عذاب سی اہل جحیم کو

ہوگی اونہین یہ روز جزا شدت عذاب
جو خرد جانتی ہین گناہ عظیم کو

ہوتی ہی چشم تر سی صدف غرق بحر شرم
اشک آب آب کرتی ہین دُر تتیم کو

ممکن نہین کہ روح روان تن سی رک سکی
ملتی ہین کوئی بند کری کیا نسیم کو

اب ہم ہین اور بحر کرم ہین شناوری
طی کرچکی دوا بہ امید و بیم کو

بیمار عشق ہون کوئی میری دوا نہین
کب ہی سیہہ درد سر کہ بلاؤن حکیم کو

انسان کو نیک کرتی ہی نیکونکی پیروی
خوشبو ہوئی سہیل سی حاصل ادیم کو

عالم کو تیری فیض فی ایسا کیا غنے
ڈہونڈہی اب گدا نہین ملتا کریم کو

وہ زار ہون کہ باغ ہی زندان ہوا مجھے
سمجھا ہین طوق حلقہ موج نسیم کو

رہتا ہی دہن زلف کا خیال
کرتا ہون روز حفظ الف لام میم کو

برسون وہ جلوہ گاہ ہی اور اپنی چشم شوق
جس جا نہین ہی تاب تماشا کلیم کو

سونگھی گا اوسکی پہول کی بو کسطرح کوئی
جس بوستان مین دخل نہین ہی نسیم کو

حاجت تری مکان کو سفیدی کی ہو اگر
چونا بناؤن کوٹ کی دُر تتیم کو

رضوان بلا رہا ہی ابھی کیون بھجی اسیر
آراستہ کری تو ریاض نعیم کو

کب نہین قائل معراج پیمبر ابرو
رکھتی ہین معنی قوسین کو از بر ابرو

فرق رکھتی نہین کچھہ بال برابر ابرو
چشم ساغر مین ہین مصراع مکرر ابرو

ہین مہینون سی مہ عید کی مشتاق نگہین
دیکھون کس روز دکھاتا ہی مقدر ابرو

پہنچون محراب حرم تک تو کرون نہین سیہ دعا
پھیر دکہادی مجہی یا خالق اکبر ابرو

زلف سنبل ہی دہن غنچہ ہی آنکہین نرگس
قدصنوبر ہی ترا شاخ صنوبر ابرو

آہو وکیون نہو انکی نظر مومن ہین
واقعی کعبہ رخسار کی ہین در ابرو

صدقہ فاتح خیبر سی ہین ہون فتح نصیب
لاؤن قبضہ ہین اگر ہون ذوالفقار ابرو

نظر آتی ہین مجہی عالم رویا ہین ہلال
جسکہ آنکہون ہین پھرا کرتی ہین شب بھر ابرو

کیا کرون وصف کہ ہی انمین حسین ایک ادا ایک
لب و دہن سینہ جبین زلف معنبر ابرو

ہی بجا دون انہین تشبیہ جو تلوار سے دیں
صاف رکہتی ہین مری قتل کا جوہر ابرو

جمع کیو نکر نہ ہین روز زیارت کی لیی
چشم عشاق ہین ہین موئی پیمبر ابرو

ہی شب وصل بہی عاشق کی لیی قتل کا روز
مژہ یار کٹاری ہی تو خنجر ابرو

کون مشتاق ہی جو پھیر ہین رکہتی نہین
موج گرداب ہی دیتا ہی پھیر چکر ابرو

فلک حسن کہین کیون نہ ادا سی اہل نظر
بدر سی چہرہ مہ نوسی ہی بہتر ابرو

چاہتی ہین کہ بنین ہمسی کمانین ایسی
دیکہنی آتی ہین ہر روز کمان گر ابرو

کیون نہ نظارہی کا مشتاق رہی یک جہان
کم مہ نوسی نہین بال ہما بر ابرو

خود بخود کج ہین تو کجی سی ہی محبت انکو
کج اداؤن سی بدلتی نہین تیور ابرو

صاف معلوم پھر ہوتا ہی کہ ہین کشتی گیر
قد خمیدہ ہی ملائی ہوی ہین سر ابرو

دون مہ نوسی جو تشبیہ تو ناقص ہی مثال
حد تعریف سی ہین آپ کی باہر ابرو

## دیگر

آئی نہ تاب اپنی دل دردمند کو
جلتی ہوئی جو آگ پہ دیکہا سپند کو

غش سی کبھی افاقہ جو ہوتا ہی ہجر مین
تب آگی توڑتی ہی مری بند بند کو

عقدہ دہان یار کا کھیہ تو کھلا مگر
وقت ہوئی طبیعت وقت پسند کو

ای بت خدا کی واسطی باتین کڑی نکر
پتھر کی چوٹ ہی میہ دل دردمند کو

گردن پہ پھیرتی ہین جو خنجر وہ کون ہین
ہم تو کبھی چھری سی تراشین نہ بند کو

دریافت علم غیب کرین گی حکیم کیا
بام فلک پہ پھیک رہی ہین کمند کو

گردنکو میری سر کی اوڑانیکی ہی جو فکر
گولا دیا ہی توپ کا دستار بند کو

سمجھون مین بعد مرگ اوسی کو حصار مین
مرقد کی گردو مین جو وہ کاوہ سمند کو

جنکی رفیع قدر ہی آرام اونہین کہان
گردش سی کب نجات ہی چرخ بلند کو

شب کو ہماری قبر ہو روشن اسی طرح
کیجی چراغیا کبھی آکر سمند کو

اونا کو ہمنشینیٔ اعلا سی کیا ثمر
پاتا ہون پست سایۂ نخل بلند کو

اصلاح خط چہرۂ گلگون ضرور ہے
گلشن سی دور کیجیے اس خار بند کو

سینے سی دل کو کھینچکی لیجاتی ہی وہ زلف
ایسی کشش کبھی نہین آتی کمند کو

دعوی کری جو اوس لب شیرین کی شیکر
لیکر چھری گردن مین جدا بند بند کو

عمر روان کی ہو گی روانی کبھی نہ دور
وہ کون ہی جو روک سکی اس سمند کو

پامال کیجی تن سوزان کو میری جلد
رکھیی بہت نہ نعل در آتش سمند کو

کس منہ سی وصف اوس لب شیرین کا کیجیے
نسبت نہین نبات کو شکر کو قند کو

سرسی ہماری زینت فتراک ہو گئی
گلگون کیا تھونی تمہاری سمند کو

لیجاتی میہ غزل تو سناتا اوسی مگر
یاون کہان اسیر کمال بلند کو

ایک مدت سی جو پنہان ہی دہن پیدا ہو
یارب اوس بت سی کہین راہ سخن پیدا ہو

رخ ہی گل غنچہ دہن سنبل پیچان گیسو
دیکھو آئینہ جو تم تازہ چمن پیدا ہو

برف دل کہین باتہون پہ پی پہر تا ہون
اس ہوس مین کہ کوئی تیر فگن پیدا ہو

کاٹ ڈالونگی زبان اف جو دہن سی نکلے
پہوڑ ڈالون مین جبین کو جو شکن پیدا ہو

گور مین ہی تن لاغر کو گران بار کفن
منتظر ہون کہ کوئی دزد کفن پیدا ہو

ای جنون دل کی طرح کر مرا سینہ پر داغ
اک چمن اور بہی بالای چمن پیدا ہو

رہنی والا ہون عدم کا مین عدم کو پہنچون
یا خدا قبر کندی راہ وطن پیدا ہو

کس طرح اوس شجر قد کو صنوبر کہیے
جس مین خرمای لب و سیب ذقن پیدا ہو

بعد مرنیکی یہہ ہی اوس لب و دندان کا اثر
خاک جہانی جو مری دُر عدن پیدا ہو

ہاتہہ دوڑاون مین بدبخت تو دولت بہاگے
سیم و زر مین ابہی بی سکہ چلن پیدا ہو

زعفران زار مین جا کر جو ہسین زخم مرے
زعفران پہر نہ اوگی مشک ختن پیدا ہو

دون مین تیری قد موزون سی حقیقت لگیل
مصرعہ سرو مین بی سناخت بن پیدا ہو

ہی ہوا تیری جدائی کی ہوا پروا کی
دو گہڑی یہہ جو چلی در و بدن پیدا ہو

ہی تری چال کو منظور یہہ ای فتنہ حشر
روز ہنگامہ نہ ہو چرخ کہن پیدا ہو

حسن کیا ذکر حسین ابن علی مین ہین اسیر
دل ہی ٹوٹی جو مرا صوت حسن پیدا ہو

دست تہی سی ہم نہین مجہ بادہ نوش کو
ہی امتحان می کا مزہ می فروش کو

کیا سیکہی مین نذر کرین سیفروش کو
چہوڑا ئی خانقاہ مین ہم نقد ہوش کو

بیجا نہین جو آتی ہین شیشی کو ہچکیان
شاید کہ یاد می ہی کسی بادہ نوش کو

ساقی مری طرف بھی کبھی بحر می کی موج
در کار تا زیانہ ہی رہوار ہوش کو

دل ہی بسان ماہی بی آب بی قرار
دیکھا ہی جیسی کودک ماہی فروش کو

خلوت سرای اس دل آوارہ کی لیے
مکتب کی قید کودک بازیچہ کوش کو

آوارگان دشت سی کہتا ہی گرد باد
کیا احتیاج خانہ ہی خانہ بدوش کو

آخر فریب زاہد مکار کھل گیا
گندم نمائیان نہ سمجھیں جو فروش کو

سامع ہوئی کی گرد نہ پروانی اوسکی گرد
کہیئی چراغ کشتہ زبان خموش کو

کیا سرخ سرخ رخ ہین حسینونکی مثل گل
فصل بہار کہی جوانی کی جوش کو

سنیئے کلام چہرۂ جانان کو دیکھیئی
ایسی خوشی کہان بفصیب چشم و گوش کو

ثابوت کو مری لئی پہرتی ہین کیون غیر
پہیکین گڑہی ہین گور کی اس نا ردوش کو

نغمہ کی ہی ہوس نہ تمنا شراب کی
ساقی بغیر ہوں گئی نا نوش کو

دیکھین جو میری سینۂ پر داغکی بہار
پوچھین نہ لالہ روے بدکلہ فروش کو

مجمع تہا زاہدون کا کبوتر کا ساتھہ اسیر
سمجھا مین خرقہ بندہ ہر اک خرقہ پوش کو

حور مثل دختر رز خوبصورت ہو تو ہو
میکدہ جیسا ہی ویسا باغ جنت ہو تو ہو

جو مزہ ہی اپنی دیوان مین گلستان کہان
باب پنجم مین کوئی ایسی حکایت ہو تو ہو

کیا خطا اس مین جو رستی مین کیا اونکو سلام
ترک اتنی بات پہ صاحب سلامت ہو تو ہو

صبح محشر جو ہو گیا پہلی اگر میرا حساب
شام تک بہی حاکم محشر کو فرصت ہو تو ہو

لالہ مین گی اوس گل کو اپنی ساتھہ گلشن مین ضرور
گل کو سودا ہو تو ہو بلبل کو وحشت ہو تو ہو

حرص دولت نی پہنسا رکہا ہی تیغ سخت مین
مشکل آسان ای اجل تیری بدولت ہو تو ہو

وعدۂ فردا مینونسی کیا کرتے ہو تم
مقصد اس فردا سی فردائی قیامت ہو تو ہو

کب تپ فرقت سی تیری مریضونکو نجات
مرگ کا دن انکی حق مین یوم راحت ہو تو ہو

لطف سی دی درد می ساقی تو ہی آبحیات
جا ہیئی دل صاف ظاہر مین کدورت ہو تو ہو

زندگی بہر قید گیسو سی رہائی ہی محال
مرگئی پر اس سی چھٹکاری کی صورت ہو تو ہو

کیا بنایا حق نی تجکو نازکای موئی کمر
موج بوئی گل مین تیری سی نزاکت ہو تو ہو

کوہکن کو یہہ زبان تیشہ دیتی تہی صدا
عہد پہر خارا تراشی کر مشقت ہو تو ہو

پاس رسوائی کہان تجکو مینی مین دل بیتاب سے
اب تو چلتی ہین ہم اوس کو چہہ مین دولت ہو تو ہو

ساری عالم ہین نیا یا جین کا ہمی مقام
چل کی زیر خاک کہیہ تربت مین راحت ہو تو ہو

دو گھڑی تو گھر سی بستی کی کناری چل اسیر
دیکھہ کر گور غریبان دل عبرت ہو تو ہو

کیا تری قصر سی نسبت فلک آبی کو
برج مہتاب نہ پہنچی تری مہتابی کو

شب فرقت کا فسانہ ہی بہت شور انگیز
نیند اڑ جی اوسکی سنی جو مری بیخوابی کو

دست پر نور مین ہو جاتی ہی افزائش نور
آفتابی وہ بنا دیتی ہین مہتابی کو

مرگئی وادی غربت مین ہزارون پیاسے
رحم آیا نہ ذرا گنبد دولابی کو

ہین حباب لب جو شرم سی پانی پانی
جبسی دیکھا ہی تری پیرہن آبی کو

حال دل پوچھتی ہو تشنۂ دیدار سی کیا
دیکھہ لو ہا ہی بی آب کی بیتابی کو

کس طرح گرگ سمجھکر نہ ڈری یوسف دل
دیکھہ پائی جو تری پاؤن کی گرگابی کو

جس مین ہو جوہر ذاتی اوسی کیا حاجب
پیر نا کوئی سکھاتا ہی مرغابی کو

چشم عاشق سی ہی اشک کا چوکا کبتک
لہولئی دیکھنا کر کبھی پنجاب بے کو

بجل اتنا نہ کر ای چرخ کہ لاغر ہنون ہست — قطرہ آب ہی کافی مری سیرابی کو
سیر کی دم جو وہ عیسی نگہہ مہر کری — اوج خورشید ملی باغمین مہتابی کو
بڑہ کی بوتی گا جو دنیا مین وہ پاہی گلشن — دار موجود ہی منصور کی شادابی کو

اس غزل کو عربستان مین بہیجون مین اسیر
چہست و چالاک جو یاون کسی اعرابی کو

یون تو اوڑہ چلی کو نا گن تہی تمہاری گیسو — پر لگی اور جو گنگھی سے سنواری گیسو
پہر گئی جب مری آنکہون مین تمہاری گیسو — شانہ پنجہ مژگان سی سنواری گیسو
عکس سی اپنی وہ آیینہ مین کرتی ہین یہ بحث — کہو اچہی ہین تمہاری کہ ہماری گیسو
مجہہ پریشان سے نہو چہو مری مژگان سبب — کہ رولاتی ہین ہمون بنکی تمہاری گیسو
شب تاریک مین جگنو نظر آتی ہین مجہے — کیسی چمکاتی ہین افشان کی ستاری گیسو
میری مرنی کا اوہنین سوگ ہا چلم تک — نہ ملی ہاتہہ مین مہندی نہ سنواری گیسو
حسن کہتی ہین جسی کفر بہی اسلام بہی ہے — چہرہ یوسف کنعان سی ہین پیاری گیسو
آج تک ہوتا ہی دریا مین جو عنبر پیدا — کسنی دہوئی تہی سیہ دریا کی کناری گیسو
میتون پر جو گئی کرنکی وہ آرایش زلف — دل فرہاد سی شیرین کی اوتاری گیسو
زہر دندان کی سبب سانپ ہوئے دشمن خلق — قہر کیونکر نہون کنگہی سی تمہاری گیسو
بڑہ کی جاتی ہین جو صحرا مین بچہاتی ہین ہرن — باندہ لاتی ہین ہرن کبک شکاری گیسو
سانپ کی طرح سہ جاندا جو فرصا ہوجاے — کاٹ کہانی کی لی ہمکو پکاری گیسو
اہی جنون پیچ سی انکی ہی نکلنا مشکل — بیڑیان پہنون سہ کرتی ہین اشاری گیسو
میری مرنی کا جا نہین نہین کسکو ماتم — تل سیہ پوش پریشان ہین تمہاری گیسو

حشر کا ذکر وہ عشاق سی سنکر بولی
ہین تمہاری خطِ اعمال ہماری گیسو
سچ کہو غیر کی ماتم مین اڑائی کیا خاک
گرد آلود نظر آتی ہین ساری گیسو

یا نبی خوف قیامت نہین کہتا ہی اسیر
ہی سند اسکی شفاعت کی تمہاری گیسو

چاہئی طالب سی پردہ کچھ نہ کچھ مطلوب کو
پیرہن یوسف نی بھیجا چاہئی خط یعقوب کو
روز خلقت صبر کی خالق نی دو حصی کیی
ایک مجکو ایک بخشا حضرت ایوب کو
دل مین ہی پوچھون وہان یار کا اوسی پتا
غیب کا احوال آتا ہی نظر مجذوب کو
نامہ بر رد تا چلا ہی کوئی قاتل کیطرف
موم جامی مین لپیٹا چاہئی مکتوب کو
خوب ہو منجہ سی پیری مین جوونیا پھیر لے
صبحدم دیکھون نہ یارب وئی نامرغوب کو
یار کی اوتری ہوئی پوشاک کا پایا کفن
مرگئی پر بھی نچھوڑا دامن محبوب کو
ابلق ایام دکھلاتا نہین کسوز مین
کیا عداوت اپنی راکب سے ہی اس مرکوب کو
یہ بھی قسمت کا لکھا پائی نہ کچھ اوسکی خبر
نامہ بر آیا گر اگر راہ مین مکتوب کو
غیر کی باعث نکالا اوسنی محفل سی مجھے
کر دیا مرفوع اس مجہول نی منصوب کو
روز محشر کا جو کھٹکا ہی تو بس اتنے لیی
چاہتا ہون دلسی مین اللہ کی محبوب کو
کارخانی عشق کی دیکھو کہ یوسف ہوون جدا
چاہ کا پانی ملی سب دیدۂ یعقوب کو
شوق کی مضمون سی لی ڈر جائی گا طائر کطع
احتیاج نامہ برکب ہی مری مکتوب کو
شہد لب کا بوسہ لیکر پڑ گیا جگڑا مین مین
کیا خبر میری نہین ہی دین کی لیشوب کو
اے سبحان جہان ہی آئینہ کو کیا تمیز
میری آنکھین جانتی ہین روی زشت و خوب کو
سہل بندش چاہئی مضمون بنا کی لیی
سادگی ہی اور زیور ہی دش محبوب کو

دیکھہ کر ابرو کو دیکھون کیون نہ اوسکا خط بنے ماہ نو کی بعد مردم دیکھتی ہین ڈوب کو

شہی جو مضمون درج اوس سنگدل ظالمی کی اسیر
کاغذ نو نامہ سمجھا مرے مکتوب کو

لکھون جو غم دل مین کاغذ کف حسرت ہو شنجرف لہو خامہ انگشت شہادت ہو
بلبل کی طرح دم بھر نا لونسی نہ فرصت ہو دو ٹکڑہی اگر دل ہو منقار کی صورت ہو
وہ مست جو اوٹھہ جائی ہر دلکو کدورت ہو ہر شیشہ می ساقی اک شیشہ ساعت ہو
جو آپ کی مرضی ہی مرضی ہی وہی میری رہنی سی مجھی مطلب دوزخ ہو کہ جنت ہو
پروانونکی جلنی پر جلتا ہی جگر میرا خاموش کہین یارب شمع سر تربت ہو
سیکھون مین تواضع سب شیشی کی چلی ڈانٹ تلقل کی صدا مجکو واعظ کی نصیحت ہو
کم سن ہی بشر جتنا اوتنا ہی ہری غصے کوتاہ اگر دن ہو مزدور کو راحت ہو
مردون سی یہی کہکر مین زیر زمین سویا مجکو بھی خبر کرنا جب صبح قیامت ہو
کہتی ہی قیامت مین یہ حشت دل مجھ سے دوزخ کو چلو جنتک آراستہ جنت ہو
وہ رحمتی الفت ہون صحت ہی مجھی رحمت لون نام جو مرہم کا زخمون کو اذیت ہو
پیری مین مری آگی سر سبکی جبکین یارب سیدہ قامت خم گشتہ محراب عبادت ہو
محشر مین جو پوچھین کی اعمال کہون کا مین دل آج پریشان ہی دو روز کی مہلت ہو
تحریر ہی وسکی ہی ای دل تجھی کیا تسکین دو دن جو نہ خط لکھی معلوم حقیقت ہو
ظاہر ہی حسین ہی وہ الفت ہی حسینون سے قاصد بھی وہان میجون مین جسکو حور کی صورت ہو
وصف اوس شہ خوبان کا نامہ کو شرف بخشے جو حرف لکھی خامہ وہ قابل خلعت ہو
کہان مین عوض چاہون ہم زر قوافی مین بوسہ جو نہین دیتی گالی ہی عنایت ہو

خالق جو کری سنعم وی ہمت عالی ہی — قارون کی جو دولت ہو حاتم کی سخا ہو
او سیم بدن تجھہ ہی دل اپنا لگائی وہ — یاری کیطرح جسکو مرجانیکی حسرت ہو

مرضی جو اسیر او سکی فرمان مین کی کیسی
آنا بارادت ہو جانا باجازت ہو

بڑہ گئی ہی اور کہنہ جانی سی شان لکھنؤ — لامکان سی کم نہین کوئی مکان لکھنؤ
اب کہان وہ لکھنؤ وہ ساکنان لکھنؤ — رہگئی باقی زبان پر داستان لکھنؤ
شیشہ ہی بی بادہ گلگون صدف ہے بی گہر — جسم بیجان ہی نہین قالب مین جان لکھنؤ
اب گر باغ ارم کہیئی اسی تو ہی بجا — ہو گیا آنکہو مسی پنہان بوستان لکھنؤ
سنگ پر شیشہ گرایا برق حزمن گری — رہزن آئی لوٹنی کو کاروان لکھنؤ
پست عالی سیکڑون ادنی ہوی لاکہون بلند — ہین تہ و بالا زمین و آسمان لکھنؤ
بیسر و پا گہر سی نکلی سیکڑون یوسف جمال — لٹ گئی ساری متاع کاروان لکھنؤ
وہ بہی اک دن تہا کہ حلوی کیطرح میٹہا تہا جو — ہو گیا اب زہر حلوای دکان لکھنؤ
چرخ نی باندہی ہین یون اہل زمین کی دستار — باندہتی ہین جیسی مضمون شاعران لکھنؤ
مردم کوہی کی آنی سی ہوی کہنسی خراب — سب زبانونسی جو بہتر تہی زبان لکھنؤ
خوش معاشونسی ہوی معمور لڑکر بدمعاش — بی معاشونکی خرابی ہی میان لکھنؤ
صاف ظاہری کہ پہنچی عرش پر یہہ کسطرح — ضعف سی لب تک نہین آنی فغان لکھنؤ
موج زن دریا ہی ہر گہر مین جو موج اشک سے — مردم آبی ہین گویا مردمان لکھنؤ
جو مہینا ہی وہ ابکی سال ماہ صوم ہے — اوٹہہ گئی روٹی ہی خانہ میہمان لکھنؤ
سب خرابی ہو چکی جب فضل خالق نی کیا — فصل گل آئی گئی فصل خزان لکھنؤ

پھر سرو سی جوان مثل زلیخا ہو گیا ہو گیا تھا پیر جو بخت جوان لکھنؤ
پھر وہی نرگس وہی گل ہی وہی جوش بہار پھر ہوا سرسبز و خرم بوستان لکھنؤ
دیدۂ بد سی نہ اب اس شہر کو پہنچی گزند حشر تک آباد یارب ہا جہان لکھنؤ

منتخب ہین منتخب ہی ذات تیری ای اسیر
لکھنؤ ہی جان عالم تو ہی جان لکھنؤ

ناقص ہی در ابروی جانا نہین ماہ نو ڈالی تو منہ کو اپنی گریبان مین ماہ نو
گردون مین طوق پہنی مہینی گذر گئے دیکھا کبھی نہ خانۂ زندان مین ماہ نو
رونی سی میری ابروی جانان نہان رہا آیا نظر نہ موسم باران مین ماہ نو
پای جو دشمرس تو لگا دی ابھی سپہر کنٹی کی طرح اوسکی گریبان مین ماہ نو
آنکھون سی ہو جو سبزۂ خط یار کا نہان کس منہ سی دیکھی مہ شعبان مین ماہ نو
کیون کر نہ چاک چاک جگر ہو کنان کی طرح خنجر ہی ہمکو فرقت جانان مین ماہ نو
ستتا عدم مین شہرہ جو ابروی یار کا آتا کبھی نہ عالم امکان مین ماہ نو
ہوتا ابھی سیاہ پر زاغ کی طرح آتا جو ظلمت شب ہجران مین ماہ نو
جیسے کہ نقش ابروی جانان ہی دلنشین ہوئی مزہ ہی دیدۂ انسان مین ماہ نو
رکھتی ہین داغ زانو و زخم گلوسی ہم دامن مین آفتاب گریبان مین ماہ نو
بلبل کو کس طرح نہو ہر شام شام عید ہی شاخ گل خمیدہ گلستان مین ماہ نو
ہین نقش نعل سم جو مہیا ی شہسوار حسرت دکھلا رہے ہین سیکڑون میدان مین ماہ نو
دیکھین گی اس مہینی مین چہرہ ترا ضرور دیکھا ہی ہمنی جا کی گلستان مین ماہ نو

تحریر وصف عارض جانان ہی اسیر

ہر ایک دائرہ مری دیوانگی پہ ہو

گیسو نہ فقط پیچ مین لایا مری دلکو
بلبل گل عارض نی بنایا مری دلکو

ہوش آئی کہین یار خدایا مری دل کو
دیوانہی پہ یون کاہی سایا مری دلکو

عاشق جو ہوتا تو یہہ غم کاہی کو ہوتا
آفت مین محبت نی پہنسایا مری دلکو

ناصح کو مناسب تہین نہ دکہتی ہوئی باتین
آنکہونکی طرح اسنی رولایا مری دلکو

ہی پیش نظر آئینہ سب حال جہان کا
پیمانہ جمشید بنایا مری دل کو

یوسف تو ہی لیکن نہین مقبول خلائق
لیتا ہی نہ اپنا نہ پرایا مری دلکو

ظاہر سبب اسکا ہی جو غم آکے ٹہرا
ڈہونڈہا کیا سینی مین بنایا مرے دلکو

کل مین تری بیمار کی بالین پہ گیا تہا
اس طرح کہا کہ بلایا مری دلکو

ہی کون و مکان مظہر انوار الہی
یہہ مرتبہ کعبی کو ملایا مری دلکو

چوری مین جو شبہہ ہو تو مین نام نکالون
ای دزد حنا تو نی چرایا مری دلکو

بدنام کیا عشق قد یار نی کیا
اس سرو نی جہنڈی پہ چڑہایا مرے دلکو

کیا خاک ہوئی بزم مین گر گر کی سر شمع
پروانونکی جلنی نی جلایا مری دلکو

باؤن کو تلی ملتی تہی پہ مجکو نہ دیکہا
کعبہ کو گراتا ہی کوئی ہو کی مسلمان

کیون آپنی نظر دنسی گرایا مری دلکو
اسلام کہان کا کہ تصور نی بتون کے

کعبی سی صنمخانہ بنایا مری دلکو
واقف مرض درد جدائی سی یہ کب تہا

یہ روگ محبت نی لگایا مری دلکو
محفل ہوئی اور آسنے سی اونکی تہ و بالا

اس نازسی اوٹہی کہ بٹہایا مری دلکو
غش جسکو سر طور ہوی دیکہہ کی موسے

گر مٹبے وہ جلوہ نظر آیا مری دلکو

روتا ہوا آیا تری کوچہ سے کبوتر | خط لیکے گیا کیا کہ اوڑا یا مری دل کو

مدت سی جو تہا شوق اسیر اسکو عدم کا
طاقت جو گہٹی اور بڑہایا مری دل کو

خوب سمجہا ہون کہ تم مجکو برا سمجہی ہو | کچہہ سمجہہ مین نہین آتا کہ کیا سمجہی ہو
شاعر دمنہ ہی کہ ہو اوس دہن تنگ کا وصف | مین تو سمجہا ہون تم اسمین کمر کیا سمجہی ہو
جی مین جو آئی وہ لکہدو مری نامی کا جواب | اس سی کیا کام نہین سمجہی ہو یا سمجہی ہو
رو سیاہی کی سوا دولت دنیا کیا ہی | منصور زاغ ہی وہ جسکو ہما سمجہی ہو
باوفاون پہ جفا دال ہی نافہمی پر | خاطر اخیرون کہی تو لکہدون کہ بجا سمجہی ہو
کیون رخ اسکا نہ ہی کعبہ پر دکیطرف | دل ہمارا ہی جسی قبلہ نما سمجہی ہو

بیوفاون سی بہت ربط نہین خوب اسیر
دیکہو پچہتاؤ گی کہتی ہین برا سمجہے ہو

## ردیف ہای ہوز

کتنی ہی خوشنمائی ہی اے رشک ماہ آنکہہ | دیکہی نہین ہرنکی بہی ایسی سیاہ آنکہہ
غازی کی رنگ سی جو وہ عارض چمک گیا | ہرگز ملا سکین گی نہ خورشید و ماہ آنکہہ
ہر چند اور بہی ہین زمانی مین مہروش | پڑتی ہی تجہپر اے بت زرین کلاہ آنکہہ
آئینہ کی طرح نہین ہوتی کبہی جو بند | حیران ہو نہین کہ دیکہتی ہی کسکی راہ آنکہہ
انکار دید جرم بتان چل سکی گا کیا | کیا روز باز پرس ہو گی گواہ آنکہہ
بی دلنشین جو شوق تماشای چشم یار | پہرتی ہی دوڑتی ہوئی مثل نگاہ آنکہہ
وہ شرمگین ہی ماہ نہین آئی اگر وہ گل | اوٹہی نہ شرم سی سوی مردم گیاہ آنکہہ

دردی کی جرم ہین نہون یا خود درد بخشہ — درد بخشیں ہی چڑاتی ہین کیا پاشاہ آنکھہ
یہہ بات تو ہی آپکی انصاف ہی بعید — مجرم ہون ہم تصور کرین گناہ آنکھہ
جا جا کی دیکھتا ہون تبونکو تو کیا ہوا — ہی طالب نظارۂ صنع الہ آنکھہ
الفت کی داغ ہی دل عشاق کیا بجین — کاجل کی کوٹھری ہی تمہاری سیاہ آنکھہ
ظاہر مین ہم ہین رند تو باطنین پارسا — دل تنگدی کی سمت سوی خانقاہ آنکھہ
الفت کسی جا نہین وفا دی نہین — کہتی ہی طفل اشک کو پیش نگاہ آنکھہ
صدمی فراق یار مین ہین عضو عضو ریہ — دل ہی خراب کان پریشان تباہ آنکھہ
رونی ہی اور تڑپنی مین گذری تمام رات — دل ہی گواہ آنکھہ کا دل کی گواہ آنکھہ
کیا دیکھتا نہین ہی زمانیکا انقلاب — پیر ہی ہوئی گدا سی ہی کیا بادشاہ آنکھہ
پنہان نظر سی ہی جو وہ چاہ ذقن اسیر — ہر دم اسیر رہتی ہی مانند چاہ آنکھہ

ہجر مین خوف اجل ہی غم جانکاہ کی سا تھہ — دل نکل جا ہی الہی نہ کہین آہ کی سا تھہ
ہی وہی حسن جسی حسن ازل کہتی ہین — وہی عاشق ہی جسی عشق ازل ابد کی سا تھہ
نمد دربان سی کہ دی در پہ جگہہ تھوڑسی — گھر سی ہمکو جو نکالو ہی تو اک راہ کی سا تھہ
کل جنازی پہ بہی رونیکو وہی آئین گے — آج خرسند برا تی ہین جو فوشاہ کی سا تھہ
گھر مین وہ مجکو بلاتی ہین تو اتنا کہدو — علم آہ بہی ہی ہمدرد درگاہ کی سا تھہ
ای شہ حسن تری تیغ ادا کا ہون شہید — لاشہ اوٹھی گا کس چشم جہانگاہ کی سا تھہ
یوسف مصر نی کہا یا نہ زلیخا کا دیہ — نفس امارہ کہری کیا دل آگاہ کی سا تھہ
خضر رہبری تو کیا خوف ہی گمراہی کا — ہم تو ہین پیرو ان سلمہ اللہ کی سا تھہ
بی مشقت کوئی کرتی ہی بہیر دار مگر — داغ دیتی ہین ہمارون تنخواہ کی سا تھہ

کچھہ تولتی ہی تیری شکل سی صورت اوسکے
انس ہو وجہ جکو رونکو نہین ماہ کی ساتھہ

باعث رنج ہی تعظیم امیر ممسک
خلق کس کام کا ہی ہمت کوتاہ کی ساتھہ

ہم جو چڑہتے ہین نگاہون پہ عدو کی جو ملک
ارکنو کہتی ہین النصر من اللہ کی ساتھہ

غول لڑکونکا ہی پیچہے تری دیوانیکے
فوج جسطرح کہ ہوتی ہی کسی شاہ کی ساتھہ

کب گئی اور کب آئی شب وصلت یارب
چرخ پر مہر نمودار ہوا ماہ کی ساتھہ

قید زندان مین زلیخا نی کیا یوسف کو
اسقدر خوب نبہا جوش غضب چاہ کی ساتھہ

چاہ سی دل نو نکلتا ہی رسن کی ہمراہ
منہ سی باہر نکل آئی نہ جگر آہ کی ساتھہ

مکر مکار سی اپنا نہین انداز اسیر
شیر حیلہ نہین کرتی کبھی روباہ کی ساتھہ

محفل عین دیکہہ لی جو وہ جانانہ آئینہ
بجای عکس رخسی پہ یگانہ آئینہ

رکہتا اگر وہ دیدہ بینا مری طرح
پہچانتا یگانہ و بیگانہ آئینہ

شکل اپنی دیکہتا ہی جی چاہتا ہی جب
ساقی کبھی شراب کا پیمانہ آئینہ

منہ دیکہتی ہین آئینہ تیغ یار مین
رکہتی ہین سر فروش جدا گانہ آئینہ

جوہر کی سلسلہ مین ہی پابندای بری
شاید کہ تیری زلف کا ہی دیوانہ آئینہ

دیکہی وہی جمال مین جانا ہون جب سی میں
کیون دیکہتا ہی مجکو حریفانہ آئینہ

جس چیز کا ہو مجہ سی اشارہ وہ بیحجاب
زیور لباس سر مہ مسی شانہ آئینہ

ہم اپنی گہر مین جا کبھی دیتی نہ شمع کو
ہوتا جو حال سوزش پروانہ آئینہ

ایسی نہ آب و رس مین نہ اس شکل کو صفا
اوس چہرہ کو کہی کوئی دیوانہ آئینہ

دیکہی جمال یار تو غالب یہ ہیچ جنون
کیسا نہ کہ ترک کری خانہ آئینہ

شکل اپنی دیکھتا ہون جا بجا روں طرف اسیر
جوشش صفا ہی مرا کاشانہ آئینہ

پایا کلیم نی ید بیضا جلا کے ہاتھہ
کچھہ سعی چاہیئی ہی عنایت خدا کی ہاتھہ

کیجی نماز عشق نئی طرحسی ادا
تکبیر کہنی دونون جہان اٹھا کے ہاتھہ

قاصد کا کام ہی نہ کبوتر کا کام ہی
اوس گل کو نامہ پہنچی پیک صبا کی ہاتھہ

اک قطرہ می جو پی تو سمائی ہزار اشک
آئینہ آبرو ہی ہماری خدا کی ہاتھہ

دیکھین ہو کس طرح تری وحشی کی فتح و قہر
یہہ رعب ہی کہ کانپ رہی ہین قضا کی ہاتھہ

قاتل نی قتل گاہ مین ترکی تمام کی
چوڑی غضب کی دار لگائی بلا کی ہاتھہ

مانند موج مٹ گئی ہم بحر عشق مین
پہنچے کسی طرح جو کنارے لگا کی ہاتھہ

دامان وصل ہاتھہ جو آئی تو کیا عجب
ای بت بڑی بڑی ہین ہمارے خدا کی ہاتھہ

سختی اوٹھائی عشق کیا اوس صنم سی کیون
پتچتا رہی ہین سنگ کی نیچی دبا کی ہاتھہ

ملتا ہی دیر مین کف افسوس اتبلک
جسد نسی بہ ہمکو تم آئی دکھا کی ہاتھہ

بالی مین ماہتاب نظر آگیا مجھے
انگڑائی لی جو نشہ مین وسنی اوٹھا کی ہاتھہ

بیٹھی جو پاون گنج قناعت مین کاٹ کر
کیون رو برو کریم کے پھیلین گدا کی ہاتھہ

ممکن نہین کہ پاؤن کسی کا ٹھا بھی کبھی سکی
وحشت مین اپنی ہاتھہ ہین مردم کیا کی ہاتھہ

اسواسطے کہ یار کا چہلا چرا کی دے
ہم باندھتی ہین سامنی دزد حنا کی ہاتھہ

کیسی سمٹ گئی ہو لجا لو کی طرح تم
پتچانی ہم بدن کو تمہاری لگا کی ہاتھہ

اہل جہان کی وضع نی یہہ دل ہٹا دیا
ساری جہان سی ہٹیہ رہی ہم اٹھا کی ہاتھہ

زال جہان کی مکر کو ہم جانتی ہین خوب
لکھی ہی اپنی مرگ اسی عیسوا کی ہاتھہ

کیا دو طرف سی ہاتھہ لگی واہ دو شرف
بازو ہین مصطفے کی توحید خدا کی ہاتھہ

محشر مین دستگیر ہوا سید ہی اسیر
آنکھون سی ہم لگاتی ہین جس مقتدا کی ہاتھہ

جب بنای ساری عالم مین ٹھکانیکی جگہ
مقبرہ ہمنی بنایا گہ بنانیکی جگہ

کیا سمجھہ کر آسمان پر سر کشونکی ہین دماغ
آخر اکدن خاک ہی ساریگی مانیکی جگہ

کیجیے الفت کسی قاتل کسی خونریز سے
دل لگایا چاہیی گولی لگانی کی جگہ

ہی خجل یہہ قتل سی میری کہ روز بازپرس
تیغ قاتل کو نہین ہی منہ دکہانیکی جگہ

کنج غربت سی نہ نکلین گی کبھی اپنی قدم
بعد مدت ہاتھہ آئی ہی ٹھکانیکی جگہ

فصل گل آئی چمن مین جوش گل ہی اسقدر
ڈہونڈتی پہرتی ہی بلبل آشیانیکی جگہ

تہا مرا مردہ عذاب آیا وہ عیسی جی اوٹہا
گور سی کہدو یہہ ہی بغلین بجانیکی جگہ

تہا تو مجرم مین مگر اللہ ری اوسکا کرم
ابر رحمت گور پر ہی شامیانیکی جگہ

جب کمان کہینچتی ہی اوسکی ہی یہہ شوق خم تیر
دوڑ کر جاتا ہی دل پہلی نشانیکی جگہ

بزم جانان مین پہنچیا مین جو نکر قصہ گو
درد دل اپنا سناتا کچہہ فسانیکی جگہ

بہو کی پیاسونکی خبر لی تا ملی روز جزا
کچہ ذخر من قطری قطری دانی دانی کی جگہ

گور کن نی پست اسدرجہ بنای سقف گور
دب رہی سر کشی نہین ہی سر اوٹہانیکی جگہ

قبر پر میری کبھی آیا تو آیا خشمناک
تیوری اوس گل نی چڑہائی گل چڑہانیکی جگہ

جب بہاتی ہین وہ گیسو آنکہہ کرتی ہی دعا
پنجہ مژگان مرا یارب ہو شانی کی جگہ

غیر کو بوسہ دیا ہی تمنی خط سبز کا
بی تکلف ہی یہہ میری زہر کہانیکی جگہ

شعر مین باندہا ہی صنف گیسوی جانان اسیر

## اثر دعا دل آہن مین ہی خنجر کی جگہ

ناصحو مجکو نصیحت اسقدر کیا فائدہ
جانتی ہو عشق مین کیا ہی ضرر کیا فائدہ

مردم بی فیض کا ہونا نہونا ایک ہے
خلق کو دیتا ہی نخل بی ثمر کیا فائدہ

اسی زلیخا اور سودا ہی یہان مد نظر
مول لی سکتی ہین یوسف کو مگر کیا فائدہ

لالہ سان موقوف ہی اس پر بہار رنگ
خواہش مرہم پی داغ جگر کیا فائدہ

جو کہا ہو اوسنی خط پڑہ کر دہ کہدی صاف صاف
جھوٹی باتونسی تجھے ای نامہ بر کیا فائدہ

اہل ہستی پر عدم کا حال کہلنا ہی محال
کیجئی کیونکر مضمون کمر کیا فائدہ

متبدل مضمون کو لائین بیت مین ہم کسلیے
ایسی ہر جائی کو دکہلائین جو گھر کیا فائدہ

## شکل آئینہ ہی قسمت مین تمہ پوشی اسیر
## چاندی سونی کا ملی ہمکو جو گھر کیا فائدہ

میری نالونسے ہی سقف فلک پیر سیاہ
جیسے ہو جای دہوئین مین کوئی تعمیر سیاہ

خط تری رخ پہ ہی یون ای بت بی پیر سیاہ
جیسے ہو سرخ ورق پر شب تصویر سیاہ

وجہ کیا تمکو جو نفرت ہی سیہ بختونسی
خط سیہ خال سیہ زلف گرہ گیر سیاہ

ایک شمہ نہ رقم وصف ہوا اوس گیسو کا
جزو کی جزو اگر ہون دم تحریر سیاہ

عشق خال رخ جانان نی دکہایا یہ اثر
ہو گیا مثل زحل اختر تقدیر سیاہ

رنگ دلتا ہی زمانی کا عجب کیا ہی اگر
زاغ کی سرخ کبھی لال کی تصویر سیاہ

گرد کلفت سی ہی اب صاحب جوہر کا حال
جسطرح زنگ سے ہو جاتی ہی شمشیر سیاہ

الفت زلف ہوئی باعث تاریکی دل
ہو دہوان جس مین نہ کیونکر ہو وہ تعمیر سیاہ

ہی مری آبلہ پا مین جو چمک مثل چراغ
اب رہی گا نہ کبھی خانہ زنجیر سیاہ

رو سپیدی کی نرگسہ ساغر می سی امید
رنگ رخ کرتی ہی خورشید کی تنویر سیاہ

مہر آئی مری گھر مین تو تو انجائے
کسقدر ہیچ مین ہی کوکب تقدیر سیاہ

سرخ تاب دس کف رنگین سی سیتاب ہوا
ہو گیا سرخ جو تہا قبضہ شمشیر سیاہ

سلب طاقت جو ہوی ظلمت عصیان سی ہے
کبھی دیکھی نہین موی بدن پیر سیاہ

کسی صورت نہ نشان مرض عشق مٹی
رز دہو سرخ کبھی یا مری تصویر سیاہ

ہی جو دیوانہ تری شوق مین ای تیر مگن
جوش سودا سی ہی خون تن نخچیر سیاہ

بیگنہ شمع کا محفل مین جو سر کاٹا ہے
ہی گنہ گار کیصورت رخ گلگیر سیاہ

خون کس صاحب سودا کا کیا ای قاتل
تیری ابرو کی طرح ہی تری شمشیر سیاہ

دو دل نی مہہ کیا سقف مکان کو تاریک
مثل اژدر نظر آیا مجھی شہتیر سیاہ

آب حیوان ہین مری معنی پر نور اسیر
کم نہین پر وہ ظلمات سی تحریر سیاہ

رخ روشن کا ہی پرتو قمر آئینہ
عکس دس زلف کا شام سحر آئینہ

نگہہ گرم جو دکھلای دم زیب وہ ترک
پانی پانی ہو نہ کیو نکو جگر آئینہ

دیکھکر حسن کو اپنی ہوی مغرور حسین
کاش محفل مین نہوتا گذر آئینہ

اوڑکی آئی جو کرین آپ دم زیب طلب
نکلین طوطی کی طرح بال و پر آئینہ

کھینچتا ہی وہ شہ حسن اگر تیغ نگاہ
ڈال دیتا ہی سکندر سپر آئینہ

سر او ٹھائی گا وہ کیا تیری نظر سی گر کر
تختہ ہو جائی گی ای بت کمر آئینہ

ابھی کم عمر ہین واقف نہین آرایش سی
فکر شانہ ہی نہ دا نکو خبر آئینہ

دل مین منہ دیکھہ لیا ہمنی جبکا یا جب سر
ای سکندر رہی کسی درد سر آئینہ

نیک و بد دونون ہین ارباب صفا کو یکسان
دوست دشمن پہ کشادہ ہی در آئینہ

یہہ ہی قسمت کہ مری آنکھہ تو مشتاق رہی
چہرۂ یار ہو پیش نظر آئینہ

ہی بجا حسن کو تیری جو سکندر کہیئے
اوسکی قبضی مین بہی ہی خشک و تر آئینہ

آب و نان اہل صفا کو نہین مہمانی عزیز
رو برو خلق کی ہی ماحضر آئینہ

سخن صاف سی کیا کام پس مرگ اسیر
کہ سکندر کو نہین کچہہ خبر آئینہ

چہپتی نہین ہی اوس سی کبہی پیار کی نگاہ
پہچانتا ہی طالب دیدار کی نگاہ

کچہہ خشم کی نگاہ ہی کچہہ پیار کی نگاہ
ہی بین بین اوس بت عیار کی نگاہ

واقف نہین بشر کہ فلک کی اودہر ہی کیا
زندان مین پیر رہی ہی گرفتار کی نگاہ

موذی ہی دہر اسکی عنایت بہی قہر ہی
تاثیر زہر رکہتی ہی اس مار کی نگاہ

دانی کی ساتہہ دام کو بہی دیکہنا ضرور
ہوتی جو تیز مرغ گرفتار کی نگاہ

میری سخن کا لطف مری فکر سی پوچہہ
ہی جوہری کو گوہر شہوار کی نگاہ

آیا ہی کون سیر کو بازار مصر مین
یوسف سی پہر گئی ہی خریدار کی نگاہ

جتنی طبیب آئی وہ آنکہین پہرا گئے
اللہ رے ہی اب تری بیمار کی نگاہ

سینہ نہین ہل گئی جو تماشا نیو کی دل
کوٹہی سی کسنی جانب بازار کی نگاہ

حاصل ہو زخم تیر کی لذت قریب ہی
میری طرف ہی ترک کماندار کی نگاہ

واقف ہی دل اصالت ابروی یار سی
جوہر شناس رکہتی ہین تلوار کی نگاہ

شکوہ کرون مین جور فلک کا کہان تلک
تقدیر پہر گئی جو پہری یار کی نگاہ

صبح وصال ہین جو چلا گہر سی یار کے
حسرت سی جانب در و دیوار کی نگاہ

دیکھون ذرا مین جسکو محبت کے آنکھہ سے
ممکن نہین کہ وہ نکرے پیار کی نگاہ

ہی قابل شفاعت احمد وہی اسیر
جسکی طرف سے ہے حیدر کرار کی نگاہ

لطف عیسی ہو تو پھر کیا نشان آبلہ
آب سوزن سیل ہے بہر سکان آبلہ

اس طرح میرا تن لاغر ہے زیر آسمان
جسطرح ہو خار کوئے درمیان آبلہ

مر گئی پر آبلہ پائی کا باقی ہے نشان
ہے ہمارا گنبد مدفن بسان آبلہ

دشت غربت مین عدو کرتی ہین مجھسی دوستی
خار نجاتی ہین دندان دہان آبلہ

حشر مین لاون گا کسکو اپنی وحشت پہ گواہ
پاؤن مین ہجای کوئی تو نشان آبلہ

خار صحرائی زبان خشک کھلاتی ہین کیا
فی سبیل اللہ ہی آب روان آبلہ

عین ماتم جانتا ہون عشرت دنیا کو مین
جسم فربہ پر نہو کیونکر گمان آبلہ

گرد شین کرتا ہی لاکھون چرخ لیکن ایجنون
پیر ہوتا ہے نہین بخت جوان آبلہ

حبس بیابان مین قدم رکھتا ہون بنجاتا ہی باغ
گل کھلا دیتی ہے چشم خون فشان آبلہ

ہی جنون میرا وہ عالی ظرف جسکی فیض سے
نہ فلک سی بڑہ گیا ہر آسمان آبلہ

تیرہ بختی سی مری سر مہ بنی ہی خاک دشت
چپ زبان خار ہے ساکت دہان آبلہ

واہ کیا صحرا دیا ہی تونی ای وحشت مجھی
ہی ہر اک اس سرزمین کا خار جان آبلہ

دشت گردی مین ہون شاخ بید مجنون کیون نہ ہاون
چاہیے مرغ جنون کو آشیان آبلہ

ہو جنون کمتر تو کیسی دشت گردی ای اسیر
ہے خزان گلزار وحشت کی خزان آبلہ

ردیف یای تحتانی

ہر جلبہ ہمکو ہوائے جلوہ جانانہ ہے
باغمین بلبل دل اپنا بزم مین پروانہ ہی

دیکھی جسکو یہان وہین سے بیگانہ ہے
چشم حق بین خواب گوش حق شنو افسانہ ہے

ذرہ آئی گا تو مثل عکس کیا یہجاے گا
آبرو یہان شکل آئینہ متاع خانہ ہے

سیر مین ہے روح وقت خوش اقبال سینی مین قید
شمع اوڑتی پھرتی ہے فانوس مین پروانہ ہے

بادۂ عیش جہانکو اسمین کیونکر ہو قرار
دل مرے سینے مین اک ٹوٹا ہوا پیمانہ ہے

مے پلاتا ہون جو مین وہ آنکھ سے لیتے ہین بند
موج بوے بادہ زنجیر در میخانہ ہے

جو مکان ہے وہ گھروندی کیطرح مٹجاے گا
منعموشوق عمارت بازی طفلانہ ہے

حسن کے طالب نہین رکھتے تمیز کفر و دین
ایک پروانے کو شمع کعبہ و بتخانہ ہے

ہر طرف سی سوی کعبہ ہی رخ قبلہ نما
آشنای حق ہمیشہ خلق سے بیگانہ ہے

جس حسین کا دہیان آیا دل کا مالک ہوگیا
بے تکلف میہمان اس گھر مین صاحبخانہ ہے

تیری فرش بزم کا نظارہ کر دیتا ہی مست
ہر گل قالین شراب سرخ کا پیمانہ ہے

پہنس گیا ہی تو جو آفتین تو گھبراتا ہی کیون
عمر ہی کرتی ہے سیہ دنیا ناز معشوقانہ ہے

دی خدا دولت تو پرسائل ہو انسان کیلیے
بی صدا ہے وہ لبالب ہے سی جو پیمانہ ہے

ہی جنونمین بھی ضعیفونکی ہمیں دعوت پسند
مورچون کا رزق ہی زنجیر کا جو دانہ ہے

ترک دنیا ہی جسی کہتی ہین آزادی اسیر
جو گرفتار علائق ہے یہان دیوانہ ہی

جسسے دل کو عشق خط عارض جانانہ ہے
بخت سبز اپنی چمن مین سبزۂ بیگانہ ہے

قاف سی تا قاف تیری حسن کا افسانہ ہے
جو پری کا نام لی آگے ترے دیوانہ ہے

سرو قامت شمع عارض ماہ ہی اوسکی جبین
دل ہمارا فاختہ ہی کبک ہے پروانہ ہے

مفلسونکو دیدۂ کم سے نہ دیکھو منعمو
گنج سی خالی نسمجھو اوسکو جو پروانہ ہے

ہم مین وہ مجنون نہین ہو کسکو صحبت کا اثر
ہر غزال اپنی بیابان کا سگ دیوانہ ہے

مرگئی پر قدر عاشق ہوتی ہی معشوق کو
سر جو شمع مین خاکستر پروانہ ہے

مین وہ دیوانہ ہون مطلب سے جسے مطلب نہین
ورنہ اپنی کام مین ہشیار ہر دیوانہ ہے

غیر کی محتاج اپنے کشت استغنا نہین
تازہ اپنی آب سی مثل گہر ہر دانہ ہے

عشق سے خالی زمانی مین ہمیر بھی نہین
موسی عمران چراغ طور کا پروانہ ہے

شہسوار تنی چلا کرتا ہی انکھیلی کی چال
ابلق ایام مین بھی نازمعشوقانہ ہے

پرتو خارہ روشن نے یہہ چمکا دیا
ہی شب گیسو منور شاخہ شانہ ہے

شمع جان پروز کی آتا ہی جو ای ناوک فگن
صرف تیری تیر مین شاید پر پروانہ ہے

فخر زردی کو سمجھتے ہین یہہ دزدان سخن
معنئ بیگانہ انکو معنئ بیگانہ ہے

آفتاب آئی اگر اسمین تو بجائے زحل
کس قدر تاریک فرقت مین مرا کاشانہ ہے

عکس دندان سے تمہارے وقت گلگشت چمن
گل صدف ہی قطرۂ شبنم دُر یکدانہ ہے

کون ہوسکتا ہے مانند زلیخا مشتری
قیمت یوسف تمہاری حسن کا بیعانہ ہے

کانٹی تلوون مین جو چبھتے ہین تو چبھنے دو اسیر
بہر زلف جادۂ رہ احتیاج شانہ ہے

عالم ہو میکشان عشق کا میخانہ ہی
شور محشر ایک انکا نعرۂ مستانہ ہے

فصل گل آئی ہے دور شیشۂ و پیمانہ ہے
اور اب آب و ہوائی گلشن میخانہ ہے

ہر شب کو چاہئے خوف جہنم دہر مین
قطع ہو کر نخل گلشن صرف آتشخانہ ہے

رعد نامے مین لکھی جاتی ہین جسمین اعمال نیک
بہر سومن خلہ کی جاگیر کا پروانہ ہے

کون کہتا ہی کہ بیکار ہیہ سینی کا داغ
دل ہی ماتم خانہ ہیہ قندیل ماتم خانہ ہے

گفتگوے اہل وحشت کو نہ بیعنی سمجھہ
قابل تحسین کلام قاسم دیوانہ ہے

کون سامان دشت وحشت مین تکلف کا نہین
جوہر خبت ہار و رہی مجکو نعمت خانہ ہی

کٹ کی گردن ہی گرا ہی پا ی قاتل پر جو سر
غور سی دیکھو تو ہیہ بھی سجدۂ شکرانہ ہی

ہمصفیر و سیر گلشن کی مبارک ہو تمہین
خانۂ صیاد مین اپنا تو آب و دانہ ہی

کھینچنے بیٹھا ہی کس شمع تجلی کی شبیہ
ہو قلم دست مصور مین پر پروانہ ہی

لخت دل یا قوت خرشان اشک آبدار
دیدۂ گریان نہین کوئی جواہر خانہ ہے

تجھ کچھ قدر ضیاے داغ دل روشن نہین
مرغ زرین فلک اس شمع کا پروانہ ہے

ہی غذا جان سیاہی دم او لجتا ہی کمال
ہجر کی شب گور سی بد تر مرا کاشانہ ہی

بادشاہو کو کیا ہے عشق نے تیری گدا
وہ پری ہے تو سلیمان بھی ترا دیوانہ ہی

کون ہے مجھسا تہی قسمت کہ مانند حباب
می کا دریا ہی رواں خالی مرا پیمانہ ہے

کھینچکر تلوار قاتل مجکو دھمکاتا ہے کیا
کھیل سر دینا حضور ہمت مردانہ ہے

سوز فرقت نے جلایا ہی ہیہ دل میرا سیم
برف طاقے سی زیادہ مجکو آتش خانہ ہے

لوسنے انگلی جو دبائی کبھی مہندی کے تلے
شاخ مرجان نظر آئی در غلطانی کے تلے

تیرے وحشی کو ہی کیا دشت مین بستر درکار
پڑ رہا ہوگا کسی نخل مغیلان کے تلے

باعث جلوۂ خورشید ہین آثار سحر
داغ سینے کا چھپے گا نہ گریبان کے تلے

کشتۂ اک سرو گل اندام کا قسمت نے کیا
قبر ہو سایۂ شمشاد گلستان کی تلے

دل کو میری جو دہ گل تکیہ بنا کر سوتی
خواب بگیا کرہی قرآن کوئی قرآن کی تلے

دیکھتا ہون جسے پاتا ہون اوسی سرگردان
کون رہا خسے ہی اس گنبد گردانکی تلے

نہین معلوم کہ ہی فکر اونہین کس بات کی آج
ہاتھ رکھی جو وہ بیٹھی ہین نخدانکے تلے

نہ پھرون گھر کو اگر سیر کو جاؤن مین ضعیف
دب رہون سایۂ دیوار گلستانکی تلے

کیا اطاعت ہی جو قاتل کا اشارہ پایا
رکھدیا سینی کلا خنجر برانکے تلے

شورش خلق سی آتا نہین خواب ابی وحشت
سوئی چلکے کسی نخل بیابان کی تلے

اگیا غیر جو کوئی دم تحریر جواب
رکھ لیا اوسنے مری خط کو قلمدانکی تلے

پاس پنجون لگا کر ای چرخ نہ اونچونکو گرا
خانۂ مور بھی ہے قصر سلیمانکے تلے

سنبلہ مین نظر آتا ہی ہمین نجم زحل
خال عارض پہ جو ہی لف پریشانکی تلے

یون گری تیری تماشی کی لیی خلق پہ خلق
جسطرح ہی صف مژگان صف مژگانکی تلے

پس کی سم ہوگئی دانی جو مری قسمت کی
آسیا چپ ہی زبان داب کے دندانکی تلے

یاد اوس زلف کی ہی بسکہ دم گریہ اسیر
ہے اندھیرا سامنے دیدۂ گریانکی تلے

کوتاہ پای سعی سی راہ کشادہ ہے
ہر نقش پا مرا گرہ تار جادہ ہے

رکھتی ہی پست پست کی انسانکو پیری
سایہ پیادی کا سر منزل پیادہ ہے

نکلین گی اشک دیدۂ گریانسے عمر بھر
ٹوٹے گا کیا کنوین مین جو پانی زیادہ ہے

اعمال زشت اشک ندامت سے دھو گئے
شکر خدا کہ نامۂ اعمال سادہ ہے

جاتا ہے کون کبھی پہلے بہشت مین
ہم مست مے سوار ہین زاہد پیادہ ہے

جی بھر کی واعظو ابھی ہو شغل میکشی
کر لینگے توبہ ہم در رحمت کشادہ ہی

کہتا ہی ہر سحر کو نکل کر یہ آفتاب
کشور کشا وہی ہی جو صاحب ارادہ ہی

جب غم کا سامنا ہو مین عشرتِ سے مسبدن
جسوقت دل بھرا ہی مجھی جام بادہ ہے

منظور ہے جو تیری سواری مین دوڑنا
جو ہی گل سوار چمن مین پیادہ ہے

کیونکر پھری گا کوچۂ قاتل سی نامہ بر
سچ ہی کہ عمر رفتہ کا مشکل اعادہ ہی

کرتا ہون قطرہ ہو کی مین دریا کا سامنا
مقدور کم ہی پر مری ہمت زیادہ ہے

کشتہ نہین ہی کون تری تیغ ناز کا
گردون شفق سی بسمل درخون فتادہ ہے

زور جنون مین دشت کو جاتا ہون بیخطر
کچھ خوف شیر کا نہین کیا وہ مادہ ہے

شاکی ہون کس لیی کمی رزق کا مین زار
خرمن ہی دانہ مور کی حق مین زیادہ ہی

موی کمر سی عشق ہوا جسکو مر گیا
ثابت ہوا کہ ملک عدم کا یہہ جادہ ہی

بی یار میکدہ مجھی مقتل سی کم نہین
شمشیر بی نیام ہر اک موج بادہ ہی

سائل کرم کا تجھسے نہین کون ای کریم
دست گدا و دامن سلطان کشادہ ہے

سامع کو کیون پسند نہو وسعت بیان
راحت ہی راہرو کو جو رستہ کشادہ ہے

ظاہر ہی حال لاغری تن کا ای اسیر
ملبوس تنگ میری بدن پر لبادہ ہی

اللہ کو ہی عشق رسول کریم سے
جاری ہی راہ و رسم محبت قدیم سے

لاش اپنی بن گئی گل بارنی پس فنا
دوزخ نی لی جنان ہی جنان نی جحیم سے

حاجت روای خلق نہین ہن خضر سیان
بنتی ہے تیغ زر سی نہ بندوق سیم سے

چھوٹون گا خاک رنج و الم سی مین خاکسا
اس خاک کا خمیر ہی اشک یتیم سے

سمجھا ہی میری آہ کو کیا چرخ آبگون
دریا ہوا دو نیم عصاے کلیم سے

احسان کسی دنی کا اوٹھاؤن بعد مرگ
یارب ملے کفن بھی تو دست کریم سے

یارب امین دل کو ہی پروای در دکیا
بیمار کی رجوع ہی حاذق حکیم سے

سب لیگیا وہ ساتھ یہہ غیرونکو دی گیا
ہمت مین ہی لئیم زیادہ کریم سے

ای گریہ دہو جریدۂ اعمال نیک و بد
دل تنگ ہی شکنجۂ امید و بیم سے

شکر خدا کہ ہجر کی شب ہوگئی سحر
پائی نجات ہمنی بلائے عظیم سے

ای خاک گور تو ہی مہ کانی لگا انہین
نافر سنگ و ہماہین عظام رمیم سے

ساری علاج آکی اجل نی بہلا دئی
حکمت وہ کیا ہوئی کوئی پوچھی حکیم سے

دولت سی ہم فقیر کہانتک حذر کرین
یہہ برق لپٹی جاتی ہی اپنی گلیم سے

ای فصل گل ہین وحشی نازک مزاج ہم
طوق گلو ہو حلقۂ موج نسیم سے

ظالم صدف کی طرح ترا سینہ ہوگا چاک
بہرا ستم کا قہر ہے مال یتیم سے

کب سے تڑپ رہا ہون رہا کر عذاب سے
قاتل اوٹھا نہ ہاتھ نہ عذاب الیم سے

افشا کریگی راز دل آخر یہہ آہ سرد
غنچہ چھپا سکے گا نہ خوشبو نسیم سے

ہوتی کبھی نہ طالب دیدار طور پر
اسرار قوم کا جو نہوتا کلیم سے

محو جمال گل ہو نمین ایسا کہ ہر سحر
جاتا ہون صحن باغ مین پچھلے نسیم سے

قرآن مین بھی اسیر ہی حال غم حسین
مضمون کھلا یہ آیۂ ذبح عظیم سے

گردن کو خوف کیا جو وہ تیغ آبدار ہی
جنبش نہین ہے ضعف سی یہہ حال زار ہی

اپنا تو آستان پہ جھکا ہے سر سجود
مقبول تم کرو نہ کرو اختیار ہے

خود دفن کر کی ہمکو تجاہل تو دیکھنا
لوگون سی پوچھتے ہین یہہ کسکا مزار ہی

قاضی ابھی شراب سے توبہ کا دی نہ حکم
اتنا تو کر خیال یہ فصل بہار ہے

مجھ تیرہ بخت سی او نہین نفرت ہے اسقدر
تصویر نا پسند ہی جو سایہ دار ہے

زخمی کو دیکھتا ہون تو پڑتی ہین دل مین زخم
مجکو لہو کی دھار بھی خنجر کی دھار ہے

دنیا مین ہی ہوای حوادث اگر یہی
ہر باد ایک روز یہہ ہیشت غبار ہی

مجھ فاقہ کش کو کیون نہ وہ ابرو پسند ہو
طالب ہی ماہ عید کا جو روزہ دار ہی

لازم نہین غرور حسینونکو اسقدر
حسن دو روزہ جلوۂ برق و شرار ہی

دریا کو کچھہ نہین جو روانی مین اختیار
شاید کسی کا گریۂ بی اختیار ہے

میوہ فروش کی ہی دکان میکدہ نہین
جو شیشہ شراب ہی مینو ش انار ہی

مغرور اسنی ساری حسینون کو کر دیا
زیبا ہی آئینہ سی جو ہمکو غبار ہے

بلبل خبر ہی شرط کہ دشمن ہی باغبان
گلشن مین بود و باش تری اسکو حار ہے

مجبور ہم ہین صبر مین ہوتی ہو کیون خفا
انسان سی مواخذہ نا اختیار ہے

لیتا ہون سانس مین تو کلتی ہین لخت دل
تار نفس نہین کوئی یہ لونکا مار ہی

جبر اختیار ہمنی کیا عشق مین اسیر
اسپر بھی وہ ملین نہ ملین اختیار ہی

ظاہر دو رنگی چمن روزگار ہے
فصل خزان کبھی کبھی فصل بہار ہے

پوشیدہ آنسو دنمین مرا جسم زار ہی
گویا یہہ رشتہ گھر آبدار ہے

آئی نہ آی ہاتھہ کسے اختیار ہے
کہتے ہین نوکری جسی تازہ شکار ہے

ٹھوکر لگا کی چلتے ہین میری مزار کو
مین خاک ہو گیا او نہین اتنک غبار ہے

مکر عدو ی دوست نما سی حذر ہی شرط
ظاہر مین یار غمار حقیقت مین مار ہے

بیتیے ہین آگے آینہ خانہ مین سارے ۔۔۔ آہن کا گرد شہر حلب کی حصار ہے
کسکو گلہ ہی آنکھین اگر تمنے پھیر لین ۔۔۔ یہہ مقتضای گردش لیل و نہار ہے
انسان کو کیسی کیسے خدا نے دی شرف ۔۔۔ ہر گنج کا طلسم یہہ مشت غبار ہے
مردونکے طرح کرتی ہین ہم زندگی بسر ۔۔۔ تنگی جہانکی ہمکو عذاب فشار ہے
آہو سے کیا سمجھکے بھلا دیجی مثال ۔۔۔ وہ چشم شوخ آہوی مردم شکار ہی
دنیا مین گو کہ بارگران ہین بہت مگر ۔۔۔ گردن اٹھی نہ جس سے وہ احسان کا بار ہے
بیتاب ہی جو دیکھہ کی وہ روی آتشین ۔۔۔ سیماب یا سپند دل بیقرار ہے
آسودگی کی ارض و سما مین نہ رکھہ امید ۔۔۔ نادان تہی یہہ دیگ یہہ خالی تغار ہی
بزم جہان مین غمسے کسیکو نہین نجات ۔۔۔ سوزان ہے مثل شمع اگر تاجدار ہی
لوٹنے کا ذکر کیا ہے کہ جنبش بھی ہی محال ۔۔۔ یارب یہہ جسم زار کہ بستر کا تار ہے
بدلے گا کیا طبیعت انسان کا خاصہ ۔۔۔ شیرین نہو کبھی وہ ترش جو انار ہے
بوسے یقین ہے کہ ملین چشم یار کی ۔۔۔ نوروز ابکی سال ہرن پر سوار ہی
دل کلفت جہان سے ہمارا ہی صاف ہے ۔۔۔ جاروب آینہ کی مکان مین غبار ہی

چال اولٹی تری تلوار چلے یار و نسے ۔۔۔ بیگانہ قتل ہوئی پھلے گنگا رو نسے
ہون خمیدہ تو خدر شرط ہی مکار و نسے ۔۔۔ بہاگنا چاہیے گرتی ہوئی دیوار و نسی
دور سے ابرو نکو دیکھہ کے عاشق ہوئے قتل ۔۔۔ کام تیرون کا لیا آپ نی تلوار و نسے
بہر مرغان قفس حاجت مقراض نہین ۔۔۔ اپنی پر آپ کترتی ہین یہہ منقار و نسے
عمر گذری انہین زندانسے رہا کر ظالم ۔۔۔ طوق و زنجیر ہی ہین تنگ گرفتار و نسی
دشت غربت مین لگی پیاس الٰہی کسکو ۔۔۔ نہرین دوڑی ہوئی آتی ہین جو گلزار و نسے

مین مطب مین مجھ کیا چھپکے وہ پہچان گئے
ہنسکے بولا کہ الگ بیٹھیے بیمار و نسے

در پر اونکے جو کبھی جمکے مین بیٹھا تو کہا
سیکھہ لو بیٹھہ کے اوٹھنا بھی تو دیوار و نسے

بیگنہ جائین کہان اب کہ تری حسرت نے
بھر دیا گلشن جنت کو گنہگار و نسے

ڈھونڈتے ہین اوسے سب پر نہین پاتا کوئی
منہ چھپائے ہوے یوسف ہے خریدار و نسے

جاؤ دلسی نہ مری ای غم واندوہ والم
تفریح خانہ کی رونق ہے غمخوار و نسے

اب زمانے مین نہین حاجت خورشید و قمر
روشنی چار طرف ہی تری رخسار و نسی

کیمیا گر وہی اکسیر لیئے پھرتے ہین
خاک کچھہ کچھہ جو جھڑی تھی تری دیوار و نسے

صنعت خلق جدا صنعت خالق ہی جدا
خانہ دل نہ بنے گا کبھی معمار و نسے

دل پہ جب صدمہ ہوا اشک بھر لائین آنکھین
درد دل چھپ نہین سکتا ہے کبھی یار و نسے

گور مین ہین مری اعمال مری سانہ اسیر
پوچھتے ہین مصیبت مین کوئی یار و نسی

دام گیسو کا اشارہ ہی بھی یار و نسے
بڑھ کے آزاد نہین سیر گرفتار و نسے

گرم ہنگامہ شفاعت کا جو محشر مین ہوا
کچھہ نہ پوچھی گا کوئی ہمسے گنہگار و نسے

روش باغ پر اوس گل کی بھی ہی جو روش
کبک و طاؤس چلے جائینگی گلزار و نسے

ہی نئی طرح کا سودا کہ اسیکے گھر مین
پھرون ہم باتین کیا کرتے ہین دیوار و نسے

کس کا دیوانہ گیسو سوی صحرا آیا
اژدہی ڈر کی نکلتی جو نہین غار و نسی

گرد کلفت سی ہٹی کیا دل عارف کی صفا
شہر دریا نہوا موج کے دیوار و نسی

جگر و دل مین نہون داغ تو کس کام کا جسم
رونق شہر ہے آراستہ بازار و نسی

بسکہ شرگان کی محبت کا ہی رگ رگ مین اثر
جا نہین جسم مین مچھلی کیطرح خار و نسی

کیا کہون گو کہ دن کا جو مرض مین ہی کرم
پوچھہ جاتی ہین خبر روز پرستار و نسے

راز الفت کا چھپانا جو رہا مدنظر
اپنی دل کا نہ کبھی حال کہا یار سے ہی

چار عنصر ہین مصاریع رباعی گویا
چاروں باطل ہوں اگر ایک گرا یک سے ہی چار دسے

کر کی گلگشت گیا کون گل اپنی گھر کو
سر پٹکتی ہی صبا باغ کی دیوار سے ہی

شان حق گوتی مری اور کسی کا ہو فروغ
گرم بازار طبیبون کا ہی بیمار سے ہی

ہو گیا وصل جو حاصل صفت شبنم و گل
خوب رخسار ملی یار کی رخسار سے ہی

زردی رنگ سہی رکھتی ہین طلای جہری
کم نہین ہین تری بیمار ہی زردار سے ہی

کون مہرو ہی صفر ہین کہ یہ کثرت ہی اسیر
منزلین کم نہین کچھ شہر کی بازار سے ہی

دل کو نالون کی دم نزع ہوس باقی ہی
منزل آخر ہوئی فریاد جرس باقی ہی

کچھ بھنی سی رہا ہو کی پھولی بلبل
کہ ابھی کشمکش دام و قفس باقی ہی

نہ سماعت نہ بصارت ہی نہ طاقت ہی نہ زور
اس خرابی پہ بھی جینی کی ہوس باقی ہی

جن فنا نفس فنا عرش فنا فرش فنا
ذات باقی ہی تو الحمد کی بس باقی ہی

پیرہ مجکو بڑھاپے مین سمجھین سبہ جوان
کہ ابھی نشیمن خشک مین خس باقی ہی

ایک دو روز مین گھبرا گئی فساد طبیب
عمر سودا ابھی دو چار برس باقی ہی

کر دیا جوش تلم نی مجھی نزدیک فنا
زندگی مثل حباب ایک نفس باقی ہی

تخت نی ایسی مٹای لحد صاحب تاج
اب گنبد ہی نہ گنبد کا کلس باقی ہی

تا تمول و منعم کو بچھوڑ نیگی حریص
جب تلک شہد ہی انبوہ مگس باقی ہی

آشیان کی لئی سب لیگی چین کر بلبل
خار باقی ہی گلستان مین خس باقی ہی

رخصتی جو صفائی سر جسم سی وہ کاٹ چکی
لاش پہ ایک تنگا پوی فرس باقی ہی

رخصت جان پہ کمر ہی کسی بیٹھی ہین
جب تلک بازوی جلاد مین کس باقی ہی

چل کے کرنی ہین ائمہ کی زیارت بھی اسیر
زندگی اور جو دو چار برس باقی ہے

رو چکی ساتھی قالب یہ قضا بھی آئے
شمع آئی مری گھر مین تو ہوا بھی آئے

طالع بد نے کیا وعدہ برابر کیا
یار آیا مری گھر مین تو قضا بھی آئے

وای تقدیر کہ ہم قتل سے محروم رہی
عضہ اوس ترک کو آیا تو حیا بھی آئے

آمد ناقہ لیلی ہی خبر دار ای قیس
وہ اوڑھی گرد وہ آواز درا بھی آئے

ساقیا دیر ہی کیا کیون نہین چلتا ساغر
جھوم کر ابر گلستان مین گھٹا بھی آئے

صحبت یار مین اغیار کا آنا کیا
آگیا مجکو پسینا جو ہوا سے آئے

دیکھیے خون ہو کس کس کا خدا خیر کرے
غازہ طیار ہوا پس کی حنا بھی آئے

نہین معلوم کہ کس کام مین تھی اہل قبور
دیر تک ہمنی پکارا نہ صدا بھی آئے

حال پوچھو نہ شب ہجر کی بیداری کا
صبح تک نیند نہ آنکھون مین ذرا بھی آئے

کہتی تھی اور حسینون سے یہ تقلید اوسکی
میری صدقی مین تمھین اتنی ادا بھی آئے

پوسہ مانگا جو خط سبز کا ہمنی تو کہا
زہر کہا یا تو سمجھ لو کہ قضا بھی آئے

مغز جان تازہ ہوا شاد کیا جب کوئی دل
گل یہ غنچہ جو ہوا بوئی وفا بھی آئے

قل ہو اللہ لکھن پڑھنی ہماری آنکھین
فاتحہ جس روز ہوا یا رخدا بھی آئے

اب کہان اپنا ٹھکانا کہ ہوی وہ دشمن
سر سی آفت نہ ٹلی تھی کہ بلا بھی آئے

مہر عارض نہ گئی روز سیہ دل سی اسیر
دھوپ پہلی رہی ہر چند گھٹا بھی آئے

آب حیات یار کا زہر فراق ہے
کچھ خضر ہی علیحدہ اپنا مذاق ہے

جنت ہی وصل یار جہنم فراق ہے
یہہ قول ہر فریق کا بالاتفاق ہی

وہ مست ہین کہ پیتی ہین چلو مین ہم شراب
ساغر ہمارے بزم مین بالای طاق ہی

شاخ نسی جھڑکی باغمین ہوتی ہین گنگ خشک
احباب کو جدائی احباب شاق ہی

جاتا ہی یار ختم ہی شب ہوتی ہی سحر
نوبت نہین یہہ غلغلۂ الفراق ہی

اتنی ملی خدا سی دعا ہی بہشت کی
حوروں کی دیکھنی کا کمال اشتیاق ہی

کرتی ہو کاٹ تیغ کا ملتی ہو جیب سے گلے
کس کام کا وفاق جو دل مین نفاق ہی

ہی شہسوار کون سوای حبیب حق
رہوار برق سیر اگر ہی براق ہی

زوال جہان کو منہ نہ لگائینگی ہم کبھی
تجربہ ہو زن تو مرد کو لازم طلاق ہی

نسبت ہی تیری گا تو نسی کیا مہر و ماہ کو
اسکو محاق ہی تو اوسی احتراق ہی

قابو مین دل نہین کسی دیتی ہو حکم صبر
تکلیف اسطرحکی تو مالا یطاق ہی

لیلی سی بہی سوا ہی تری خوبصورتی
مجنون سے بہی زیادہ مرا جسم قاق ہی

ہاتھہ آکی اوسکی کاکل پر پیچ چھٹ گئی
قسمت کا پیچ یہہ بہی عجب اتفاق ہی

بولی وہ وصف مطلع ابرو مین سنکی شعر
دزدی سخن یکلخت نہ سہی اشتقاق ہی

دیکہی ہے وقت زیب جو اپنی سہی اور شکل
آئینہ کی طرف نظر اشتیاق ہی

ابرو سی کر اشارہ کہ صحت ہو ای مسیح
طاقت تری مریض محبت کی طاق ہی

جاہل کو میری شعر کی کیا قدر ای اسیر
سمجھے یہہ ذائقہ وہ جسے کچھہ مذاق ہی

لاکھون ہین عشق چاہ ذقن مین مری ہوئے
کشتی ہین اس کنوین مین لب بہری ہوئے

جوش غضب مین مونہ مین مجھی کیا کیا نہ گالیان
کیسی برس پڑی جو وہ ای بہری ہوئے

ہستان مرگ کا ہی شہیدان عشق پر
مرتی نہین وہ جو ہین کسی پر مری ہوئی

کیا درد تہا کہ مردۂ عاشق ہی گور مین
اک ہاتہہ دل پر ایک جگر پر دہری ہوئی

سینچے نہ بیچ نخل چمن روز باغبان
بلبل کی آشیانی ہین تہالی بہری ہوئی

مزہا دو قیس ہین ترے وحشی کی سامنی
جس طرح طفل پیش معلم ڈری ہوئی

سمجہے ہین محکو وحشی نازک مزاج طفل
بیہودہ فہمی جای سنگ ہین دامن بہری ہوئے

کیسا سیاہ خانہ ہمارا ہی خوفناک
آتی ہین مہر و ماہ تو اسمین ڈری ہوئے

عشاق جی اوٹہین جو عیادت کو آؤ تم
بیچاری بسترون پہ پڑی ہین مری ہوئی

مشتاق بادہ خوار ہین ساقی پلا بہی مے
کب تک رہین گی طاق پہ شیشے دہری ہوئے

وحشت کا رعب بعد فنا بہی دہی رہا
آئی جو قبر مین تو فرشتی ڈری ہوئی

زیر فلک بہی ظلم فلک سے نہین نجات
مرنون کی چاتیون پہ ہین پتہر دہری ہوئے

آئی بہار باغ مین ساقی گئی خزان
سوکہی بدن فسردہ دلون کی ہری ہوئے

مزدور اگر نہین ہین تو کیا ہین سپہ و شاہ
ساری جہان کا بوجہہ ہین سر پر دہری ہوئے

آیا وہ ترک تیغ جو میدان مین کہینچ کر
اولٹہین صفین تو برہم و درہم پری ہوئی

نو دولتون کو گرم مزاجی نے کہو دیا
سرسام ہوگیا بہہ بلند انجری ہوئی

زلفین جو اوڑکی یار کی آنکہون پہ آرہین
سمجہا ہین قید دام مین آہو پری ہوئی

غیرون کی قدر کرتی ہو کیا خوب ہی سمجہہ
کہوٹی جو تم تہہ ہماری نظر مین کہری ہوئے

بی اذن ہمتی منہ سی لگایا کبہی نہ جام
کیون مغبچی ہین شیشہ نکی صورت بہری ہوئے

سینۂ من رنگ رنگ کی مضمون نہین ناسخ
صندوق ہین یہ لعل و گہر سی بہری ہوئی

حق ہی کہ کون حسن مین تیرا جواب ہی
سب مہ جبین ستارے ہین تو آفتاب ہی

رو نیسی میری ہجر مین لبریز سحاب ہی
تکیہ نہین بغل مین یہ مشک پر آب ہی

دم مین تمام ہون کسی ایذا کی تاب ہی
بسمل کا اضطراب مرا اضطراب ہی

مبتا ہو چشم فکر تو دریا بھی ہی حسین
ابرو ہی موج آنکھ کی صورت حباب ہی

راتون کو اسکی نا ونسی آتی نہین ہی نیند
پہلو مین دل کہ جان کا اپنی عذاب ہی

آو کہ حال پرسی بیمار ہے ضرور
کیا جانتی نہین کہ عیادت ثواب ہی

خط بھیجے ہین اوس بت سفاک کی طرف
گہر سی خط کی نامہ بروں کو جواب ہی

گردون کو انکھ اوٹھا کی نہین دیکھتی ہین مست
اس جام بی شراب کی مٹی خراب ہی

کتنی تری خیال مین گرمی ہی سیم تن
آب سرشک دیدۂ تر تفرقہ تاب ہی

دریا کی سیر کو نہین جاتی وہ بی نقاب
اندیشۂ نظارۂ چشم حباب ہی

کیا وا نہای خوشہ انگور کا ہو وصف
پوشیدہ ہر ستاری مین اک آفتاب ہی

دریا ہمارے طبع کا دریا سی ہی جدا
کھبر وہی اسمین موج نہ سرکش حباب ہی

کوئی بہک گیا تو رہا کوئی ہوش مین
دولت کسی کو آب کسی کو شراب ہی

کتنی ہین ہجر یار مین گن گن کی ساعتین
یوم الحساب آج ہماری حساب ہی

تم حسن مین ہو فرد تو مین عشق مین ہون فرد
میرا جواب ہی نہ تمہارا جواب ہی

مٹی خراب اب نہ ہی گی مری اسیر
قصد زیارت لحد پو تراب ہی

جو ہی سوار اسپ وہ باد رکاب ہی
کتنی سمند عمر رواں مین شتاب ہی

برباد بی امام جہان خراب ہی
ابتر یہہ گنجفہ ہی کہ گم آفتاب ہے

ہر وقت چہرہ یار کا زیر نقاب ہے — حسب دیکھو جزو دان مین نہان کتاب ہے
واقف ہین مست دختر رز کی مزاج سے — باطن مین ہی یہہ آگ تو ظاہر مین آب ہے
سمجھو نہ بیخبرونکو بھی بی گفت و بی شنود — واقف زبان موج سی گوش حباب ہے
کس کام کی وہ آنکھہ مروت نہ جسمین ہو — بیکار بزم مین قدح بی شراب ہے
صبح شب وصال عیان ہو توجی اوٹھون — مردہ دیھون کہ مجکو مسیح آفتاب ہے
خالی پھرا ہو کوچۂ جانان سی نامہ بر — سمجھے یہہ ہم کہ زیست سے ہمکو جواب ہے
مومن کی کیون نہ نفس کشی پر بندہی کمر — کتنا جہاد راہ خدا مین ثواب ہے
کیا جانی کس صنم پہ پڑی آنکہ وقت حج — شیخ حرم کا خانۂ ایمان خراب ہے
پوچھو نہ مجھسی کچھہ مری روز سیکا حال — تاریک تر زحل سی رخ آفتاب ہے
ممکن نہین کہ قطرۂ باران کا ہو حساب — باہر حساب سی کرم بیحساب ہے
کرتی ہین کیسی ظلم غریبون پہ یہہ صنم — کچھہ خلق سی حیا نہ خدا سی حجاب ہے
بی آبرو وہی جسکو نہو حفظ کا خیال — کہتی ہین آبرو جسی موتی کی آب ہے

اہل صفا کو کب ہی سر سرکشی اسیر
ظاہر ہی یہہ کہ آب گہر بی حباب ہی

لذت بغیر سوز جگر گفتگو ندی — مجمر مین جب تلک نہ جلی عود بو ندے
کتنا نہین کہ پان رقیبون کو تو ندی — اتنا لحاظ کر کہ مری رو برو ندے
اللہ ری لاغری بدن ایسا ہوا ہی خشک — کھولی جو کوی فصد ہماری لہو ندے
خالی جو خلق سی ہی وہ کس کام کا بشر — کانٹا مری نظر مین ہی جب پھول بو ندے
ابتو یہہ میری دل کی ہی اللہ سی دعا — جو چاہی دی پر ایک مجھی آرزو ندے

ساقی وہ کیا شراب کہی آفتاب کو
جو مست آسمان کو خطاب سبو دے

پروای چاک جیب رفوگر نہین رہے
تسخیر عبث عبث تجھی مہر رفو دے

یارب جو قصد شکوہ کروں تیغ یار سی
فرصت بیان کی شدت درد گلو دے

صیاد دام مین ہین یہ سب میری ہمصفیر
انمین جہری کسی کو مری رو برو دے

کیا میکدی مین جمکے فراغت سی بیٹھیے
کھٹکا یہہ ہی کہ ہاتھہ بغل مین سبو دے

مانگون جو مین تو پیر مغان دی مجھی شراب
زاہد کہی تو آب بھی بہر وضو دے

تو جسکو دی مجال ہی اوسکو ندی کوئی
کیا کوئی دی سکی اوسی جسکو کہ تو دے

ای گل نہین چمن مین مناسب حرام ناز
بوسہ کہین قدم کو لب آب جو دے

دانہ زمین سی نہین اگتا بغیر آب
سرسبز خاک ہووہ جسی آبرو دے

بیفائدہ ہی منعم مسک سی چشم فیض
ساغر شراب کا کبھی دست سبو دے

کیسا اسیر ہمسے زمانہ بدل گیا
وہ دوست دی رہی ہین جو یا اعدو دے

مری حیرت گلستان مین اگر رنگ اثر باندہی
رگ گل بیکلی رشتہ طائر نکہت کی پر باندہی

تصور اوس دہن کا مٹکی لازم ہی تشبہ باندہی
فنا فی الغیب ہوجای تو مضمون کمر باندہی

صدا آیا ہی جانان آرہی ہی چار جانب سی
نہین راہ معین ٹکٹکی کوئی کدہر باندہی

نہین ممکن کہ شمشیر اجل سی بچ رہی انسان
متحصن کی زرہ بہنی کہ رستم کی سپر باندہی

ندی اتنی کبھی فرصت کہ جائین اوڑکی گلشن تک
ادہر صیاد نی کرنی ہماری پر ادہر باندہی

کری قصد عدم روح روان عمر اپنی آخر ہی
تمامی پر خط آیا کہدو قاصد سی کمر باندہی

محال عقل ہی تیری پریشانونکی جمعیت
نہین ممکن کہ کوئی جلد اوراق شجر باندہی

گنا بون پر عبث نا فہم کو ہی علم کا دعوی
نہو زن مرد میدان لاکہہ شمشیر و سپر باندہے

وہ نخل خشک سن ہین وست سیری جانکی دشمن
جدا ہو مجہ سی جو پتا وہی مجہپر تبر باندہے

وہ بحر حسن آجای جو دریا مین نہانیکو
پڑہین یار و نکی میہہ آنکہین کہ پل گرد نظر باندہے

ہمین کو وای قسمت عنیجان اوس ترک نی جہوڑا
ہزار و ن کاٹ کر فتراک مین کشتہ نکی ہر باندہے

ریاض دہر سی آخر کو خالی ہاتہہ جاتا ہی
گرہ مین کیا کوئی دو دن کو مثل غنچہ زر باندہے

گرایا خون کا فر بہی اگر اسمین تکلف کیا
جہاد نفس پر لازم ہی انسان کو کمر باندہے

ابو جہل ای فلک سی سیر نعمت ہای دنیا سے
شکم پر سنگ قرط جوع سی خیر البشر باندہے

پلا ای تیغ قاتل فی سبیل اللہ پہر پانی
رہین منہ مثل صائم کب تلک زخم جگر باندہے

گرای اشک گلگون شوق دید یار مین جسدم
نگہ کی تار سی گلدستہ گلہای تر باندہے

رہا فکر سخن مین بہی خیال وصل یار السا
غزل مین قافیہ موصولہ ہمنی بیشتر باندہے

نصیحت آج تو سن لی مگر ڈر ہی یہ ناصح سے
کہین میہہ کور باطن ذرہ آنی کی نہ کر باندہے

اسیر اپنی حقیقت کیا یہہ ناحق کوشش ہی خلقت
کہا سا حب کی کو افتری اللہ پر باندہے

جس دل مین سوز عشق نہین ہی فسردہ ہے
جو چشم اشک ریز نہین ابر مردہ ہے

کیا کہیی دل فراق مین کیسا فسردہ ہے
مردہ ہی جان زار بدن گور مردہ ہے

سوراخ دار میہہ غم مژگان نی کر دیا
پہلو مین دل نہین ورق کرم خوردہ ہی

کیونکر نہ ہجر یار مین ہو میکشی حرام
مردہ بط شراب ہی می خون مردہ ہے

ای چرخ کیا مین لقمہ غم کا مزہ کہون
خوردہ نبردہ بلکہ فقط درد گردہ ہے

ہجر ی مین کیون سوا تہو کیفیت سخن
اچہی وہی شراب ہی جو سالی خوردہ ہے

پیوند خاک ہو کی بھی دل ہی مرا نہ غنے
فیروزہ فلک مری نظر و نہین مردہ ہی

روتا نہین وقت ولادت کی کون طفل
رخت حیات پیرہن شوب خوردہ ہی

اتنک شب فراق بچھوٹی سحر کی توپ
ای چرخ تو بچی کو مگر درد گردہ ہی

ملک عدم کو چل نہین کچھہ خوف کا مقام
رستہ نیا نہین ہی یہ راہ سپردہ ہی

ارزان یہہ نرخ جنس سخن ہی جہان مین
زندہ ہون پہ کلام مرا مال مردہ ہی

دیتا ہی غنچہ کو خوبتن سی تری مثال
ظاہر پرست راہ بمعنی نبردہ ہے

کیونکر ہو اسپہ عکس فگن شکل عیش کی
دل گرد غمسی آئینہ زنگ خوردہ ہی

ٹھہری کی چور اوڑانہ زر گل کو ای نسیم
یہہ خسرو بہار کا گنج شمردہ ہے

تاریک ہجر یار مین ہی محفل چمن
ٹھنڈا چراغ لالہ ہی گل شمع مردہ ہے

نفرت مری سخن سی ہی یہ گوش یار کو
سنجیدہ حرف بھی سخن ناشمردہ ہے

تم گھر کو کیا گئی کہ چمن سی گئی بہار
پژمردہ پھول ہین دل بلبل فسردہ ہے

پوچھو نہ حال ضعف مین مجھ اشکبار کا
اشکون مین جسم زار خس آب بردہ ہے

ٹلتی ہین کوئی جنگ مخالف مین رست باز
ہر نخل باغ وقت خزان پا فشردہ ہی

ماہی و ماہ لالہ و طاؤس دل مرا
جو ہی وہ سوز غم سی تری داغ خوردہ ہے

جان آفرین کو دونگا کسی روز نقد جان
مین ہون اسیر یہہ مال سپردہ ہے

چاہیئی زندہ بھی مردی کی قناعت رکھے
گر سی با سر نہ قدم تا بقیامت رکھی

صورت آئینہ جو صاف طبیعت رکھے
قصد آمینہ رشن ہفتاد و دو ملت رکھی

مرد ہی سر ہی کہ ہو عشق کا جسمین سودا
دل وہی دل ہی کہ جو درد محبت رکھی

گوش وہ ہی جو رہی تیری سخن کا مشتاق
چشم وہ ہی جو تری دید کی حسرت رکھی

وہی سمجھی تجھی جو کچھہ نہ کسی کو سمجھے
وہی جانی تجھی جو غیر سی نفرت رکھی

شوق سی کر مجھی کم زور گھٹا کر ای عشق
مگر اتنا کہ یہہ دل صبر کی طاقت رکھی

کبھی ماتم مین خوشی ہمکو جو ہوتی ہی تو یون
تعزیت خانی مین جیسی کوئی نوبت رکھی

ہمہ تن ہو کی زبان دیتی ہی آواز ہ تیغ
سر جھکائی جو تمنای شہادت رکھی

پیاسی ہم رہ گئی اک جام نہ ساقی نی دیا
کیا کسی سی کوئی امید مروت رکھی

کیا غم ہجر کی پنجہ سی چھڑا یا ہمکو
ملک الموت خدا تمکو سلامت رکھی

ابر سی سیکھہ روش پہ ورش عالم کی
اس سخاوت پہ نہ احسان منت رکھی

ضعف سی ہیکر موہوم ہی مردہ اپنا
ہی تردد مین زمین کسکو امانت رکھی

رو سیاہی مری شہرت سی کوئی جاتی ہی
آبرو تیری خدا ای یم رحمت رکھی

چاہتی ہی یہہ تری چال کی گرمی دم قص
آگی سر پا ون پہ خورشید قیامت رکھی

بات سنتی نہین ہیوجہ جفا ہوتے ہو
اس طرح کی بھی نہ انسان طبیعت رکھی

فکر امروز ہی ایسی کہ نہین ہوش بجا
کون اندیشۂ فردای قیامت رکھی

زیست مین کیسی ہوا خواہ ہماری تھی نسیم
کبھی وو پھول نہ لاکر سر تربت رکھی

چار دیوار عناصر سی بہت تنگ ہی روح
کہدو رضوان سی کشادہ در جنت رکھی

امتحان مین رہی ثابت قدم شاہ اسیر
سر پر اللہ نہ کیون تاج شفاعت رکھی

حشر مین مستوجب رحمت ہوئی تقصیر سے
اڑ گیا فوز نگاہ اوس چہرہ کی تنویر سے

فکر دوزخ کی گئی جنت مین ہم تقدیر سے
جل گئی کانونکی پردی شعلۂ تقریر سے

وصل کی شب گذری قاتل سی جو دن کم نہین — وہ چہری سی نوچ کرتا ہی تو ہیہ تکبیر سے

وصف ابرو کا لکھو نمین ہی زمین شعر مین — بڑھ گیا رتبہ زمین کا کعبہ کی تعمیر سے

سوجھتی ہی بات ہمکو جوش وحشت مین نئی — مشورہ کرتی ہین اکثر مردم تصویر سے

زخم سینہ داغ پہلو درد دل ضعف جگر — کیا مصاحب ہاتھ آئی ہین مجھی تقدیر سے

غمزہ سی دل ٹوٹا تو کہائی فوج نخوت بی شکست — کی لڑائی فتح اس ٹوٹی ہوئی شمشیر سے

سخت دل جو ہین وہ بہتیاتی ہین کب عالم کو فیض — کب شجر ہوتا ہی پیدا دانۂ زنجیر سی

سیکڑون سینی کئی ہین اوسکی ابرو نی فگار — یہہ کہان کچھہ توڑ رکھتی ہی یہ تیر سی

جوہر جرات کبھی تقلید سی حاصل نہون — کب سپاہی طفل ہوتا ہی گلی شمشیر سے

ای جنون تر غیب زندانسی نکلنی کی نہ دے — ہی محبت ہتکڑی سی طوق سی زنجیر سے

وصف چشم مست مین پایا نہ شیشی کا دہن — مثل قلقل می ٹپکتی ہی مری تقریر سی

غرق حیرت ہو کی پائی ہمنی مضمون آبدار — واہ کیا موتی نکالی قلزم تصویر سے

حال اگر پوچھی کوئی کیا خاک مردی دون جواب — خواب مین معذور ہوتی ہی زبان تقریر سے

زلف اوس چہری پہ چھوٹی ہی دل پرداغ شاد — ابر آیا باغ مین طاؤس کی تقدیر سی

جای نامہ باز نامہ لکھہ بھیجون ای سفیر
یار اگر آزردہ ہی ہر روز کی تحریر سے

زلف کا بوسہ لی کیا اوس بت بی پیر سے — بھیک کب پائی کسینی خانۂ زنجیر سی

روئین گی دشمن ہی میری حال کی تعمیر سے — اشک خون ٹپکین گے چشم جوہر شمشیر سی

چھوٹ کر زندانسی جب صحرا کی مین جانی لگا — فی امان اللہ کی آئی صدا زنجیر سے

جو بنایا قصر دہ برباد ہونی کی لیے — ہی بنا محکم خرابی کی مری تعمیر سے

ایک تو ذرہ نظر آیا مجھی ایک آفتاب
شکل یوسف جب ملائی یار کی تصویر سے

سطر سی معنی نکل سکتی نہین باہر کبھی
کسطرح چھوٹی تمہارا نا توان زنجیر سی

زندگی ہی جب تلک ہم دیکھتی ہین شکل یار
ہی چراغ عمر روشن روغن تصویر سے

دل پہ لکھہ جاتی ہی اوس منع سی نکلتی ہی جو بات
کم نہین ہی یار کی تقریر بھی تحریر سے

سد راہ بحر ہو سکتی ہین کب گرداب موج
کیا ترا وحشی رکی گا طوق سی زنجیر سی

کچھ نہین سکتا ہی نقشہ دسکا حیرت کی سبب
مانی و بہزاد دونون بیٹھی ہین تصویر سے

کیون سنائی تونی فرقت کی خبر ای نامہ بر
جل گیا اپنا کلیجہ شعلۂ تقریر سے

کب تلک دیکھین اوسے آتا نہین وہ شاہ حسن
ہم فقیرون کی دعا خالی نہین تاثیر سی

ظلمت عصیان کو کھوئی کیون نہ یا رب دیر سے
رات دن ہوجاتی ہی خورشید کی تنویر سے

پشت آئینہ ہی اوس زانوسی روئی آئینہ
سن چکا ہو نہین زبان طوطی تصویر سے

وہی زوان اوسنی جو مسجد مین کیا کار مسیح
خفتگان خاک چونکی نعرۂ تکبیر سے

دل ترا وابستہ گیسوی جانان ہی اسیر
صاف ظاہر ہو گیا اوجھی ہوئی تقریر سے

خواب مین تھا صل ہوا وصل اوس بت کی ہی پھر
دولت بیدار رہا تھا آئی نہین تقدیر سے

تلک دل روشن ہی اوسکی حسن عالمگیر سے
ربع مسکون جس طرح خورشید کی تنویر سے

رخنہ ہائی دل کو سمجھا ہون جو گہر تعویذ کے
بھر دیا ہی میں اسم یار کی تکسیر سے

ظالمون سی سخت نادانی ہی راحت کی امید
پیاس بجھتی ہی کوئی آب دم شمشیر سے

سر سی جا یگانہ اوس گیسو کا سودا عمر بھر
مردہ نکلی گا ہمارا خانہ زنجیر سے

قید کی مشکل سبکدوشی جسے حاصل ہو گئے
نکلی یون زندانسی ہم جیسی صدا زنجیر سے

خط نکلنی سی کہلا احوال حسن روی یار
حل ہوئی معنی کلام اللہ کی تفسیر سے

دل بہت ہی تنگ ہوای روح چل سوئی عدم
ایکدن چلنا ہی آخر فائدہ تاخیر سے

شوق مین اوس تیغکی مانند موج بوئی گل
دوڑتی ہی رگ نکل کر گردن نخچیر سے

کس طلائی رنگ کا یہہ عکس دریا مین پڑا
کم نہین ہر موج دریا سونکی زنجیر سے

کان ہونکی ایسی مینی غیر سی بگڑا وہ شوخ
بن پڑی تدبیر میری خوبی تقدیر سے

تیری حیرانونکو کیا تکلیف دنیا سی غرض
کام لیتا ہی کوئی کب مردم تصویر سے

آنکھہ کہلتی ہی جو بسمل کی ذرا ہنگام قتل
منہ چھپا لیتا ہی قاتل دامن شمشیر سے

وصف تیری حسن کا کرتی وہ ای دریای حسن
آشنا ہوتی زبان موج اگر تقریر سے

ناتوان ہو کر موئی ہین لفظ مژگان نین ہم
چاہیی ہون قبر کی تختی سی چوبہ تیر سے

جسطرح خمار کا مین معتقد ہون ای اسیر
اعتقاد ایسا مریدونکو نہوگا پیر سے

گئی نہ یاد کبھی زلف یار جانی کی
بڑی بلا مین بسر ہمنی زندگانی کی

پیام مرگ جدائی ہی یار جانی کی
رہی امید قیامت پہ زندگانی کی

تمام راہ نہین سخت زندگانی کی
کڑی ہی اسمین تو منزل فقط جوانی کی

مثال ہم سی سنو طفلی وجوانی کی
یہ دن ہی مرگ کا وہ رات زندگانی کی

خبر نہو کہین صیاد کو یہ ڈرتا ہون
اوڑی ہی دھوم بہت میری خوشبیانی کی

ہوای چاہ زنخدان مین موت آئی ہی
ہماری قبر پہ چادر چڑھی تو پانی کی

رہا ہوئی پہ بھی زندان سی دل نہین سکتے
پڑی ہی پاؤن مین زنجیر ناتوانی کی

دکھائی شکل ہمین وصل وہجر جانان نے
حیات دائمی ومرگ ناگہانی کی

بجا ہی نزع مین آنکھون سی یہ ہی ہین جو اشک
گہڑی ہی رخصت محبوب زندگانی کی

گئی یہ وار تہکی دست و بازوی قاتل
ٹلی نہ سل مری سینی سی سخت جانی کی

لحد مین آن کی جو مجہ سی غریب کو پوچہا
کرم نکیرنی منکرنی مہربانی کی

دکہا کی جلوہ ہوی ہون جو آپ کچہہ نادم
تو پہر سہی ارنی اور لن ترانی کی

ہمین ہی پہول سی رخسار کا کوی بوسہ
ہمار تازہ رہی گلشن جوانی کی

کبہی ہی بہان ورق دل پہ یار کی تصویر
کچہہ احتیاج ہی بہزاد کی نہ مانی کی

کیا ہی مردہ فلک نی مگر ہی دل زندہ
وہی امنگ ہی پیری مین نوجوانی کی

کہو کلیم سی کیا طور پر کرین آ کر
سنی سنجائی گی آواز لن ترانی کی

ہزار رنج سی چہوٹی ہزار داغ مٹی
اجل نی آ کی بڑی ہم پہ مہربانی کی

سپید بال جو ہونی لگی تو سمجہا مین
قریب صبح بہت ہی شب جوانی کی

دہان یار کی مضمون جہین گئے کیا ہسے
زبان کلید ہی قفل در معانی کی

خیال می او نہین پوشش مین بہی نہین جانا
قبا ئین ہوتی ہین طیار جامدانی کی

اسیر خاک ہو مضمون نو کی پیدائش
دل و داغ سی طاقت گئی جوانی کی

نکلی ہی چاندنی جو شب انتظار کی
چادر یہی بنی گی ہماری مزار کی

پلکین نہین ہین پیش نظر چشم یار کی
ہین چوٹیان یہہ ابلق لیل و نہار کی

ہیولی نہین سماتی ہین مرغان بوستان
اوڑتی ہوئی خبر جو سنی ہی ہمار کی

مضمون غم ہین قابل رقت ہزار ہا
دیوان ہمارا جلد نوین ہی بجار کی

پروردگار کیون مجہی ڈالا عذاب مین
جلاتی ہی زمین یہہ ہماری مزار کی

وہ زار ہون کہ میری لی وقت قطع ارض
ہر نقش پای مور ہی خندق حصار کے

تیزاب سی زیادہ ہی عاشق کا خون گرم
کوڑی پگھل نجای تمہاری کٹار کے

چھپ کر کبھی گناہ نکرتے گناہ گار
ہوتی خبر جو انکو یمین و یسار کی

بازو کی وصف مین جو ہوئی غرق اپنی فکر
اس مرغ غوطہ خوار نی مچھلی شکار کی

دکھلائین گی بہشت نمازونکی رکعتین
معراج قید ہی انہین دو تین چار کی

ہین کبر حسن سی او نہین پست و بلند یک
کیسا پیادہ وہ نہین سنتی سوار کی

پیدا ہوئی ہی داغ جنون مین نئی چمک
شاید قریب فصل بہار آی بہار کی

دم بھر ہم اور قافلہ والونکو دیکھتے
ہوتی جو درمیان مین نہ مٹی غبار کی

جاتی ہین سو ہی ملک عدم جلد آئی
باقی نہین ہی تاب ہمین انتظار کی

جوہر تمہاری ابرو ونکی جانتی ہین ہم
یکتا یہہ بیچی ہین قسم ذوالفقار کی

دیکھا جو مینی تیرگی گور مین کفن
سمجھا کہ صبح ہی یہہ شب انتظار کی

آنسو پہ میری یار نی کی چشم التفات
رتی چمک گئی گھر آبدار کی

کشتہ کیا ہی لعل مسی زیب نی اسیر
چادر رہی سو سنی ہو ہمارے مزار کی

شبہ نی خط سی مٹ گئی لبہای یار کے
ان چیوٹیون نی سب یہہ شکر زہر مار کے

مجرم کو کیا ستائی گی تنگی مزار کی
رحمت وسیع ہی مری پروردگار کی

اغیار و یار سب کو جلاتی ہی برق حسن
ہی آگ کو تمیز نہ گل کی نہ خار کی

صحرا مین گرد باد جو دیکھا یقین ہوا
تربت ہی یہہ کسی نہ کسی تاجدار کی

اونکو خیال زیب بنا گوش آگیا
تقدیر لڑ گئی گھر آبدار کی

لکھتا ہون وصف زلف دوات قلم نہین
مار سیاہ وہ ہی یہ بانی ہی مار کی

رحم خدا نہ دیکھہ سکا کفر کی بھی پیاس
رکھی سبیل آب دم ذوالفقار کی

کیا اوستی چشم فیض جو خونخوار خلق ہو
کوڑی فقیر کو نہین ملتی کتار کے

پہنچی گا بعد مرگ کوئی کیا خدا تلک
مسجد مین جا کسی نی بنای مزار کی

رونی نہین آہ سرد بنی گی نسیم صبح
کلیان کہلین گے دامن ابر بہار کی

ہون بادہ خوار کشتی مے چاہی مجھی
کشتی عطا نہ کیجئے گوٹہ کی ہار کی

مضمون لسان مردہ ہی وصف دہن ہین تنگ
ایذا زمین شعر مین بھی ہی فشار کی

کیسی حریص زینت ظاہر ہین نامور
فرمایشین ہین مہر مین نقش و نگار کی

کسوا سطی یہہ جمع زر و سیم ای بخیل
اپٹین نہین گی کیا تری پختہ مزار کی

ساقی سرور نشہ مے بھی نصیب ہو
برسون اوٹھا چکا ہون ذہیت خمار کی

بلبل کو گلفروش بھی صیاد بن گیا
پھولون کی ٹوکری ہوئی مٹی شکار کی

ساری زمین کشتو نسی ای تیغ زن نہ بھر
دو گز جگہہ تو چھوڑ دی اپنی مزار کی

ایذا کا خوف دشمن کم زور سی نہین
پتھر کو کب جلاتی ہی گرمی شرار کی

دیکھا تجھی تو پیر خوشی سی جوان ہوے
چلنی لگی نسیم خزان مین بہار کی

دنیا کی آفتون سی چھٹا جو گیا اسیر
سرحد گور ملک عدم کی دیار کی

کرو نہ بات جو تم میری گھر ہو آئی ہوئے
کہ روزنون سی ہین کان تشنا لگای ہوئے

کبھی تو خاطر غسال و گور کن ای مرگ
غریب و بیسی ہین آسرا لگای ہوئے

طرف تبو نکی نہ چھوڑی خدا پرستی مین
چلی حرم کو رہ بتکدہ دبای ہوئے

ضرور پنجۂ وحشت کری گا پردہ فاش
کہ چاک جیب سے پہنچے آستین چوٹ ہائی ہوئے

جدا ہین جسم سی اعضای جسم زیر زمین
خدا کی شان جو اپنی تھی وہ پرائی ہوئے

فسردہ یون مری داغ جگر ہین پہری ہین
چراغ جیسے دم صبح جھلملائی ہوئے

یہہ خوفناک ہوئی ہی ہماری قتل کی بعد
نیام مین ہی وہ شمشیر دم چرائی ہوئے

گلی یہہ کسکی ہی یارب کہ بیٹھی ہین سر راہ
ہزار دن تخت نشین بوریا بچھائی ہوئے

جواب خط کا بڑا اشتیاق ہی قاصد
گلی مین یار کی جانا قدم اوٹھائی کے

کسی طرح نہ بچی گی تمہاری تیغی جان
ہماری قتل کا بیڑا ہی یہہ اوٹھائی ہوئے

بجا ہی خط جو تری پشت لب پہ ہو پیدا
شکر یہ کب سی یہہ طوطی ہی ہر کہائی ہوئے

لکھا ہی نامۂ قسمت مین لفظ عیش جہان
دہین کی حرف کسی کی ہین کیہہ مٹائی ہوئے

خدنگ بڑہ کی لئی کب نہ ہمنی سینی پر
کمان یار ہی تیوری عبث چڑہائی ہوئے

یہہ ڈر گئی کہ ہوئی دشت سی ہو کو سون
دو چار رہم سی جو وحشت مین جا پر پائی ہوئے

چمن مین دیکہی سوسن یہ کیا بلا آئی
وہ بہر سیر چلی ہین مسی لگائی ہوئے

عبث وفا کی توقع ہی اہل دنیا سی
یہہ ہیں وفا ہین ہمیشہ کی ازمائی ہوئے

سیاہ دل کوی سمجہی نہ بادہ خوار دنکو
سحاب واز ہین باغ جنان پہ چھائی ہوئے

کبہی دولت دیدار بہ تہہ آئی اسیر
وہ خواب مین بہی جو آئی تو منہ چھپائی ہوئے

یارب لحد مین بہی مجہی شغل فغان رہی
عضو بدن رہین نہ ہین پر زبان رہے

ہر وقت دل مین چاہیئی یاد بتان رہے
آسب کا گذر ہو جو خالی مکان رہے

محفل مین شمع باعث آب روان رہے
راحت رسان خلق رہی ہم جہان رہے

دل مین جو ہو خیال تو تیرا خیال ہو
لب پر گلہ ہی تو تری دشنام رہے

اعضا کا لاغری کی سبب سی نشان نہین
تشویش روح کو ہی کہ جا کر کہان رہی

ہنواؤ گر و کعبہ و کانمین شراب کی
لازم ہی میکشو کہ خدا درمیان رہی

کی عمر دشمنون مین بسر ہمنی عمر بھر
کانٹو نمین ہیون انتو نکی اندر زبان رہے

موئی سپید رنگہی رخصت ہوا شباب
باقی غبار جیسی پس کارواں رہی

کیون توڑتا ہی شیشۂ ساعت کو ای فلک
ہم وحشیو نکی خاک اسی مین وان رہے

ہمسایہ ہو تو بیچ کی دیوار کیا ضرور
پردہ نہ میری آپ کی بیچ میان رہے

رو کی جگر پہ تیر کہوا در کیا کرین
اسپر کبھی کبھی جو تمہاری کمان رہی

دونون ہین گھر ہماری حرم ہو کہ دیر ہو
ہر سون یہان رہی تو مہینون وہان رہی

قاتل ہماری خون کی پیاسی ہی یہہ کمال
کیونکر نہ منہ سی تیغ کی باہر زبان رہی

مجہہ سخت جان کی سینی کو تاکا ہی یہ طرح
الماس ہی کہ نوک تری ای سنان رہے

سرسبز ایک ہی نہ رہ عشق مین ہوا
اس معرکہ مین کیمت بہت پہلوان رہے

کیونکر نہ دل کو ظلمت عصیان کری سیاہ
تاریک ہو سکان جو سکان مین وہوان رہے

غصہ کی وقت ہی نہ کسی کو کہی برا
لازم ہی اختیار لبشر مین زبان رہی

بلبل سی ایسی ضد ہی کہ ہی باغبان کا قصد
باقی نہ ایک شاخ پی آشیان رہی

شعلے جو میری آہ کی ویسی بلند ہون
ورگرنہ نیون زمین سی دور آسمان رہے

پروا ہی کسکو مدرسہ و خانقاہ کی
آباد میفروش کی یارب دکان رہے

سگ سی ہمانی سگ فنی ہماری اسیر
جہنگڑی مین بعد مرگ مری استخوان رہے

کہان راہ خدا مین گرم رو بڑہ کر پہیر سی — پہر آئی لامکان جا کر گئی گرمی نہ بسر سے
مٹا بعد خدائی دہبوت دست حیدر سی — جدا ہی کب خدا کا ہاتہہ بازو ہی پیمبر سے
نہ کم شبیر سے شبیر نہ کم شبیر شبر سے — کرین کیو ہر کو دو ٹکڑے کیو ان جبریل شہپر سے
جنون کی جو شہین الفت ہی ایسی چشم دلبر سے — لڑین آنکہین اگر نکلا کوئی آہو برابر سی
بجا ہی دہشت جان جو شک دیدہ تر سے — ڈبو دیتا ہی وہ پانی گذر جاتا ہی جو سر سے
نظر آتی نہین آرام کی جا ساری دنیا مین — نکالون ای جنون کیونکر قدم زنجیر کی گہر سے
دہ کشتہ ہون مرا ماتم کرینگی میری دشمن ہے — لہو روئین گی برسون تیغ و خنجر چشم جوہر سے
ہوئی تکرار ایجانی مین کیا کیا جب لکہا نامہ — صبا سی نامہ بر بگڑا الڑا ہدہد کبوتر سے
پرستش مین تامل مہر نہو ناحق شناسون کو — تر شناسایت تمہاری شکل کا کوی جوا در سے
بہت کوشش ہی کیون حال دو رنگ آسیا دیکہو — کوئی بی سعی پاتا ہی تو کوئی رزق چکر سے
ضعیفون کو توقع فیض کی کیا اہل دولت سی — کبہی تشنہ کو تر ہوتی ندیکہا آب گوہر سے
جو بدلی وضع اہل خاندانسی ہیم جان رکہے — حظر تیہ سی رکہتا ہی نکل کر شیشہ تیہ سے
مری لب سوز دلسی میری تر ہوتی نہین ساقی — توی کی بوند نکلے بادہ اوڑ جاتا ہی ساغر سے
رہا جاتا ہون نمین مجرم حساب حشر آخری — الہی کیا مری فرد عمل خارج ہی دفتر سے
بغیر اوس سرو قد کی باغ مین میری نگہنی کو — زمین پر سایہ اوترا اثر دیوار بنکر صنوبر سے
غضب خاک در میخانہ نی تاثیر دکہلائی — مریضون کو ہوئی صحت پہرے اللہ کی گہر سے
عداوت تا یلچی سے کوئی دنیا مین نہین کرتا — معاند کیا سمجہکر بغض رکہتی تہی ہمپیر سے
مخالف رنج دی سکتی نہین ہین صاف طینت کو — کہٹک کب چشم آئینہ مین ہی مژگان جوہر سے
نہ سمجہین ذرہ بیقدر ہمکو مردم کہین — تو سل کہتی ہین ای آفتاب ذرہ پرور سے

نہ بدلی امر تقدیر نے ہزار روتا رہا اور ہمون | قضائی صاحب لشکر کو رکتی ہی لشکر سی

اسیر اظہار یہ ذات علی سی ہوگیا ہم پر
جدا ہی کب خدا کا ہاتھ بازو ہی پیمبر سے

کمی کس شی کی ہی فضل خدائی بندہ پرور سے | تلاش دانہ کی حرمن ملا مجکو مقدر سے
بدا رزندی انہین فرصت نہین ملتی ہی چکر سی | خوشا مردی کہ نکلی گا قیامت کو قدم گھر سے
چمن کی سیر کو وہ سرو گل اندام اگر آئی | جدا ہو گل ہی بلبل فاختہ بگڑی صنوبر سے
وہ میکش ہین مئی وحدت سی ہر دم مست رہتی ہین | نہ خم سی کام ہی ہمکو نہ شیشے سی نہ ساغر سے
خدا کو پردہ پوشی بسکہ ہی منظور بندونکی | پکاری جائین گی سب روز محشر نام ہادر سے
گیا مین سامنی جسدم سنائین گا لیان کیا کیا | بھری مٹھی تھی شل برباران کیطرح بر سے
برافشانیکی نوبت بارہا پہ وار مین آئے | کوئی پوچھی تو دوری بام جانانکی کبوتر سے
دل پر داغ سی وسل گل کو جو آگاہ کرتا تہا | بجای خامہ لکھا خط اوسی طاؤسکی پر سے
جو آفت مین رہا کرتی ہین اونکو خوف آفت کیا | نہین ڈر کو دکان اشک کو خمرگانکی لشکر سے
زمین پر خوابگاہ شیر دیکھی ہمنی صحرا مین | جوانمردان وحشت کو نہین کچھہ کام بستر سے
وہ مجرم ہون جو میری خاک سو پھر گاہ خواہان | فرشتی دوش پہ لائین گہڑی بھر بھر کی کوثر سے
جواب خط کی بدلی تیر مارا کیا ستمگر نے | ٹپکتا سی لہو ہیم پر و بال کبوتر سے
جو قصہ لیلی و مجنون کا کہتا ہون وہ کہتی ہین | پرانی داستان کہتی ہو کیا ہر دم نئی سر سے
زیادہ کو ہکن سی عشق مین رتبہ ملا ہمکو | سر شوریدہ توڑا اوسکی در وازیکی پتھر سے
تری جیوٹی ہوئی مہندی جو پائی ملگئی دولت | بنایا خوب سونا ہمنی اس کو گرد اخمر سے
اگر آمد کسی محبوب نو خط کی سنائی گا | ہر رنگا طوطی و مینا کا منہ ساقی مین شکر سی

اسیر ان گل رخونکی وصف سی مضمون ہوے تازہ
ہی زینت عروس طبع کو پھولونکی زیور سی

بجای جواب ابد بھی وصف باد کرتا ہے
خدا وی اوسکو عمر خضر یا فی کچھہ تو مرتا ہی

جو مشکل ہی وہ حل ہی کون آب تیغ سے ڈرتا ہے
عریضہ آٹھوین ان چشم موتی سی گذرتا ہے

غریز ایسا ہون مین وحشی کہ گرد راہ کی صورت
لئی جاتا ہی مجکو ساتھہ جو رہرو گذرتا ہی

نہین آگاہ تم جوش سرشک چشم عاشق سے
اسی وہ جانتا ہی جو چڑھی ندی اترتا ہی

بنائی بالش پر کس طرح صیاد حیران ہے
وہ اوڑ جاتا ہی گلشن کو جو میرا پر کترتا ہے

شہادت دیگا میری خونکی کیا کوئی محشر مین
کہ ہر زخم بدن دم خنجر قاتل کا بھرتا ہی

بلندی تجکو اک دن پستی قسمت دکھائی گی
لگاتا ہی جو غوطہ آب مین آخر ابھرتا ہی

الہی کیا ہی روز ہجر جو ہی ایک صورت پر
کبھی تہر ہی کٹتا ہی کبھی پہ رہ بھی مرتا ہے

فقیرونکو فقیری شاہ کو شاہی مبارک ہو
کہ عین مصلحت ہی کام جو اللہ کرتا ہے

رقیب دون نم تک پہنچا ہی یارب دیکھیو کیا ہو
خدا سی جو نہین ڈرتا زمانہ اوس سے درتا ہی

وصال یار کو مدت کبھی کیجی نہین دیکھی
زمانہ سو برس کا ہو تو اک دم مین گذرتا ہے

وہ حالی قدر ہون پستی کیصورت سی نہین واقف
مصور لاکھہ چاہی کب مرا نقشہ اترتا ہے

کسو سائل نہ پھیرائین جو منعم بخل کرتی ہین
کوئی کیا دیگا دینی سی خدا کی پیٹ بھرتا ہے

تن صد چاک مین اپنی قیام روح مشکل ہی
شکستہ دام ہو جاوی تو کب طائر ٹھہرتا ہے

سیاہی کی سواہی اور کیا ایام ہجران مین
جو دن آتا ہی راتونسی سوا اندھیر کرتا ہے

فراق یار مین مجکو تو مرنر زندگانی ہے
بشر وہ کون ہی یارب کہ جو جیتی مرتا ہی

نہین غافل وہ شاہ حسن جانبازان الفت سے
جو دل صد چاک ہوتا ہی دمان پر چہ گذرتا ہے

عجب تاثیر الفت ہی جنون ہوتا ہی وسکو ہو | وہ لیلی وش اگر کاغذ کا بہی مجنون کرتا ہے

اسیر امید وصلت ہی ہر چند فرقت ہو
خدا قرآن مین لا تقنطوا ارشاد کرتا ہے

بدن سی دل پہ داغ عشق کہا جاتا ہی پہلے | چراغ اللہ کی گہر مین جلایا جاتا ہی پہلے
اگر منظور ہی ای دل قیام اوس آستانی پر | کڑی دیوار کی صورت اٹہایا جاتا ہی پہلے
جگہہ ممکن نہین بی صرف زر دل مین حسینونکو | جو گہر لینا ہی رہنی کو کرایا جاتا ہی پہلے
نہین آسان اوٹہانا بار عشق اوس قوی سل پر کا | کبا وہ کیسے کر زور آزمایا جاتا ہی پہلے
دل پر داغ دیکہی گا تو کیونکر تاب لائی گا | حسین لالی کا اوس گل کو دکہایا جاتا ہی پہلے
زمانہ مر چکا اب قتل اگر منظور ہی تمکو | تو قم کہنہ کی مردونکو جلایا جاتا ہی پہلے
اگر منظور قاصد طائر جانکو بنانا ہے | ہوا پر اس کبوتر کو لگایا جاتا ہی پہلے
خیال انجام کا آغاز مین انسانکو لازم ہے | مکان ہی مقبرہ اپنا بنایا جاتا ہی پہلے
صنم اس بتکدی کی حسن صورت مین ہی ایسی | کسی سمجہی کسی نہین خدایا جاتا ہی پہلے
جو اوس لیلی کا منظور نظر ہو خواب مین آنا | تو چل کر دشت مین مجنون کا جیگا یا جاتا ہی پہلے
دم فکر سخن ہیتون مین اول وصف ابرو ہو | بنانا ہو جو گہر مسجد بنایا جاتا ہی پہلے
مسافر ملک ہستی کا ہون لیکن رہون اتنا | عدم کو مجہ سی پہنچی میرا سایا جاتا ہی پہلے
جمی تا رنگ اوس در پر سگ در بانکا جگ کہو | ٹی انداز کی چوپٹ بچہایا جاتا ہی پہلے
جسے دنیا ہی شاہی مثل یوسف جنس کنعانی | مناسب ہی کنوین اسکو جہکایا جاتا ہی پہلے
حروف معزہ تعلیم کہی کودک دل کو | رہ توحید حق اسکو بتایا جاتا ہی پہلے

اسیر آسان نہین ہی لالہ وگل کی پرستاری

صبا سی ہر سحر گلشن مین جایا چاہیئی پہلے

الودگی سی کیا تری گریان کو باک ہے — جب غسل ہو چکا بدن مردہ پاک ہی
ہر ایک چیز کی طرف اصل ہی رجوع — پیدا ہوا جو خاک سی آخر وہ خاک ہی
چکر مین کس لیی اسی رکھتا ہی آسمان — نکلی ہی نجم بخت ہمارا نہ چاک ہی
مرنی کی بعد بھی ہی وہی شوق سیکشی — صحن چمن مین قبر مری زیر تاک ہی
کیونکر نہ ساری اہل سخن ڈال دین سپر — شہرہ مری کلام کا رستم کی دہاک ہی
خاصان حق کو تہمت دشمن سی کیا خطر — دامن خطا سی حضرت یوسف کا پاک ہی
ساری جہان سی مری احباب ہین جدا — ہمدرد وردہی تپ غم سی تپاک ہے
کیونکر نہون مین شاہد مفلس سی بدگمان — دامن کہین پہٹا ہی کہین جیب چاک ہی
کس قاتل زمانہ کا مقتل مین ہی گذر — ہر سو بلند نعرہ روحی فداک ہے
ممکن نہین کہ خط نہ پہنچ جای یار تک — قاصد اگر نہین ہی تو موجود ڈاک ہے
کیونکر نہ مے جلا کی جگر دلکو دی ضیا — داخل اسمین نور دنار کو بالاشتراک ہی
کیا فائدہ بہت جو فراہم کیی ہین گنج — اکدن بخیل صورت قارون ہلاک ہی
دیو سیہ ہی سایہ تو روزن ہی چشم غول — کتنا فراق یار مین گہر ہولناک ہے
بستر لگا ہی باغمین انگور کے تلے — نکلی ہی دخت رز کہ بڑی ہمکو تاک ہی
دیوانہ ہی تری رخ نازک کا سب چمن — جس گل کا دیکہتا ہون گریبان چاک ہے
میشک مہرا رہا ہی اسی کوئی کا سہ گر — چکر مین چرخ کا جو شب و روز چاک ہی
رحمی ہی کیا انار رہی پستان یار کا — دل خون ہو رہا ہی بدن چاک چاک ہی
کیونکر کہین کہ ہم نہین کرتی کبہی خطا — معصوم ہی جو جرم معاصی سی پاک ہے

زاہد ہی کیا ہی حضرت آدم کی نسل مین | ارث پدر مین رند کا بھی اشتراک ہی

گلدام لیکی آئی نہ کیون باغبان اسیر
صیاد کو اسیری بلبل کی تاک ہے

ہماری دل کی عیان تجھپر آزرد ہو جائی | خدا کری کہین عاشق کسی کا تو ہو جائے
تہین سی مرکی نہ نکلی کسی طرح بلبل | بدن سی جان جو نکلی تو گلمین بو ہو جائے
بروش ہی مجھ مین بہی سیلاب کی گرہ مین ہون | حلون جو شت مین ہر جادہ آبجو ہو جائے
ادب سے طور پہ جاتا نہین یہ ڈر ہی مجھے | کہین نہ حضرت موسی سی گفتگو ہو جائے
رہی نہ پہول نہ پتا وہ آہ کر بلبل | تمام صحن گلستان مقام ہو ہو جائے
ذرا جو مجھ سی بدل جای یار کی چتون | تیری جگہ پہ چلی خون آرزو ہو جائے
کرون جو ترک تعلق نماز شکر پڑہون | طمع سی ہاتھہ جو دہوون وہی وضو ہو جائے
ہوای زلف بہری ہی ماغ مین انسی | سنگہا مین غنچہ جو مٹی تو مشکبو ہو جائے
کٹے جو ایک تو پیدا ہو دوسرا مجھی غم | جگر ہو چاک گریبان اگر رفو ہو جائے
یہی ہی گو یہی میدان کہ ہم ہین در رقیب | کرو اشارہ جو ہونا ہو رد بدو ہو جائے
نہو گی ہمسے کبہی دس کمر کی الفت ترک | بلا سی جسم اگر زار مثل مو ہو جائے
ڈرین گی کیا ستم محتسب سے ہم مکیش | کئی ہون جام جو ٹکری کوی سبو ہو جائے
وہ مست ہین ہمین تب ہو سرور بعد فنا | ہماری خاک جو صرف خم و سبو ہو جائے
جو کاروان مین ہو یوسف وہ شوخ پردہ نشین | غبار رہ سی جرس سرمہ در گلو ہو جائے

اسیر بطن صدف مین مہہ کہہ رہا ہی گہر
کہ ہو جو گوشہ نشین وسکی آبرو ہو جائے

قاتل کو شام سی ہی خوشی صبح عید سے
مہندی لگائی جاتی ہی خون شہید کے

بند نقاب یار کو ناخن سی کھولیے
حاجت ہی ایسی قفل کو ایسی کلید کے

ہون اشکبار کیا مری حال تباہ پر
ہنستی گرامی ہی بزم بتان مین یزید کے

چاہی جو درد دل کی کمی ہجر یار مین
آواز دی سروش نی ہل من مزید کے

ساقی شراب سی مجھی آتی ہی بوی خون
شیشہ شراب کا ہی کہ گردن شہید کے

یارب عیان ہو جلد شب ہجر کی سحر
تخفیف چاہتا ہون عذاب شدید کے

حاجی طواف کعبہ کری خواہ طوف دل
منزل ہی ایک راہ قریب و بعید کے

مثل عروض بیت معقد ہی وہ کمر
ناخم کو تلاش ہی اس نا بدید کے

رسوا ہو تم ہمارا بنا گلا کاٹ کر مرین
نیت مین بھی یہہ مفسدہ ہو کس یزید کے

پروانہ جل کی شمع پہ برباد ہو گیا
مٹی خراب ہر عین ہی زن مرید کے

آنکھون پہ پردی پڑ گئی حیرت سی زیر تیغ
حسرت ہی رہ گئی رخ قاتل کی دید کے

کیا دلکو باد چشم سیہ مین بلا کا خوف
نگشتری ہی پاس نگین حدید کے

بوسہ لیا جو رخ کا تو چین جبین نہو
تعظیم تھی ضرور کلام مجید کے

برسون گلی مین یار کی قاصد پڑا رہا
نکلا جو خط تو خط کی عنایت رسید کے

ای ترک بیگناہ ہمارا گلا نہ کاٹ
تفسیر دیکھہ آیہ حبل الورید کے

جو چاہی لی وہ آکی تبرک فقیر کا
خالی نہین ہی توشہ سی جھولی فرید کے

میخانی مین جو قلقل مینا کی ہی صدا
گویا یہہ عید گاہ مین شلک ہی عید کے

چھالی ہون جسکی پاؤن نہین سمجھی وہ قدر خار
بی قفل احتیاج ہی کسکو کلید کے

کافی ہی تن پہ گرد نہین حاجت لباس
سوہان روح شاخ ہی قطع و برید کے

ای ہمہمن تو نسی کروں کیا مین اختلاط
انکو کہان مجال ہی گفت و شنید کے
کیا خوف اپنی دل کو گناہ بزرگ سی
رحمت بزرگ تر ہی خدائی مجید کے

مہہ محو جانشینی حیدر تہی اسیر
پہنچی عذر یہ خم مین تو احمدنی عدد کے

دولت دنیا کی کیا پروا مجہے
حق نی بخشا گنج استغنا مجہے
داغ الفت ہی ید بیضا مجہے
ہاتہہ آیا منصب موسی مجہے
تم کرو مجہپر جفا ئین مین وفا
وہ تمہین زیبا ہی یہہ زیبا مجہے
بکر باہی تو مین بیٹہا ہون خموش
تجکو ای ناصح ہی یا سودا مجہے
ہون مین دریائی جہان مین شکل موج
بہر بیتابی کیا پیدا مجہے
کرتی ہین پامال کیا کیا راہ رو
جانتی ہین جادہ صحرا مجہے
ہی یقین ہو جائین جتنی ہین گناہ
دل ملا ہی صورت دریا مجہے
دونو گیسو جب ہوا سی ہل گئی
لاصد غم کا ہوا دہوکا مجہے
تخت و تاج و مال و دولت کیا کرون
یا الہی صبر دی تہوڑا مجہے
کب شب غم مین ہی امید سحر
کیا ہوای ناصح غم فرد ا مجہے
اقربا ہین ساتہہ تربت مین نہ دوست
چل دیی سب چہوڑ کر تنہا مجہے
ماہ عصیان مین جو رکہتا ہون قدم
آنکہین دکہلاتی ہین نقش پا مجہے
قامت بالا کا عاشق جان کر
روز جلاتی ہین وہ بالا مجہے
شب جو اوتہی اوسنی چہپر سی نقاب
صبح صادق کا ہوا دہوکا مجہے
شوق اور آلیجای گا سودی ہین
لی ہر و بالی کی کیا پروا مجہے

ماہ رخسارون کا عاشق جان کر | داغ دیتا ہی فلک کیا کیا مجھے

گر پڑا چاہ زنخدان مین اسیر
شوق نی ایسا کیا اندہا مجھے

زمین شعر کا رتبہ بلند ہی ہم سی | شرف ہی خاک کو جیسے وجود آدم سے
فنا کی بعد بہی فرصت نہین ہمین غم سے | ہوئی ہی زینت تابوت تخل ماتم سے
کبہی نہ شہر خموشان تہا اسقدر آباد | یہ شہر شہر ہوا تیری تیغ کی دم سے
ڈری جو تانی افراسیاب ہو خسرو | سوا ہی تیشہ فرہاد گرز رستم سے
تمہارا نام لیا ہو گیا جہان تسخیر | فقیر بہی ہی سلیمان اس اسم اعظم سے
جو وقت صبح وہ منہ دہو کی باغبان آئی | بندہا بہہ رنگ گری ہوں چشم شبنم سے
دیا نہ پیر مغان نی بہی ایک قطرہ می | امید بخل تہی ہمکو ایسی حاتم سے
تری مطیع ہین سیر رضا کی طالب ہین | بہشت سی نہ ہمین کام ہی جہنم سے
کہان ہی صفحہ عالم مین بی نشان مجہسا | کہدی جو نام تو مٹ جای نقش خاتم سے
نہ کوئی بات ہو جس مین کہ آدمیت کی | مری حساب نہین ہی وہ نسل آدم سے
سوای دیر و حرم ہی مری عبادت گاہ | جدا طریق ہی میرا تمام عالم سے
کرون ہین سیر جہان سر جہکا کی زانو پر | کہ کم نہین ہی بہہ کاسہ بہی ساغر جم سے
نتہا بشر بہی کہ تہی دشمن بشر موجود | ہوئی ہی خلقت ابلیس قبل آدم سے
ہوئی ہین عشق خط سبز یار مین رنگی | بہرین گی زخم ہماری تو سبز مرہم سے
یہہ دل کی التجا ہی خواہش کہ چپکی بیٹہ رہین | جدا اگر کوی گوشہ ملی دو عالم سے
گلی مین اپنی جو تسبیح تنی ہنی ہی | چمک رہین ہین عجب شمش کیطرح تشنے

گئی جو لوگ گلستان سی بزم جانان مین — وہ باغ خلد مین داخل ہوی جہنم سے
اگر سپہر دنی ہو نہ فیض کا مانع — تو اشرفی کی اوگین پیڑ خاک حاتم سے
فراق یار مین شادی کی انجمن کیسی — بہشت ہو تو مجی کم نہین جہنم سے

اسیر مرد سے ہی نام مرد کا بہتر
کہین زیادہ ہی رستم کی ہاکہ رستم سی

غم کا غم لیکہ ہم نہین کہتے — کہتی ہین سب یہہ غم نہین رہتے
رہنی والے تمہاری کوچی کے — قصد دیر و حرم نہین رکہتے
کس توقع پہ زیر خاک گئے ہین — وہ زمین پر قدم نہین رکہتے
تیری سی شکل تیری سی صورت — بت خدا کی قسم نہین رکہتے
اہل ہستی ہین کس قدر غافل — کچہ خیال عدم نہین رکہتے
درد و اندوہ و یاس سب کچہ ہی — صبر البتہ ہم نہین رکہتے
زندہ باتون مین کرتی ہین یہ حسین — نطق عیسی سے کم نہین رکہتے
واہ کیا لعل بی بہا ہین وہ لب — جوہری یہہ رقم نہین رکہتے
کسکی بندی ہین برہمن یارب — کہ خدای صنم نہین رکہتے
ہی وہ خورشید رو تو بی پردہ — تاب نظارہ ہم نہین رکہتے
کیا کہلی قفل دل بخیلون کا — کہ کلید کرم نہین رکہتے
کیا چلین ہم کہ ہاتہ خالی ہین — زاد راہ عدم نہین رکہتے
ندسی خالی ہی دست اہل کرم — صاحب زر کرم نہین رکہتے
کہتی ہین روی یار سی مہ و مہر — تم جو کہتی ہو ہم نہین رکہتے

دل ہی جبکا کہ داغ سی خالی
کلیہ ہے پر درم نہین رہتے

کیا لکھی سختی فراق کا حال
انسے ہین ہم قلم نہین رہتے

اوسکی کوچی کی ہین جو خاک نشین
شوق باغ ارم نہین رکھتے

حال ساری جہان کا کیا معلوم
پاس ہم جام جم نہین رکھتے

غم یہان کا وہان ہی عیش اسیر
غم کرین وہ جو غم نہین رکھتے

درگلشن ہی لگا مردہ بلبل باغبان کوئی
کہ پھر آکر نہ اس گلشن مین باندھی آشیان کوئی

اوتر ای سایہ دیوار یار آہستہ آہستہ
تری صدمی سی پس جائی نہ دب کر ناتوان کوئی

سرہانی میری تربت کی کھڑا ای ہما تو بھی
کہان تک کہائین گے سنگ بچ رہیگا استخوان کوئی

رکا صید افگنی سی ہاوک انداز قضا کب دن
فراغت پیر سی پائی تو ہوگا نوجوان کوئی

عبث گلشت کا ہی فصل گل مین باغبان ہا لیع
نہ آئیگا چمن مین آپ ہنگام خزان کوئی

ہزارون پانون ہین کے فقط دو پانون اوسکے
خداوندا اجل سی بھاگ کر جائی کہان کوئی

گرایا چاہ غم مین مثل یوسف مجکو خوان نے
الٰہی جلد آنکلی ادہر بھی کاروان کوئی

جگر اغیار کا ای ترک دیکھا ہم نہ کہتی تھی
ٹھہر امرد میدان انمین وقت استحان کوئی

کرامت عشق کی سمجھو فقط قصہ زلیخا کا
جہان مین پیر ہوکر پھر نہین ہوتا جوان کوئی

ملا ہی اگر تو خاک مین مجکو ملا لیکن
دکھا دی پہلی مجسا دوسرا ای آسمان کوئی

طلسم ای آسمان شاید ہی نعمت خوان نیلے
نہین ہوتا ہی ہرگز سیر اس سی میہمان کوئی

بنا قبر اپنی جیتی جی جو طول زندگی چاہی
نہین تعویذ بہتر اس سی بہر حفظ جان کوئی

خودی جب آ تک کچھ کچھ تھی وہ بھی ترک کی ہمنے
نہین ہی اب ہماری اوپر پردہ درمیان کوئی

شبنم ال گرگ کی کچھ رزق کو زاغ و زغن کی ہمن کی — الٰہی مر کی عضو تن نجاتی رائیگان کوئی
ملا ستی ہین ساکن کب قلیم خموشان کی — ہزارون آ ذہان آ مین مدی و ہیکز ذان کوئی
نہ کر ملکر قیام اسمین کہ آفت گاہ ہی دنیا — رہ سیلاب مین غافل بناتا ہی مکان کوئی

اسیر اسوا سطی دیوان مین اپنا چھوڑی جاتا ہون
کہ شاید ہو کبھی پیدا جہان مین قدر دان کوئی

سنوان ون مین و شمع صفت سوز نہان سے — آواز دہوان بنکلی نکلتی ہی زبان سے
اللہ ری غفلت خبر اتنی نہین ہمکو — جائین گی کہان اور ہم آ ہین کہان سے
ہی صبح شب وصل کہین چپ ہو مؤذن — جلتا ہے جگر شعلہ آواز اذان سے
رکھتا نہین مین فہم سخن طفل کی صورت — سنتا ہون جو کانون سی وہ کہتا ہون زبان سے
بت پوجکی مین کعبۂ مقصود کو پہونچا — منزل کا نشان مجکو ملا سنگ نشان سے
پیری مین ہوا ہے امری دل کا وہی نقشہ — ہو جاتا ہی پتون کا جو احوال خزان سے
ہی دل کو یقین ہجو نکرتا کبھی واعظ — ہوتی جو ملاقات اوسی پیر مغان سے
ہرگز کسی مرہم سے یہ اچھا نہین ہوتا — منکر ہی کوئی زخم کہان زخم زبان سے
عاشق کا ہی دل جلوۂ معشوق سی آگاہ — پوچھے اثر نور قمر کوئی کتان سے
نامہ جو مین اوس ترک کمانذار کو لکھون — زاغ آئی پی نامہ بر اوڑکی کمان سے
ہے دختر رز حور قدح چشمۂ کوثر — کچھ کم نہین میخانہ مجھی باغ جنان سے
جو قطرہ ہی یاد دروندان مین ہی گوہر — کم اشک رواں اپنی نہین گنج روان سے
دل اپنا جوان طبع جوان بخت جوان ہے — کیا ربط ہو پیر فلک زال جہان سے
آزاد ہین اس باغ مین ہم سرو کی صورت — مطلب نہ بہاران سی ہے ہمکو نہ خزان سے

محبوس بلا ہین جو زمانی کی ہین ساکن
آزاد کسی وقت نہین قید مکان سے

شیخ و حرم و برہمن دیر سے کیا کام
میکش ہین ارادت ہی ہمین پیر مغان سے

لائی نہ کبھی دام مین دنیا مری دل کو
روباہ کا حیلہ نچلا شیر ژیان سے

بی آبی صحرای محبت کا ہی کیا خوف
ہی نہر روان ساتھ مری اشک روان سے

کچھ بار نسبت کو دل زار نہ سمجھا
اس کاہ کا پہلو نہ دبا کوہ گران سے

پروا نہین کچھ غم ہی جو سوراخ ہین دل مین
عالم تو ہنسی ہنس نی کیطرح میری فغان سے

دلبند جزا دی ہی تجھے ای قاتل عالم
کیا مجکو سبکدوش کیا بار گران سے

ٹکڑی مین ہو جیسے کوئی بدرنگ کبوتر
زاہد ہے جدا مجمع رندان جہان سے

فرمان سلاطین ہی اسیر اپنا سخن بھی
مشہور ہوا خلق مین نکلا جو زبان سے

کیا پہلوان تری قد کی کبھی دسپر پڑی ہے
شہرت جو قیامت کی زمانی مین پڑی ہے

پہلو مین وہ عیسی ہی اجل سر پہ کھڑی ہی
کیا جان دم نزع کشاکش مین پڑی ہے

کسطرح کٹی دیکھئی منزل یہ کڑی ہی
ہم سست قدم دن کوئی دو چار کڑی ہے

ہی سیج سب سول وہ گہرجانی ہین اپنی
آفت کا زمانہ ہی قیامت کی کھڑی ہے

کم نالہ رسا کشتہ مین دل عاشق کو نہ سمجھو
چھوٹا سا ہی قد رعد کا آواز بڑی ہے

بیوجہ یہ پیری مین نہین سستی اعضا
رہرو کو تھکا دیتی ہی منزل جو کڑی ہے

عریان بدنی فاقہ کشی خانہ بدوشی
دنیا کی خرابی مری حصہ مین پڑی ہے

پاتی نہین کس روز سزا عاشق مزگان
جب دیکھئے سولی در قاتل پہ کھڑی ہے

کس پھول سی عارض کا ہی زندان مین تصور
بلبل مری زنجیر کی اک ایک کڑی ہے

ڈرتا ہون دم ذبح کہین بارہ نہ مر جاے — جلاد کو میری بھی خجسر کی پڑی ہے

ہشیار ہو مغرور جہان ہی تہ و بالا — میٹھی کی یہ لاکھونکی عمارت جو کھڑی ہے

واعظ خبر حشر غلط کچھ نہین کہتا — آواز تو کہ اپنی بھی کانون مین پڑی ہے

ای آہ اسی چھوڑ کی جاتی ہی وہان کیا — کیا عرش کی سیڑھی بھی لگی ہی پڑی ہے

اوس بت کی نظر یکی لیی جاتی ہین قاضی — مسجد کی بنا پاس شوالی کی پڑی ہے

ساقی کی عطا مین کوئی کیا شک نکالے — کاڑھی ہی یہ چھنی ہی بھنگ کے سینک اوسمین گھڑی ہے

پہنا جو کفن سے مجھے صدا غیب سی آئی — خلعت ہو مبارک کہ یہ شادی کی کھڑی ہے

حورین کہو جنت سی چلین قاف سی پریان — وسعت مری آغوش تمنا مین بڑی ہے

ہم کیا کہ ہی زہرہ ملک الموت کا پانی — قاتل تری تلوار کی کیا آنچ کڑی ہے

کچھ حال شب وصل و شب ہجر نہ پوچھو — جتنی کہ یہ چھوٹی ہی وہ اتنی ہی بڑی ہے

بسمل کی تڑپ سی ہی جہان برہم و درہم — ہر چند کہ اوچھی ابھی وہ تیغ پڑی ہے

امید تھی جنسے ہین وہی جان کی خواہان — لینی کی جہان فکر تھی دینی کی پڑی ہے

خلوت مین وہ آتی ہوئی ڈرتی ہین می پاس — کھٹکا ہی صدا دی نہ کمر مین جو گھڑی ہے

جسوقت گجر صبح شب وصل بجا ہے — چوٹا دل کی یہان اپنی کلیجی پہ پڑی ہے

پیری مین بنی ہو کہین جوانی کی رہا دل — تھی صبح مین سمجھا کہ ابھی رات بڑی ہے

آنکھون مین یکس پردہ نشین کا ہی تصور — چلمن جو در چشم پہ مژگان کی پڑی ہے

رکتی ہی نہین اشک مری دیدۂ تر سے — ساون کی الٰہی کہ یہ بھادون کی جھڑی ہے

زہاد کا مشکل سے چکا حشر مین قصہ — سچ ہی جو بڑی لوگ ہین باتون کی بڑی ہے

پیری کی مگر فوج اسیر آئی ہی نزدیک

دل مردہ ہی بہاگر صف دندان مین پڑی ہے

نہ زمین کہ سر قصر آسمان نہ اوٹھے
ہماری آہ کی آندہی کہان کہان آ اوٹھے

ہمین پر آب کی شمشیر امتحان نہ اوٹھے
یہ موج صورت طوفان کہان کہان آ اوٹھے

چلی جو دہوندنی ہم اپنی ساتہہ یوکا پتا
جرس خموش ہوا گرد کارواں نہ اوٹھے

مین وہ ہدف ہون کہ آگی مری حمایت سے
سر خدنگ جہکا گردن کمان نہ اوٹھے

چلی ہزار ہوا لاکہہ آندہیان آئین
تیری گلی سی مری خاک ناتوان نہ اوٹھے

نہ مزار گذرتی ہی ہمپہ کیا دیکہین
کبہی مصیبت تنہائی مکان نہ اوٹھے

کیا وفور نقاہت نی بسکہ مثل ہلال
تن ضعیف پر انگلی کہان کہان نہ اوٹھے

یہ اہل حشر ہوئی تیری محو نظارہ
نظر کسی کی سوئی گلشن جنان نہ اوٹھے

لگا کی ہمکو کٹاری وہ ترک کہتا ہے
حلال کی تہی یہ کوڑے کہ رایگان آ اوٹھے

گیی بہار جو گلشن سی مرگئی بلبل
اذیت خبر آمد خزان نہ اوٹھے

ہزار شکر کہ اگر ہوئے وہ ہمخانہ
اوٹھی کا لطف جو دیوار درمیان آ اوٹھے

خجل ہوی تری آگی یہ ای بت خوش چشم
کہ چشم نرگس شہلای بوستان آ اوٹھے

حرم تو ہی ہو نہین جنبش دل کی پر مین قید
وہان تو قیمت اٹہی گی اگر یہان نہ اوٹھے

قدم کسی کا ستر مانہ سر فروشون مین
بہلا ہوا کہ تری تیغ امتحان نہ اوٹھے

زبان پہ وصف لب اوسکا نہ جبتلک آیا
اسیر لذت شیرینی بیان نہ اوٹھے

کچہ تو الفت کی تری کوچی ہی بو آتی ہے
گرد اوٹھہ کر مری آسن سی لپٹ جاتی ہے

گور فرہاد سی اٹنک یہ صدا آتی ہے
کچہ بن آتی نہین قسمت جو بگڑ جاتی ہے

ٹوٹ جاتی لب دریا کہین توبہ مے
موجین اٹھتی ہین طبیعت مری لہراتی ہے

نزع کی وقت عزیزون سے وصیت کیسی
ہو چکی ختم کہانی ہمین نیند آتی ہے

شدت گریہ مین اونٹتا ہے اگر دردِ جگر
بارش ابر مین بجلی سی چمک جاتی ہے

زندگی اتنی ہی تبدیل شباہت کی سبب
موت جب آتی ہی منہ دیکھی بھلا جاتی ہے

جل چکا طور ہوئی حضرت موسی بیہوش
جلوہ اب برق تجلی کسی دکہلاتی ہے

ہمکو بہی ہوتی ہی امید زوال تپ غم
دہوپ دیوار سی جب چڑہ کی اوتر جاتی ہے

یا خدا قبر مین جنت سی کسی حور کو بہیج
گہر اکیلا ہی طبیعت مری گہبراتی ہے

باغ عالم مین نہی کج روشی سی کیا کام
راستی سرو کی صورت ہنر ذاتی ہے

ای مصور ہی نقاب اوس رخ روشن پہ ضرور
دیکہنے والون سی تصویر بہی شرماتی ہے

گردش چرخ سی پیدا ہین حوادث کیا کیا
منہ ہمیشہ یہ کمان تیرون کا برساتی ہے

طفل کو ہین نہی پیر کو دنیا مین سکون
طاقت نشو اوسی حرص اسی دوڑاتی ہے

کون سمجہی خم افلاک کی حکمت ساتی
ہم تو کیا عقل فلاطون کی بہی چکراتی ہے

ہمصفیر و نہ قفس مین مرا اپنا نہ چمن
کیا خبر کی ہین پر و بال جو اڑ جاتی ہے

زہد ظاہر پہ کبہے دہیان نہ کرنا کہ اسیر
رند مشرب ہی شرابی ہی خراباتی ہے

غضب ہوا کہ اجل وصل یار مین آئی
ہوا خزان کی کہان سی بہار مین آئی

یہ تیر آہ نی تختون کو کر دیا غربال
کہ دہوپ چمن کی ہماری مزار مین آئی

جگا دیا ہمین دل نی تڑپ کی پہلو مین
ذرا جو نیند شب انتظار مین آئی

تمہاری نام سی خطبی کا بڑہ گیا رتبہ
تمہاری ذکر سے سمرن شمار مین آئی

کسی کو یاد پس مرگ کون کرتا ہی
کبھی نہ مردے کو چکی مزار مین آئی

ازل سے مجکو تمون کا بنا دیا بندہ
یہہ کیا مشیت پروردگار مین آئے

فلک نی دی جو ریاست تو بعد مرگ آخی
زمین گور مری اختیار مین آئے

عنان ناقہ جو آتی ہی بخد مین پہری
یہہ کیا طبیعت محمل سوار مین آئے

پڑی جو بیچ مین وہ تیغ مثل دلالہ
عروس مرگ ہماری کنار مین آئے

تصور رخ گیسو مین بسکہ غم کہایا
گلاب و مشک کی خوشبو دکار مین آئے

سرور کا بھی اس مکدی مین حال کہلا
ہنسی جو گریہ بی اختیار مین آئے

قدم کی ساتھہ ہی آندہی سیاہ بختی کی
جہان گیا مین بلا اوس دیار مین آئے

گلی مین یار کی جاکر پھرا مین سو سو بار
نظر نہ شکل سکون اضطرار مین آئے

کبھی نہ تار کی رکہا جو بار غم مینے
اسیر چک کر کو ہمسار مین آئے

وعدہ وصل سی کچہہ دلکو تعب اور ہی ہی
قرب دریا سبب خشکی لب اور ہی ہی

چاہتا ہون کہ خفا ہو کی بھی قتل کرین
وہ غضب مین نہین آتی یہہ غضب اور ہی ہی

آئینہ ہی پہ نہین چشم عنایت لازم
کہ کوئی دیدہ دیدار طلب اور ہی ہی

اپنی بیمار کی ہی مجکو عیادت واجب
حال تقریر تو پہلی سی تہا اب اور ہی ہی

ہم سخن مجہسی ہوئی یہہ تعجب کی بات
بد ہن کرتی ہین باتین یہہ عجب اور ہی ہی

ہی بڑی بات جو محبوب ملی عاشق کو
شب معراج سی بڑہ کر کوئی شب اور ہی ہی

خواب مین دست تصوری بھی چھوٹا نہین مجہ
دور حیسی ہون مجھی پاس ادب اور ہی ہی

کسر شان آپ سمجہہ کر نہین آتی مری پاس
بس یہی وجہ ہی یا کوئی سبب اور ہی ہی

شیفتہ غمزہ دیوانہ مخبط تو کہا
وہ بھی کہہ ڈالو اگر کوئی لقب اور رہی ہے

شام سی تمنی کیا ہی جو قدم رنجہ اور
اتنا گھبراؤ نہ شور ہے سی تو شب اور رہی ہے

کیون نہ کہو لون مین سی بوسہ لب سی وہ
اس سی بہتر کوئی دنیا مین مطلب اور رہی ہے

کبر یکسو اد نہین غیرون نی بھی ٹھہرکایا ہی
وجہ آزردگی غیر سبب اور رہی ہے

متوقع ہین جو اغیار سی ونسی پوچھو
کہ سوا ذات خدا کی کوی رب اور رہی ہے

جلد لی اپنی مریض غم فرقت کی خبر
یا مہمان یہہ کوئی دن کوئی شب اور رہی ہے

ایک تو نور ستارون مین نہین سچ کہیو
وہ دو دل سی مری تاریکی شب اور رہی ہے

آتش رخ پہ تری خال کا ٹھہرا ہی سپند
اسپہ جلنا نہین مطلق یہہ عجب اور رہی ہے

سرنگون سامنی حیدر کی ہوی سب کشش
کوئی حضرت کی سوا میر عرب اور رہی ہے

نہین کرتی جو ہدا و انکر و تم کہ اسیر
جاوی گا اور کسی پاس مطلب اور رہی ہے

وہ ہم تھی کہ کسی معرکی سی ٹلجاتے
اشارہ تیغکا ہوتا تو سر کی بہل جاتے

تری ضعیف جو وحشت کی چال چلجاے
خمیر خاک سی مانند مو نکل جاتے

ہنسے ہین چاہ زنخدان مین تو واعظ کی
جو ہم گرتی گہری ہی تھی وہی سنبھل جاتے

ہماری توبہ ہی توبہ تھی کوئی ایسا تے
وزاجو دیکھتی بدلی ابھی بدل جاتے

چمن کی سیر سی کیون باغبان ہوا مانع
گلون کو دیکھہ کی ہم دو گھڑی بہل جاتے

چراغ خوب ہوا اپنی قبر پہ نہ جلا
ادہر اودہر کی تنگی غریب جلجاتے

ذقن سی ہو کی رہا گیسوون مین دل پھنستا
اوچلتا جو کنوان اثر دہی نکلجاتے

وہ عاشق مژہ ہون جنکی ہی ہوا ہین ملک
سو نگدون کو جو دیکھا خبری نکلجاتے

زمانہ بھی کسی معشوق کا مزاج ہی کیا
وفا بھی دیر نہین ہی اسی بدل جاتے

دکھاتا اتنی تو تاثیر گریۂ یعقوب
دیار مصر مین اندھی کنعان مین اُبل جاتے

کبھی تو تمکو چھیڑ کی تھی زلف پریشان
اندھیری رات تھی اسمین چراغ جلجاتے

کمال آتش سودا سی پھک رہا ہی بدن
یقین ہی جن مجھی چھوتی تو آپ جلجاتے

ہزار تیز روی کرتی قافلی والے
ہم آگی صورت مانگ جرس نکل جاتے

فلک نی کہا نیکو اتنا تو غم دیا ہوتا
کہ چار روز مری زندگی کی چل جاتے

ضرور تجکو توقف تہا ای اجل دو روز
کچھہ اور دل مین جو ارمان تھی نکل جاتے

عطا جو غیر کو کرتی کبھی وہ بوسۂ خال
تو صاف ادہر مری انکھہ نکی نیل دُبل جاتے

ہمیشہ ہمسی کی پر رہی تری ابرو
یہہ کجی وہ تھی جنکی بل نکل جاتے

جنون جو گوشۂ عزلت مین بھی کرم کرتا
ابھی تو نام کی مانند ہم نکل جاتے

بہار لالہ و گل لطف سبزہ و سنبل
مزا تہا ہم جو گلستا مین آج کل جاتے

سوای قید رہائی تھی منظور مین
قفس مین بہیتی اگر دام سی نکل جاتے

اسیر آنکھہ دکھانا اگر ہمین جیسا
قفس تو کیا قفس جسم سی نکل جاتے

گوش کیا جانی مشتاق خبر کسکا ہی
دیکھنا آنکھہ کو منظور نظر کسکا ہی

توڑتی ہو جو مری دلکو یہہ گہر کسکا ہی
تمہین انصاف کرو اس مین ضرر کسکا ہی

سلسلہ غیر سی رکھتی ہین ہم فدیٔ زلف
یا دل بیڑی کی دولت نگر کسکا ہی

گرگ کا دہیان کنون کی ہی خبر نا کی خبر
خوش ہین یعقوب کہ یوسف سا پسر کسکا ہی

راہ مہر کہہ کی یہہ رہزن کو دیا دم ہمنے
تو ہی مالک ہی یہا سا ب سفر کسکا ہی

دارِ فانی مین زیادہ ہی عبث فکر مقام
ایک دو روز کا میلا ہی یہہ گھر کسکا ہی

جان ملب شمع کی مانند ہین ہم بھی شب عمر
بیشتر صبح سی دیکھین کہ سفر کسکا ہی

دیر سی کعبی کو چلتا ہون تو کہتی ہین یہ بت
ہمین دو روز ٹھہر جا یہہ گھر کسکا ہی

آگیا اونکو تبسم تو ہلیسون سی کہا
آج مشتاق نمک زخم جگر کسکا ہی

اوٹھہ گئی لاش مگر آپ نی اتنا نہ کہا
کہ یہہ تابوت سر راہ گذر کسکا ہی

ایک منصور ہی جان باز تہا عشاق مین کیا
مین بھی کہتا ہون انا الحق مجھی ڈر کسکا ہی

اس تن زار سی ناحق ہی فلک کو کاوش
آبلہ خار سی اولجھی تو ضرر کسکا ہی

درد دل مین جو نہ عیسی سی کہون تم کہنا
مجکو ڈر آپ کا ہی آپکو ڈر کسکا ہی

ای بخیل اتنی محبت ہی تجھی سی کیون
پہلے کسکا تہا تری بعد یہہ زر کسکا ہی

بدگمانی سی کہا آئنہ دیکہا جو کبھی
نہین معلوم کہ یہہ دیدۂ تر کسکا ہی

ماہ تابان مین جو پیدا ہی کلف کی ظلمت
ای فلک یہہ اثر درد جگر کسکا ہی

منکر ہستی حق سی کوئی اتنا پوچہے
کوئی کعبہ مین نہین ہی تو یہہ گھر کسکا ہی

کیا کبھی جلوہ گہہ ناز تمہارا تہا چمن
گل جو ہنس پڑتی ہین یہہ رنگ اثر کسکا ہی

شوق سی تیغ لگاؤ ہدف تیر کرو
سینہ کسکا ہی مری جان جگر کسکا ہی

اہل حکمت کی نظر سی ہی جو اتنا غائب
جوہر فرد مین انداز کمر کس کا ہی

باڑہ رکھوائی ہی اوس ترک نی مخبر بہا اسیر
دیکھی اب کے محرم مین سفر کسکا ہی

دل دعلت جانا کا جو مشتاق ہوا ہے
کچھہ اور نہین واہمہ خلاق ہوا ہے

مہمان زاد سفر ہی تو فقط توشہ عقبے
شرمندہ مجھی لوٹ کی فراق ہوا ہے

شہرہ جو سخا ہی کرم پیرمغان کا — زاہد بھی ملاقات کا مشتاق ہوا ہے
ہر خط کو سمجھتا ہون مین خط رخ جانان — دل مشق تصور مین یہ مشاق ہوا ہے
ہی ظرف برآوردہ وہ میخانی کا اپنی — جس جام سی جم شہرہ آفاق ہوا ہے
جب ہجر مین کہا ہی جین کہائی ہی گولی — غنچی کا چٹکنا بھی چقماق ہوا ہے
ہون صورت دیبا کی طرح زار مین ایسا — کروٹ کا بدلنا بھی مجھی شاق ہوا ہے
دی مار ہی سر روز سی جب ہجر مین مینے — دیوار مین روزن نہ سہی طاق ہوا ہے
مجنون بھی ہین دامن و فرہاد مین ہین — کوچی مین تری مجمع عشاق ہوا ہے
تل مشک کا وہ روی کتابی چہنا کر — کہتی ہین کہ مصحف مین یہ الحاق ہوا ہے
ممکن نہین جو لقد روان جان کچ جاے — یہہ فرض دیا حسنی وہ بیباق ہوا ہے
ہرگز نہین معشوق سی کم رتبہ عاشق — وہ ظلم مین یہہ صبر مین مشاق ہوا ہے
کچہ لطف خط سبز کی بوسہ کا نہ پوچہو — یہہ زہر مری واسطے تریاق ہوا ہے
رونی کا اثر ہی کہ ملا دنسی دل اوسکا — نم باعث جمعیت اوراق ہوا ہے
امید ہی اب آبلہ دل کوئی پہوڑے — تن سوکہہ کی کانٹی کی طرح قاق ہوا ہے
کیا ہم مزہ می تہی خرابات جہان مین — بیجوز جو ہین لوٹ کی قزاق ہوا ہے
انداز جو سیکہا ہی تری کجکلہی کا — کیا بانک پنی مین یہ نوطاق ہوا ہے
گہر بیٹہی وہ سب جانتی ہین حال ہمارا — الہام ہوا ہی او نہین اشراق ہوا ہے

روزی کی جو تنگی ہی اسیر اس مین ہی کیا فکر
خود رزق کا ضامن تو وہ رازق ہوا ہے

ماتہہ رکہدینی کی دوش پا ربہ جا ہوگئے — نردبان بام مقصد لغزش پا ہوگئے

دل ہوا آہن کا میری بیکسی پر آب آب
تیغ جب آئی گلی تک موج دریا ہو گئے

روز آنکھونکو دکھاتی ہی جو یہہ شکلین نئی
قسمت اپنی قرعۂ رمال گویا ہو گئے

دیکھکر خورشید رویونکو بدل جاتی ہی روز
کیا تماشا ہی کہ نیت اپنی حربا ہو گئے

دیکھہ نی والونکا ہی چارون طرف اک ازدحام
یار کی تصویر محفل مین تماشا ہو گئے

تو وہ یوسف ہی جہانمین جب تمی آئی قدم
زال دنیا نو جوان مثل زلیخا ہو گئے

اسقدر رویا مین آنکھین مل کی وسکی باؤن مین
یار کی خلخال پا گرداب دریا ہو گئے

خط جو دیتا ہون کبوتر کو بدلتا ہی وہ آنکھہ
کیا مروت گلشن عالم سی عنقا ہو گئے

درد چمکا آنکھین روئین دل جلا تڑپا جگر
تیری فرقت مین مصیبت ہم پہ کیا کیا ہو گئے

قحط آب تیغ قاتل نی یہہ لاغر کر دیا
سوکھہ کر مجلی مری بازو کی کانٹا ہو گئے

کہہ کی بسم اللہ جب اوس طفل نی مصحف پڑہا
ہو گیا بسمل معلم ختم قلیا ہو گئے

جب تلک تہین بند آنکھین سب کچہ آتا تہا نظر
کچہہ نظر آیا نہ ہمکو آنکھہ جب وا ہو گئے

گڑ کی زیر خاک بہی لذت اوٹہائی وصل کی
حور جنت زیب آغوش تمنا ہو گئے

پہلوی عاشق سی وہ شمشاد قامت اوٹہہ گیا
کل جو ہونی تہی قیامت آج برپا ہو گئے

ہو گیا معلوم اکدن جسم خاکی خاک ہے
ہون وہ رہرو خضر محکو گرد صحرا ہو گئے

روح دولت تہی جو نکلی جسم سی سمجہی یہ ہم
باہر اپنی باتہہ سی سونکی چیریا ہو گئے

وصل بہی تہا اک قیامت پر چلی جب وہ اسیر
چال سی اونکی قیامت اور برپا ہو گئے

یار کا آنا تو کیسا طالع ناساز سی
موت بہی آئی شب فرقت تو کس کس ناز سے

ڈوب گئی ایخوش گلو ایسی تری آواز سے
راگنی نکلی نہ باہر پردہ ہای ساز سے

صاف اودرد نکو تو ہمکو درد ای پیر مغان
ہاتھہ دہو یا ہتھی ایسی دعوت شیراز سے

سخت دل کی دلمین ہی کرتا ہی قول حق اثر
سنگ بول اوٹھا رسول اللہ کی اعجاز سے

نالۂ دل نی لگادی ہی شب فرقت جو آگ
کم نہین ہی آسمان طاؤس آتشباز سے

تیرا عاشق جانتا ہی خوب تیری دلکی بات
جز پیمبر کون واقف ہے خدا کی راز سے

یون ہی پیدا فلک سی دل مرا سودا خمدار
جیسے تودہ ہو مشبک دست تیر انداز سے

انکھین ہین بینور مطلق کان رکھتی ہین میر
ہی تمیز نیک و بد انکو فقط آواز سے

اوسکی زیور مین جڑی شاید نگین بخت دل
چاہیی ای چشم تر سازش مرصع ساز سے

ہون وہ طائر گھر مین آفتسی نہین مجکو مجال
آشیانہ کم نہین ہی چنگل شہباز سے

فاتحہ پڑہنی کو آئی کاش وقت شب وہ ماہ
شمع تربت پر ہو روشن شعلۂ آواز سے

وادی غربت مین سامان میری ہی ہمان
زیر پا سایہ نہین کم فرش پا انداز سے

شق جو انگشت ہمیرسی ہوا گردون پہ ماہ
مرتضی فی رجعت خورشید کی اعجاز سے

نطق عیسی سی نہین کم گفتگوی جانفزا
جان پڑہجاتی ہی مردون مین تری آواز سے

شکوۂ احباب سی منظور ہی ہمکو یہہ بات
کوئی دشمن ہو نہ واقف دوستی کی راز سے

دیدۂ تر نی ہمارا عشق ظاہر کردیا
راز دل کیونکر چہپائی کوئی اس غماز سے

خاکبازی کہیل تہا میر الڑکپن مین اسیر
ہی خیال انجام کار دلکو مری آغاز سے

ہوچکی سب خلق جوہر تیری تیغ ناز سے
قتل اب چاہی تو پہلی زندہ کر اعجاز سے

کیون نہ کانونکو ملادون ہمدہی ساز سے
ساز کی آواز ملتی ہی تری آواز سے

باغ عالم مین قفس ہی مجکو میر آشیان
طائر تصویر ہون واقف نہین پرواز سے

دلپسند خلق ہی جو قول ہی بالاتفاق
یہہ صدا آتی ہی ہمکو تار ہای ساز سے

جب کہی اوصاف دشمن لف مسلسل ہی کہی
مرغ مضمونکی بندہی پر رشتہ آواز سے

خوبرو تیری طرح ہی حور جنت ہی مگر
کب ہی واقف اس ادا اس ناز اس انداز سے

گل گریبان چاک کرتی ہین تمہاری رنگ پر
ہوش بلبل اوڑتی ہین رنگینی آواز سے

ہین جو خاصان خدا تابع ہین اونکی آسمان
مصطفے فی چاند دو ٹکڑی کیا اعجاز سے

کیون نہ تازہ قلب افسردہ کری فی کرنی
سبز کرتی ہی درخت خشک کو اعجاز سے

شوق بام یار مین ایسا اوڑا مرغ نگاہ
چھپ گیا مانند عنقا رفعت پرواز سے

کوی جانا قفسی پہر آیا جب کبوتر نامراد
آئی آواز شکست دل پر پرواز سے

طائر مسبل ہی سینی مین ہمارا مرغ دل
لڑ گئی ہی آنکھہ کس ترک شکار انداز سے

آنکھین پہر جاتی ہین اونکی سنکی بو فن یاد دل
بھاگتی ہین جیسی آہو شیر کی آواز سے

دیکھہ ای قاتل مری نالی لگا مجھپر تیغ
موم آہن ہو گیا داؤد کی اعجاز سے

زخمی تیغ زبان خلق ہون جراح مین
چاہیی زخمون کو سینا رشتہ آواز سے

صورتین کیا کیا دکھاتا ہی زمانی کو اسیر
ہی حذر عاقل کو لازم جمرخ لعبت باز سے

میری سر مین لالہ عذار و نگاہ چوش ہی
گویا ہین پھول باغمین بلبل خموش ہے

باہری مصلحت سی بہتیرا حرف ہی
آہستہ بات کر پس دیوار گوش ہے

بلبل کا قول ہی کوئی سنتا نہین مگر
گل کو جو دیکھیی ہمہ تن شکل گوش ہے

ساقی عزیز بادہ کشو نسی نکہ شراب
تھوڑی تو اور دی کہ ابھی انکو ہوش ہے

کہتا ہون جب مین اونسی ذرا درد دل سنو
کہتی ہین جایئی کہ مجھی درد گوش ہے

مسجد مین زاہدونکو مبارک رہی سجود
سر میکشونکا اور در میفروش ہی

آنکھین وہی جبامین ہین جو جبین خداشناس
کیہی اوسی کو گوش کہ جو حق نیوش ہی

ہر ایک داغ مین گل تازہ کی ہی بہار
سینہ مرا نہین سبد گلفروش ہی

سنتا ہون ای گامری گہر مین دماغ ہوش
یارب یہہ خواب ہی کہ صدای سروش ہی

کہتا ہی جسکو چادر مہتاب سب جہان
ای رشک آفتاب ترا گرد پوش ہی

ضائع نہ کیجیو سخن آبدار کو
یہہ گوہر یگانہ سزاوار گوش ہی

لذت شراب مین نہ مزہ ہی کباب مین
جیب سی جدادہ مغبچہ میفروش ہی

شاید کمان ہی عاشق ابرو مری طرح
لاغر ہی قد خمیدہ ہی خانہ بدوش ہی

قاتل کی تیغ اتنی ہی کیون تیز ہی بجیز
مدت ہوی اسیر کہ سر بار دوش ہی

شب اونکی گہر تہا طلبسہ عشاق سہان تہے
اب دن ہوا تو ہم سی کہتی ہین تم کہان تہے

محبوب تہی حسین تہی مہر و تہی نوجوان تہے
یوسف تمہین سی شاید قرآن رسیان تہے

گردش نی ہی تیری ای آسیای گردون
پہلی اونہین کو پیسا جو مشت استخوان تہے

واعق کا رنج فرقت مجنونکا جوش وحشت
فرہاد کی مشقت الفت کی امتحان تہے

اب کیا فشار تربت روکین کہ ہی نقاہت
دی موت تی فرصت جبتک کہ پہلوان تہے

مدفون ہوا جو مردہ انیا زمین پکاری
مدت کے بعد آی تم اب تلک کہان تہے

صیاد کا گلہ کیا شکوہ ہی لاغری کا
کیون ہمکو صید کرتا ہم صید ناتوان تہے

اب ہین وہ شوخ دیدہ دولت ہی سر کشیدہ
جبکی تن خمیدہ او تری ہوی کمان تہے

ولکین بخشیم عبرت جب کہ سنونگی صحبت
آی یہہ دل مین حسرت ہم بہی کبہی جوان تہے

زیر زمین پڑی ہین وہ آج کیسی غافل — کل تک دماغ جنکی بالای آسمان تہی
ای چرخ سیر عالم ہم اور بھوک کا غم — کیا تیری خوان پہ ہم ناخواندہ میہمان تہے
صحرا مین کیا بھٹکتا دریا مین کیا بہکتا — الیاس و خضر میری مشفق تہی مہربان تہے
مدت کی بعد سمجہی وہ گہر مین ہی ہماری — ہم جسکی جست جو مین آوارۂ جہان تہے
بزم سخن مین کیا ہی اب لطف نکتہ سنجی — خاموش ہو رہی سب جو اپنی ہمزبان تہے

اوصاف شاہ مردان کب ہین اسیر بیان
مقصود انس و جان تہی مطلوب کن و مکان تہے

کس لئی غربت مین طوف کوئی لبر باندہے — گر دباد آسا کسی صحرا مین چکر باندہی
قتل پر میری کمر یون بندہ پرور باندہے — تیغ ابرو کھینچی مژگان کا خنجر باندہی
قصہ فیصل ہو جو ہو دونون طرفی جد و جہد — مین کمر مرنی پہ باندہون آپ خنجر باندہے
کیجئی کیون اہل محفل سی سوال آب و نان — پیٹ پر اپنی کی مانند پتہر باندہے
کیجئی پر داغ اسکو گر تمہارا ہی یہ دل — آئی مسجد مین گلدستی برابر باندہے
ہی ارادہ قتل کا کیہہ خوف بدنامی تجہی — شہر بیجا ناگوارا ہو تو خنجر باندہی
خط ہماری شوق کا پڑہی کیا تمنی تو کیا — باز وئی قاصد پر و بال کبوتر باندہی
غیر دلتنگی نہین کیہہ باغ عالم مین نصیب — صورت غنچہ گرہ مین کس لئی زر باندہی
شائد آجاوی ہماری گہر مین خورشید رو — ٹکٹکی مانند روزن جانب در باندہی
طائر مضمون کی ہی پرواز سلک نظم سی — ورنہ اوڑہ سکتا نہین جس مرغکی پر باندہے
رک نہین سکتی کی اشک چشم تر و بال سے — توڑ بانی کا بہت ہی باندہ کیونکر باندہے
کس طرح کہئی کہ غیر ذات ہین وسکی صفات — افترا الحد پر کیا بندہ پرور باندہے

چاہئی سامان نیا دربار شاہ عشق کو
گردش تقدیر کی دستار سر پر باندہئی

بزم مین آنی ندیجئی پر ہی کچہہ انصاف شرط
رشتہ ہای شمع سی پروانونکی پر باندہئی

ہی اگر دیدار سی محروم رکہنا وقت قتل
اک ذرا پٹی مری آنکہون پہ کیسکر باندہئی

ایکدن مل جائی گا وہ گوہر مقصود ہے
صورت گرداب اس دریا مین چکر باندہئی

اس قدر پروا زہی اسمین کہ رنگی کاہین
لاکہہ اپنی طائر مضمونکی شہپر باندہئی

صورت اسود ہی نقطہ کعبہ دل مین اسیر
کر دا اپنی صورت پر کار چکر باندہئی

وحشی ہون زلف کا کوئی تدبیر چاہئی
زنجیر چاہئی مجہی زنجیر چاہئی

قاصد کی جا ہو کوئی مصور وہان روان
بدلی جواب خط کی وہ تصویر چاہئی

تحصیل علم فہم فراست کمال عقل
انسان کو کچہہ نچاہئی تقدیر چاہئی

لکہوا کی خط کہانسی یہہ لایا ہی نامہ بر
ہمکو اوسی کی ہاتہہ کی تحریر چاہئی

اسواسطی کہ پہر نہ کوئی نام عشق لے
قاتل ہماری لاش کو تشہیر چاہئی

دیتی نہین جو بوسہ مجہی وہ جواب صاف
کچہہ قطع آرزو کو نہ شمشیر چاہئی

لازم ہی نوجوان کو پیروی ارتباط
معجون مہبت ہی گرم طبا شیر چاہئی

منعم جواب قصر مین اک مقبرہ بنا
تعمیر اگر مقابل تعمیر چاہئے

کیا کیا جوان نہ خاک مین تونی ملا دیئے
ایسا نہ تجکو ای فلک پیر چاہئے

مجرم ہون عشق زلف کا ڈری مجہی لگا
جیسا ہو جرم ویسی ہی تعزیر چاہئی

لاؤن کہانسی خرچ کو ہر روز گنج زر
عاشق تمہارا صاحب اکسیر چاہئی

حاجت جواب نامہ کی بعد فنا نہین
میری کفن مین یار کی تصویر چاہئے

ای دل گواہ بھی جو خمیدہ ہوئی ہی پشت
ہاتھہ آگئی ہی ہمکو کمان تیر چاہیے

ساعت نہین جو موت کی قاتل کریگا کیا
مسہل کو خوف کیا تہ شمشیر چاہیے

ہین ہر جگہہ زمین مین خزانی گڑی ہوئے
دولت قدم قدم پہ ہی تقدیر چاہیے

دیوانہ اوسکی رنگ طلائی نی کر دیا
سونی کی میری پاؤن مین زنجیر چاہیے

کامل کو کیا ہی حاجت کسیری اسیر
درویش کی نگاہ مین تاثیر چاہیے

پہیتی سحاب کی مری خاطر مین آگئی
ایسی کہی کہ دیدۂ گریان پہ چھا گئی

برگشتہ طالعی سی کئی بھی تو کیا کہتی
اوٹھی پہری جو عرش کی نیچی دعا گئی

کیا جانی کوئی بہا تمتی تہی کہ زندگی
کیا کیا نئی نئی مہہ تماشی دکہا گئے

مدت کی بعد آئی جو وہ پہر فاتحہ
اندہی نشان میری لحد کا مٹا گئے

منزل ہی دور سوتی ہو کیا غلو اٹھو
دن چڑہ گیا ہی دہوپ بھی بالین پہ آگئی

شکر خدا کہ کچہہ تو ہوئی تار صبح کے
فرقت کے شب کٹی مری گہری بلا گئے

راحت سی کہدو خواب کرین سیاکنان آج
آفت جہان پہر کی مری گہر مین آگئی

خوف معاد سی جو بچا کچہہ یہ جسم زار
ہر روز کی تلاش معاش اسکو کہا گئی

کوہ گران سی بڑہ کی ہی مجہہ زار کی کمر
رکہا جو تمنی بار محبت اوٹھا گئے

دل کو تو میری پہیر دیا زلف یار نے
لیکن جو نقد صبر تہا اوسمین اڑا گئی

سیلاب سی نجات جو پائی کسی طرح
بجلی ہماری کشت تو تمع جلا گئے

بلبل نی اوڑتی اوڑتی کہلایا یہ گل نیا
صیاد و باغبان کو چمن مین لڑا گئے

غفلت نی میری پاک کیا مجکو جرم سے
صحت ہوئی مریض کو جب نیند آ گئے

ہمکو ہماری سختی جان ہو گئی سیر
جس تیغ زن کی تیغ پڑی منہ کی کہا گئے

مٹی ہر ایک عضو ہی چونا ہر استخوان
تب چھوڑ کر بدن کو گئی جی بھی تو کیا گئے

رحمت ہوئی مری لئی رحمت وہ مست عون
بدلی برس کی شیشون پہ پتھر گرا گئے

بلبل ہوئی جو ہم چمن عشق کے تو کیا
اوس گل کی کان تک نہ ہماری صدا گئے

دریا مین تیری ابروی پر خم کی شرم سے
مچھلی کی طرح موج بھی غوطہ لگا گئے

اصحاب کہف کو بھی جو آتی نہین ہی نیند
آواز کس کی پاون کی اونکو جگا گئے

جھگڑون سی چھٹ گئی جو کٹا سر تو کیا ہوا
صدقہ دیا اسیر ہماری بلا گئے

مہندی ملنی کی اجازت جو ملی جا پائے
ہم بھی کرنی لگی اوس شوخ سی ہاتا پائے

اب رہا محکمۂ حشر مین کون اپنا حساب
پاک دامن ہوئی سمجھا جکی آقا پائے

سکۂ نقش قدم منتی ہین ہنگام خرام
زیر پائی ہی تری یار کہ بالا پائے

سیر گلشن کو جو وہ برق تجلی آیا
ہتی ہتی نی ضیای ید بیضا پائے

وصل کی رات تو مرنا ہمین منظور نتھا
ہمنی کس روز بلایا تہا اجل آپ آئے

کبھی روئی کبھی تڑپی کبھی اوٹھہ اوٹھکو گری
ہمنے ایذا سی شب ہجر مین ایذا پائے

گنج دنیا مین جو ہمکو نہ ملا تو نہ ملا
شکر ہی اسکی عوض دولت عقبے پائے

قلزم غم سی بچی مست ہوا بیڑا پار
بار ادنے کی لی کشتی صہبا پائے

آب شمشیر سی سیراب ہوا لسبلغ حق
رہرو تشنہ نی راحت لب دریا پائے

شکر ہی یار کی انگیا پہ پڑے اب مین تہہ
بخت بیدار ہوئی سو نیکی چڑہا پائے

بی نشانی کا ہی ہر ایک زبان پہ مذکور
رہن یار کی شہرت عنقا پائے

مجھہ جو خانۂ تاریک مین گذری شب ہجر
کسی مردی نی نہ یون گور مین بنایا ہائے

دل بنایا دنخ یار سی خلوت گہہ طور
داغ نی روشنی برق تجلی پائے

لاش بہولی نسہای گی مری تربت مین
کوچۂ یار مین گڑونی کی اگر جا پائے

کبھی تو نی ندیا بادۂ عشرت ای چرخ
ہمنی تکلیف تری وورمین کیا پائے

وسعتِ وادی دل کا ہو بیان کس سی اسیر
دزی دزی مین یہان وسعت صحرا پائے

مونس شب غم مین نظر آتا نہین کوئی
بیمار ہین ہم درد بٹاتا نہین کوئی

دل نذر کردن نرگس جانان کو مین کیونکر
بیمار کو آئینہ دکہاتا نہین کوئی

اکسیری کہتی ہین جسی راحت دنیا
سب ڈہونڈ رہی ہین اسی پاتا نہین کوئی

ممکن نہین خورشید جہان تاب ہو ذرہ
تو جسکو بڑہاتا ہی گہٹاتا نہین کوئی

مرغ سحری ہی نہ شب ہجر مو ذن
سب مرگئی آواز سناتا نہین کوئی

وہ شہر مقرر ہی کہہ اس شہر سی بہتر
دنیا مین عدم جا کی پہر آتا نہین کوئی

کیا جرم ہی ہمنی جو لیا بوسۂ مژگان
اتنی لئی سولی پہ چڑہاتا نہین کوئی

چشمہ نہ سکندر کو ملی خضر ہو رہبر
بگڑی ہوئی تقدیر بناتا نہین کوئی

دل ہمنی بازار محبت مین تو نکلی
پر کیجیے کیا کچہہ بہی لگاتا نہین کوئی

خرمای لب و سیب ذقن پر ہنو مائل
پہل دیکہنے کی ہین انہین کہاتا نہین کوئی

در کہولی ہوئی تیری سی مشتاق ہی خوبان
جنت مین تری کوچہ سی جاتا نہین کوئی

یارب خبر اہل عدم کس سی مین پوچہون
جانی کو تو جاتی ہین پہر آتا نہین کوئی

کیا ظرف ہی مستان سی عشق کا عالی
مٹہ ساغر خمیر کو بہی لگاتا نہین کوئی

کیا اہل طمع خیر ہی ہین دست کشیدہ
بی مزد جنازہ بہی اوٹھاتا نہین کوئی

قارون کا خزانہ تو نہ عشاق سی مانگو
ان لوگون مین اکسیر بناتا نہین کوئی

عاشق ہو نہین تیر اکسی معشوق سی کیا کام
لیلی ہو کہ شیرین مجہی بہاتا نہین کوئی

معلوم ہوا حال اسیر اہل عدم کا
کیون جاتی ہین یہہ سب جو بلاتا نہین کوئی

ہڈی نہ ہما کہائی سگ یار کے ہوتی
یہہ غصب مناسب نہین حقدار کے ہوتی

طوبای جنان سرو کی گلزار کی ہوتی
کب مد مقابل قد دلدار کے ہوتی

گلشن سی نکالا ہمین چو کا چمن آرا
ہم ہوتی تو رنگ اور ہی گلزار کے ہوتے

لینی کو مری جان جو آئی ہی شب ہجر
یہہ کون ہی اوس طرۂ طرار کے ہوتی

معلوم نہا کیا ہمین افسانہ سوے
کیا جان کی طالب تری دیدار کی ہوتی

تم بوسۂ لب دو اوسی قدرت ہی خدا کے
منہ غیر کا میٹھا ہو نمک خوار کے ہوتی

تیغ ابروی قاتل کی جو سر بیچ کے لیتا
ایک ایک کی دو دو تو خریدار کے ہوتی

خورشید جہانین نہوی تو نہوی ہم
ذری ہی کسی روزن دیوار کے ہوتی

شاہون کے سزاوار رہی افسر شاہی
لیتی متحمل جو ہم اسکے بار کی ہوتی

انسانہ لو ضعف نی جیو ہو امری تمین
لب سرخ جو اوس نیر کی سوفار کے ہوتی

قاتل ہمین شوق مزۂ زخم نے مارا
جی اوٹھتے جو کشتی تری تلوار کی ہوتی

کیون شہر مین تو آئی ندای مرگ غریبی
کاندہی پہ تو ہم چار قدم چار کے ہوتی

دہ زار ہین ہم دوڑ کی اوس تک پہنچتے
پیرو جو کسی سایہ دیوار کے ہوتی

ہر روز کی یہہ کاہش جان کاہیکو ہوتے
ہر سان جو وہ حال دل بیمار کے ہوتی

امید دل نہ بر آئی چمن مین ہی اپنے
ثمر جو نخل سے ٹپکی میان جو ٹپکے

سر شک خون یہ ہماری ہین طفل اشک فروش
جنہین سمجھتا ہی سنبید و یہ کی تو ٹپکی

جو عنصل کر کی نچوڑی وہ اپنے بالونکو
جو قطرہ خاک پہ ٹپکے وہ شکبو ٹپکی

نگاہ یاس نہ تیغ کروہ ای بسمل
کہ چشم جوہر شمشیر ہی لہو ٹپکے

قسم جنون کی ہی ای طوف خار دامنگیر
وہ کر خراش کہ خون رگ گلو ٹپکے

جو سامنا تری عارض کا ہو تو ہو یہ خجل
کہ رومی گل سی عرق ہو کی رنگ بو ٹپکی

اوسی ہی چاہی ہم رندو ہو مین ظرف نذر
جو ریش شیخ سی پانی وہم وضو ٹپکے

نگاہ مہر کری مجھپہ آسمان جاہ اسیر
یقین ہی دیدۂ مریخ سی لہو ٹپکی

خط سبہ اثر قوت حسن جانان ہی
نظارہ در حقیقت ماتم سلمان ہی

دلا سبہ قاتل نفرت وجود انسان ہی
کہ عمر جسکی بہ بیدا ہو گنبد ایوان ہی

جنون لبشر کا جدا ہی جنون شیخر کا جدا
یہ نخل گل ہین وہ صحرا ہی بیابان ہی

شباب کہتی ہین جسکو اوسی قرار کہان
شمیم گل ہی رہم آہوی بیابان ہی

کلام یار ہی کرتا ہی نامہ بر کو کلام
جو کہہ رہا ہی پیمبر خدا کا فرمان ہی

بزنگ شیشہ وہ نازک مزاج ہوان سا قی
کہ ہر گز نہ چین جسکو سنگ باران ہی

زبان تیغ سے ہمنی سنا ہی یہ مصرع
جہاد نفس کری ہو وہ فرد میدان ہی

کسی کی شہر خموشان مین نہ سنا
یہ ہو پڑا ہی گدا کا یہ قصر سلطان ہی

موی پہ مرتے ہین انخای عشق پر عاشق
غم فراق سے مارا اجل پہ جان ہی

جبین یار کی افشان ہی یا دو جو لپس مرگ
ہجوم ذرہ مری خاک پہ چراغان ہی

گذر ہی کو چہ زنجیر مین تو کیا پروا
قدم کی سا تھہ یہان مثل کلک سیمان ہے

ہماری قتل سی غمگین فقط نہین قاتل
کہ زلف جوہر شمشیر تک پریشان ہی

ہماری پلکونسی جھڑتی ہین خاک کلفت دل
یہہ وہ ہی ابر کہ جسکا غبار باران ہی

بہت دنونسی مین پہرتا ہون بکف قاتل
ضرور لی اسی سودا یہہ دست گردان ہے

نہوگی زخم جگر کی کبھی خلش موقوف
نگہہ کی تیغ کا جوہر جو ہوی ترگان ہی

چھپاتی سی کوئی چھپتا ہی جوہر باطن
کہ زیر پردہ فانوس شمع عریان ہی

ہوا یہہ تیز ہے گلشن مین آہ بلبل کی
تمام وفتر اوراق گل پریشان ہے

نہ آؤن گا تری در پر کہ تاب خشم نہین
تمہاری چین جبین مجکو چوب دربان ہے

طپان ہی سینہ مین دل جوش گریہ ہوگا ضرور
جو لوٹین خاک پہ طائر دلیل باران ہے

اسیر آے جو بت دیر مین بلا بیجین
غریب شیخ تو سبحہ ہاسا اک مسلمان ہی

حریصونکا یہہ مطلب ہی فقط بیمار ہونسی
کہ پانی بہی پین تو سہہ بجہا کر جاندی سونسی

جرائم عفو ہون انسان کی کیونکر نہ روسیہی
بجس جامہ جو ہووہ پاک ہوجاتا ہی دہونسی

بہت مضطر ہی بعد مرگ تنہائی سی دل میرا
نکل آی کوئی حور اسی خدا ترس کی کونسی

مری رونسی کیا جای گا اوسکا عقدہ خاطر
گرہ مضبوط ہوجاتی ہی پانی مین بہگونسی

کری بی مادہ تقلید نیکونکی تو کیا حاصل
درم بنتا نہین پتا خزان مین زر بہونسی

بجا ہی گوشہ تربت مین مردی ہین اگر غافل
سفر کی ماندگی سو قوف ہوجاتی ہی سونسی

حریصون سی کہو کیا شکوہ گردونسی ہوتا ہی
عبث کہودی ہونکہین سا سنی اندہی کی رونسی

مآل خاکساری اس چمن مین سربلندی ہی
شجر ہوجاتی ہین پیدا زمین مین تخم بونسی

جو عالم صاحب ثروت ہو جاہی حرفگیری کیا
مزین ہوتی ہین اکثر ورق قرآن کی سونیسی

نمک چہری کا کیا ہی کسکو کہنی ہین لب شیرین
نہ ہین آگاہ میٹھی سے نہ ہم واقف سلونیسی

برنگ نکہت گل ہو نہین اس گلزار عالم مین
دماغ خلق نارہ ہے مری برباد ہونیسی

خیال ہوی مرگا نہین یہ دل فریاد کرتا ہی
کہ جیسی رگ کا کہلجاتا ہی منہ نشتر چبھونیسی

زمین پر رو زر نخل ہوتی ہین تری وحشی
غرض کچہ اوڑہنی سی ہی نہ کام انکو بچھونیسی

کہان ہی مجہہ سا گریان مثل شبنم آسمان تہ
زمین سیراب ہوتی ہی مری راتونکی رونیسی

مزہ کوئی ہمین حاصل نہین اس خوان نعمت پر
نہ لب میٹھی ہی واقف ہین نہ منہ اپنا سلونیسی

---

آتش سودا جوانی مین غضب کی تیز ہی
صبح محشر سے سوا ہمشام شور انگیز ہی

بسکہ ہر مصرع مین اک مضمون دلانگیز ہی
جو غزل ہی مرثیہ کیطرح رقت خیز ہی

بادشاہ عشق سی پائی ہی جاگیر جنون
ہتکڑی ہی ہاتھہ مین اپنی کہ دست آویز ہی

جی اوٹہا مین گو بنا کر بات قاصد نی کہی
صدق سی بہتر دروغ مصلحت آمیز ہی

پلتی ہین خون جہپکے کہاتی ہی یہ عاشق کا جگر
چشم جانان بہی عجب بیمار پرہیز ہی

محتسب آتا ہی ساقی اب کہان یہ بزم ہے
دور آخر ہے پیالہ شیشی کا لبریز ہے

اوسمیت اسکو کہتے ہین اوگی مرزم گیاہ
مرگئی پر اپنی خاک گور مرزم خیز ہی

منہ مین جو آتا ہی کہتا ہی زبان کٹتی نہین
قتل پر میری ستمگر کی جہری کیا تیز ہے

آرزوی دل بڑہا دیتی ہی اون انکھونکی دید
خار مژگان راہ وار شوق کو مہمیز ہی

قدر جان دینی یہ بہی ملتی نہین ہر جنس مین
آج کل کیا رنج بازار محبت تیز ہے

ل کی صندی جس گہڑی چپکی بجائی یار نے
ہم سہہ ہمجو طائر رنگ حنا کی ریز ہی

سیر نشو نما نی سودا د کھا ئین گی اوسی
آستین اپنی ہجوم داغ سی گل ریز ہی

مر دی جی اوٹھتی ہین جا نا ہو نین چشمہ تین مع بہر
غل مری زنجیر کا بھی شور رستا خیز ہی

شعر مین با ندھی ہین میں نے اوس طلا ئی رنگ کی
ہی بجا گر اس قلمرو کی زمین زر ریز ہے

اب اگر تو بہ کر بن می سی ہمین مانع نہو
سا قیا ساغر ہما ری عمر کا لبریز ہے

نا ف وا بر و سی بچی کیا جا ن اسی دریا ی حسن
مو ج شور انگیز ہی گرداب آفت خیز ہی

ہو ن قریب المرگ سا قی اب تو دی جا م شراب
ہو مرض مہلک تو پھر کیا حا جت پرہیز ہے

کر تے ہین دو ہفتہ عیش گھبرا کی مار انکی دعا
آنسو نکی میری آنکھو نسی رواں کا ریز ہی

شکست اوس کل ہیلون کا ملا بوسہ اسیر
بادہ مقصد سو جا م آرزو لبریز ہے

پیش نظر ہین گال کسی گلعذار کی
آنکھون کو دن خدا نے دکھا ی بہار کے

ہم دشت گرد کشتی ہین ثمر گان یار کی
جنگلا نبا و گرد ہما ری مزار کے

مطلب کسی کی عیب ہے کیا ہین ہنر پسند
چنتے ہین پھول ہم شجر خار دار کے

سنیے پرا یک پردہ نشین کی شبیہ ہے
آئین جو قبر مین تو فرشتے نگار کے

کیا کا م نیک و بد سے کہ مانند آئینہ
اپنی تو ایک بات ہی منہ پر ہزار کے

عریان تنی کا شوق لحد مین بھی ہی ہمین
کو نے مین رکھدیا ہی کفن کو اوتار کے

ہو ن وہ خدا پرست کہ مین صمد صمد
ترشین اگر صنم مرے سنگ مزار کے

سا قی وہ مست ہو ن مجھے اتنی نہین خبر
کب آی کب چمن سی گئی دن بہار کے

دولت کو ہی قرار نہ وقفہ ثبات کو
جھونکی ہین غافلو یہ نسیم بہار کے

اوس گل کی جوش حسن نے ہو نو دیا خشک
برسون گلی مین نا زہ رہی پھول ہار کے

لائین زبان پہ شکوہ شکار اگلنوں کا کیا
خود لاغری سے ہم نہین قابل شکار کے

سمجھے جوانی موی سیہ ہوگئی سفید
نیرنگ ہین یہ قدرت پروردگار کے

بہہ عدد سحاب نہین زیر آسمان
روتا ہے کوئی میری طرحسی بیکار کے

آتی ہی سبکدی مین گیا خشم محتسب
شیشے مین ہنسے بند کیا جن اوتار کے

زندان سی چھوٹتا ہی جو فندی کوئی اسیر
پھرتا ہے آکی گرد ہمارے مزار کے

زندون سی مردے کچھ نہین کہتی پکار کے
کیا جانے کیا گذرتی ہی نیچر مزار کے

بیمار ہے جو عشق مین گیسوی یار کے
رانو کو دروپیٹ مین رہنا ہی مار کے

عیار تھا عجیب زلیخا کا جذب عشق
کنعان سی ماہ مصر کو لایا اوبہار کے

کیونکر خمیر قبس مین ہوتین نہ شوشین
فدری نے کچھ شہ یک ہماری غبار کے

سودا مرکبا نہ کسے روز سال بھر
ابکی تمام سال رہی دن بہار کے

آخر مآل عجز ہے تیرے غرور کا
ای باغبان خزان بھی ہوگی بہار کے

عاشق کا دل جو اور جلاتا ہی آپ کو
مہندی لگاکی باندھی ہی پنی نیار کے

مردون سے زندگی مین یہ منعم نہین ہی کم
جب دیکھیے سوار ہین کاندہی پہ چار کے

وہ صاف اعتقاد ہین ساقی شراب کیا
پانی بھی ہم پئین تو سہ چشم ہو وار کے

کیونکر نہ سوز غم سی مسلمان کا دل جلے
دبتی ہین برہمن کو وہ صدقہ اوتار کے

کوئے ثمر سو ہجر مین دیتا نہین مزہ
قطرے لہو کی ہین مجھے دانے انار کے

مین کاہ سے سبک ہون یہ کوہ ہستی گران
صدمے اوٹھین گی کس سی غم انتظار کے

بستان بار سی نہین ممکن مفاہلہ
کھٹی چمن مین دانت ہوئی ہین انار کی

عریان تنون کا ملک ہے کیا کشور عدم
جاتا ہی جو وہ جامۂ ہستی اوتار کے

دیکھین کہ اب کی آتی ہین یا وعدے یا نہین
رخصت ہوی ہین ہاتھہ یہ وہ ہاتھہ مار کے

نقاش اسیر بزم جہانسی گذر گئی
باقی ہین نقش خانۂ معنی نگار کے

آئی بہار جس مین مے و مے را گان ہوئی
توبہ مرید حضرت پیر مغان ہوئی

مطلق حضور یار نہ گویا زبان ہوئے
وہ چشم سرنگین ہمین مہربان ہوئے

اسطرح کہنگی مین ہی جوبن پہ بخت رز
جس طرح پیر ہوکے زلیخا جوان ہوئے

ہے سرکشی عدو کی عدو کی لیی ضرور
کیون اسقدر کجی کہ کبادہ کمان ہوئے

دیکھا نہ غیر روز سیہ مینے عمر بھر
رحلت مری جہانسی شب میہمان ہوئے

کیسی ہماری آہ نے کی ہمسی دشمنی
چپ ہنی لگی جو تپ بھی وہی نردبان ہوئے

دم بھر مین قبضۂ شرق و مغرب مین کر لیا
شمشیر یار کی نہوئی کہکشان ہوئی

نکلا جو یار سر شب ماہتاب کو
پرنوسے ماہتاب کی چادر کتان ہوئے

مثل حریف باختہ مسرف ہی منفعل
دولت جو مل گئی تھی عبث رایگان ہوئے

گندم کہان نصیب لگی اسیا جو ہاتھہ
تیغ گرسنگی کو وہ سنگ فسان ہوئے

صبح شب وصال مرا دم نکل گیا
لبیک مرگ بجکو صدای اذان ہوئے

کیسے تمہاری گفتہ قیامت ہین چیز
معلوم ہی نہین کہ قیامت کہان ہوئے

بیباک سادہ ہون کیا ہر بات ہو کہی
جو موج آب نہی رگ سنگ گران ہوئی

کلفت گی جو دل سے تو آبا خیال دوست
شبیشہ ہوا جو صاف پری میہمان ہوئے

منظور وصف دست حنائی تو تھا یہی
پر کیا کرین کہ لال ہماری زبان ہوئے

دیکھا جو دو ہی سبز ہمارا زرد ہو گیا
باد بہار مجکو ہوائی خزان ہوئے

رکھا جو تنے دور مری بجر اشک سی
پہلے تمہاری بالیکی کیا کیا طپان ہوئے

زینت نی اوسکی اور کیا ہمکو دلفگار
تحریر سر بسر تیز نگہہ کو کمان ہوئے

دینار داغ دل مین مری جسقدر بڑہے
اوتنی ہی جنس حسن تمہاری گران ہوئے

صبح شب وصال چلا دہ ضنم اسیر
ہنسے خدا کو یاد کیا جب ذان ہوئی

کم نہین کمری سی ہمکو کوتہی دیوار کے
سر گھر بیٹھے کیا کرنے ہین ہم بازار کے

دل لگا دیتی ہی الفت ابروی خمدار کے
امر آسان کچھ نہین یہ آنچ ہی تلوار کی

ہون وہ زخمی خوش نہ آیا مجکو قاتل کا حجاب
پٹیان آنکھون پہ باندہ نہین خم ہندوستان کی

آبلی ہین کفش پا در کار کیا وحشتمین کفش
موئی سر دستار ہین جا تہ نہین دستار کی

آفتاب صبحکو دیکہو نہ زینت پا بند
گل سی جاتی ہی پریشانی کوی دستار کی

یاد گیسو مین دباتی ہی سیاہی شام سے
شب بسر ہوتی ہی مشکل سخت بیمار کی

کیون نہ قسمت سیر باد آئی مجھی فرخندہ بخت
جادہ راہ صبا ہی ہر روش گلزار کی

ہی جو مژگان کی محبت مین گرفتار مرض
ہو گئی ہی نبض نشتر داری تیری بیمار کی

کیون نہ دیکہون دور جا کر حسن بیکا جمال
نور آنکھون مین ہی طاقت پا نہین رفتار کی

خط کا طوطی بولنا ہے کہان مہ آفتاب
کہل گئی قلعی ترے آئینہ رخسار کے

بوی گل تعلیم کرتی ہی سہ مجکو باغمین
چاک کر پیراہن تن راہ لی گلزار کی

ہم پس دیوار اوسی ہر وقت نظارہ نصیب
واہ ری تقدیر چشم روزن دیوار کی

مر گئی پر قید محنت سی نہ نکلا کوہکن
ہو گئی زنجیر پا چوٹی اوسی کہسار کی

دیدۂ تر کا ہمارے ہو گیا جب سامنا
کھل گئی ساری حقیقت ابر دریا بار کی

سانپ بنکر کیا سماجاتا ہی اوسمین عکس زلف
آرسی ہی ہاتھ مین اوسکی کہ مانی مار کے

وصف ابرو مین جو لکھتا ہون مضامین تیز
قط نہین میری قلم پر پارۂ ہی تلوار کی

چھوڑ کر تجکو ہوا جو نابع فرمان غیر
راہ لی مسجد سی گویا خانۂ خمار کی

خون کی سیری اگر پیاسی نہین ہی اے اسیر
منہ سے باہر کیون نکل آئی زبان تلوار کی

یار آیا ہم نہ اوٹھی جانفشانی کی لیی
مر کی دل کیونکر نہ تڑپی زندگانی کی لیی

مرتبہ ہے وصف زلف یار جانیکی لیی
ہے شب معراج لازم اُس کہانی کی لیی

دل جلا کر مکر سے آنسو بہانا کیا ضرور
دوڑتی ہو کیون لگا کر آگ پانی کی لیی

گرم کی جس خوبصورت نی کچہری حسن کے
لیگیا فرد نظر کو مین نشانی کی لیے

خبر می ہو لا کہ پیر مین ہنسی آتی نہین
جی مین ہی دل کھولکر رودون جوانیکی لیی

کیون نکرتا ہمکو وہ بہر ظہور صنع خلق
لفظ نتھی درکار تفہیم معانی کی لیے

بھول سا رخسار سنبل سی نہین ہنکی زلف
ہی خزان اک دن بہار زندگانی کی لیی

طالب دیدار تر سین کیتلک دیدار کو
انتہا بھی ہی تمہاری لن ترانی کی لیی

بعد مدت تیری گھر مہمان ہوا ہین یا وحش
ذبح کرسا تی بطر می مہمانی کی لیے

ساقیا ہر شب بلایا کر مجھی تھوڑی سی
چاہیے روغن چراغ زندگانی کی لیی

خنجر خونریز دشمن سے نہین کچھ ہمکو خوف
موت کافی ہی بشر کی یاس بانکی لیے

آئینہ ہے جام ہی جمشید و سکندر نہین
جمع اسباب جہان کس زندگانی کی لیے

بال سے بھی ہو چکا باریک جسم زار
انتہا بھی ہے الٰہی ناتوانی کی لیی

راہ ظلمت مین مبارک ہو مشقت خضر کو
کس گل رخسار کا کشتہ نہا مین جو بعد مرگ
کون مرنے جاہی آب زندگانی کی لبی
بلبلین آئین لحد پہ نوحہ خوانی کی لبی

کیون در زندان پہ دربان بیٹہی رہتی ہین اسیر
کم نہین ہی ضعف اپنا پاسبانی کی لبی

غیرون پہ شب حضور کی کیا کیا کرم رہے
اچہا ہوا کہ آپ کی محفل مین ہم رہے
ذرہ مجہی بخدا نی کہا تمکو آفتاب
رونق فزود آپ کہان تہی کہ ہم رہے
خرمن پہ میری برق نی ناحق کرم کیا
شعلے جگر کی آگ لگانے کو کم رہے
دفتر تمہاری فیض کا ہوتا نہا جب رقم
دو نو جہان مین نہم شگاف قلم رہے
طاؤس و کبک لاکہہ چلی اوسکی چال پر
دیکہا تو دو قدم ہی قدم پہ قدم رہے
تقسیم غم مین کوئی ہماری سوا نہتا
بیٹہا تہا جب سرور زمانہ مین ہم رہے
انسان تیسی سی جو ڈرتی ہین اسقدر
گویا کبہی یہہ ساکن ملک عدم رہے
کینکر کہون کہ گہر سی وہ نکلتی تہی دوش شب
دیکہا جو صبح کو امین نقش قدم رہے
کیا رعب حسن ہی ملک الموت تہا کوئی
جبتک حضور بار رہی زندہ نہین ہم رہے
گلشن مین جاکی غور سی دیکہہ آئی موشگاف
سنبل مین تیری گیسو نکی پیچ و خم رہے
یوجا برہمنون نی بتون کو غضب کیا
قابل یہہ پوجنے کے خدا کی قسم رہے
داغ الم زمین کے تلی کیون وہ دیکہتی
تیری فقیر صاحب تاج و علم رہے
کانٹون نی ہم پہ کس لیئے کہولی زبان طعن
خالی تو آبلو نسے ہماری قدم رہے
آئے جو تم مزار پہ ہمراہ غیر کے
ایسے عنا بتونکے سزاوار ہم رہے
نامے کو اوسنے چاک کیا کس تصور پہ
مضمون شکا تونکی تو قاصد رقم رہے

کیونکر مسافران عدم آگی بڑہ گئی
پیچھے کسی سی راہ مین اپنی قدم سنتے

دار جہان مین جہپ کے چلی ای ہم اسیر
بیدار ساکنان دیار عدم سنتے

جان تنعم کی بجا بعد فنا جلتی ہے
منہ ہوتی ہی جو زر نار قبا جلتی ہے

کہو خورشید قیامت سی کہ ہو جلد غروب
دیر گذری ہی کہ سب خلق خدا جلتی ہی

چہلی گل کہانیکو تم غیر کو دیتی ہو تو دو
جسکو جلنا ہو جلی میری بلا جلتی ہی

یون ہماری دل صد چاک مین ہے داغ الم
جسطرح شمع مزار شہدا جلتی ہے

منہ لگایا مری جلتی ہوئی ہڈی کو مگر
صورت شمع جو منقار ہما جلتی ہے

غیر نے مجکو جلایا تہا بہ اوسکی ہی سزا
گور کافر کے جہنم سے سوا جلتی ہی

میری عریانی کا باعث نہ جنونمین پوچہو
تن مین آتشی حرارت کہ قبا جلتی ہے

گر بہان اتنی ہی ای آتش یاقوت نکہ
نیرے گرمی سی گلیم فقر ا جلتی ہے

تب فرقت ہی مری ظاہر و باطن مین اسیر
جسم جلتا ہی جدا جان جدا جلتی ہی

رونق افزا آج محفل مین عجب بت پارہ ہی
شمع سان جسکا گریبان نور کا فوارہ ہے

وادی وحشت مین کب ہمسا کوئی آوارہ ہے
داغ سودا سر پہ اپنی کوکب سیارہ ہے

رہنے دیتی ہی کسی کو گہر مین کب باد بہار
نالۂ زنجیر و بوی گل وطن آوارہ ہے

یار جاتا ہے گہر اپنی ہم سوی ملک عدم
صبح کی نوبت ہماری کوچکا نقارہ ہے

اوسکی گہر نک جا کی لاتا ہی خبر کیا جا جلد
کیا سبر اسپک تصور ڈاک کا ہرکارہ ہی

مر گئی پر بہی وہی ہی اشک افشانیکا جوش
جو منارہ مقبری کا ہی وہ اک فوارہ ہے

میکشی جسبدن نہ کی ساقی کو جرمانہ دیا
جسطرح لازم قضائی صوم کا کفارہ ہی

منزل ہستی مین آنا اور جانا ایک ہے
روز مولد شادیانہ کوچکا نقارہ ہے

کیا بیان ہو ہجر ساقیمین وفور جوش غم
شیشہ مثل حلق بسمل خون کا فوارہ ہی

دل جلاتا ہے مرا برسات مین سوز فراق
شب کو جو جگنو چمکتا ہے وہ آتشپارہ ہے

ہے یہہ تیری دید کا سودا کہ مانند شعاع
تا تارای مہر میرا دامن نظارہ ہے

باعث غم ہجر مین ہی بسکہ سامان نشاط
ڈھیر پھولون کا نظر مین خار کا پشتارہ ہے

طفل جو پیدا ہوا ہے اوسکو آخر ہے فنا
کل وہی ہوگا جنازہ آج جو گہوارہ ہے

شاہد بازاری وہ پردہ نشین دونون مین ایک
فرق اتنا ہے کہ یہہ ثابت ہی وہ سیارہ ہے

سرنگون رہتی نہین ہین یہہ تواضع کی سبب
معصیت کا سر پر اہل زہد کی پشتارہ ہے

قافلہ پھولون کا راہی ہی عدم کو یا غمے
غنچۂ گل کا چمکنا کوچکا نقارہ ہے

کسنے پردیسی دکھایا عارض گلگون ہمین
دامن گلچین ہمارا دامن نظارہ ہے

بدلے قاصد کے کسی مزدور کو دہوندو اسیر
خط شوق ایسا ہے طولانی کہ اک پشتارہ ہے

میکدہ باغ دلکشا ہے مجھے
جام جام جہان نما ہے مجھے

غیر کا رنج پیستا ہے مجھے
کف افسوس آسیا ہی مجھے

صورت جادہ فرش راہ ہو نہین
پاے مالی کا کچھہ مزا ہے مجھے

چاہتا ہون چلو نہ تم سر راہ
غیرت چشم نقش پا ہے مجھے

دانۂ اشک ہون مین زیر فلک
گردش چشم آسیا ہے مجھے

جانب شیشہ کان کیون نہ ہین
قلقل آواز آشنا ہے مجھے

غیر کا منہ بگاڑ دون لیکن — کیا کرون منہ بہ آپکا ہی مجھے
فقر مین بسکہ جسم زار ہی حسن — سیل ہر موج بوریا ہی مجھے
خامہ نہان سراسی سی ہی تیغ — راست بازی مری بلا ہی مجھے
حشر کی دن کرینگے کیا عصیان — تیری رحمت کا آسرا ہے مجھے
نوندیکھے صنم تو کیا پروا — میرا اللہ دیکھتا ہے مجھے
دل مین حب علی و احمد ہے — یہہ سہارا یہ آسرا ہی مجھے

معتقد مرتضی کا ہون مین اسیر
اور مطلب کسی سے کیا ہے مجھے

کون کہتا ہے دوا محو زار کی بیہودی — ہوش قائم ہین علامت آجتک محمود ہے
جو عدو اسکا ہے شیطان کی طرح مردود ہے — خاک ہے انسان ملائک کا مگر مسجود ہے
خلقت آفاق سی حاصل فقط ہی بیخودی — علت غائے علل مین جس طرح مقصود ہے
ظاہری لذت ہی باطن مین یہ ہی ہیچمدم مرگ — نعمت دنیا ئی دون حلوا می زہر آلود ہے
کبر جھوٹ و سرکشی اچھی نہین ای اہل کبر — رزق پشہ ایک دن مغز سر نمرود ہے
مہمان ہے غم تو حاضر ہین دل و جان دیکھ — کیا تامل کی جگہہ ہی آؤ مس مین جو موجود ہے
جلوہ گر ہوتی ہے یہہ جسدم وہ اوٹ جاتی ہی ضعاف — اگ دولت ہی سیاہی بخت کی بارود ہے
منکر توحید ہفتاد و دو ملت مین ہی کون — سو الف لکھین تو اونسی ایک ہی مقصود ہے
دو شرف حق نی دئی ہین اوسکو دو معجز ہے — حسن مین یوسف خوش الحانی مین وہ داؤد ہے
خود نمائی مین ہی قرب عشق ہی منظور حسن — چہرہ صیاف آیا زآئینہ ممحود ہے
ہستے فانی کو نادان ہین جو سمجھے ہین مقیم — ایک دن معدوم ہی عالم مین جو موجود ہے

تو خط سے کام کیا رخسار سادہ ہی سہی — میں تو ہوں اوس شمع کا پروانہ جو بی رکھی
جو جسکی خلق خدا سے رتبۂ عالی ملے — خم کعبہ اب حرم میں اسلیے مسجود ہے
وصل شیرین کا ہی مشکل تیشہ تو رائی کو کہن — کب تلک غارا تراشی درد سر بیہود ہے
سائلون کو دی اسی میں خیر ہی کہنے لگی — جسکو تو نقصان سمجھتا ہی وہی بہبود ہے
چشم بلبل میں بہری ہیں اشک کیون آئی نظر — آتش گل ہر چمن میں آتش بیدود ہے
ہے تماشائی حقیقت کا سبب سیر مجاز — سبزۂ نو خیز خضر منزل مقصود ہے

بد سرشتو نسے ہو نفرت کیون نہ ہمکو ای اسیر
پیر و شیطان ہے جو اللہ کا مردود ہے

ہوس نظاری کی اپنی دل جز ہین رہے — نگاہ آنکھ سے نکلے تو دور بین رہے
ہمیشہ روح تلاش رخ حسین میں ہے — کبھی سمن کبھی بو نبکی یاسمین میں رہے
لحد میں سوئی حسینون کی لیکی تصویرین — پر یو شوخی نہ خالی بغل نہ بین رہے
کیا نہ کب ہدف ناوک ستم مجکو — کمان چرخ ہمیشہ مری کمین میں رہے
جو ناز سینہ پر آوسکو تو اسکو ساعد — ہمیشہ بحث گریبان و آستین میں رہے
ملے کسی کو فراغت نہ آسمانکی تلے — یہہ مثل دولت ممسک نہان زمین میں رہے
یہہ ہمنے صاف کیا اپنے دل کا آئینہ — کہ دہو مہ بزم حسینان مہ جبین میں رہے
کہو خدا کے لیے ہان کہان تلک انکار — شب وصال بہت کم نہین نہین میں رہے
جہان کو قتل کیا تیغ بے نیام کی طرح — اگرچہ ساعد محبوب آستین میں رہے
فلک کو توڑ کے پہنچے کبھی نہ عرش پر آہ — صدا لپٹ کی اسی گنبد برین میں رہے
شب وصال مری حق میں ہوگئی شب تنگ — بغل میں تیغ چھری اوسکے آستین میں رہے

کسی کے حلقۂ گیسو کو ہاتھ سے تو چھوا
بلا سی گردن اگر طوق آہنین مین ہے

بزنگ آئنہ دل صاف رکھہ جو مومن ہے
صفا کا لطف ہے کیا چین اگر جبین مین ہے

جہان کہ بیئہ کے ہم رو دے ایک ساعت بھی
ہزار دھوپ پڑے پر تری زمین مین ہے

ظہور خط ہو تو کیا بوسہ لین ہم اوس کا
شمول تر سے لذت نہ انگبین مین ہے

یہ شانۂ دل صد چاک نے کیا سیدھا
شکن ذرا بھی نہ اوس زلف عنبرین مین ہے

اسیر خامۂ غیر اب کہان قدم رکھے
کسی طرح کی نہ گنجائش اس زمین مین ہے

غنچہ سان چہر سے ظاہر غم پنہانی ہے
عین جمعیت خاطر مین پریشانی ہے

شان مستی سے عیان شوکت سلطانی ہے
کشتئ بادہ مجھے تخت سلیمانی ہے

تاب دیدار ہے کس آنکہ کو ایمہ جمال
لاکہہ پوشش کے برابر تری عریانی ہے

چرخ رکھتا ہے حسینونکو بھی پابند بلا
آنکھین بیمار ہین زلفونکو پریشانی ہے

شب کو ہے ساتھہ ترے غیر کا جو شعلہ خو
جانتا ہون کہ یہی غول بیابانی ہے

جوش باران حوادث سی نہین جای خطر
وہ گدا ہون مرمی کملی مجھے بارانی ہے

ای ہما دیکھہ نہ آنا مری ہڈی کی طرف
مجھکو منظور سگ یار کی مہمانی ہے

حق نے پیدا جو پیمبر کو کیا بے سایہ
یہہ اشارہ ہے کہ محبوب یہہ لاثانی ہے

کھینچتا ہے جو یہہ تصویر خیالی اوسکے
کیا مرا کلک تصور قلم مانی ہے

جیسے دل گیسوے جانا نہین گرفتار ہوا
کیا کہون کیا مرے خاطر کو پریشانی ہے

نہ گیا کاہ گذار یہین بھی وحشت کا اثر
جس عدالت کا مین ناظر ہون وہ دیوانی ہے

اوس پری کا ہے تصور جو دم گرم مجھے
سلسلہ اشک کا تسبیح سلیمانی ہے

اہل دنیا کی وہ ہین کام کہ کافر نکرے
اس شقاوت پہ بھی دعوی مسلمانی ہے

صبح ہے شام نہین شام ہی تو صبح نہین
اس دورنگی سے ہے ظاہر کہ جہان فانی ہے

بدنما ہے جو نہو حلقۂ خاتم مین نگین
داغ سجدہ اوسے لازم ہی جو پیشانی ہے

لوٹنے کو مجھے آؤگی تو کیا پاؤگی
رہزنون پاس مرے جامۂ عریانی ہے

اے شکر لب ہی تری سامنی یون شاخ نبات
جس طرح نیشکر خام کا رس پانی ہے

ہمہ تن آئنہ ہون محفل عالم مین اسیر
جسکی دیکھا ہے اوسے عالم حیرانی ہے

قسمت دکھائے دیکھیے کب ون وصال کے
امیدوار ہین کرم ذوالجلال کے

ائی مزے نہ بیکسی سے وصال کی
بچتا سے ہم کمر مین تری ہاتھ ڈال کے

لاکھون ہے داغ دل نے دیے ہین ملال کے
کیا تنگ ہون بغل مین مین دشمنکو پال کے

صیاد کا بڑھا ہی یہہ بلبل کو اشتیاق
بیٹھی ہے اشیانے سے گردن نکال کے

پہلو مین غیر کے جو وہ بیٹھی اوٹھا درد
ہاتھو نسے رہگیا مین کلیجہ سنبھال کے

بالون مین اوسکے مانگ جو دیکھی تو یقین
رکھدے کسینی تیغ سپر پر نکال کے

یارب ہون ختم ہجر کی راتین اوسطرح
جس طرح جلد جلد گئی دن وصال کے

سمجھے ہین جنکو گوہر نایاب جوہرے
قطرے ہین کچھ مرے عرق انفعال کے

گلگشت بوستان اجل جنکو ہے پسند
ہنستے ہین مثل زخم لہو منہ سی ڈال کے

قسمت تو دیکھنا کہ ملا نامہ بر بھی چور
خالی لفافہ اوسکو دیا خط نکال کے

موسی سی کوئی جا کی یہہ کہدی کہ ہم بھی ہین
نظارہ باز حسن عدیم المثال کے

دینا ہے نرشت سوئے عدم لیپل انجنون — غمزے او نہین گے ہم سی نہ اس پنجہ آل کے
جا کر فلک پہ کوکب سیار بن گئے — ذرے جو کچھ ادھے مری گرد ملال کے
مانند غنچہ حبس نفس سے ہے زندکے — سنجا دن گا صدا مین دہنے نکال کے
ساقی عجب نہین جو بط بادہ اوڑ چلے — پائے ہین پاؤن کیک کی پراسفی لال کے
اے قیس جتنے خار ہین تو لی ہین برجان — رکھنا قدم کو دشت جنون مین سنبھال کے
پاے صدف کی طرح جو سائل درمراد — لازم ہے مہہ کہ بند کرے لب سوال کے
جنتا ہے کوئی ساتھہ امیر و فقیر کا — دیکھے نہین گلیم مین پیوند شال کے
لیلی کے پاس قیس نے بھیجا جو دیکی خط — پر لگ گئے بزنگ کبوتر غزال کے
کیا پہنچہین عاشقونکو تیری قیس و کوہکن — گذرے ہوے وہ ذکر ہین فصی ہین جال کے
ممکن نہین کہ آکی نہ پہنچاے مرغ غم — سوراخ مرے سینے کی حلقی ہین جال کے
بہر نثار زلف منگائے نہ آپنے — مٹی دہرے دہرے ہوئی نافی غزال کے

یون جرم دور کرتے ہے حب علی اسیر
جیسے ہوا سے جھڑتے ہین پتی نہال کے

جبین کے سامنی تیرکی سجدہ گاہ رہی — خدا کے سجدی مین بھی کچھ تو نسی راہ رہے
سکھلے جو آنکھہ دم صبح دیکھیے قدیار — بلند چاہیے انسانکے نگاہ رہے
جو دن کو تخت پہ بیٹھی تو خاک پر شب کو — چلے چال کہ راضی گدا و شاہ رہے
تمام عمر جنون مین ہوئی بسر اپنے — ہزار شکر کہ ناواقف گناہ رہے
دو ئی کی خوب نہین ہم کہان رقیب کہان — ہمین سے واہ رہے یا او نہین سی واہ رہے
دعاے خیر کی خواہش اگر ہی اسی کو سن — فقیر سی بھی ملاقات گاہ گاہ رہے

یہہ خون دیدہ و خون جگر کی خواہش ہے
زمین سرخ رہے آسمان سیاہ رہے

جو کوئی سامنے آیا مریض عشق ہوا
فروغ حسن سے تم شمع بیگناہ رہے

خبر سنے جو مرے مرگ کی بتون کی کیا
خدا کے سایہ بین یہ مغفرت پناہ رہے

جو آج حشر مین کہتے ہین عفو ہوتی ہے
تمام عمر مرے ساتھہ یہہ گواہ رہے

نظر مین کیون نہو بی یار جہان تاریک
جو آفتاب نہ نکلے تو دن سیاہ رہے

رہو نہ ہمسے جدا حفظ ہو اگر منظور
چراغ حسن تہ دامن نگاہ رہے

ہوا شرف یہ میسر تمہاری جلو لیسے
مکان کے گرد شب و روز مہر و ماہ رہے

بغیر ساقی کوثر ہو پار کیا بیڑا
بھنور مین کشتی بے ناخدا تباہ رہے

سمجھہ کی کیا در دولت سی ہمکو وہان جاکے
تمہین کہو کہ کہان جاکے خیر خواہ رہے

ہوئی حصول جو دولت فقط امیر ہوے
گدا جہان مین ہم جنلک تہی شاہ رہے

دکہاے بخت نے ہر چند منزل مقصود
ہزار طرح کے کشتے سیان راہ رہے

یہہ لاغری کی ہے خواہش کہ جسم زار مرا
نگاہ سے بہی نہان صورت نگاہ رہے

یہہ مثل شمع تقاضای سوز دل ہی اسیر
دراز عمر سے بہی بڑہ کے مدآہ رہے

حق یہ اپنی تو نہین ہین دو نالہ دل کے
نکیرین آگی بتی غیر فرشتے چاہ بابل کے

رہین گے چپ جو محشر مین وہان ہم بسمل
گواہی خون کی دینگی حنائی ہاتہہ قاتل کی

گلستان جہان مین یون بہار زندگی گوئی
ہنسی مانند گل کہا کہا کی چرکی تیغ قاتل کے

ہوئی ہے زندگی مشکل فقط اس خلق عیسی
نہ دل کہنے مین ہے اپنے نہ ہم کہنے مین دل کے

قریب المرگ ہین ہم اب کہان ہوش و حواس اپنے
پریشان ہو گئی ساتہی جو پہنچے پاس منزل کے

کیا ہی قتل کس مقتول کو جسکی یہ شادی ہے
کہ نوبت بج رہی ہی آج دروازی پہ قاتل کی

وہ وحشی ہون مجھی ہر گام جگر اوشت وحشت نے
بنی زنجیر کی گڑیان سمٹ کر کوس منزل کی

غبار کلفت خاطر شہ یک گرہ ہی ایسا
مری اشکون کی قطری ہی ہین ذری یک سلسلے کی

بندہا مقتل مین ایسا رعب تیری نیغ کا قاتل
فرشتے بھاگ نکلی کو دکر شانو نسی پہل کی

نظر چشم حقارت سے نہ کر زنہار ای ناہد
نقیب الاولیا ہین خضر ہم ستونکی محفل کی

روان آہستہ کر ناقی کو اپنی نجد مین لیلی
جنازہ قیس کا آتا ہی پیچھی پیچھی منزل کے

نشان دینا ہمین مشکل ہی کیا دیوان محشر مین
کہ فرد دل پہ خط وخال کی کہدو کی ہین قاتل کی

عجب احوال ہی فرقتمین تیری بیقرارون کا
کہ اون کے دست و پا ہی بال و پر ہی مرغ بسمل کے

بنائی آئینے لیجا کے ان آئینہ سازون نے
گری نہی آنسو دنکی سارہ جو تکری مری دل کے

کیا کشتہ اوسی چشم محبت سی حسی دیکھا
تری میٹھی نظر مین خاصی ہین زہر قاتل کی

فلک محتاج ہی خود مال و دولت اوسکی کیا ہمین
ملے سائل کو کیا جائی جو دروازی پہ سائل کے

ظہور حمد سے ہادی الٰہی ہو زبانی مین
ورا ایمان کہلین اوسکہ جائین ہمدی ہو اسی ملے کے

ہوا ہے جوش بحر گریہ زندانمین اسیر ایسا
کہ حلقے حلقہ گرداب ہین طوق و سلاسل کی

علاج مرگ ہوا تجکو دور بینی سے
جریدہ تین کی بو آئے چوب چینی سے

وہان بار کا مضمون بندہ کیا لیکن
ہزار فکر پڑے وقت آفرینی سے

جو تیرے در پہ جگہہ پائین پاؤن کمنی کے
اوسا ئین ہاتھہ مسیحا فلک نشینی سے

فروغ روی کتابی فی کر دیا لندہا
خلل نگاہ مین آیا کتاب بینی سے

شکم ہے بار کا جنی سی ہی کہین شفاف
کمر کی بال کو نسبت ہی سوی چینی سے

غزل مین گوی تو مضمون چاہی عالی — بلند ہے رتبہ انسانکی شان بینی سے
جنون نے دل مرا توڑا نہ سنا کیے دیندار — کسی نے درد بٹایا نہ درد دینی سے
بزنگ آئینہ یکسان نظر مین ہین بد و نیک — کسی سے کام نہین کچھ صفا گرنے سے

اساتذہ سے جو پہنچا ہے اسکو فیض کلام
**اسیر** صاحب خرمن ہے خوشہ چینے سے

یاد وفا پیو فا نہین ہوتے — حرف مدعم جدا نہین ہوتے
کیا گلہ کیجے جو غیر ہے غیر — آشنا آشنا نہین ہوتے
باغمین آئے فصل گل تو کیا — دام سے ہم رہا نہین ہوتے
دو موافق نیام سان ہو جو ایک — تیغ سی ہی جدا نہین ہوتے
تیری عاشق ہین سب سی مستغنی — طالب ماسوا نہین ہوتے
ہے بجا گوشہ گیری عنقا — نامور خود نما نہین ہوتے
ضعف سی شل ہین دست و پا دونون — ہمسے بیدست و پا نہین ہوتے
لاکھ تو بیا عروس دولت ہو — منو جہ گدا نہین ہوتے
میرے تغیر حال پر نہ ہنسو — سانحی ایسی کیا نہین ہوتے
کام کسدن بگاڑتے نہین غیر — کب وہ ہم پر خفا نہین ہوتے
شیخ صاحب تمہارا کیا کہنا — ایسی خاص خدا نہین ہوتے
پنج وقتہ نماز پڑھتے ہو — کبھی روزے قضا نہین ہوتے
سنتے ہین آپکے محلے مین — جمع کب صرف لقا نہین ہوتے
پھر تو کہیے کہ اونکی صحبت مین — آپ ہوتے ہین یا نہین ہوتے

لکھنؤ مین ہو کیون خراب اسیر
راہے کربلا نہین ہوتے

ہو گئے ہین اب تو قیدی عالم ایجاد کے
دیکھیے کیونکر گذرتے ہین یہ دن میعاد کے

قید ہو کر ایسے را تو نکو سنائی داستان
چار دن مین ہم مصاحب ہو گئی صیاد کے

آنکھ میرے دیکھنے والے ہی میری حال کی
کان میری سننے والے ہین مرے فریاد کی

دیکھیے لڑتی ہی کس کی کس کی آئی ہی اجل
مجرمونکی صف کھڑی ہی سامنی جلاد کے

اب کی قسمت دی اگر مجکو اسیری سی نجات
دام کیسا مین نہ آؤن خواہ مین صیاد کے

آج جو پیدا ہوا کل ہی ضرور اسکی وفات
تعزیت بھی چاہیے پیہم مبارکباد کے

ہو گیا زخمی تمہاری کہونے آیا جو فصد
نشتر مژگان جگر مین چبھہ گئی فصاد کے

توش ہین مرگ کہ سنے سی ہم مگر انسا ہی ہے
آسمان کی دل مین ارمان رہ گئی بیداد کے

مدتین گذرین کہ ہچکی بھی کبھی آتی نہین
تم سلامت ہو لینے والے ہماری یاد کے

تنہا مین وہ بیکس کہ مجھپر رحم دشمن نے کیا
آنکھین نہین ائین تو آنسو گر پڑی جلاد کے

ہم وہ طائر ہین اگر ہو ہمکو شوق آشیان
تنکے چن لیجائین صحن خانۂ صیاد کے

کیا تکلف سہرہ خسرو کی جو پہر تا ہے ہما
ڈہونڈتا ہے استخوان بہر غذا فرہاد کے

چاہیے اہل جہان کو خوف کہنہ یر فلک
بیخبر بیٹھی ہین ساکن قصر بے بنیاد کی

جان دی ہی نیمچی سرو قامت محبوب پر
تختے ہین دکھا سہری قبر کو شمشاد کے

ماتم حافظ کیا شیراز مین جاکر اسیر
خوب رونی ہم کنار آب رکنا باد کی

کیا نرمی حاصل ہین ہمکو ہاتھہ سی جلاد کے
گردنون شربت کی پیہم رکھ دی خنجر فولاد کے

ہی عیان یہ چار ابروسی ستم ایجاد کی
ایک جالکہی ہین دو مطلع کسی اوستاد کے

عشق کامل کچہ نہ کچہ دیتا ہی پہل مزنیکی بعد
ہین شرشیرین نہال تربت فرہاد کے

باغبان ہرگل سی آتی ہی مجہی بوی غرور
پیڑ کیا سینچی ہین تو نی خون سی شداد کے

کرکی قتل عام کیون مقتل مین اب جاتا نہین
پانون بہی کیا شل ہین ہاتہون کیطرح جلاد کے

دام مین آنی جنہین سمجہا تہا اپنا مرغ دل
تہی وہ کچہ ذری غبار خاطر صید زمد کے

تنگی قفس مین اسقدر میری خوشی آوارپی سند
پرا دہر نکلی اودہر ہوش اوڑ گئی صیاد کے

مردم بینا کا کیا مذکور راونکو ہی یہ شرم
سامنی آتی نہین اعمای مادرزاد کے

کیا بنائی چشم نرگس کیا بنائی گوش گل
ہاتہ چومون نخلبند گلشن ایجاد کے

خوف ہی مجکو رگ جان پر نہ بیٹہی نیشتر
کانپتی ہین ہاتہ میری فصد مین فصاد کے

گریہ آتا ہی جسے اس خمسہ ہو جاتی ہین گم
سنکی معنی کاف ہا ریا و عین و صاد کے

تذکری کرتی ہین باہم حور و غلمان ملک
خلد تک پہونچی ہین شہری حسن آدم زاد کے

ہوگئی شاید تری شمشیر ابرو پر فقیر
پہنی رہتی ہین اقیت الکر کڑی فولاد کے

ہوہ وکالی ہی جو ہین ٹہوکرین کہاتی نہین
کیا کنوین شاکر دجہانگین کی جگت استاد کے

دام نکلا سبزہ جسکو جانتا تہا مین اسیر
رخت کا ہی دام مین لایا مجہے صیاد کے

تسلیم کیا کرتے ہین دربان کو ادب سے
ہم تو نہین کہتی سگ جانان کو ادب سے

حیوان کی برابر ہی نہین جسمین ہی جوہر
انسان سمجہتی ہین ہم انسان کو ادب سے

تو ہی وہ پری رو کہ تری بزم ادب مین
بیٹہی ہوئی دیکہا ہی سلیمان کو ادب سے

حافظ ہین تری مصحف رخ کی جو مسلمان
رکہہ چہوڑتی ہین طاق پہ قران کو ادب سے

ہر چند کہ اوڑھنیں غبار اپنا ہی آنچل ہے — پر چھو نہیں سکتا تری دربان کو ادب ہے
ہر چند قدم درسی بڑھانے نہیں دیتا — کچھ کہہ نہیں سکتے تری دربان کو ادب ہے
آتا ہی جو فردوس میں سلیم شہی کو — جبریل صدا دیتی ہیں رضوان کو ادب ہے
تم غیر سے تمیز کی امید نہ رکھو — کیا کام ہی اس غول بیابان کو ادب سے
پکڑی گا مرا اشک رواں دامن قاتل — بہرہ نہیں اس کو دل نادان کو لوب سے

جو لوگ کہ رکھتے ہیں اسیر آنکہ سخن میں
رکھتے ہیں وہ سر پر مری یوان کو ادب سے

اپنی مزہ شعر میں کیا جای سخن ہے — جو ہی غزل اک مثنوی میر حسن ہے
ہی پھول سا رخسار تو غنچہ سا دہن ہے — نظارہ محبوب تماشای چمن ہے
کیا بات سنی کیا وہ مری حال کو دیکھے — نرگس کی جو آنکھیں ہیں تو غنچی کا دہن ہے
مسکن ہی جو اپنا یہی آخر کو ہی مدفن — جامہ ہی جو تن پر یہی اک روز کفن ہے
نادان ہیں جو اللہ کو سمجھی ہیں مجسم — معشوق کو دیکھیں نہ کہ ہی نہ دہن ہے
احوال جو غفلت کا ہی کچھ ہمسی نہ پوچھو — مخمل کی طرح خواب پریشان جز و بدن ہے
سیراب کیا کرتی ہی پیاسو نکو ہمیشہ — کیا تیغ حسینی میں تری خلق حسن ہے
بخشائی گا کیا حشر کی دن بادہ کشوں کو — شیشہ کی طرح پیر مغان پنبہ دہن ہے
دیکھیں ملک الموت بھی دیکھیں کہ نہ دیکھیں — تن زار یہ اپنا ہی کہ بستر کی شکن ہے
سونگھی ہی یہ مجہ وحشی آوارہ کی پڑی — وحشت ہی سگ یار کو ایسی کہ ہرن ہے
گلشن کو یہ جلوی نی تری آگ لگا دی — جو نخل ہی وہ شمع جو تہالہ ہی لگن ہے
خود چین جبیں سی تری کاکل ہی پریشان — خود نخ زبانی سی تری تنگ دہن ہے

غربت مین جو دیکھی ملک الموت کی صورت
سمجھی کہ یہی قاصد یاران وطن ہے

زیبا ہے جو پروانہ گری شمع کے اوپر
جو مرد ہی دنیا مین اوسی خواہش تن ہے

سنبل کو ہی کیا گیسوی محبوب سی نسبت
یہ پیچ نہ یہ خم نہ یہ خوشبو نہ شکن ہے

پھولون سی ہمین کام نہ گلزار سی مطلب
جلسہ ہی جہان لالہ رخون کا وہ چمن ہے

بیخود ہین ہم ایسے مزہ بیوطنی مین
معلوم نہین دور کہ نزدیک وطن ہے

صدقی مین ملی بوسہ جو ہمکو تو عجب کیا
خط چہرۂ جانان پہ نہین چاند گہن ہے

عیسیٰ ہو سخن فہم تو شاید اوسی سمجھے
جس شعر مین معنی نہین ہر روح بدن ہے

چلنا ہی تو چل فکر اسیر اسمین ہے بیجا
نزدیک بہت روضۂ سلطان زمن ہے

یارب خبر سنی ہی یہ کسکی ورود کی
شاخون پہ لی رہی ہین جو غنچی نمود کی

صحرا کی سب زمین مری وحشت کی ہی سند
نقش سُم غزال ہین مہرین شہود کی

جاتی ہی آپ بام فلک پر نماز عشق
بیکار نردبان ہی قیام و قعود کی

منصور دار پر بھی انا الحق کہے گیا
حق پوچھیے تو بات بڑی کی نمود کی

آیا ہی کون گل کہ معطر ہی سارا بزم
دود چراغ کشتہ مین خوشبو ہی عود کی

رکھنا سمجھ سمجھکی قدم چاہیے یہان
دنیا نہین صراط ہے یوم الورود کی

افشان سی آشنا ہوئی کس ماہ کی جبین
لیتی ہین آفتاب سی ذرّی نمود کی

خوشبو نسیم لائی ہی اوس کل کی اسطرف
ای دل درود پڑھ یہ جگہ ہی درود کی

کرتی دعا خدا سے کہ پیدا نکر ہمین
ہوتی خبر جو ہمکو عدم مین وجود کی

لب تشنگان وادی عسرت کیواسطے
کافی ہی ایک موج تری بحر جود کی

نیستی کریگا جسم غریبون سکے زہر غم — گردش اگر یہی ہی سپہر کبود کی
دیکہین نگاہ بد سی جوای مہروش تجہی — ہون کو رہتی شپیرہ انکہین حسود کی
ہستی ہین میری نالہ پر درد و پر یہ بت — دہشت نہین ہی کچہ نہین بانگ رود کی
لازم ہی اجتناب معاصی سی غافلو — کیا داستان سنی نہین قوم ثمود کی

اوٹہہ اوٹہہ کی بیٹہتی کی کہان تاب ای اسیر
قید ین نماز مین ہین قیام و قعود کی

مشک نہین و شمع ادون پر یہ روشن صاف ہے — خط سی رخ پر کتابی یار کا وصاف ہے
مثل آئینہ بدن اوس سادہ رو کا صاف ہے — پر تو چاہ زنخدان ہی اوسمین ناف ہے
گوکی پر حسب حیدر سی دل ایسا صاف ہے — صوت و حرف سنگ محمد شگاف ہے
خلق کو دکہلا رہا ہی جلوہ شام و شفق — جلوہ گر چوٹی مین تیری رخ جو سو باف ہے
بوسہ لین گی خط لب کی کچہ پروا نہین — ہم بلا نوش لگے ساقی ایک درد و صاف ہے
مین کف افسوس ملتا ہون غیر باتون مین — تمہی منصف ہو ذرا بتا آپکی انصاف ہے
آئینہ کو دیکہکر روشن ہوئی ہمپر یہ بات — دوست دشمن دونو یکسان ہین اگر دل صاف ہے
خط بنایا ہی تو دکہلائین گے وہ ضرور — کیا رہیگا ماہ نو پنہان کہ مطلع صاف ہے
قطعہ استاد کیا دیکہین کہ ہمکو ضعف سے — طور ہی ہر طرح خطی قاف کوہ قاف ہے
جاہلونکی خوب ہین معلوم ہمکو اعتقاد — قاتل عطار کوئی پیر و مداف ہے
بیہودی تصویر ہی اپنی جو وہ آتا نہین — اہل دوزخ کی یہی باغ بہشت اعراف ہے
واقعی ہی بات کچہ اسمین بناوٹ کی نہین — سانپ چوٹی سانپ کی کیچل ترا مو باف ہے
غم و بیتابی کہ جس سی صبر ہوتا ہی نیا انصاف ہے — صبر کا پہر حکم ہوتا ہی نیا انصاف ہے

ای خیال یار تو بھی ہو مری دلمین مکین
حور کا مسکن ہی جنت گھر پریکا قاف ہے

ایک دن ہوتی ہی افزایش بھی نسانکی لیے
فصل سرما مین زیادہ روزی تداف ہے

پاک جو گر دکدورت سی ہی وہ ہی بیگناہ
نامۂ اعمال بھی ہی صاف اگر دل صاف ہے

بھول کر بھی تم مری گھر مین کبھی آتی نتھے
آج کیا ہی جو یہ بندہ مورد الطاف ہے

بسملو کیون قافیہ ہی تنگ وسی آنی تو دو
مصرعۂ شمشیر سی دم بھر مین مطلع صاف ہے

جو رہی ثابت بلائی سخت مین میرا ہی دل
بانکا کل سی جو ٹلجائی وہ تیری ناف ہے

دل جو قرآن ہی تو میرا سینہ تفسیر ای اسیر
ہین جو اہل کشف او نہین کیا حاجت کشاف ہے

آنکھین بیکار ہین یکسین جو نہ صورت تیری
دل وہ کیا دل ہی نہو جسمین محبت تیری

نخل ہستی سی نمودار ہی قدرت تیری
اصل وحدت ہی تو ہی فرع ہی کثرت تیری

جلد ای روح سفر پیکر خاکی سی نکل
چند روزہ ہی ملاقات غنیمت تیری

کوئی پہونچا نہ تری جلوہ گہہ نازمین یار
راہ ڈھونڈا کئی ہفتاد و دو ملت تیری

کیا عذاب شب فرقت سی چھڑایا ہمکو
مہربانی ثری ای مرگ غنایت تیری

غنچۂ دل کو مری چاک نکر تا ہون
کہ پریشان نہو بو سی محبت تیری

اسیلی ہی پر طاؤس کی قرآن مین جگہ
کہ دکھاتا ہی یہ نیرنگی قدرت تیری

باغ مین بلبل و گل بزم مین پروانہ و شمع
بہیس بدلی ہوئی پھرتی ہی محبت تیری

شعلۂ نار سقر سی جو ڈری اہل گناہ
ابر بن بنکی برسنی لگی رحمت تیری

سرکشی صورت آتش نکر ای پایۂ خاک
ذرّی ذرّی کو ہی معلوم حقیقت تیری

بدلی نرگس کی او گین گو رہ تا کہین ہر سال
راہ دیکھا کیی ہم تا بقیامت تیری

دعوی خون ہمین درکار ہی کیا حشر کی دن
سرخ مہندی سی ہاتھی ہی گشت شہادت تیری

پاؤن کا ٹھوکی سنانون یہ ہین دیوانونکی
راہ کیا سخت ہی ای وادی وحشت تیری

دفن زر کی لیی کہدوائی ہی تونی جو زمین
دیکھہ منعم کہ اسی جا نہو تربت تیری

ہو چکا محکمہ در نار و جنان کی ہوی بند
دیکھتی رہ گئی ہم حشر مین صورت تیری

ہی بجا دیدہ عاشق سی گرین اشک جو گرم
آگ بدلی کو لگاتی سہے شرارت تیری

ایک ساغر مین کیی سیکڑون پیاسی سیراب
دیکھی ای پیر مغان ہمنی کرامت تیری

مین جہکا مہندی لگانی تو وہ ہنسکر بولی
پاؤن کو ہاتہ لگایگا یہ طاقت تیری

سیر بازار کو تو روز نکلتا ہے اسیر
آگئی کیا کسی یوسف پہ طبیعت تیری

داغ کہاکر غم جدائی سے
دل ہوا سیر آشنائی سے

الحذر طاعت ریائی سے
خوب رندی ہی پارسائی سے

دل مرا کاش آستین بنجائے
کہ لپٹ جای اوس کلائی سے

ہین یہ مومن برادر یوسف
گذری اس گرگ آشنائی سے

دستگیرون نی ہاتہ کھینچ لیا
تہک کی میری شکستہ پائی سے

موت آئی کہین کہ بہتر ہے
شب تربت شب جدائی سے

طوق و زنجیر قید رنج مین ہین
کیا خوشی ہو مجہے رہائی سے

ہجر مین یہ مرض کو طول ہوا
لگ گئی پیٹہہ چارپائی سے

آئینہ غرق بحر حیرت ہے
سادہ رویون کی خود نمائی سے

دیکھی شمع طور کو نسبت
کیا سمجہہ کر تری کلائی سے

نرمی دل سی سٹ گیا صدمہ جسطرح چوٹ مومیائی سے
سجدہ کرتا تھا کون ابرو کا کعبہ ہی میری جبہہ سائی سے
خون پینی کو میری آتی ہین روز مچھلیان اوس کف حنائی سے
لکھہ کی تعریف چشم ولب کاتب بڑھ گیا جامی وشفائی سے

ہر سحر مہر کانپتا ہے اسیر
دہشت پنجۂ حنائی سے

ہستی سی نیستی کو اوٹھا کر محن چلے غربت مین جب ہوا نہ گذارا وطن چلے
کچہ گل کی ناز کی نہ حضور بدن چلے غنچی ہون دلگرفتہ جو ذکر دہن چلے
نظارگیون سی مر کی نہ حاصل ہوئی نجات ہمرہ مری جنازہ کے ذرو کفن چلے
مشتاق یہ ہوئی تری طرز خرام کے طاؤس وکبک چھوڑ کی صحن چمن چلے
مدت ہوئی کہ موت کا بازار بند ہے تلوار کی جو چال چلو تم چلن چلے
وہ جنگ جو جو معرکہ آرا ہوا کبھی جی اونکی چھوٹ چھوٹ گئی تنی جو من چلے
شکر خدا کہ اب نہین تقدیر کا بگاڑ بگڑی رقیب سی وہ مری کام بن چلے
کانٹی ہین اس چمن کی نہایت درازدست دامن ذرا بچا کی نسیم چمن چلے
طول شب فراق سی گھبرا گیا ہی جی ہو صبح تو صبح کی یاد والمنن چلے
اذنا کی دوڑ دہوپ سی اعلی کا ہی فروغ رہ جائین پاؤن تہک کی تو کیونکر بدن چلے
آیا شکار کھیلنی صحرا مین جب وہ ترک چارون طرف سی چوکڑی بہنی ہرن چلے
پیری مین ہمکو جامۂ ہستی وبال ہے دیکھین کہ کب تلک یہ لباس کہن چلے
بہو کی ہوئی تو خال کی دانی پہ کی نظر پیاسی ہوئی تو جانب چاہ ذقن چلے

شیرین کا وصل قصر فلک کا تہا بہانا — کیونکر گری نہ دوڑ کی جب کوہ کن چلے
دریا ہی دل جو پیر مغاں کا تو کیا کرین — ہم بادہ کش غریب تو تشنہ دہن چلے
پوچہا نشان مرقد مجنوں جو نجد مین — آنکہون سی ہمکو راہ بتاتی ہرن چلے
عقبی کی سمت طالب دنیا کرین رجوع — کعبی کو تبکدی سے اگر برہمن چلے

خط لکہہ کی جب مآل کا آیا اسیر دہیان
قاصد کی ساتہ اشک مری قطرہ زن چلے

کہین دنیا سی بہتر ہی نئی دنیا مری دل کی — اس آئینہ مین ہی کیا خوب مجہل عکس محفل کی
کہی گی بیقراری کیا کسی سی تیری بسمل کی — لہونی لال کردی ہی زبان شیر قاتل کی
پڑینگی کیسی کیسی ن گرینگی خون ابہی کیا کیا — سلامت دست و بازو خیر یارب میری قاتل کی
خدا جانی یہ کسکی جلوہ گاہ ناز ہی دنیا — ہزارون ڈہہ گئی کثرت دہی باقی ہی مخمل کی
سفر مین ساتہ داغ ہجر یاران وطن لیچل — ولا تدبیر لازم ہی چراغ شام منزل کی
دو دستی تیغ سی مقتل مین لاکہون سر اوتری ہین — چڑہی رہتی ہین دونون آستینین میری قاتل کی
الٰہی خون کا دعوی کرینگی حشر مین کسکی — کہ وقت ذبح صورت ہی ندیکہی ہمنی قاتل کی
جو خط قاتل کو لکہیں ہم تو رنگ اڑ جاتی کاغذ کا — دولت اپنی کری پیدا سپیدی چشم بسمل کی
صدا یہ ہر رگ گردن سی وقت ذبح آتی ہے — کمی کرنا نہ ای خنجر قسم ہی تجکو قاتل کی
تری مجنون پر تمکش تیری ہی کرتی ہین اے لیلی — کری سجدی اگر ہون سجدگاہین جب محمل کی
گری سب دانت گویائی زبان کی ہی ہی بانے — ہوئی خبر اجابت محفل جل رہی ہی شمع محفل کی
خبر اپنی نہین کہنچا ہی قتل غیر پر خنجر — بسان خم بسمل ہنس رہی ہی موت قاتل کی
دلیل زشتی دنیا ہجوم اہل دنیا ہی — کثافت سی زمین خالی نہین ہوتی ہی منزل کی

تمہاری چہرہ خندان کی ہین ہم دیکھنی والے
پسند آتی ہی کسکو روتی صورت شمع محفل کی

امید زندگی تھی بعد مردن یہ نہ سمجھا تہا
کہ عیسی دہوم سی دعوت کرینگی میرے قاتل کی

جہا گلشن مین ایسا رنگ میری بیقراری کا
اگر بتیا ہلا آواز آئی نالہ دل کی

اسیر اس بزم مین غفلت سی بہی ہی منفعت کیا کیا
مسافر ہو تا ہی خواب مین بکلیف منزل کی

خط رخسار جانان نی کدورت دل کی زائل کی
شعاع مہر تہی جاروب صحن خانہ دل کی

جگہ کشتی بہی یارب یہ کس شیرین شمایل کی
جو شربت آب دریا ہی تمہی شکر ریگ ساحل کی

کمی کی کچہ برش مین تیغ فی تو مر ہی جاؤنگا
قسم کہاتا ہون اسی شوق شہادت تیغ قاتل کی

برابر رزق عالم کا ہی لیکن سکی خوان نعمت پر
نہین لقمہ اوٹہانیمین کمی بیشی انامل کی

نہ کہی قتل سی محروم ہمکو سخت ڈرتی ہین
یہ عرشہ دست قاتل کا یہ لغزش پا قاتل کی

وہ گل ہی تو کہ تیری یاد مین جنگل بہی لالان ہے
زبانین ہین یہ کانٹونکی کہ منقار عنادل کی

وہی مجمع ہی مجمع جسمین کوئی خوبصورت ہو
چمن کی گل سی نی نیت شمع سی رونق ہی محفل کی

ہزارون ان روئین تہین تجہی جیتک ندیکہا تہا
تجہی دیکہا نہین باقی کوئی اب ارزو دل کی

کوئی کعبی کو جاتا ہی کوئی ہی دیر کو راہی
تفاوت اسقدر ہی وہین اہین ایکمنزل کی

بہت دشوار ہی بوسہ لی اوس روی روشن کا
لگی کیا ہاتہ یہ دولت کہ اسپر مہر ہی تل کی

شریک حال عالم ہی جو انسان نیک سیرت ہو
رعیت کم نہین ہی فوج سی سلطان عادل کی

فراق یار کی صدی ہین دل پر صول اب کیسا
جہاز آیا جو طوفان مین گئی امید ساحل کی

بہار آئی ہی لی صیاد اسکو بہی رہائی دی
صدائین آرہی ہین کہ گئی گلشن عنادل کی

ہماری کعبہ دل مین چراغ داغ روشن تہا
نہی قندیل محراب فلک مین ماہ کامل کی

اسیر آیا نہ وقت نزع وہ عیسیٰ عیادت کو
بدن سے جان نکلی آرزو دل میں ہی دل کی

شراب خون دل پیتا ہو نمیں فرصت میں قاتل کی
صراحی چاہئی مجکو گلوی مرغ بسمل کی

یہ اہل عیش سجھ نالان کا کیا درد جگر جانیں
چمن میں ہستی ہیں گل کون سنتا ہی غنا دل کی

یہ کہنی آنکھ پھیری ہی کہ ایسی تیرگی چھائی
زبان آہوی صحرا بنی ہر شمع محفل کی

نہ آؤگی کبھی وعدہ عبث آنیکا کرتی ہو
مجھی روشن ہی سب کہتی تو کہدو آن کی دل کی

ہوا ثابت نہیں کچھ بعد ہستی عدم ایسا
جو دوری دو پہر میں ہی ہوئی منزل سی منزل کی

مسلمانو نکی صحبت کب اثر کرتی ہی کافر کو
نہ کھوئی نور عارض نی سیاہی لیکن تل کی

سزا ہم تو مجرم ہیں امید رحم رکھتی ہیں
مبارک بیگنا ہونکو عدالت ب عادل کی

سفینہ بیکسوں کا غرق ہوتا ہی تو ہوتا ہے
کسی پر وا بلا جانی سبکساران ساحل کی

مصور تار کی ہی گلشن انصاف کی لایم
شبیہ گل میں لالی صرف کر خون غنا دل کی

ہزارون گردنیں کٹتی ہیں لاکھون ہاتھ اوٹھتے ہیں
نہ گرتی ہے نہ مڑتی ہی کبھی شمشیر قاتل کی

نئی گلگشت یارب آج کس قاتل کی آمد ہے
چمن میں نرگس شہلا نہیں آنکھ بسمل کی

نئی گلگون لہو سی کم نہیں ہی ہجر ساقی میں
پیالی ہی کٹوری قبضہ شمشیر قاتل کی

مگر پھر موسم گل میں خبو نکی آمد آمد ہے
مری کانون میں پھر آواز آتی ہی سلاسل کی

اسیر اک ایکقدم پر اہلونسی خون ٹپکتا ہی
پر افشانی ہی اپنی چال گویا مرغ بسمل کی

جو گیا ملک عدم کو وہ کہان پھرتا ہے
چھوٹ کر تیر کوئی سوی کمان پھرتا ہے

کس تکلف سی وہ گلگون تہ ران پھرتا ہے
رقص طاؤس کا آنکھون میں سمان پھرتا ہے

دیگا پانی مجھی کیا خنجر عریان تیرا
خود نکالی ہوی یہ خشک زبان پہرتا ہے

قتل کا شوق یہی جامی ہی باہر ہونمین
منہ چھپائی ہوی جلاد کہان پہرتا ہے

مرگ کی بعد یہی خنجر قاتل کی تلاش
سنگ مرقد صفت سنگ فسان پہرتا ہے

خواہش اک جام کی ہی خم نہ چہا جائینگی ہم
پیٹ پکڑی ہوئی کیون پیر مغان پہرتا ہے

ہر جگہہ دل کو مری چاہ ذقن کا ہی خیال
سانہ یوسف کی سفر مین یہ کنعان پہرتا ہے

بسکہہ ہی کوچہ جانان کی ہوا چوبائی
مارا مارا مری آہون کا دہوان پہرتا ہے

کیا اچنبہ ہی عشاق سی ای مہر وشو
دم مین حربا کیطرح رنگ جہان پہرتا ہے

سرفروشو کی ہی کتنی تری خنجر کو تلاش
ٹوہونتا پیاسون کو یہ آب روان پہرتا ہے

در و دیوار کی تصویرین ہین قربان کس پر
شکل فانوس خیالی جو مکان پہرتا ہے

کچہہ خبر ہی تجھی زاہد کی بہی ای قاضی شہر
اینڈتا تاک کی سایہ مین جو ان پہرتا ہے

دل عاشق کی حسینونکو ہوئی شکر خدا
ماہ ہالی کیطرح گرد کتان پہرتا ہے

ہر زہ گردون کا کبہی سانہ تذی گوشہ نشین
مہر وسہ لاکہہ پہرین قطب کہان پہرتا ہے

ہستہ ان چور نہون پیر فلک کی کینونکر
بنکی پہنچا مری نالون کا دہوان پہرتا ہے

ہندسی چل طرف روضۂ شبیر اسیہ
یہی رستہ طرف باغ جنان پہرتا ہے

رہی درست طلسم حیات یا ٹوٹی
کسی کا دل نہ کبہی ہمسے یا خدا ٹوٹی

کہو فلک سی نہ مجھسی ضعیف کو چھیڑے
یقین ہی خار سی او بلبے تو آبلا ٹوٹی

جہان کو رحم عطا کر یہ ای خدای جہان
بہی جو دانہ دل سنگ آسیا ٹوٹی

خبر ہی شرط پلا جام جلد ای ساقی
سبنہ خار مین مستون کی دست دعا ٹوٹی

جہان مین لیست کا باعث فقط سہارا ہے — کمر ضعیف کی ٹوٹی اگر عصا ٹوٹی
فلک خوشی سی کری قرص ہی وہ ظلم پسند — زمین پہ گر کے اگر کاسہ گدا ٹوٹی
عبث تہی آمد و شد ان بتونکی گلیون مین — کہ ہاتہ کچہ نہ لگا پاتون بار ہا ٹوٹی
ورود قافلی سے ہو نہ رہزنون کو خبر — مچا نہ شور غضب تجہپہ ای درا ٹوٹی
مدد وہی دل کی رکین کی نہ اسکے ہستی کبھی — ملا ہو بحر سے سوتا تو چاہ کیا ٹوٹی
ہمارا عقدۂ خاطر کسیطرح نہ کہلی — لگائے ہاتہ تو دست گرہ کشا ٹوٹی
فلک سی سنگ جفا کب نہ یسکدی پہ گری — خم و سبو کی نہ کس رند دست و پا ٹوٹی
یقین معنی لا تقنطو رہے دل کو — خدا سے آس نہ ای بندۂ خدا ٹوٹی
نہ استخوان ہوئی ضائع نہ مرکی لحم اپنا — ہزارون زراع گری سیکڑون ہما ٹوٹی
نہونی دون کسی ظرف شراب کو بیکار — بناؤن جام اگر شیشے کا گلا ٹوٹی
وہ جنس دل ہے ہماری کہ دیکھکر جسکو — حسین ہر ایکطرف سی ہزار ہا ٹوٹی

اسیر کسنے یہ گلزار کو کیا تاراج
زمین پہ پہول پڑے ہین ہزار ہا ٹوٹی

ہوا خط آشکار احسن عارض کی تمامی ہے — دہن کا انتبو بوسہ دو یہ باقی لا کلامی ہے
قلم نی وصف اوسکی لعل شیرین کا جو لکہا ہے — جہان مین مثل طوطی شہرۂ شیرین کلامی ہے
جبکی کیونکر نہ خفت سی مری اسرار اہل محشر مین — مری اعمال بد سی پلہ میزان سلامی ہے
وہ سیکش ہون کہ علم نحو ہی پیش نظر سا ہے — کہ ساغر کافیہ ہی خط ساغر شرح جامی ہے
برب کعبہ سیعار الولد ہی ولایت حیدر کی — محب اوسکا حلالی ہی عدو اوسکا حرامی ہے
خدا کیسی شب فرقت وہ نالی گرم ہین جیسے — کباب کبک تا آسمان جل بہنکی شامی ہے

گمان کیونکر نہو اوسپر جو دل سینی سی فائق ہے
ترا وزن دعا سب جانتی ہین چور نامی ہے

نہو مایوس انسان عالم ذلت مین عزت سے
مہ کنعان کو زینہ بام رفعت کا غلامی ہے

وطن سے ہو سفر مشکل نہ کیونکر خاطر عنکو
جدا ہو شاخ سے کب عہدۂ مسی مین خامی ہے

جو بے پروانگی اوس شمع تک پروانہ آتا ہے
تو کہتا ہے عجب اس بزم مین بی انتظامی ہے

چلے جب وہ قدم مردنی مین مین ہو گئی زندہ
قیامت باد اونکو شیوۂ محشر خرامی ہے

حسین جو ہے وہ ہی تبری قد آزاد کا بندہ
خط رخسارۂ ہر سرو قد خط غلامی ہے

حفاظت سی رہی یوسف کنوی مین بی حواسون
اوسی کیا خوف ہی جسکا خدا آفت مین حامی ہے

نہین ہم وحشیونکو اور پیرایہ انکی کچھ حاجت
کہ مخمل سبزہی مہتاب کی جا در تمامی ہے

مخمس مین بہی کوئی وصف حسن یار مین لکھون
جہانمین کسقدر مشہور رشمے سی نظامی ہے

اسیر زار کو سب قید رد ان آتا نو کہتی ہین
کہ مشاق نہین یہہ بہی صاحب طبع گرامی ہے

تنگی غم دل کو آخر باعث راحت ہوئی
اسقدر سمتی پریشانی کہ جمعیت ہوئے

چہین لے گا کس طرح اسکو زبردستی کوئی
مفلسی بہی کیا کسی زردار کی دولت ہوئی

پوچہنے آئے ہو اب بیمار فرقت کی خبر
مر چکا گو رازمانہ گڑ چکا مدت ہوئے

یار نے وعدہ کیا تہا خواب مین آئین گی ہم
شب کو ہم جاگا کئی ہم سی بری غفلت ہوئی

تیغ ابرو کا لیا بوسہ تو اوسنے کی کہا
کیا خدا کی شان ہی تنکو بہی یہہ جرات ہوئی

ساغر گن گن کی کاٹی رات ہمنی ہجر کی
گرد کلفت دل مین رکہ شیشہ ساعت ہوئی

تیغ قاتل کو دیا سر جان عزرائیل کو
تنگدستی پن کہان قاصر مری ہمت ہوئے

میرے مرنیسی کہا نہ دا نہین کس کس کا خدا
ہلکری کو طوق کو زنجیر کو فرصت ہوئے

رنگ یکرنگی دورنگی نے کیا کیا آئنہ
رفتہ رفتہ میری صورت یار کی صورت ہوئی

ذہن مین آیا بڑی مشکلسی مضمون دہن
اس معمی کی سمجھنی مین بڑی دقت ہوئے

عشق چمکا حسن سی کی عشق نے تائید حسن
آپ کی مجھسے تو میری آپ سی شہرت ہوئی

بھوک کا غم بھوک مین کیا یا کئی ہم عمر بسر
جب ہوئی ہمکو تلاش رزق بی منت ہوئی

آئینہ دیکھا اگر پیری مین یاد آیا شباب
اگی صورت اور تھی اب اور ہی صورت ہوئے

وصل کی دولت میسر کوئی ہوتی ہی بزور
بیستون مین رایگان فرہاد کی محنت ہوئی

چشمی کامل ہین فنا کی بعد ہی اونکی نمود
خلق سی معدوم جب عنقا ہوا شہرت ہوئی

بعد مدت قید سی محبوس چھوٹا ای اسیر
جسم خاکی سے جو نکلے روح کو راحت ہوئی

روبہ منشون کو مجھ سے کد ہے
یا شیر خدا دم مدد ہے

ہر ایک بلا اسیر رد ہے
لب پر مرے یا علی مدد ہے

بیہوشی و ہوشیاری اپنی
دریائے جنون کا جزر و مد ہے

ای چرخ کہان تلک بیہ بیداد
ہر چیز کی آخر ایک حد ہے

محشر مین کرینگے دعوی عفو
تحریر خط جبین سند ہے

نزدیک ہماری اوس پری پر
وحشی جو نہو وہ بیخرد ہے

جب دیکھو وہ رخ ہی زیر گیسو
بیہ آئینہ عاشق نمد ہے

خامہ مرا ذوالفقار حیدر
حاسد عمر ابن عبد ود ہے

اوس سے بھی بیہ آدمی ہے بدتر
شیطان کا جہانمین نام بد ہے

ہے دل مین مری جو داغ الفت
بیہ پول گل سرسبد ہے

ہے دختر رز کو پردہ لازم — زاہد کی بہت نگاہ بد ہے
صادق ہی ہمارا دعوی عشق — آنکھین ہین گواہ دل سند ہے
آمد سی ہے اوسکی سینہ مجروح — ناوک ہے الف کمان مد ہے
ہے مسئلہ دہن غلامے — جو آپ کہین وہ مستند ہے
مٹتا نہین اپنا جسم خاکے — گویا کہ سکندری یہ سد ہے

سب پر ہے اسیر اوسکی رحمت
یہہ ابر محیط چار حد ہے

آے بہار پیر مغان کا زمانہ ہے — جام و سبو بنی ہین نیا کارخانہ ہے
آنسو زمین کو آہ فلک کو روانہ ہے — الفت مین بہی نشیب و فراز زمانہ ہے
دور فلک سی اہل زمین کو نہین قرار — ہر مہرہ اس بساط کا خانہ بخانہ ہے
گردش کی احتیاج نہین مثل آسیا — پہنچے کا منہ تلک جو مقدر کا دانہ ہے
چل بزم معرفت مین ذرا سن الگا کی کان — منصور نغمہ سنج انا الحق ترانہ ہے
دل جنکی صاف ہین وہ تو اضع پسند ہین — پانی زمین پہ جانب پستی روانہ ہے
ہے دولت جہانکو محبت بخیل سے — قارون کے ساتہ اسہی زمین مین خزانہ ہے
سلیمانے ہین وہ بال الجہتا ہی مرا — وہان شانہ ہو رہا ہی یہان دردشانہ ہے
کیونکر بچے گا ناوک مژگان سے دل مرا — ناوک فگن یہہ بال کا باندہا نشانہ ہے
کچہہ حال عمر و خواہش دنیا نہو چہپے — تہوڑی ہی رات طول بہت یہ فسانہ ہے
مضمون چار ابر و جانان جو ہین قلم — جو بیت ہی غزل مین مری چار خانہ ہے
مہمانسرائے دہر نہین منزل قیام — آگی یہان کوئی کوئی پیچہے روانہ ہے

سوچ کا ہے زیارت شبیر مین تو اب — حق پوچھئے تو کعبہ یہی آستانہ ہے
کیون کر سمند عمر روان ہو نہ تیز رو — جو رشتۂ نفس ہے اسی تازیانہ ہے
جیلے کرین جو مردم دنیا تو کیا عجب — درکار یہان اجل کی لئے بھی بہانہ ہے
دنیا ہے زور ملتی ہے کسکو بغیر زور — اچھی ہین اہل زور انہین کا زمانہ ہے

بہتر ہے دور چار عناصر سی نار عشق
اوڑ جائے گا اسیر یہ بار و دخانہ ہی

پیدا تمہارے ذات سی سارا زمانہ ہے — مقصود تم ہو خلقت آدم بہانہ ہے
آیا ہے جو عدم سے عدم کو روانہ ہے — دو دن کی زندگی کا عجب کارخانہ ہے
دیتا ہے ظالمون کو فلک دولت جہان — بندوق جو جہا نہین ہے صاحب خزانہ ہے
کافی ہے فرش خاک جنو نہین بجای فرش — ہر نخل سایہ دار بھی شامیانہ ہے
داون ہین مال و زر پہ جو کہتی ہین اعتماد — دولت کسی کی ہی نہ کسی کا زمانہ ہے
دونون جہا نہین ایک حسین ہی وہ بیمثال — کوئی برابر اوسکے نہو گا نہا نہ ہے
ہے جمع کاروان عناصر تو کیا ہوا — یہہ چار دن مین چار طرف کو روانہ ہے
تجسا کہان ہی کوئی کماندار اے فلک — تیرے خدنگ ظلم کا عالم نشانہ ہے
پست و بلند بزم خرابات مین نہین — اس بزم مین جو صدر رہی وہ آستانہ ہے
ہے غول عاشقون کا جو اوس سرو قد کی سات — پیچھے سپاہ ہی علم آگے روانہ ہے
محفوظ ہین جہان مین آفت سی خاکسار — اسپ گلی کو کیا خطر تازیانہ ہے
ممکن نہین ہے کوئی اوس تیر ناز سے — آئی جو زد پہ طائر سدرہ نشانہ ہے
کیونکر فلک خرام نہو یا دہای فقر — تسمہ مرے کمر کا اسی تازیانہ ہے

دیکھا ہمیشہ مور و مگس کو شکر کے گرد
دولت ہی جسکی پاس اُوسی کا زمانہ ہے

کیونکر بسر نہ ہجر مین کرتے اسیر عمر
قابو کبھی وصال پر اپنا نہ تہا رہے

یاد کی زلف عدم کو تری رنجور چلے
شام جب ہونے لگی چھوٹ کی مزدور چلے

دیکھنے کو جو ہم اُوسکا رخ پر نور چلی
خلق چلائی کہ موسی طرف طور چلے

ساقیا دور ہو غم دلکی بھی ہیہولی ہیہوں
فصل گل آئی ہی جام مے انگور چلے

بیکشو چاہیئے ستان گذشتہ کی ہی یاد
ساتھ ہے جام کی جمشید کا مذکور چلے

آے مقتل مین بہر طور تمہاری جانباز
تھک گئی پاون تو آنکھون ہی بدستور چلے

کر چکا مین سفر ملک عدم کا سامان
میرے ہمراہ ہو چلنا جسے منظور چلے

ہم تہی عمر دوست عین عیش سی کیا مطلب تہا
راہ دوزخ نہ ملے خلد کو مجبور چلے

سطح گردون کیطرح خاکپہ تاری چھٹکے
میری آنکھون سے جو آنسو شب دیجور چلے

بڑہگیا سوز جگر خواہش مے مین ساقی
ہوگئی زخم کہن تازہ جو انگور چلے

موت آجائے اگر معرکہ آرائی پر
زور رستم کا نہ سہراب کا مقدور چلے

حضرت ای اہل جہان سوی عدم جانی ہین
سپہر کی آنکی نہین آبکی بہت دور چلے

جلوہ گر لو مین ہوا اور یہی نور ایساقی
چاندنی شب مین کوئی ساغر بلور چلے

سر فروشونکو نہ کیون سر ہو دبال گردن
دوش پر رکہہ کی جو تلوار وہ مغرور چلے

دار کہتے ہے کہ سردار وہی عشق مین ہو
جو قدم بر قدم حضرت منصور چلے

غم نہین ہے جو کفن ہاتہہ نہ آیا پس مرگ
عور آئے عدم آباد سی ہم عور چلے

کون اب کوی حسینا نہین زیادہ ہو فلیل
گہورنا تہا جنہین دو چار گہر مین گہور چلے

ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی ہین خدا دا اسیر
فصل گل آئے گہین کام بدستور چلے

آمد شام جدائی سی جہان پر شور ہے
کیا سیاہ آندہی ہی اسمین کس بلا کا زور ہے

راست قد اتنی کئی ہین چرخ فی زیر زمین
کم نہین ہے ترکش پر تیر سی جو گور ہے

کہتے ہین رہرو گذرتی ہین جو محمل لالہ کی سمت
کیا قیامت کا ہی دن ہے یا جو ایسا شور ہے

جتنا جی چاہی زمین گوردی ہمکو فشار
ایک مشت استخوان ہین کیا ہمارا زور ہے

واہ رے تحریر نو صیف لب شیرین ترا
خط مرا شیرین ہے خامہ نیشکر کی پور ہے

کیا حقیقت تیری مہر و ماہ کی اے آسمان
رو تو کو راک اسمین ہے تو دوسرا شب کو ر ہے

اوس رخ رنگین پہ زلفین دیکھ کر کہتے ہین سب
واہ کیا صحن گلستان نہین کہٹا گنگور ہے

لوگ جسدم غیر موذی کا جنازہ لیجلے
ہم یہ سمجھے مار مردہ پر ہجوم مور ہے

دل چرائی کوئی اوس زود حنا پر ہو گمان
کیون نہو بدنام عالم مین یہ نامی چور ہے

چشم تر مین پھر کی کتنا ہی تصور یار کا
چاہیے مشق شناوری کا اسجا زور ہے

نطق شیرین کیا نہ شاعر کو کری گا نا ہور
کسقدر پونسی شوری کا جہان مین شور ہے

بے بدونکی قدر نیکون کی کہان آفاق مین
پاسبان بیکار ہے جبتک مقید چور ہے

اوڑتے ہین ہوش اونکی گاتی پر نجا نہین سوا
رشتۂ آواز تار ساز پر ہی دور ہے

دوڑتی پھرتے ہے پر اس سی نکل سکتی نہین
آسمان ہی طاس اسمین عقل انسان سور ہے

حل مشکل کی لئے کوئی سہارا چاہیے
مرد الکن کو سخن تکیہ عصائی کور ہے

آج اوسنے کل اٹھنے اس دار فانی سی اسیر
بیٹھی ہین تکیہ مین ہم بستر کنار گور کے

کب آتی ہین وہ بھوٹ یہہ آنیکی خبر ہے
نادان مین نہین مجکو زمانیکی خبر ہے

بالین سے مری اوٹھہ گئی دُور کر جو احبا
شاید ملک الموت کی آنیکی خبر ہے

کچھہ مُنہ سی نہ کہی جو مجھے قتل کیا ہے
اغیار نہ سُن لین یہہ چپانیکی خبر ہے

بیہوش کیا ہے خبر بار نے ایسا
اپنی نہ خبر ہے نہ زمانیکی خبر ہے

کیون مجھ سے کہا اُوسنے تری خط کو جلایا
قاصد یہ مری دلکی جلانی کی خبر ہے

بیہوش مین آیا تھا گیا وہ پھر سی بیہوش
آنے کی خبر مجکو نہ جانے کی خبر ہے

محروم تماشا ہو نہین باور نہین آتا
محشر مین جو دیدار دکھانیکی خبر ہے

پہناوہ خوشی سے جو میرے ہوا جامہ
ہمکو نہ نئی کی نہ پُرانیکی خبر ہے

اک میٹر سرے پس دیوار لگی ہے
دروازے تلک کیا ترے آنیکی خبر ہے

بولا جو سُنا اُوسنے لحد مین مرا گرنا
ہان جھوٹ نہین ہے یہہ ٹپکانیکی خبر ہے

مرنیسے مرے اونکو ہوئی زیب فراموش
آئینہ سی اب کام نہ شانیکی خبر ہے

کہتے ہین یہہ سب ہی اونہین منظور جلانا
روشن ہے کہ یہہ آگ لگانیکی خبر ہے

رجعت تو ضروری ہی اسیر اس مین نہین شک
کعبہ مین یہ قرآن اوٹھانیکی خبر ہے

موت کا ڈر ہی جو ہر دم جان کی تھی
سر گریبان مین نہین ہے تینکی دامن مین ہے

کچھہ نتہا مین ضعف سی تربت مین کیون ہی تک
پوچھہ لینا تھا یہہ پہلے کوی اس مدفن مین ہے

حبس سی کہتا ہون کہانی اپنی رو بتاہی
شکر ہے تاثیر یا تو نہین اثر شیون مین ہے

عالم پیری مین ہی صحبت جوانو منتسب
سبزۂ بیگانہ ہون پر جا مری گلشن مین ہے

آرزوے تیغ رکھتا ہون نہ قاتل کی ہوس
تیغ کی دُھڑی کا عالم ہر رگ گردن مین ہے

صاف دو ٹکڑی کری گی ضرب شمشیر اجل
لاکہ جوشن پوش پنہان قلعۂ آہن مین ہے

نطا ہرا آراستہ رکہتی ہین یہ خونخوار خلق
دیکہیی جس گرگ کو یوسفکی پیراہن مین ہے

مر گیا اک مہروش کی عشق مین یہہ ہوکی زار
قبر مین مردہ نہین ذرہ کوئی روزن مین ہے

تخل تک رکہتی ہین سودائی قد موزون یار
طوق قمری کی طرح شمشاد کی گردن مین ہے

وصف مژگان نظم کرتا ہون ثنائی خلق سا
بوی گل دیتا ہی جو کانٹا مری گلشن مین ہے

آئی اب سیلاب بابجلی گری پر دہ نہین
از دحام مور و الونسی سوا خرمن مین ہے

سخت دل کو کب ہی حاصل رتبۂ اہل صفا
آب گوہر مین ہی آتش سنگ اور آہن مین ہے

وحشی یکرنگ ہون مجکو دوئی سی کامہ کیا
چاک جو میری گریبان نہین ہی وہ دامن مین ہے

یا دہ چشم مست ہی لازم رخ گلگون کی سا تھہ
بادہ خوار و بادہ خواری کا مزہ گلشن مین ہے

عالم افلاس ہی لیکن ہین ہم عالی دماغ
بوی شاہی اپنی درویشی کی پیراہن مین ہے

زندگی کا ہی نہ دولت کا جہان مین اعتماد
قصر عالی مین جو کل تہا آج وہ مدفن مین ہے

حق یہہ ہی کس بیوۂ پختہ مین ہی ایسا مزہ
ذائقہ جو تیری گدرای ہوی جوبن مین ہے

چشم عالم سی چہپا یا خاکساری نی مجہے
خاصہ اس مین وہی ہی جو الو پانجن مین ہے

انقلاب عالم فانی تماشا ہی اسیر
زن لباس مرد مین ہی مرد رخت زن مین ہے

کان مین اوسکے دیکہہ کر بجلے
لوٹتی ہے ادہر ادہر بجلے

نالہ برکو روانہ کر لون مین
ابر تم جا ذرا ٹہہر بجلے

ہو گئی غائب چمک کی پیش نظر
تہی مگر بار کی کمر بجلے

میرے خرمن نلک نہین آتے
بیمروت ہے کسقدر بجلے

مر گئے اُو سکے جلوۂ رخپر — بند کے آنکھہ دیکھہ کر سجلے
دم مین آنکھو سے ہو گیا غائب — تو سن بار تہا مگر سجلے
خرمن صبر جل کے خاک ہوا — تے مگر یار کے نظر سجلے
خط مین لکھا ہے حال بیتابے — کیا عجب ہو جو نامہ بر سجلے

رہ گیا درد دل چمک کے اسیر
اُدہر آئے گئے اُدہر سجلے

بتا شیشی سی ساقی یہہ مے گلنار گرتی ہے — تڑپ کر ابر سی بارق آنشبار گرتی ہے
عجب وحشی ہون وہ زنجیر جو مجکو نہاتا ہے — سفارش کو قدم پر زلف سو سو بار گرتی ہے
عجب کیا رو تی رو تی گر گئین پلکین اگر میرے — بہت پڑتا ہے جب منہ پیک کی دیوار گرتی ہے
مری پلکو سی آنسو بہتی ہین یون ہجر جانان مین — دہان مشک سے پانی کی جیسی دھار گرتی ہے
یم رحمت برستا ہی پی سرسبزے عالم — گمان تجکو ہی شبنم رات کو بیکار گرتی ہے
وہ مجرم ہون کہ میری قتل کی مشتاق ہی بسے — کہ ہر دم پاؤ نپر جلاد کی تلوار گرتی ہے
خرابی لاتی ہین رو تی پہ جب آجاتی ہین انکھین — کہین چھت بیٹھی جاتی ہی کہین دیوار گرتی ہے
مشقت بھر کا رخلق تجکو بھی سنا سب ہے — کنوین مین ہر قدم سو سو رن دم رفتار گرتی ہے
نہین بام رفیع یار کا نظارہ کچھ آسان — سر پیر فلک سی مہر کی دستار گرتی ہے
اثر اس مین بھی ہے ای باغبان کیا ضعف بلبل کا — کہ دیوار چمن آئہ آئہ کی سو بار گرتی ہے
الہی سیر کو یہہ کون یوسف بی نقاب آیا — کہ غش ہو ہو کی سب خلقت بہ بازار گرتی ہے
ہماری اشک اگر چشم صدف بی بکہہ لیتی ہے — نظر سی آبروی گوہر شہوار گرتی ہے
نگاہ یار بولتا کرتی ہی جانبارونکی مجمع تر — کسی خرمن پہ جیسی برق آنشبار گرتی ہے

بنا ای کوہ کن اوسنہ کر لحد سی کوہ کا رستہ
کہ شیرین کہا کی ٹہو کر راہ مین ہر بار گرتی ہے

نگاہ یاس میری دل ہلا دیتی ہی قاتل کا
لرز جاتی ہین بازو ہاتہ سی تلوار گرتی ہے

چمن مین نالۂ موزون نکر ای دل سمجہ اتنا
نگاہ باغبان سی بلبل گلزار گرتی ہے

جو محفل مین کوی کرتا ہی ذکر اوس شیخ ابو کا
تو شمع آسا زبان کٹ کر دم گفتار گرتی ہے

زیان جزو ہی نقصان کل نزدیک عاقل کی
ٹہر سکتے ہی کوئی سقف اگر دیوار گرتی ہے

خدا جانی نظر کسکی لگی اس طاقت دل کو
تنزل ہر گھڑی ہی روز بہ سر کار گرتی ہے

اسیر اس خانۂ تن کا بہروسا کیا ہی پیری مین
عمارت جو پرانی ہوتی ہی ناچار گرتی ہے

مجکو اونکی اونکو میری چاہ ہے
ہے مثل سبح دلسی دل گمراہ ہے

مہر و مہی عمر کو کرتی ہے کم
دیکہہ لو سرما کا دن کوتاہ ہے

ہے چہری اوس طفل کی گویا زبان
مرغ بسمل مرغ بسم اللہ ہے

منہ سی جو نکلا وہے کرنا ہمین
قول اپنا حکم نادر شاہ ہے

بڑہ گیا مجنون سی بہی میرا جنون
عشق کی سرکار عالیجاہ ہے

کنج بے ای ترک تیغ آبدار
پیاس مین دریا کی ہمکو چاہ ہے

استغفر اللہ کو جو لغزت ہو تو ہو
اے بتو بندے کا بہی اللہ ہے

وصف تیرا عمر بہر کیجے تو کیا
طول افسانہ ہے شب کوتاہ ہے

دیر گذرے گہر سے باہر آئے
در پہ حاضر بندہ درگاہ ہے

نیک و بد مین فرق ای واعظ نکر
آب کوثر قی سبیل اللہ ہے

سنتے ہین ہم بہی کہ ہی اوسکا دہن
سچ ہے کیا جانے کہ یہہ افواہ ہے

رکھہ قدم شرع رسول اللہ پر | باغ جنت کی یہ سیدھی راہ ہے

ہون مین اوسکا جس کی باعث شاہی اسیر
رونق شرع رسول اللہ ہے

کاکل جو اوسکی چاندسی رخسی پر گئی | شب چاندنی سی ساری مکان مین چمک گئی
ساقی تمام بزم بکا یک مہک گئی | بوتل لنڈہی کہ عطر کی شیشی لنڈھک گئی
کشتی ہماری موج کہا رکھتی ہی خاصہ | مٹ جاوی گی اگر لب ساحل تلک گئی
دار القضا کی سامنی کھینچی لگی شراب | قاضی سی میفروش کی پگڑی اتر گئی
آنسو گرے مژہ سی تو بادل برس پڑا | اوٹھا جگر مین درد تو بجلی چمک گئی
قاتل نی جلد جلد کئے ایسے سر قلم | روحونکو قبض کرنیکے موت تھک گئی
میرے دل گرفتہ پہ کیا کیا لڑے حسین | پہولونہین ایک غنچہ کی بابت چٹک گئی
تشبیہ دی جو ہمنی لب لعل یار سے | یاقوت آبدار کی رتی چمک گئی
صیاد خود فروش نی گلشن مین نازسے | پہڑکی لگائی ایسی کہ بلبل پھڑک گئی
شام فراق لیگئی تھی جنس جان قضا | دیکھا جو صبح کو تو مرے سر پہ تک گئی
جام آگیا نظر جو ترے چشم مست کا | زاہد کی مثل مست بلبعیت بہک گئی
دو گام اگر مین وحشی آتش قدم چلا | کوسون زمین وادی وحشت کی پک گئی
بوشیدہ ظلم اہل ستم نی کئی تو کیا | دل دکھہ گیا کوئی تو خبر عرش تک گئی
مین کیا نہ میری گر سہی اوٹھا سلطنت کا بوجھ | دیوار یار ظل ہما سے مسک گئی
دولت ہوئی نصیب جو آئی وہ قتل کو | چمکی جو سر پہ تیغ تو قسمت چمک گئی

پایا نہ کوئی مثل جرس داد رس اسیر

فریاد کرتے کرتی زبان اپنی تھک گئی

جبتلک سازو رچلی صورت جم جام چلے — چال وہ چل کہ زمانی مین ترا نام چلے
دور میدان قیامت نظر آتا ہی بہت — ای فلک تیز ذرا ابلق ایام چلے
ہو نہ آزردہ جو مجہ مست سی شیشی ٹوٹی — ساقیا شیشۂ گردون کا بہی کچہہ کام چلے
منزل دہر مین ہم گرم سفر بیٹہی ہین — کوچ مین دیر نہین صبح چلی شام چلے
دور آخر تو نہ ہم عیش سی محروم رہین — ساقیا عمر چلے جام چلے جام چلے
مرگئے شیب مین غفلت مین کٹا عہد شباب — شب کو سویا گئی ہم صبحکی ہنگام چلے
دار فانی مین ذرا ہم ٹہرتے لیکن — کر چکے خوب جو چلنے کا سرانجام چلے
تو جوانی مین اون آنکہون کا ہی عالم کہ ادہر — کیون نہو قدر کہ تازہ ہین یہ بادام چلے
ہاتہہ پر ہاتہہ دہری بیٹہی ہین خدا تو تمام — ایجنون موسم گل آئی تو کچہہ کام چلے
ہو جو اوس ماہ کو منظور سواری کا جلوس — آگی آگی آہی نیزہ لیے بہرام چلے
جس طرف خانۂ صیادسی مین قصد کرون — ہی یقین سایہ صفت ساتہہ مری دام چلے
بلبل خانہ لینے کو چمن مین آئین — بہر گلگشت جو وہ سرو گل اندام چلے
تیری کوچی کو جو عشاق چلی سب نی کہا — طرف کعبہ نہ ہوئے مومن بے احرام چلے
تازہ بلبل کوئی کیا صحن چمن مین آیا — دام کش دوش پہ رکہہ رکہہ کی جو گلدام چلے
دل مین ہی اوس رخ و گیسو کا تصور رکہہ کر — ساتہہ ہم لیکے جہانسی سحر و شام چلے
عید قربان ہی بزو عیش پہ چلتی ہی چہری — میری گردن پہ بہی قاتل نہری صمصام چلے

صبح کو خواب سی جب آنکہہ کہلی اپنی اسیر
طرف کوچۂ محبوب دلارام چلے

ہوئی کبھی تو خوشی ہم حزین ہوئی تو ہوئے
بلا سی غیر تری ہمنشین ہوئی تو ہوئے

لیا تو بوسۂ رخ مورد عتاب سہی
شہید خنجر چین جبین ہوئے تو ہوئے

نظر مین ایک سی ہی پستی و بلندی دہر
فلک ہوئے تو ہوئے ہم زمین ہوئی تو ہوئے

نشان تک نہین رہنے کا لوح تربت کی
برائی نام جو کندہ نگین ہوئی تو ہوئے

خطا معاف ہو صاحب گناہگار سہی
قصور ہمسے جو صادر نہین ہوی تو ہوئے

فنای اہل جہانسے جہان کو کیا پروا
مکان کو غم نہین غارت مکین ہوئی تو ہوئے

گھو کرین نہ وہ گھیرا کی ترک چوک کی سیر
دو چار راہ مین ہم سی کہین ہوئی تو ہوئے

چلی ہین خلد کو حور و لنسی دل لگائین گے
خفا وہ ہمسے دم واپسین ہوئی تو ہوئے

دل و دماغ فقیرون کو کب ہی شاہی کا
ملوک صاحب تاج و نگین ہوی تو ہوئے

کہانسی لائین گی ہمغز آب و تاب گہر
حباب بحر جو بالانشین ہوئی تو ہوئے

زمین مین گر چکی ہم اسی اسیر کیا مطلب
فساد زیر سپہر برین ہوئی تو ہوئے

دیوانی سر کتی ہین در یار سی کوئی
در سے کوئی لپٹا ہی تو دیوار سی کوئی

در پردہ پتا حضرت واعظ نے بتایا
آگاہ تہا خانۂ خمار سے کوئے

دل بیٹہ گیا فرقت ساقی مین ہمارا
لگہ جو اٹہا ابر کا کہسار سے کوئے

در بند کیا شام سی تم یہہ بہی نسنجے
ٹکرائے گا سر را تو نکو دیوار سی کوئی

مرغان قفس پر ہی یہہ صیاد کی تاکید
پر صاف کری اپنی نہ منقار سی کوئی

یارو نسے وصیت ہی دم نزع تو اپنی
آئی مری مردی پہ نہ اغیار سی کوئی

موذی ہی جہان دست کشی اس سی ہی لازم
کاٹی اگر افعی کو چبہی پیار سی کوئی

خورشید بھی پی ماہ بھی انجم بھی فلک کے
بہتر نہیں اوس آئنہ رخسار سی کوئی

ہوتی ہین کہین اہل صفا باعث ایذا
زخمی نہوا موج کی تلوار سی کوئی

مقصد تو اٹھاتا نہین پشتارۂ مکتوب
تمال بلا لائی بازار سے کوئی

در بند کیا تم نی ذرا یہہ بھی تو سوچو
جھانکی نہ تمھین در وزن دیوار سی کوئی

آتی تو ترپ ہو نہ اسیران قفس کو
جھوکا ادہر آجائی جو گلزار سی کوئی

ہوتی ہی عطا سنگ کی کیٹری کو بھی روزے
محروم نہین آپ کی سرکار سی کوئی

عریان وہ ہوئی دلین یہہ ٹھہرا کی شب وصل
دُرجائی جھکتی ہوئی تلوار سے کوئی

خس پوش ہی وہ چاہ ذقن خط سیہ سے
تا سیر ہو شربت دیدار سے کوئی

کیون ملتجی آب بقا خضر سے ہوتا
کرتا جو سفارش مری خمار سے کوئی

عاشق کو تم اغیار کا مرنا نہ سناؤ
کہتا ہے خبر مرگ کی بیمار سے کوئی

کیون تنگ ہو بوسہ دہن تنگ کا دیکر
ہوتا ہے ترش اپنی نمکخوار سی کوئی

دل نرگس جانان سی اسیر اپنا ہی وقف
پوچھی مزہ اس جام کا میخوار سے کوئی

حال ظاہر ہی گواہ عشق روی زرد ہے
ہاتھہ رکھہ سینہ پر آہستہ کہ دل مین درد ہے

عالم وحشت مین ظاہر ہی مری سرگشتگی
گرد باد دشت کیا گردون گردان گرد ہے

سینہ کیا سد سکندر مین بھی یہہ روزن کرے
فی الحقیقت تو مرین اوسکا نہنچ فرد ہے

جو کرے خوش مجکو اوسکا ہی عدو ترک فلک
زعفران کشمیر مین مجکو حنا کا زرد ہے

ہی خریدار اوسکے مانند زلیخا اپنی جان
روبرو جس ماہ کی بازار یوسف سرد ہے

یہہ چلے دو گام وہ سار ازمانہ طی کرے
باد پای بار سے باد بہاری گرد ہے

ہے چمک پر ہر گہڑی لیکن نظر آتا نہین — جلوہ اوس کا کیا کسی عاشق کی دل کا درد ہے
عشق چار ابروی جانا نہین ہی مرزا تعین — بہہ وہ جو پڑہے کہ جس مین مرگ مذہ رد ہے
باغبان تجھکو بہی ہی پروین کی دولت نصیب — موسم گل مین ذرا گل گنج باد آورد ہے
وسعت ہمت جو رکہتا ہی بہادر ہی وہ ہے — جس کسی کے ہاتہہ یہ میدان رہی وہ مرد ہے
ذکر جنت سنکی واعظ سی مجہی ہونا ہی داغ — خوگر غم اسقدر یہہ جان غم پرور د ہے
کیا ہماری خاک پہنچے تجہہ تلک اے شہسوار — تیز رو ہی اسقدر تو سن کہ صرصر گرد ہے
مجر موغالب ہی کتنی اوسکی رحمت قہر پر — ایک اشک گرم مین سارا جہنم سرد ہے
ایک صورت پر ند یکہی نعمت خوان فلک — مہمان گرم ہی مہتاب نان سرد ہے
کیا حقیقت غیر کی ہی منہ مری چہپتا ہی کیا — بیجگر ہے بزدلی ہی نامرد ہے

مر گئی پر ہی وہی آوارگی باقی اسیر
خاک اپنی گرد باد آسا بیابان گرد ہے

در پر جو ترے لحد بنی ہے — بے شمع و چراغ روشنی ہے
اللہ رے ہجر کے درازی — دن دو نی ہین رات چوگنی ہے
پڑ رہیے کسی شجر کے نیچے — کیا جاؤن دلا گنے گنے ہے
زندہ تو فراق مین ہون لیکن — جہائی ہوئی منہ پہ مردنی ہے
لا جلد شراب صاف ساقی — کیا صاف چمن مین چاندنی ہے
سائل ہو فلک سی کوئی کیا خاک — ممسک ہے بخیل ہے دنی ہے
فرقت مین جو وصل ہو عجب کیا — بگڑی ہوئی بیشتر بنے ہے
محفل ہے جہان چراغ ہو تم — ساری یہہ تمہاری روشنی ہے

دل کرتی ہی زخمی اوسکی رفتار — کیا کفش مین تیزی کی انی ہے
درکار نہین جنون مین بستر — کانٹی جو بچی ہین سو زنی ہے
بیرنگ نہین ہی یہ مرقع — تصویر جو ہی وہ رونمی ہے
ہی قصر فلک مکان تمہارا — ہی کاہکشان کہ الگنی ہے
ہم وحشیونکا مکان پوچھو — صحرای جنون مین چاندنی ہے

ہین ہمتو اسیر پاک طینت
اغیار کو خبث باطنی ہے

سانہ ہر اشک کی سولخت جگر کی نکلے — حوصلی آج مری دیدۂ تر کی نکلے
تاری آنکھونکی جنہین آہ سمجھتا تہا یہ دل — خوب دیکھا تو وہی داغ جگر کی نکلے
بال کیطرح کیا فکر نے لاغر لیکن — طبع نازک سے نہ مضمون کمر کی نکلے
بعد مدت کی خدائی جو دکہائی شب وصل — حوصلی خوب ادہر اور ادہر کی نکلے
سچ کہو کام تہا کیا تمکو کہان تہی اتنک — شام کیوقت جو آئی ہو سحر کی نکلے
روز و شب ہجر مین ساماں محرم کا رہا — خوب رویا جو علم شمس و قمر کی نکلے
سخت نادان ہین جو ہین تنہ غذا کی طالب — خشک روٹی کی لیی دانت بشر کی نکلے
اوڑ گیا کوچۂ محبوب مین قاصد کیونکر — پر کہی صورت طائر نہ بشر کی نکلے
ہی گدائی در دولت کی لیی ننگ سوال — پانوُن گہر سی نہ تری ست نگر کی نکلے
شکر للہ کہ اوٹہی چہرۂ جانان سی نقاب — آج ارمان دل اہل نظر کی نکلے
سانہ ہی جوش بہار انکی بڑہا جوبن پر — داغ چمکی مری پتی جو شجر کی نکلے
جہسا دیوانہ تری لف مسلسل کا کہان — کہ قدم خانۂ زنجیر سے مر کی نکلے

دیکھہ لین ایک نظر اور کہ بالین پہ ہی یار
دم سے کہدو کہ جو نکلے تو ٹھہر کی نکلے

بٹ گئی میری مضامین شعر امین پس مرگ
کئی حصہ کئی اس مال مین تر کی نکلے

سجث سی فائدہ جب غور کیا ای ناصح
ساری پہلو تری باتون مین ضرر کی نکلے

کیا الوتہا تری سودائی الفت کا کسیں
جوہر ایسی جو تری تیغ نظر کی نکلے

تن بی روح دریا رسی نکلی ہی اسیر
روح کو چیسے نہ اوس شک ممر کی نکلے

لب پر ای دل گلہ یار نہ آنی پائے
بات مین فرق خبردار نہ آنی پائے

وصل کی رات تو نکلی ہوس بوس و کنار
نیند ای طالع بیدار نہ آنی پائے

نامہ بر سی ہی یہ نفرت کہ ہی اونکی تاکید
کوئی طائر سر دیوار نہ آنی پائے

دیکھہ مشاطہ سوا ہوگا حسینونکو غرور
آئینہ بزم مین زنہار نہ آنی پائے

پا بگل ہون نہ رہ عشق مین ہم بادیہ گرد
عرق ای گرمی رفتار نہ آنی پائے

دختر رز سی ہی تاکید یہی ساقی کی
ہوش مستونکو خبردار نہ آنی پائے

آشیانہ سر گلبن وہ بنا ای بلبل
اشک شبنم کی بہی بوچہار نہ آنی پائے

شمع و گل سی ہوئی پروانہ و بلبل ہم تر
ہم تری بزم مین ای یار نہ آنی پائے

تو وہ یوسف ہی تری گہر مین تو آنا کیسا
در نلک مردم بازار نہ آنی پائے

کرچہ تنگ سی گتہا ہی مطلب وہ پری
کہ سلیمان کا ہوا دار نہ آنی پائے

باغبان سیچ مری خونسی پہولونکی درخت
کہ خزان جانب گلزار نہ آنی پائے

چاہیی گر دکہ دولت سی رہی دامن پاک
دل کی آئینہ مین زنگار نہ آنی پائے

دن مریدونکو رہی زال جہانکی خواہش
گہر مین مردون کی یہ مردار نہ آنی پائے

تمہین کہتی ہو کہ کوچہ ہی مراد ارشفا — اسپہ یہ حکم کہ بیمار نہ آنی پائے
رکھہ کبھی دل پہ نہ باریکی عالم کا خیال — بال آئینہ مین زنہار نہ آنی پائے
بعد مدت نظر آئی ہی شب وصل ای دل — نیند آنکھون مین خبردار نہ آنی پائے
کوچہ بازار ہی اوس غیرت یوسف کا مگر — حکم ہے یہ کہ خریدار نہ آنی پائے

نامہ اوس شوخ کو لکھیو تم فصاحت سی اسیر
چاہیے لفظ کی تکرار نہ آنی پائے

دولت آئی جو کہین آج ہی کل مین نہ رہی — یہ دولہن ایک ہی دولہہ کی بغل مین نہ رہی
کب ٹہری ہی کسی گہر مین عروس دولت — جب یہ کسری و فریدون کی محل مین نہ رہی
کبھی فارغ نہوا قتل سی وہ قاتل خلق — تیغ قبضی کی سوا اوسکی بغل مین نہ رہی
دہن تنگ اگر ہی خط لب یار گفتگو خضر و مسیحا کی اجل مین نہ رہی
ہون فدا دیتاب کہ جسدن مری تصویر کہینچے — ایک ساعت کف نقاش ازل مین نہ رہی
ہاتہ قاتل کا ہوا شاخ شکستہ مری بعد — تازگی نام کو بہی تیغ کی پہل مین نہ رہی
باوضو ہو کی تری مصحف عارض کو چھوا — جای انگشت مری حسن عمل مین نہ رہی
بیش تہا نعمت دنیا مین نہ سمجہی یہ حریص — یاد زنبور انہین ذوق عسل مین نہ رہی
تم جو بی پردہ ہوئی ہو گئی روشن نہ فلک — تیرگی نام کو رخسار زحل مین نہ رہی
دل وہ کیا دل ہی جو فریاد سی لبریز نہین — نی بمعنی ہی گولی جو غزل مین نہ رہی
دوستو گر دون فی ریاست سی کیا یہ محروم — کہ زمین شعر کی بہی اپنی عمل مین نہ رہی

خامشی خوب ہی کچہ عالم پیری مین اسیر
فکر کس کام کی شوخی جو غزل مین نہ رہی

پھر دیر سے بتون کی مجکو پیام پہونچے — کعبی کے رہنی والو تمکو سلام پہونچے
اتنی تو بھر کمی لاسے بھر خدا سبو مین — سب میکشونکو ساقی اک ایک جام پہونچے
وہ مرغ خوش نوا ہون آیا جو مین چمن مین — صیاد ہر طرف سی لی لیکی دام پہونچے
نزدیک رہ گئی ہی ہمسی عدم کی منزل — برسون چلی ہین رستہ لب صبح شام پہونچے
ہمسایون مین کسی سی راہ اونکو ہی مقرر — پایا جو وقت فرصت بالای بام پہونچے
کس کا لہو بہا کر آئے ہین وہ الٰہی — ہین سرخ آستینین گلگون تمام پہونچے
بزم جہان مین ایسی قسمت تہی ہی اپنی — ممکن نہین کہ ہم تک لبریز جام پہونچے
رزاق ہی وہ سب کا دیتا ہی سبکو روزی — کیونکر نہ رزق سب کو تا وقت شام پہونچے
یہ پیاس کی ہی شدت جی ڈوبتا ہی میرا — یارب کہین گلی تک آب حسام پہونچے
محفل مین اوسکے جانا ٹہری اگر ہمارا — نوبت کلام کی بھی پہر لا کلام پہونچے
مقبول ہین خدا کی ساری رسل پیمبر — اونکو درود پہونچی انکو سلام پہونچے
اپنی نصیب مین ہی اس دور مین کہان سے — ساقی کا ہاتھ کانپی ہم تک جو جام پہونچے
ارباب حق کے آگی سد زبان ہے لازم — تسبیح خوان رہی چپ جب تا امام پہونچے

دہشت اسیر کیسی رحمت ہوئی خدا کی
پہونچی قضا جو اپنی بارہ امام پہونچے

سایہ ابرو کے رخ پہ خال بھی ہے — ماہ بھی نجم بھی ہلال بھی ہے
ضعف بھی رنج بھی ملال بھی ہے — کچھ نہ پوچھو کہ مجھ مین حال بھی ہے
آپ ہین لطف و قہر کی مختار — لب ہلاؤن مری مجال بھی ہے
ہون تو مجرم مگر نہین مجھی پاس — جرم کے سایہ انفعال بھی ہے

رنگ اوڑایا ہے کیسا مرا تیرا — سیب جو زرد بھی ہے لال بھی ہے
خوش ہو ظاہر مین میری مرضی ہی — سچ کہو دل مین کچھ ملال بھی ہے
ساتھ تابوت کے چلا جو وہ شوخ — مین یہ سمجھا کہ اسمین چال بھی ہے
خواب کا قصد ساتھ غیرون کے — کچھ کسی کا نہین خیال بھی ہے
میری طالب ہین سب جو شکل ہلال — نقص کے ساتھ کچھ کمال بھی ہے
دیکھ لے آسمان پہ حال قمر — کاملون کی لیے زوال بھی ہے
مر ہی جاؤن گا دیکھ کر اوسکو — ایکدن وصل بھی وصال بھی ہے
ترک مطلب کی کر خدا سے دعا — اس سی بہتر کوئی سوال بھی ہے
دو بلاؤن مین پھنس گیا ہی یہ دل — عشق خط بھی ہی عشق خال بھی ہے
چپ ہو سنکر جو میرے مرنیکو — کیا کوئے اور احتمال بھی ہے
کر دیا وصف چشم نے یہ شوخ — کہ غزل بھی ہی یہ غزال بھی ہے

یہ جو تمنی غزل کہی ہے اسیر
عاشقانہ بھی حسب حال بھی ہے

ہر کو چہین اوسکی جستجو کی — چھوٹی نہ گلی رگ گلو کی
باقی نہین دل مین کوئی حسرت — حسرت ہی تو ترک آرزو کی
منصور پکارا اوٹھا انا الحق — تہا مست بہک کی گفتگو کی
گلشن مین نقاب تم بہی الٹو — گل لینی لگی ہین رنگ و بو کی
زاہد تری زہد خشک سی ہی — شکل ایک تیمم وضو کی
دامن سے جو تیرے اشک پونچھے — مجہ خاک نشین کی ابرو کی

اہی تیغ جفا کے نکرنا — سوگند تجھے مری لہو کی
بند آنکھہ ہوئی نہ ہجر کی شب — حالت رہی چاک بی رفو کی
حقا کہ وہ تیغ ہے شناسا — گردن گردن گلو گلو کی
دیکھی شب ہجر جب کواکب — سمجھی کہ یہ فوج ہی عدو کی
ٹھہرا اسکے نہ چل مزار عاشق — او سالک راہ بد سلو کی
پہنا جو کفن سفید سمجھے — یہ صبح ہے شام آرزو کی
اول تو رہی تلاش دنیا — آخر کو اجل کی جستجو کی
عبرت سے کہا نبی جو تربت — سر حد ہی یہ ملک آرزو کی

ہی زخم دہن اسیر اپنا
جو آہ ہے دہار ہے لہو کی

تصور مین جو روی لالہ گون ہے — گریبان نظر گرداب خون ہے
پری دیون سی فکر وصل ای دل — غضب سودا قیامت کا جنون ہے
کرین زیر فلک کیا خاک آرام — کہ مسکین زیر سقف بی ستون ہے
دم تحریر غم نالان سہنے ہر کلک — قلمدان بہی ہمارا اغسون ہے
کیا ہی ضعف نی اسدرجہ مجھ — کہ جنبش بہی مری عین سکون ہے
مری آگی بیان عشق ای قیس — تجھی سودای وحشت ہی جنون ہے
فلک ہی یا کوئی شیشہ ہی ساقی — شفق ہی یا شراب لعل گون ہے
تلف جیسی ہوئی فرہاد کی جان — سر تیشہ غفالت سے نگون ہے

اسیر اسکو نہین میرا جو ماتم

## لباس آسمان کیون نیلگون ہے

کسی دن طور پر وہ گل جو بہر سیر آ نکلے
شجر سی اُنت منی اُنت منی کی صدا نکلے

ہوئی یہ عید کو مدت کہ غل زنجیر کرتی ہے
رہا ہو جلد یہ قیدی مری گہر سی بلا نکلے

جوانی دی اگر تو نی تو یہ بھی ای خدا سُن لے
شباب آتنا ٹھہر جائی کہ دل کا جو صلا نکلے

خیال ضبط ایسا ہی جو پتھر سی کوئی توڑے
نہین ممکن کہ اپنی شیشہ دل سی صدا نکلے

تصور نے جو مرنی پر بھی اوس کندن سے چہرے کی
کھلین تختی جو اپنی قبر کی کان طلا نکلے

مٹا ہی دتی ہی ظلمت شب تار جدائی کی
سہا چمکی تو کیا چمکی قمر نکلی تو کیا نکلے

عبث رکھتا ہے زاہد ہم پہ تہمت بت پرستی کی
چلی تھی جانب مسجد سوی بتخانہ آ نکلے

بلایا ہے ہمین خط لکھکہ کی اوس خورشید طلعت نے
روانہ ہون قمر عقرب سے جلدی ای خدا نکلے

یہان تک خلق ہی کی اوسکی مصحف رخ مین
جو دیکھی فال بھی عاشق خلاف مدعا نکلے

غبار راہ تا ثیر سیہ بختی سی سرمہ ہے
مین ہون جس قافلے مین خاک آواز درا نکلے

ترش ہو ہو کی کیا کیا گفتگو سی تلخ کرتی ہو
کہون مین بھی اگر ایسا تو کہیی کیا مزا نکلے

یقین ہی آدمیت کا نشان مرکز خاکی
بجائی سبزہ اپنی خاک سی مردم گیا نکلے

شمیم برگ گل لا بھی کہین صحن گلستان سے
تمنای دل بلبل قفس مین بے اصل نکلے

وجود اللہ کا ہی خلقت کونین سی ثابت
نتیجہ جسطرح صغرا و کبری سی جدا نکلے

تب ساری کری بیمار ابھی ساری حکیمون کو
مریض عشق اگر ہو کر سودا راشفا نکلے

زمین گور کو ہم ملک بیگانہ سمجھتی تھے
بہت سی لوگ لیکن اپنی صورت آشنا نکلے

اسیر ایسی کرون طاعت اگر ہووے یہ جانا
کہین تحسین برہمن بت کی سُنہ سی مرحبا نکلے

ہجر مین عیش کہان بادہ لہو جام مین ہے
جام ہی میری طرح گردش ایام مین ہے

مرد مک طرفہ تری چشم سیہ فام مین ہی
مشک نافہ عوض مغز اسی بادام مین ہے

صید لاغر تہا پہنسایا مجہی چوکا صیاد
مین نہین دام مین گو یاوہ مری دام مین ہے

در جلا دہ پہ دی جاکی جو دستک مینی
موت بولی کہ ٹہہروہ ابہی آرام مین ہے

چشم معشوق سی اس بی بصر کی دعوی
سخت بیمغز ہی سودا سر بادام مین ہے

رہنی آیا نہین اس منزل ہستی مین کوئی
جو مسافر ہی وہ چلنی کی سرانجام مین ہے

ایک ہی ہو نہ سکا وصف لب او سکا ہر چند
عمر گذری کہ زبان اپنی اسی کام مین ہے

پہاندیبی یار کی دیوار غنیمت ہی یہ وقت
تیرہ شب خواب مین دربان ہے سگ آرام مین ہے

خوف عصیان سی لرزتا ہون لوگتی ہین یہ لوگ
کثرت می سی یہ عرشہ تری اندام مین ہے

خانہ تن کا بہی معلوم ہی منعم کو ثبات
اسقدر صرف جو تعمیر در و بام مین ہے

دیکہیہ لی کلک شکستہ کی قلمدان مین جگہہ
تو ٹکڑیون جو بیٹہا ہی وہ آرام مین ہے

کیا ہوا سرخ جو مین تیرہ دلونکی جہرے
شام تاریک ہی سرخی شفق شام مین ہے

ن ہوا زار نہایت تو بنا موی کمر
عشق کہتی ہین جسی حسن وہ انجام مین ہے

میری قسمت کی جو دانی تہی پہنسی ہی صیاد
چاک غربال کی مانند تری دام مین ہے

سیر عالم کی اگر جام مین جم کرتا تہا
ساقیا سیر دو عالم کی مری جام مین ہے

نخوت حسن ہی بیفائدہ سو چو تو ذرا
اک حسین اور بہی آئینہ خرام مین ہے

جو مشرف ہوا دوری کی زیارت سے اسیر
سر برآوردہ وہی حلقہ اسلام مین ہے

کیا کہین ہم عدم ہی کیا لائے
اک دل درد آشنا لائے

۲ تنگدسے مین بہل گیا دل زار — اب جہرم مین ہمین خدا لائے
مہندی قاتل کی ہاتہ تک پہونچی — دیکہیی اب یہ رنگ کیا لائے
مرگئی ہم تو بولی قبر سی موت — تیری روٹہے کو ہم منا لائے
۳ دی کی دل اوسکو نقد بوسہ لیا — کچہہ بگاڑا تو کچہہ بنا لائے
۴ درد دل جب سنا بگڑ کی کہا — لو نئی داستان بنا لائے
نہوی سبزہ زار خاک لحد — خضر تشریف بار ہا لائے
۵ ضعف سی ہم ہین شکل نادیدہ — کوئی خاطر مین ہمکو کیا لائے
نہ ہنسا لوگ تیری محزون کو — زعفران زار ہی دکہا لائے
روبرو اوس صنم کی ہم لب تک — ڈرتی ڈرتے خدا خدا لائے
خط نی اوسکی دکہائی شام فراق — مورچی فیل کو لگا لائے
ہوگر سنہ اگر سگ لیلے — استخوان قیس کی ہما لائے
قاصدون کو جواب جب نملا — پرزے مکتوب کی اوٹہا لائے

دل بغما اسیر پر ذمین
سرو قدی بلند بالائے

عشق گیسو وجہ چاک سینہ ہے — حال شانے کا ہمین آئینہ ہے
ہم بہی اوس پیر مغانکی ہین مرید — خضر جسکا خادم دیرینہ ہے
دی کی می تہوڑی بہت ساقی نوا — آج ای ساقی شب آدینہ ہے
وصف قاتل مین پڑہو ہمین شعر نو — شاہنامہ دفتر پارینہ ہے
بال سر کی بڑہکی کملی ہوگئے — تیری وحشی کو یہی پشمینہ ہے

کیا ملی بوسہ وہ رخ ہی زیر زلف
سانپ کی قبضی مین یہ گنجینہ ہے

کب ہی شکل بام و خشت پر عروج
راہ ناہموار صحرا زینہ ہے

دل جلا اوسکا جو آیا روبرو
روی جانان آتشی آئینہ ہے

عشق رخ مین یہ خمیدہ ہو گیا
سر ہی مصحف رحل اپنا سینہ ہے

کیا کرون ای خضر مین آب حیات
حال اسکندر مجھے آئینہ ہے

کارگر کیا ہو گی تیغ اعتراض
ہر رباعی اپنی چار آئینہ ہے

کام کیا گرد کدورت سے امیر
صاف اپنا سینۂ بی کینہ ہے

تیری در کی نہ کبھی مجھسے گدائی چھوٹے
ای شہ حسن اگر سارہی خدائی چھوٹے

چاندنی شب مین جو بی پردہ وہ چہرہ ہو جائے
شرم سی ماہ کی چہرے پہ ہوائی چھوٹے

مخلصی زلف کی زنجیر سی پائی لیکن
قید الفت سی نہم بعد رہائی چھوٹے

وصل ہونی پہ رہی ہجر کا کھٹکا باقی
چاہیی ہاتہ سی اوسکی نہ کلائی چھوٹے

ترک ہم رند بہی بی شبہہ کرین بادہ کشی
زاہد و تم سی اگر زہد ریائی چھوٹے

چاہ یارون مین کہان قصۂ یوسف ہی دلیل
جوش ماری جو حسد بہائی سی بہائی چھوٹے

تیری کشتونکی جلانی مین مسیحا کو ہی خوف
جی نہ کیونکر دم اعجاز نمائی چھوٹے

وہ مسیحا جو خبر لے کبھی بیمارون کی
مرض و طبع کی بحران مین لڑائی چھوٹے

اسقدر وصف مین اوسکی کف رنگین کی لکھون
کہین بازار مین کاغذ نہ حنائی چھوٹے

آستین یار کی ہاتہون مین الہی آجائے
دامن دل سی کبھی داغ جدائی چھوٹے

سر خرو روز قیامت ہو شہیدون مین وہی
جسپر اوترک ترا دست حنائی چھوٹے

ای جرس مغز پریشان ہی می سینہ کا
خوب ہو تجھسے اگر ہرزہ درائی چھوٹے

عمر بھر کیون نہ ملون مین کف افسوس اسیر
ہاتھ سے میری جو وہ دست حنائی چھوٹے

رنگ غم جس سی ٹپکتا ہی خوشی ہی تو یہ ہے
خون فشان زخم کیسہ روت ہون ہنسی ہی تو یہ ہے

مہر بھی رکھتی ہین الفت بی وفا ہی عاشق
صبر کا نام نہین انمین کمی ہی تو یہ ہے

نشہ مے کا ہی انجام خمار ای ساقی
سب طرح کا ہے مزا بد مزگی ہی تو یہ ہے

رونق جادہ ہی پرزون سی مری دامن کے
دشت مین پانچی والونکی گلی ہی تو یہ ہے

سیکڑون حادثہ مردہ جلا دیتا ہی
لب جانان مین مسیحا نفسی ہی تو یہ ہے

تیغ جلاد گلی ہمسے ملے گی آکر
عید اضحی کی غریبونکو خوشی ہی تو یہ ہے

بادہ صاف تو سبکو ہمین درد تہ جام
کرم پیر خرابات کہی ہی تو یہ ہے

ساتہ ہی آئین گے بالین پہ ایمہ دم نزع
ملک الموت کی آنی کی خوشی ہی تو یہ ہے

چلتی چلتی سر قرطاس ٹہر جاتا ہے
حسن سب اسپ قلم مین ہی بدی ہی تو یہ ہے

فقر اسے ہی یہ سیدہا امر اسی ٹیڑہا
راستی ہی تو یہ ہی دل کی بھی ہی تو یہ ہے

عاشق احمد مختار مراد دل ہی اسیر
اس زمانی مین اویس قرنی ہی تو یہ ہے

لیجیے دل اگر ارادہ ہے
کیا کوئی آپ سی زیادہ ہے

منہ نہ شیشے کا بند کر ساقی
در توبہ ابہی کشادہ ہے

رند زاہد کی کیون کرین تعظیم
کیا کوئی پادشاہ زہادہ ہے

کوئی پہرتا ہی جاکی عید شباب
یہ بہی معدوم کا اعادہ ہے

ابھی کم سن ہے خط نہین نکلا — ورق روی یار سادہ ہے
ہون سوار جنازہ ہو کی نجل — کہ ہر اک آشنا پیادہ ہے
کون پیاسا ہی واجب التعظیم — آب شمشیر ایستادہ ہے
جسکو کہتے ہین لوگ موہی کمر — صاف ملک عدم کا جادہ ہے
لاغری سے ہی ابتو یہ عالم — کہ مرا رخت تن لبادہ ہے
زور وحشت سی مری قبضہ مین — قوس گردون تلک کبادہ ہے
کچھ نہین فوق سب ایمہ مین — ایک بارہ کا خانوادہ ہے
کون گلدستہ ہے وار دمیدان — معرکہ باغ سے زیادہ ہے
کل اسوار ہے ہر ایک سوا — ہر پیادہ گل پیادہ ہے

فی الحقیقت تری سخن مین اسیر
ایک عالم کو استفادہ ہے

باغ مین اگر جو شبنم رو گئی — بلبلونکی حق مین کانٹے بو گئی
کس کا شکوہ کیجیے کسکا گلا — تہی مقدر مین جو ہونی ہو گئی
ہجر کی شب منتظر ہون دیر سے — موت یارب مر گئی یا سو گئی
نشہ زر مین یہ منعم کو ملا — عقل سی بیدار دولت سو گئی
مرحبا اشک ندامت مرحبا — خط عصیان کی سیاہی ہو گئی
وصل کی شب بھی نکلا کام دل — جاگ اٹھی وہ میری قسمت سو گئی
ہین پیام مرگ یہ موہی سفید — جاگ غافل صبح پیدا ہو گئی
بی تباتی اس چمن کی دیکھکر — بہر رہی تھی خوب شبنم رو گئی

قیصر و خاقان و کیکاؤس و جم
چار دن سب کی حکومت ہو گئی

کون مجھہ بیکس کا ماتم وار تھا
خاک پر ہان آکی بدلی رو گئی

کو ہی قاتل سے بچا نا تھا اسیر
پھنس گئی آفت مین جان ا تو گئی

سر کی بھل سوی بت بد خو چلے
یون چلی ہم جسطرح آنسو چلے

وصل کی محفل ہوئی میدان جنگ
تیر مژگان خنجر ابرو چلے

باغ ہستی مین سبکر وحی سی ہم
مثل رنگ آئی برنگ بو چلے

کب وفا لفت رہی بیراہ رو
ہم جو تھک گر گر پڑی آنسو چلے

جانتی ہین ہم تجھے ای چشم یار
سامری پر بھی ترا جادو چلے

گالیون سی بات کی مہلت نہین
کیا کسی کی تجھسے ای بد خو چلے

قد جانان سی ہی باغی سرو باغ
دار پر رکھدون اگر قابو چلے

ہمکو چلنا ہو نقاہت سی محال
ای صبا کو چین اوسکی تو چلے

تیغ چل جائی تو کیا اسکا عجب
جسجگہ ذکر خم ابرو چلے

میوۂ فصلی ہین بھی چاہیے
دیکھی بوسہ کہ شفتالو چلے

رحم پر لائی سنا کر درد دل
رات اوس سی ہم نیا پہلو چلے

غیر اوسکے پاس ہم دوای اسیر
کیا کرے جبکا نہ کچھ قابو چلے

جو مزی جینی کی تھے سب جا چکے
جان بھی جائی کہین جھگڑا چکے

مدتین گذرین وہی ہے آج کل
ہی یہے آنا تو بس تم آ چکے

ترک الفت دل نہین کرتا قبول — حق جو سمجھانے کا تھا سمجھا چکے
وای قسمت تب ہوی وا اپنی آنکھ — جب سرا ہی سب مسافر جا چکے
اب تو اوٹھوانے کو تابوت آیی — لوگ مردی کو مری کفنا چکے
دیکھو یکتائی کا یہ کس منہ پہ ناز — آئینہ بھی ہم تمہین دکھلا چکے
روز کی دہڑ کے کہان تک واعظو — ہو قیامت کو جو آنا آ چکے
اب نہ مانے دل جہنم مین پڑے — ختم حجت ہو چکے سمجھا چکے
وصل مین شک ہی کسی کا فر کا کام — کر کے وہ وعدہ قسم بھی کھا چکے
سر کٹے ہو روز کا قصہ تمام — کھینچیے خنجر کہین جھگڑا چکے
ای فلک تو ہی لگا تیر ستم — ان کمانداروں کو ہم چلا چکے
جنکو رہنا تھا وہ پیچھے رہ گیے — جنکو جانا تھا وہ آگے جا چکے
جانتا ہون بید مانے آپ کے — دل مرا باتون مین تم بہلا چکے

عاشقی سے اب تو باز آو امیر
دی کے دل سو بار دھوکا کھا چکے

جب دیکھتی ہین پاتی ہین چین بر جبین تجھے — پہنکین گی چاک کر کی ہم ای آستین تجھے
اللہ رے نور دین داغ سجود کا — سجدی ہین صاف دیکھ رہی ہی جبین تجھے
منظور حق ہوا کہ ہو بی پردہ قتل عام — کھینچی نہ تیغ قہر نہ یا حسین تجھے
نادان نہ بھاگ گور غریبان سی اسقدر — آخر تو ایک روز ہی آنا ہین تجھے
کرتا نہ کوئی قدرت کامل کا اعتقاد — کرتا اگر نہ خلق جہان آفرین تجھے
ای غم ہماری گھر سے نجا دیکھ کہتی ہین — ایسا وسیع گھر نہ ملے گا کہین تجھے

نفرت ہوئی ہی ایسی مجھی تجھسی ای فلک — نفرین کرون اوسی جو کہی فرین تجھے
تیری قدم کہان مرا اوجڑا مکان کہان — ابتو کمال جذب کا آیا یقین تجھے
بزم خیال اہل جنون مین ہی تو پرے — کہتی ہین طالبان جہان حور عین تجھے
شیرین ہی تو یہ خسرو فرہاد کا ہی زعم — سمجھا ہی قیس لیلی محمل نشین تجھے
حق تو یہ ہی کہ کرتی ہین سب دعوی دروغ — میری سوا کسی نی ہی دیکھا نہین تجھے

ترجیع ہی سخن پہ خموشی کو اذن دون
دم بھر اسیر فکر کی فرصت نہین تجھے

جاؤ سبے تمسکو اگر جانا ہے — اپنی قسمت ہی مین مرجانا ہے
آشنائی پہ تری بیٹھے ہین — ادھر آنا نہ اودھر جانا ہے
چلہیے شکر جو گذری گذری — آخر اک روز گذر جانا ہے
اس سرا مین ہی مقام اک شب کا — شام آنا ہی سحر جانا ہے
ہم تہی بخت کہان عیش کہان — دن فقط زیست کی بھرجانا ہے
گھر سے نکلے ہین سر راہ مگر — نہین ثابت کہ کدھر جانا ہے
خط لکھی یار تو دولت طلبای — ہنڈوی کا یہ سکھر جانا ہے
عشق ابرو نہ کرین ہم کبھو نکو — تیغ کی کہاٹ اوتر جانا ہے
کوچہ اوس ترک کا ہی جادۂ تیغ — پانوٗن رکھنا نہین سر جانا ہے
کہو جوڑی سی نزو کی رستہ — زلف کو تا بکمر جانا ہے
دم رفتار دم سرد بہین — ٹہنڈی ٹہنڈی جنہین کہر جانا ہے
ہجر مین جسم ہی بیجا ای جان — اپنا جینا نہین مرجانا ہے

شام سے کیا ہین نیند آتی اسیر
کہ سفر پہلے پھر جانا ہے

گلی مین یار کی بدہی و بہر ہماری ہی پہولونگی
یہان ہی تیسرا دن اور طیاری ہی پہولونگی

تہاری خوشنویسی یا گلستان کا تماشا ہی
جو وصلی ہی خط گلزار کی کیاری ہی پہولونگی

حسین خانموش تہی صدشکایتین کین دہن کہولے
نمائش ہوچکی غنچونکی اب باری ہی پہولونگی

تونگر چار دن کو پہول لین بی اصل دولت پر
جہان مین مالداری انکی زرداری ہے پہولونگی

خدا حافظ ہی طفل باغبان کا ہمکو کہیکا ہے
کہ وہ نازک بہت اور ٹیوکرنی ہماری ہی پہولونگی

کیی کتنی فلک نی طاق میخوانونکی بیرونق
نہ مینا کاری مینا نہ گلکاری ہے پہولونگی

جہادی بادہ گلرنگ کا بہی رنگ ای ساقی
چمن مین بہینی بہینی کیسی پیاری ہے پہولونگی

حسین کہنی لگی جیسے سر بازار گلباری
بن آئی گلفروشونکی خریداری ہی پہولونگی

فراق یار مین گل اسقدر اعضا پہ کہائی ہین
کہ اپنی قبر تن مین چار دیواری ہے پہولونگی

بہار حسن آئی تیری مشتاقونکی حصہ مین
مبارک باغبانونکو پرستاری ہی پہولونگی

یہ کہنی خاک کو یاسی خجالتہ سی وندا ہے
کہ چادر میری قبر پہ بہت بہاری ہے پہولونگی

اسیر اون عارضونکی یاد مین ہی چشم تر گریان
بہار غم ہی نہر فیض تک جاری ہی پہولونگی

نہ چھیڑ ای صور محشر شور کر کے
ابہی سوئی ہین جاگی رات بہر کے

بڑہا یہ شوق خط تحریر کر کے
چلے ہم پیچہے پیچہے نامہ بر کے

غضب ہی نیم جان قاتل نی چہوڑا
ادہر کی ہین نہ اب نہ اودہر کے

ہوا آنکہون مین قحط اشک شاید
کہ اب آنے لگے ٹکڑے جگر کے

تمہاری ہاتہ سے خط لیکے آیا قدم آنکہون پہ میری نامہ بر کے
الٰہی شکر ہی گذری شب ہجر عیان آثار ہین کچہ تو سحر کے
چلین تقتل مین شمشیرین ہزارون قدم اپنی نہ سر کے پر نہ سر کے
ہوا البریز اپنا ساغر عیش پلایا جام اوسی ساقی نے بھر کے
بہت یاد آیا اوس زانو کا تکیہ جو سوئی زیر سر ہم ہاتہ دھر کے
جہان دریا مین وہ دم بہر نہانے وہان پل بندہ گیی گرد نظر کے
مری زنجیر کی حلقے ہون یارب جو دونون پائری مین اوسکے در کے
بتاؤن کیا کہ داغ دل ہین کتنے گنی جاتی نہین پتی شجر کے
الٰہی یارب ہوئی شام شب وصل الٰہی آثار پیدا ہین سحر کے
لیی جا کوئی تیشہ رسانہ ای آہ کواڑی بند ہین باب اثر کے
کسی دعوت مین اونکو بھی بلاؤ جو بہوکی ہین عنایت کی نظر کے
ملی بوسہ اگر سیب ذقن کا بہرون سیوون سے مین طاق دوکی گہر کے
بدن گل کا جو ہی صد چاک ای گل تری تیغ ادا کی ہین پہ حر کے
ملاؤ پنجۂ مرجان سے پنجہ ہماری خون نل سی ہاتہ بھر کے
تری وحشی کو کیا درکار زنجیر قدم تک بڑہ کی پہونچی بال سر کے

اسیر اوج فلک پر ماہ و خورشید
نشانی ہین کسی تیر نظر کے

صبح شام اپنی صبح شام ہوئی عمر اسی دور مین تمام ہوئی
کبھی خندان ہوئی تو صورت گل ہمکو شادی برای نام ہوئی

پردہ اوس روی صاف سے اوٹھا — یا کوئی تیغ بے نیام ہوئی
قتل کو میری ہجر جانان مین — فوج انجم سپاہ شام ہوئی
کون مجمع سے اوٹھ گیا یارب — بزم تسبیح بے امام ہوئی
کون ہین ہم کہان سے آئی مین — عمر اسے سوچ مین تمام ہوئی
ایسی گھڑیالیون نی شورش کی — نیند وصلت کی شب حرام ہوئی
دست پر نور سے یہ پایا نور — صبح روشن چھڑی کی شام ہوئی
اور رہے دود آہ سے میری — زلف اوسکی سیاہ فام ہوئی
تیغ ابرو کا سنکی وصف کہا — تمکو بھی جسارت کلام ہوئی
کسکی عارض کا بندہ گیا مضمون — اور رنگینیے کلام ہوئی
دیکھہ کر تیری آنکہ کی گردش — بادہ خوار ونکو قدر جام ہوئی
تہی تواضع کی جو مجھے عادت — فوت کب وہ تہ حسام ہوئی
اوٹھہ گیا ہاتہ خود بخود جو مرا — یہ ہی اک صورت سلام ہوئی
ہون وہ بیکس کہلی جو صبحکو آنکھہ — مجکو ساقی تلاش جام ہوئی

تہی جو زاہد کی جانماز اسیر
سنتی ہین وہ بھی ہین جام ہوئی

مقدر استراحت کا مکان دیتا تو ہم لیتے — زمین کوی جانان آسمان دیتا تو ہم لیتے
بہت مرغوب دل ہی قمری و بلبل کی گویائی — خدا ان نیز بانونکی زبان دیتا تو ہم لیتے
عتاب و لطف دونو ایک ہین رنگین اجونکی — عوض پھولون کی کانٹی باغبان دیتا تو ہم لیتے
برنگ آئینہ اس بزم مین قانع ہی دل اپنا — مقدر آبرو سی لب دہان دیتا تو ہم لیتے

خضر آب بقا لایا تو لایا کسکو پروا ہے
کوئی جام شراب ارغوان دیتا تو ہم لیتے

نبات و قند کی خواہش نہین ہی تلخ گفتار کو
جو بوسہ وہ بت شیرین دہان دیتا تو ہم لیتے

اطاعت سی غرض مثل سکندر غدر کیا ہمکو
جو دو شاخین خضر آئی مہربان دیتا تو ہم لیتے

مریدان صفاہین مرگ کی تلخی گوارا ہی
پیالہ زہر کا پیر مغان دیتا تو ہم لیتے

نہین بیجا توقف اہل دل ہین کوی جانان سے
ابھی رستہ جو کوئی بھی نشان دیتا تو ہم لیتے

وہ لاغر ہین کہ اپنی نقش پا سی ہم یہ کہتی ہین
جو پڑ رہنی کو تو اپنا مکان دیتا تو ہم لیتے

برای دیدۂ یعقوب ہی مد نظر سرمہ
غبار راہ یوسف کارواں دیتا تو ہم لیتے

اسیر اپنی سخنگو سنکی گل کہتی ہین بلبل سی
خدا ایسی بہار جانفزا ان دیتا تو ہم لیتے

خاکساری مین نقش پا میرے
ہر قدم پر ہین رہ نما میرے

بیڑیان سو ہزار ہت کڑیان
ہین سلامت ہنوز دست و پا میرے

ایک تو قدر دان حسن رہے
قتل عالم کرو سوا میرے

ہاتہ زلف رسا ملک پہونچا
واہ کیا بخت ہین رسا میرے

ایک طرز نگاہ ساقی مین
تمیں روزی ہوی قضا میرے

سخت تابوت مین ہون شہ بستہ
دوست سب ہین پیادہ پا میرے

مین ہون اور گوشۂ مزار مرا
پھر گئی ساری آشنا میرے

پھول گلشن مین خار صحرا مین
منتظر ہین جدا جدا میرے

بزم عالم مین ہون مین ایمنہ
سیکڑون صورت آشنا میرے

خوف گل چین سے باغ مین نہ رہے
پھول جاتی ہین دست و پا میرے

نبیش غم سی کہان نجات اسیر
کہ عقارب ہین اقربا میرے

یہ ربط ہمکو کسی شوخ دلپسند سی ہے
کہ بند بند کو پیوند بند بند سی ہے

تمہاری خال نی چمکا دیا ہی عارض کو
نمود آگ کی اس دانہ سپند سی ہے

نکل کی تن سی کہان جائیگا یہ طائر روح
رگون کا جال زیادہ اسی کمند سی ہے

کہین مریگا وہ ہوگا شہید راہ خدا
جسی کہ عشق تمہاری حسین بند سی ہے

موئی پہ بھی ہی یہ اوس شہسوار سی الفت
غبار راہ مین لپٹا ہوا سمند سی ہے

ہماری آہ سی بس ایک تم نہین ڈرتے
وگرنہ سب کو خطر آتش بلند سی ہے

چھری چونارکی ہر وقت تیز رہتی ہے
کہان کی تمکو عداوت نیازمند سی ہے

کیا ہی عشق نی کس شہسوار کی وحشی
کہ طوق آہن نعل سمند سی ہے

بندہی ہوئی ہین ہزارون طیور دل ای تر
زیادہ حلقہ گیسو شکار بند سی ہے

چو آب کہتی ہین کرتی ہین دخل کیا ہمکو
رضا سی کام غرض آپکی پسند سی ہے

رجوع عشق ہی دل کیطرف خدا حافظ
اسیر صحبت قصاب گوسپند سی ہے

ہجر مین حالت بسمل کبھی ایسی تو نہتی
جیسی اب ہی طپش دل کبھی ایسی تو نہتی

آدمی کیا کہ قدم تھکتی ہین سیارون کے
دور اس ماہ کی منزل کبھی ایسی تو نہتی

صاف بی پردہ ہی قاتل نظر آتا نہین کچھ
حیرت دیدۂ بسمل کبھی ایسی تو نہتی

عکس پڑتا ہی تو جسم سی ہوتی ہین قلم
تیزی خنجر قاتل کبھی ایسی تو نہتی

یہ دہکتی ہوئی جاتی ہین پھولونکی صبا
گرم آواز غضا دل کبھی ایسی تو نہتی

واہ کیا خوب جوانے مین نکالا جوبن
آپکی تشکل و شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی

قیس آوارہ بگولی کیطرح پھرتا ہی
خواہش لیلی و محمل کبھی ایسی تو نہ تھی

شکر صد شکر کہ اب پاس ہین ہم دونون رقیب
وہان تمیز حق و باطل کبھی ایسی تو نہ تھی

شاید اوس قاتل خونریز کا کوچہ ہی یہی
راہ چلنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی

آشنا جمع ہین آیا ہی نہانی کو یہ کون
بھیڑ آگی لب ساحل کبھی ایسی تو نہ تھی

اب یہ کیا ہی کہ ہی محروم تماشا مری آنکھہ
آرسی بیچ مین حائل کبھی ایسی تو نہ تھی

بڑھکی آتی ہی اودھر کاکل لیلی شاید
پای مجنون مین سلاسل کبھی ایسی تو نہ تھی

شمع شاید کہ تری آتش عارض سی جلے
پیش ازین گرمی محفل کبھی ایسی تو نہ تھی

چاک بنکر اوسی اب اور دیا چرخ نی چرخ
گردش کاسہ سائل کبھی ایسی تو نہ تھی

یہ زمین سہل ہی کیون ہو کرین کہتی ہو اسیر
شاعری آپکو مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی

شب راہ وصال بت بی پیر نسوچی
چھایا یہ اندھیر اکوئی تدبیر نسوچی

نظارہ قاتل نے کیا محو یہ ہمکو
گردن پہ چمکتی ہوئی شمشیر نسوچی

دھوکی مین مری پانو نکو صدا دنی کا ٹا
زندان مین پھلت تھی کہ زنجیر نسوچی

اسد رجہ کہچا ضعف کہ ارباب نظر کو
دیکھا جو مرقع مری تصویر نسوچی

زاہد کو رہا وصف می ناب سی انکار
خفاش کو خورشید کی تنویر نسوچی

تربت مین کیا عذر تو بولی یہ فرشتے
اب دور کی سوجی دم تقصیر نسوچی

تہا قصد کہ اوس سے یہ کہین گی یہ کہین گے
دیکھا جو وہ چہرہ کوئی تقریر نسوچی

جاناتہا کہین اور بہنک کر کہین پہونچا
نالی کو دہوئین مین رہا تاثیر نسوچی

چاہا تو بہت پر نہوا وصل میسر
تقدیر کے آگے کوئی تدبیر نسو بھی

ایسا دل مضطر کو کیا شوق نی اندہا
راہ شکن زلف گرہ گیر نسو بھی

خط یار کو لکھا تو نہ لکھنے کی برابر
مطلب کی عبارت دم تحریر نسو بھی

تہا بسکہ شریعت سی جدا مسئلہ عشق
قاضی کو مری جرم کی تعزیر نسو بھی

قاصد مگر اوس گل کا مکان باغ ارم تہا
سو بار گیا تو تجھے تعمیر نسو بھی

روشن ہی کہ کہنی کو اسیر آپ ہین حافظ
اوس مصحف رخسار کی تفسیر نسو بھی

جرم خالق اسیر کا بخشے
آدمی خوب تھا خدا بخشے

کاش اتنا ہی ہو کہ حشر کی دن
آشنا جرم آشنا بخشے

کوئی قاتل نظر نہین آتا
کسکو مقتول خون بہا بخشے

عشق نے دل کو داغ دی دیکر
سیکڑون باغ دلکشا بخشے

مرض عشق کا علاج نہین
فائدہ کیا کوئے دوا بخشے

کہہ گئے طول میری بیماری
اب شفا خالق شفا بخشے

غایبانہ کسیکو بد نہ کہو
اتنی نیکی تمہین خدا بخشے

ہجر مین ہو کہین وصال نصیب
یا الہی اثر دعا بخشے

نکہت اوس گل کی لیکی آئی ہے
دل کو فرحت نہ کیون صبا بخشے

یا دلب مین پیون جو خون جگر
شربت قند کا مزا بخشے

ہی سخاوت علی پہ ختم اسیر
گنج لوگون کو بارہا بخشے

## مخمس غزل خواجہ حیدر علی آتش مرحوم

جمع کی تہی جسقدر دل نی بضاعت لیگئے
لوٹ کر زنگی بچی سب مال و دولت لیگئے
رہزنی مین رہزنون سی بہی فضیلت لیگئے
آنکہ پڑتی ہی قرار و صبر و طاقت لیگئے
خال مشکین تیری مین گوی بسقت لیگئے

لاکہہ ایذا دونی خست مین پہونچے دل ہی شاد
غیر واقف حال سی اپنی ہون اس سی کیا مراد
طرز خفای جنون گردش مین بہی ہی ہمکو یاد
خاک چہانی ہم سکون حون نی مثل گرد باد
وادی پر خار سی تلوی سلامت لیگئے

ابتدا سی کچہ محبت کی ہے بہتر انتہا
بعد مردن ہجر کی تلخی دکہاتی ہے مزا
جان شیرین کا عوض ہی چشمہ آب بقا
زہر کہاکر اک شکر لب پر مواہون نی کہنا
قبر پر دشمن گہڑی بہر کی شہرت لیگئے

کیا ہوا جو ایک مدت تک ہا عریان بدن
عاقبت محرومی قسمت گئی بدلا چلن
چال دیکہو لی مری ایسی نی سی پیرہن
عالم اسباب سی حاصل ہوا آخر کفن
چلتی چلتی آسمان ہی ہم بہی خلعت لیگئے

بسکہ تہی زلف بتان کے سر مین بدت سی ہوا
جبتلک جیتا رہا مسکن ہا ظلمت سرا
شامت اعمال باقی رہ گئی بعد فنا
تیرہ بختی کی اثر نی شام سے گل کر دیا
صبح کو کوسی اوٹہاکر شمع تربت لیگئے

تہی ہوای روح فرسا کوچہ محبوب مین
کیون نہ جاتا بلبل آسا کوچہ محبوب مین
دیکہکر رنگ تماشا کوچہ محبوب مین
دیدہ و دل نی گہسیٹا کوچہ محبوب مین
کہینچکر مجکو فرشتی سوی جنت لیگئے

ہی بہار شادمانی سی خزان غم ہم
جو شجر اس باغ مین لگتا ہی ہوتا ہی قلم
ہمسی پوچھو تی ہی تو ہین آگاہ ہم
باغ عالم مین ہی نا فہمونکو بی برگی کا غم

سبز تی اس چمن سی زرصورت لیگئے

یون تو کسکی طبع فن شعر مین موزون نہین
میری دیوانسی مگر دیوان کوئی نوزون نہین
شعر وصف چشم و کاکل مین بجز افسون نہین
مصحف رخسار کی مضمون سوا مضمون نہین

سب کی مضمون پر مری مضمون فضیلت لیگئے

کھینچکر بیماری فرقت نزار حالت نہتی
دست و پا بیحس تہی بالکل جسم مین قوت نہتی
اور زیر خاک بیخبی کی کوئی صوت نہتی
ناتوانی سی فشار قبر کی طاقت نہتی

گور مین بہی تیری عاشق کو امانت لیگئے

صاف رکہہ دل کو کہ ہو جنت کو راہی بعد مرگ
روشنی بہتر کہ مرقد کی سیاہی بعد مرگ
کیا خجل ہونگے جو دیکہین کی تباہی بعد مرگ
کوئی سومن ہو نہ گل در گل الہی بعد مرگ

وای بر حال اونکی جو دل مین کدورت لیگئے

شہر سی تنگ آکے ہمنی گہر بنایا دشت مین
چین لیکن تیرہ بختی سی نپایا دشت مین
دیکہکر لالی کی نگہت داغ کہایا دشت مین
گرد شش چشم غزالان نے ستایا دشت مین

ساتہ اپنی ہر جگہ ہم اپنی قسمت لیگئے

کون تہا مشفق اسیر ایسا کہ یہان کرتا درود
سورۂ الحمد پڑہتا بہتا ہمپر درود
مرگئی پر بہی ہی باقی تو سنگین دل حسود
دیکہہ سکتی تہی کہان کافر مسلمان کی نمود

کہود کر بت ساز آتش سنگ تربت لیگئے

## رباعیات

## رباعی

امی اہل عزا چاک گریبان کرو — احمد بھی شریک بزم ماتم ہیں کرو
ہین پنجۂ مژگان پہ در اشک خرو — آنکھون سے کہو نذر کا سامان کرو

## رباعی

اس بزم کی آداب کا لازم ہی خیال — ہی آمد خاصگان رب متعال
نالون سے کہو اٹھین برائی تعظیم — اشکون سی کہو چلین پی استقبال

## رباعی

افسوس ہین ظلم کی بانی پانی — اور پای نہ فاطمہؑ کا جانی پانی
لکہا ہے جو کٹتا تہا گلا خنجر سی — آواز یہ آتی تہے کہ پانی پانی

## رباعی

کس شہ کا یہ ماتم ہی ذرا دہیان کرو — سر پیٹ کی چاک اپنی گریبان کرو
دو اشک بہین تو دو شرف ہون حاصل — اللہ کو خوش نبیؐ پر احسان کرو

## رباعی

وہ سینہ ہی کیا جسمین کہ یہ درد نہین — وہ لب نہین جس لب پہ دم سرد نہین
سر شہ نی دیا بیعت غدار نکی — شبیر سا دنیا مین جوانمرد نہین

## رباعی

چلتی چلتے رکا جو رہوار امامؑ — ہنگام خرام
شہ بولے کہ یہ زمین محنت انجام — کیا کہتی ہی نام
کی عرض کسی نی کربلا ہی یہ زمین — یا خسرو دین

فرمایا کہ بس یہی ہمارا ہی مقام منزل ہی تمام

## رباعی

کرتا ہون خوش آفاق کو غمگین ہو کر پایا ہے ثمر یہ تخم محنت بو کر
اس باغ مین ہی یہ باغبانی میری ہستی کی درخت سینچتا ہون رو کر

## رباعی

سر پر جو خدا کی فضل کا سایہ ہے دنیا مین وہی امن کا پیرایہ ہے
کثرت ہی رقیبونکی تو کچھ خوف نہین کم من فئۃ فلبلۃ آیہ ہے

## رباعی

ہر چند گرفتار غم و درد ہی دل لیکن رہ کوشش مین جوانمرد ہی دل
پہرتا ہے زمانی مین یہ ہر چار طرف مخدوم جہانیان جہان گرد ہی دل

## رباعی

واقف نہین دنیا مین کوئی راحت سے جو دل ہی مکدر ہی غم و محنت سے
کیا زیر فلک گرد کدورت کا گلہ جز خاک جہنمی خاک پرانی جہت سے

## رباعی

نافہمون کی کیا جمع ہوئی ہی محفل کرتی ہین بہت علم کا دعوی جاہل
احوال سی انکی یہ مطابق ہی مثل لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل

## تاریخ وفات مولوی میر قائم علی

سید قائم علے عالم در جنگ عدو زبان او سیف
بربست ز دہر رخت ہستی در شدت ہیضہ بی کم و کیف

آمد ز فلک ندای ہاتف — افتاد ستون دین حق حیف

## تاریخ وفات سید مظفر حسین ضمیر مرثیہ گو مرحوم

سید پاک و شیعۂ مومن — مرثیہ گوی پادشاہ انام
کرد رحلت ز عالم فانی — از خدا یافت در بہشت مقام
گفت سال وفات او دل من — بود سید ضمیر محو امام

## تاریخ وفات حشمت علی برادرزادہ ام

آہ حشمت علی دہ سالہ — رفت از دار جہان سوی جنان
سال تاریخ وفاتش گفتم — ماہ حشمت ز جہان شد پنہان

## تاریخ تالیف ترجمہ حیوۃ القلوب

شد از ناصر خوش بیان ترجمہ — باندازِ نیکو بآئین خوب
قلم سال تاریخ آن ثبت کرد — بیار دوست کشف حیوۃ القلوب

### دیگر

زہی ناصر خوش بیان خوش سخن — ائمہ کا مداح آگاہ فن
سر دست کی اونی نظم صحیح — کتاب حیوۃ القلوب فصیح
کہی اوسکی تاریخ ہاتف نی خوب — کہ منظوم جلد حیوۃ القلوب

## تاریخ وفات وصی علیخان بہادر مرحوم

چو خان ذی شان زوار امکان بباغ فردوس شد خرامان
بیامد خان بجملہ امکان یکی است نالان دگر پریشان
قلم بتاریخ اشک ریزان نوشت مصرع تذہ عنوان

محب یزدان حبیب پاکان محمد ایمان وصی علی خان

## تاریخ وفات میر اشارت علی صاحب مرحوم

۱۲۵۶ ہجری

در جہان سی باغ جنان کو میر اشارت علی گئے

صدمہ اون کا سب پر گذرا کہتی ہی سب دنیا ہاے

فکر ہوی تاریخ کی ہمکو آئی ہاتف کی یہ صدا

کامل عالم شیعہ مومن عارف زاہد سیدوا

## تاریخ وفات نواب امین الدولہ بہادر برای کندہ شدن بر قبر

۱۲۴۲ ہجری

کوچ از منزل جہان فرمود — آنکہ او بود در وزارت صدر

سال تاریخ فوت گفت اسیر — خواب گاہ وزیر عالی قدر

۱۲۴۱ ہجری

## تاریخ وفات زوجہ برادر کلانم

از جہان زوجہ برادر من — پیش زہرا برای خدمت رفت

سال تاریخ آن چو پرسیدم — گفت دل مومنہ بجنت رفت

۱۲۴۳ ہجری

## تاریخ رہائی واجد علی شاہ از قلعہ کلکتہ در بلینہ

برون از اعتکاف آمد شہا — بحمد اللہ نمایان گشت یوسف

بگوش آمد صدا از ہاتف غیب — رہا از کنج زندان گشت یوسف

۱۲۶۱ ہجری

## تاریخ وفات مسیح الدولہ بہادر در کلکتہ

تا بر قی نہم ماد عزاداد من — خبر منتشر مرگ مسیح الدولہ

سال تاریخ ہمان وقت برامد زدلم — آہ آہ از خبر مرگ مسیح الدولہ

۱۲۵۵ ہجری

## دیگر

مرزا علی حسن که مسیح زمانه بود — بیمار شد چنان که سفر کرد از جهان
آمد ندای غیب بتاریخ فوت او — رفت از جهان جناب مسیحا بآسمان

## تاریخ وفات دلیر الدوله مرزا حیدر صاحب بهادر

دلیری که از دولتش بود شهرت — شجاعی که مشهور بنام حیدر
بتاریخ فوتش ندا کرد هاتف — که جا یافت حیدر بقرب پیمبر

## دیگر

میرزا حیدر آن امیر کبیر — آسمان بود و در زمین درشد
سال تاریخ فوت گفت اسیر — فوق جنت سمی حیدر شد

## تاریخ مثنوی میان صغیر

نامه بر او روز دست صغیر — نامه پیچید و بنام اسیر
صورت الفاظ فضای چمن — معنی او نکهت مشک ختن
بود در قسم مثنوی گفته ام — گوهر نایاب سخن سفته ام
نیز در و خواهش تاریخ بود — الفت دیرینه ازو در نمود
گفت و لم مصرع تاریخ سال — واه عجب مثنوی بیمثال

## تاریخ وفات نواب عاشور علیخان

عاشور علی که بود نواب — خوش صاحب هوش طوطی هند
در باغ جنان نه باغ هستی — شد جلوه فروش طوطی هند
تاریخ وفات گفت هاتف — گردید خموش طوطی هند

## تاریخ طبع تذکره میر محسن علی مسمی بسراپا سخن

بود جمع چو محسن علی عالی طبع — سخن بوصف سراپای نغز خطان مجموع
نوشت مصرع تاریخ سال کلک اسیر — بطبع طبع سراپا سخن بود مطبوع
۱۲۷۷ هجری

## تاریخ دیوان میان خطا بخطا

چنار دیوان که شعرش تازه کرد — مغز جان چون بوی زلف دلربا
کلک مشکین سال تاریخش نوشت — دور از اهوزاده این مشک خطا

## تاریخ وفات زوجه میرزا محمد باقر ۱۲۷۷ ه

زائره از عالم فانی گذشت — شد بجنت از ره خوش نیتی
بهر درفردوس اعلی چون رسید — گفت رضوان فاد خلی فی جنتی
۱۲۷۷ هجری

## تاریخ تولد طفل نجابه سید علی محمد صاحب خلف مجتهد العصر

قبله و کعبه جناب مجتهد — قرعهٔ دولت بنام شان فتاد
گشت پیدا پور فرزند خلف — عمر او تا یکصد و سی سال باد
گفت هاتف سال مولود این چنین — آفتاب علم مهر اجتهاد
۱۲۷۶ هجری

## دیگر

شد پیدا پور مجتهد العصر خجسته گهر — عمرش بسان خضر الهی دراز باد
تاریخ گفت بهر ولادت سروش غیب — آمد گل طرب بگلستان اجتهاد
۱۲۷۳ هجری

## تاریخ وفات دختر فقیر

وزیر النساء دخترم آه آه — نمود از جهان سوی جنت سفر
بتاریخ فوتش نمودم چو فکر — بگفتم که ای وای لخت جگر
۱۲۸۱ هجری

## تاریخ وفات زوجه ثانی فقیر

از دهر زوجه دو مینیم نفسه نمود | در چشم من فرقت او تیره شد جهان
رضوان بگفت سال فتادش بگوش من | آباد زیر سایه زهر است در جنان ۱۲۸۲

## تاریخ وفات میر حمد علی صاحب برادر کلان فقیر

گذشت از زره هستی چو میر حمد علی | که حور عین بعزایش کشاده مو باشد
چنین نوشت بتاریخ فوت او کلکم | که بارگاه جنان خوابگاه او باشد ۱۲۸۲ هجری

## تاریخ وفات شیخ مظهر علی صاحب مرحوم

گذشت از جهان شیخ مظهر علی | که مهدی علی هست همسلک او
نمودم رقم سال تاریخ فوت | بود در بهشت برین ملک او ۱۲۸۲ هجری

## تاریخ وفات مرزا امراو جان در کلکته

مخلص و شاگرد من امراو جان | رفت زکلکته بسوی عدم
کرد رقم خامه من سال فوت | شد زجهان یافت مقام ارم ۱۲۸۳ ه

## تاریخ نقل روضهٔ مبارک

زائری از کربلا آورد از بهر ثواب | روضهٔ چوبین شبیه روضهٔ شاه هدا
دیدم و تاریخ سال او رقم کردم اسیر | نقل کلا اصل مزار شافع گلگون قبا ۱۲۸۰ هجری

## تاریخ وفات میر ابوتراب انسخ

انسخ وفات یافت انسخ وفات یافت | شد در جنان شتاب شد در جنان شتاب
تاریخ گفت دل تاریخ گفت دل | ای وای ابوتراب ای وای ابوتراب ۱۲۸۰ هجری

## تاریخ وفات اعظم علی شاه

شاه اعظم علی بلند مقام | رفت و خالی گذاشت بستر فقر

سال تاریخ فوت گفت خرد | پادشاه جهان کشور فقر
(۱۲۴۹ هجری)

## تاریخ طبع دیوان منقبت

شد طبع شکر لله مدح ائمه دین | مشتاق اوست باشد هر کس اهل ایمان
کردم چو فکر سالش تاریخ تازه گفتم | گلدسته امامت مطبوع طبع یاران
۱۲۸۴

## تاریخ وفات جناب مولوی سید محمد صاحب مرحوم مجتهد العصر

جناب مجتهد العصر سرور علما | همه کرم همه همت همه خرد همه رای
ازین سرای فنا جانب بقا رفتند | به قصر گلشن فردوس و در رضوان جای
اسیر مصرع تاریخ سال کرد رقم | ستون کعبه دین مبین فتاد زپای
۱۲۸۴ هجری

## دیگر

هی غم مجتهد دوران ہے | دل احباب علی عین رخنہ
ہوئی تاریخ بفحوای حدیث | کہ پڑا دین مبے عین رخنہ

## تاریخ وفات امانی خانم

عصمت بنیاد زوجہ فضل بیگ | افسوس صد افسوس گذشت از عالم
بست و پنجم بد از جمادی الاولی | کین سانحہ رو نمود از کتم عدم
میداشت زبس مولوی گنج قیام | کردند همه اهل محله ماتم
تاریخ نمودم چو طلب با تف گفت | شد وای سو جهان امانی خانم
۱۲۸۴ هجری

## تاریخ وفات میر علی اوسط رشتک

کرد افسوس صد افسوس قضا | از قضا میر علی اوسط رشتک
گفت تاریخ سر اسیمه دلم | شد کجا میر علی اوسط رشتک
۱۲۸۴ هجری

## تاریخ ولادت دختر غضنفر علی سلمہ

ہوی پیدا ہزاران شکر باری | ہزارون دخترون مین ایک دختر
خبر پہونچی ولادت کی جو مجکو | کہی تاریخ مین نی نیک دختر

۱۲۸۴ ہجری

## تاریخ شفای نواب صاحب

ہزار شکر کہ نواب کو ہوئی صحت | ہر ایک دور بلا ہوگئی شفا پائی
کہا یہ مین نی بی نذر مصرع تاریخ | دعای خلق دوا ہوگئی شفا پائی

۱۲۸۱ ہجری

## مثنوی و تاریخ صحت

ایکدن یہ شہر مین آئی خبر | ہمنی ہی اوڑتی سی سن پائی خبر
ہی جوان روزون رئیس رام پور | آفتاب اوج اقبال و شعور
طبع عالی جس پہ سبکو ناز ہی | کچھ نصیب دشمنان ناساز ہی
سنکی اسکو دل پریشان ہوگیا | خانۂ آرام ویران ہوگیا
منہ سی بیساختہ نکلے دعا | دی خداوندا اوسی جلدی شفا
دل مین آیا کون سے تدبیر ہو | باعث صحت جو بے تاخیر ہو
بہیجی کوئے حکیم نامور | جسکی نسخہ مین ہو صحت کا اثر
یا کوئی ہاتہ آئے تعویذ شفا | بہیجی اوسکو کہ ہو آب بقا
خضر ملجائین تو دن ہو خواہ رات | لیکی اونسے بہیجی آب حیات
کیمیاگر کاش ملجائی کوئی | نسخہ اکسیر ہاتہ آئی کوئی
ہی مناسب انتہا تدبیر کے | کیجئی پڑہ یاروان اکسیر کی
ہوگیا دن اس تردد مین تمام | پڑہ کی مغرب سوگیا مین وقت شام

روح سیارہ ہوئی سیارہ دہر — پہونچی اک کوٹھی پہ پھر کر شہر شہر
چاندنی چھٹکی ہوئی بالای بام — فرش نورانی بصد زیب تمام
فرش پر زیبندہ مسند نور کی — طور پر جیسی تجلی طور کی
زیب مسند ایک مرد باشکوہ — کوہ جسکی بار تمکین سے ستوہ
قدرت حق چہرہ نورانی جبین — ورد حمد رب عالم آفرین
گرد خادم جنکے پاکیزہ لباس — یہ بیچمین مہتاب انجم آس پاس
شوکت و حشمت نظر آئی یہ جب — مین نی پوچھا باندہ کر دست ادب
کون ہو تم کون یہ عالی مقام — کون یہ مسند نشین عرش احترام
ایک خادم نی کہا ہم ہین ملک — یہ مقام خاص ہی چارم فلک
حضرت عیسی ہین یہ مسند نشین — مہرسان جنکی عنایتی ہی جبین
جب سنا اوس سی یہ مژدہ جانفزا — جان مین جان آگئی خوش ہوگیا
التجا کی چاہتا ہون اذن بار — مین بھی ہون تسلیم کا امیدوار
عرض کی خادم نی آیا لیگیا — پیش مخدوم عالم آرا لیگیا
سامنی جب مین گیا تسلیم کی — واجب التعظیم کی تعظیم کی
مل کی آنکھونکو قدم سی یون کہا — ایک اس ناچیز کی ہی التجا
حکم اگر پاؤن کہون مین ماسوا — ہی روای ہر غرض حضرت کی پاس
چشم و ابرو سی اشارہ جب ہوا — مین یہ سمجھا اب مرا مطلب ہوا
عرض کی حضرت بڑی ممتاز ہین — سب پہ روشن آپکی اعجاز ہین
اک جوان مہ لقا خورشید چہر — آفتاب دہر رشک ماہ و مہر

آفتاب آسمان برتری ماہتاب اوج عالم پیوری
حاتم بزم سخاوت روز بزم رستم میدان جرات روز رزم
دستگیر و دافع آفات خلق ناخدائی کشتی حاجات خلق
لالہ سیراب گلزار جمال یوسف بازار حسن بیمثال
مشتری طلعت رئیس ابن رئیس آسمان رفعت رئیس ابن رئیس
وہ بھادر جسکا شہرہ عام ہے نامور کلب علی خان نام ہے
جانتا ہی جسکو کچہ اخلاص ہے ضیغم حق کا وہ کلب خاص ہے
ہو گیا وہ اک مرض مین مبتلا آپ اگر چاہین تو حاصل ہو شفا
فیض بخشی آپ کرتی ہین ادم فی سبیل اللہ اک صحت کا جام
سنکی سیری عوض وہ معجز نما جنبش لب سی ہوی یون جانفزا
جانتی ہین ہم وہ ہی عالیمقام تا فلک پہونچا ہی اوسکا احتشام
پیشتر آنی سے تیری کی دعا دی خدائی پاک نی اوسکو شفا
موج زن دریای رحمت ہو گیا خلعت صحت عنایت ہو گیا
جا سنادی مژدہ صحت اوسے تندرستی کی ملی دولت اوسے
تہا یہ سامان تہا یہ فضل رب پاک کہل گئی جو میری چشم خوابناک
خواب ہی چوکا جو مین وقت سحر نامہ احباب آئی بیشتر
صحت نواب جو تحریر تہی خواب کی میری وہی تعبیر تہی

ہو گئی تاریخ بہی بے جد و کد
صحت جسمی مبارک تا ابد
۱۲۸۲ھ

## تقریظ بنا صر

بنام خالق انسے و جانی — که پیدا کرد الفاظ و معانی
دمیده جان معنی در تن لفظ — چه یوسف ناست در پیراهن لفظ
ازین یوسف نموده گرم بازار — هزاران چون زلیخا یش خریدار
زبانرا نطق داد و گوش را سمع — بگوش آواز در فانوس چون شمع
زبان چون شمع در بزم سخن شد — از و روشن سخن را انجمن شد
دران بزم سخن اول کلیم است — که مشتاق سخنهائی قدیم است
زبان ان ازل چون نخبره افروخت — ز برق لنترانی خرمنش سوخت
بختم الانبیا چون نوبت آمد — به گویائی زبان قدرت آمد
به بزم لامکان از همکلامے — تکلم با فت تشریف تمامے
کلام الله ازان معنی است صورت — بجلوت پرده گی آمد ز خلوت
بچشم دل فصیحان در نظاره — ز هر لفظش فصاحت آشکارا
زهی انوار الفاظ و معانی — بر آمد از زبان بیزبانی
درین ره هر که باب اقتدا زد — قدم در وادی صدق و صفا زد
فصاحت در کلام هر که جا یافت — قبول خاطر خلق خدا یافت
سخندانان که در آفاق بودند — چه محنت در سخن سنجی نمودند
بجد و جهد خوش گفتند و رفتند — به نظم و نثر و سفتند و رفتند
درین دوران که هر فن را کساد است — خصوصاً علم نقش آب و باد است
کسی کز خوب مضمونی تراشد — دلش از تیشه غم میخراشد

زنامهی که دارد خلق عالم — یکی شد در جهان تحسین و نفرین
زحیرانی دهان صفحه بازست — صریر کلک آه جانگدازست
زبس گردید قحط قدردانی — نمانده آب در بحر معانی
زبس نامنصفی نقش ضمیراست — چو عنقا مرغ مضمون گوشه گیراست
مگر خالی نماند بزم ایام — فروزد شمع نو هر شب سر شام
زبس از گردش این هفت گانه — دگرگون است احوال زمانه
اگر جامی شود خالی سر شام — سحر گه پر زمی گردد دگر جام
هویدا گردد آخر قدردانی — که سازد گلخنی را بوستانی
گهی در خانه یوسف دردمند است — گهی بر تخت شاهی سربلند است
نباشد در جهان گر چشم بینا — جدا سازد که گوهر را ز مینا
گرم بر خلق رب ذوالمنن کرد — که پیدا قدردان علم و فن کرد
ز غیب اندر بعالم قدردانی — که شد آباد از فیضش جهانی
سخندان قدردان هنرمندان — بهادر نامور کلب علی خان
قلم از شعشعهٔ مهر فلک داد — مداد شش مردم چشم ملک داد
چو لوح عرش سر لوحش منور — طلای مهر صرف جدول زر
حروفش پردهٔ ظلمت صفات است — معانی چشمهٔ آب حیات است
نقطه در انتخاب از خامه اش رخت — که نیسان خود زپرویزن گهر ریخت
کلام هر که کلک او پسندید — ز شادی روح او صد تازه بالید
سخنهائی که در رج آن بیاض است — بهین گلدسته از صد ریاض است

تگہ از دیدۂ بیش گردد رگ گل | خدای ہر گلشن دل مثل خلیل
بروی خلق واشد باب معنی | صدا احسان کرد باد باب معنی
باین احسان باین عالم نوازی | مزا اورسبت اور اسپر فرازی
الہی صاحب اقبال باشد | بعالم تا صد و سی سال باشد

## مثنوی در جواب شقہ کلب علیخان بہادر

خدا کی ہی عجب بندون پہ رحمت | کہ گہر بیٹھی عطا کرتا ہی دولت
کرو جسکی تمنا سالہا سال | وہی جلوہ دکہای بخت اقبال
جو شام ہجر ہی اوسکی سحر ہے | دعائی نیمشب مین کچہ اثر ہے
سنا تہا جیسے یہ مژدہ کہ نواب | سپہر فیض کا مہر جہانتاب
ہر خلق وہمہ حلم وہمہ جاہ | سویدہ روز اول سے من اللہ
ہوئی مسند نشین جاہ وحشمت | بڑہی کر الیشہ بخت حکومت
ہوا تہا یہ محیط عشق کا جوش | کہ مثل موج تہا بکشادہ آغوش
قدم کیا اون نون گہری بڑہاتا | اشارہ ہی تو کچہ آتی کا پاتا
قدامت کی سوا تازہ ہی یہ بات | کیا اوسنی بڑا احسان یہ بالذات
نتہا تفویض کوئی کام ہرچند | نہ کی وجہ معین اسکے سبب بند
عمائد مین رہی یہ بات مشہور | اسیر اونکا ملازم ہے پہ مسرور
اس احسان پر اگر ہو جان قربان | ذرا سر سے نہ کم ہو بار احسان
تمیاوہ اس سخا ہی یہ سرفرازی | کہ آیا شقہ عاجز نوازی
الہی فضل تیرا کسقدر ہے | کہ ہر سجدہ کرون کعبہ کدہر ہے

کہا دل نی کہ چل جلدی روان ہو — گئی پیری بڑہی قوت جوان ہو
سفر کا ہو چکا جسوقت سامان — یہ ظاہر ہی کہ ہی مجبور انسان
کہا اطفال نے ہوکر یہ خونبار — جدا ہونگی نہ ہم دامن سی زنہار
سبب یہ ہی کہ قبل اس سی گئی ماں — عدم کو میری منکوحہ فنی لی راہ
بہت کم سن ہین ہم باقی ہین اطفال — کفالت سی نہین ہین فارغ البال
کیا ہی عقد فرزندان کلان اب — خیال دخت ہی ہر روز و ہر شب
انہین وزرون مین کتنا ہون اراده — کیجی مدت نہ اب اسمین زیاده
یقین ہی فضل رب انس و جان سے — سبک ہو جاؤن اس بار گران سے
علاوہ اسکی عارض ضعف پیری — عصا ہی بس خدا کی دستگیری
غرض ایسی عوارض آئی جب پیش — ہوا مجبوران وزرون مین درپیش
توقع شان حمت بہی ہی لیکن — کہ عذر بندہ ہو مقبول محسن
خدا چاہی تو بعد چند ایام — یہ دولت بہی کری حاصل بہ ناکام
الہی جبتلک ہین ماہ و خورشید — رہی یہ دولت و اقبال جاوید

## قطعہ

کاری کہ چیف صاحب عالیمقام کرد — از گفتہ مسیح علیہ السلام کرد
لطفی کہ زنده کردن خلق ست نام او — آغاز ازان زمانہ شد و او تمام کرد
مہر عطاش شام غمش را سحر نمود — صبحی اگر کسے بامیدی سلام کرد
ابنوہ خلق بر در او ہست اگر رجاست — ہر جاست شہد لشکر مور ازدحام کرد
او از صفای قلب محیط زمانہ شد — جمشید اگر نظارہ گیتی بجام کرد

آمد پسند خسرو لندن چو داشتش | اورا درین دیار مدار المهام کرد
از بهر بند و بست او وه از سر کرم | قدرش بلند ساخت که قائم مقام کرد
او هم بلند نامی آقای خویش خواست | آبادی جهان زره انتظام کرد
گشت امید افس و آفاق سبز شد | چون ابر نوبهار چنان فیض عام کرد
آورد در نگاه بیک دوره ملک را | دور قمر بگردش چشمی تمام کرد
فرمود بند و بست به تنصیف بلکه کم | حکام تخت خود همه را نیک نام کرد
تاریخ معدلت که دو جلد آمد از ازل | کسری یکی نوشت دگر این تمام کرد
حاتم بوقت همت و نوشیروان بعدل | رستم دمی که تیغ جدا از نیام کرد
دارا به فر و جاه و سکندر بمرتبت | تسخیر صد دیار بزور حسام کرد
روشن زمین درگه پاکش چنانکه چرخ | از خاک برد ذره و خورشید نام کرد
صد عقده را ز ناخن تدبیر حل نمود | در پیش هر همم که شدش انتظام کرد
در منزلی که گشت فروکش دم سفر | گردون بسر دوید و طواف خیام کرد
راهب ز دیر آمد و شیخ از حرم رسید | روزی که حکم دخل بدربار عام کرد
قوم هنود را م مسلمان اطاعتش | واجب بخود چو روزه بماه صیام کرد
هر کس بهد امن نجاب واغت است | زان رو که در رفاه جهان اهتمام کرد
برخاست از عدالت او بسکه رسم ظلم | سنگ از برای صلح بمینا پیام کرد
گل ساخت غنچهٔ دل خلق از نسیم فیض | وز موج بوی خلق معطر مشام کرد
تبدیل ساخت رنج جهان کهن بعیش | گلنار جامهٔ فلک سبز فام کرد
هر چند انتقام جهان بست کار او | هم در دیار علم و هنر انتظام کرد

تحصیل علم کسب کمال است پیشه‌اش — عمر عزیز صرف بخدمت مدام کرد
همپایه کسائی و اقران بصرف و نحو — با بوعلی بحکمت و منطق کلام کرد
شامی بکسب علم ریاضی سحر نمود — صبحی بفکر انجم و افلاک شام کرد
طاوس گشت خامه رنگین بدست او — در روضه عبارت رنگین خرام کرد
در هر زبان با هل زبان گشت همکلام — در هر هنر با هل هنر انضمام کرد
صیاد فکر او بخدنگ افگنی ببین — وقتی هزار طائر معنی بدام کرد
بهنگام فکر سر بگریبان فرو برد — محراب دید و سجده رب انام کرد
بهر طرب بشبی که بیزم طرب نشست — حاضر سپهر شیشه و خورشید جام کرد
هر شب حسود مرتبه‌اش از شکست رنگ — گلگشت ماهتاب بالای بام کرد
کس قدر دان علم و هنر نیست مثل او — هر جا که یافت علم و هنر لطف عام کرد
ای مهر فیض بر من مسکین بچشم لطف — بنگر که چرخ صبح مرا همچو شام کرد
بر صفحه زمانه فلک از خمیدگی — قدم که بود مثل الف شکل لام کرد
اکنون ز جور چرخ بنالم که طالعم — شد خنجر راه و حاضر دربار عام کرد
دولت حنیف او که چنین نظم و سیرتست — عز قبول یافت حصول مرام کرد

تا بنده مهر دولت و حشمت مدام باد
خوش گفت این دعا و قصیده تمام کرد

## قصیده

همدم مپرس از من غم دیده شرح غم — بی انتهاست چون کرم و جیب اشک هم
سلب حواس بسکه ز بیتابی دل است — گه سوی دیر میروم و گه سوی حرم

گم کرده ام طریق و زمن خضر بی خبر — کشتی شکست لطمه موج حدست جوش غم
آخر چه کرده ایم قصور تو ای فلک — حق حق بگو ترا بمه و مهر خود قسم
مارا بدرد هم نتوازی درین عطش — در دست دیگران می صافست و جام جم
گفتم هزار بار و بگویم هزار بار — آخر ترحمی که نیم لائق ستم
بندی اگر چنین پی تخریب من کمر — نالم به پیش حاکم ذی قدر ذی حشم
آن حاکم رحیم که صیت عدالتش — از ملک هند شهره عام است تا عجم
انصاف و فضل جمله قضایا بدست اوست — ذی فهم موشکاف سخندان تیز دم
ای کلک با نجدمت داور رسیده ام — کن مطلعی بطبر زمخاطب کنون رقم

## مطلع ثانی

ای حاکم عدالت نوشیروان شیم — حکم تو در میانه هر خیر و شر حکم
بر رای مستقیم تو سهل ست و سهلتر — فصل مقدمات که امر ست بس اهم
تقسیم جزو و لا تتجزی محال نیست — هنگام حرف چون دولبت و شود ز هم
گویم چو شاه ملک معانی ترا بجاست — قرطاس تخت و طبل دولت و قلم علم
اهل قلم که دعوی تحریر میکنند — هستند سر نگون بحضور تو چون قلم
بیش و کم جهان که ز عدلت برابرست — اصلا تفاوتی نبود در دقوورم
سروی نبود در چمنستان مکرمت — تا رایت سپاه شکوهت نشد علم
در رزم و بزم همسر تو نیست هیچ کس — رستم دم شجاعت و حاتم دم کرم
آیند بهر طوف حریم تو روز و شب — خورشید و ماه ساخته از فرق حلقه قدم
کیوان بپای قصر شکوهت نهد کلاه — گردون بآستان رفیعت خورد قسم

باد سخاوت تو بدریا گذر وزید — هر جا بآب کیسه ماهی ست پرورم
چون خاتم زرست ز فیض تو خانه اش — هر کس که دشت از غم نان سنگ بر شکم
مصروف در دعای دوام حیات تست — شبها بدیر برهمن و شیخ در حرم
لطف تو عام و خلق تو با خلق هر زمان — علم تو خاص و حلم تو باز مرهٔ امم
در عهد نصفت تو چنان راست شد جهان — جز در شکنج زلف حسینان نماند خم
ترسید بسکه از دم شمشیر قهر تو — پوشید رخ حسود تو در پردهٔ عدم
در وادی که نکهت لطفت نهاده رو — آهو ز بوی شیر فراموش کرد رم
سائل مراد دل ز در تو همیشه یافت — لا بر زبان پاک نیامد بجز نعم
هر صبحدم که شغل صبوحی کنی بفخر — خم آورد بدوش فلاطون و جام جم
روزی شوی بر اسپ فلک سیر اگر سوار — بر فرق فرقدان نخهد از خرمی قدم
در امتش که خلق چنین با کمال شد — در چار حد مسیح ز دار افتخار دم
بر چرخ تا چراغ فروزد بشب قمر — تا آفتاب دم زند از نور صبحدم

باد امام بادهٔ عشرت بجام تو
از لطف خاص ساقی میخانه قدم

## قصیده

دیدم بخواب شب که مسیح زمان رسید — آمد صدای قم به تن مرده جان رسید
زین خواب خوش چو چشم گشادم بگوش من — ناگه صدای نوبت و بانگ اذان رسید
تا همچو صبح دولت بیدار شد عیان — سلطان شرق با علم زرفشان رسید
نیک اختری که معرفتی داشت با فقیر — از در چو مژدهٔ شرف جاودان رسید

کردم بیان خواب و چنین بی تلاش و فکر — تعبیر خواب من زدلش بزبان رسید
آگه نه که عمله جهان سبزه زار شد — آبی که رفته بود بجوی جهان رسید
شادی کن ای عزیز که مصر است لکهنؤ — یوسف قریب شد خبر از کاروان رسید
خوابت مطابق ست که آمد مسیح عصر — گویا که جان تازه بجسم جهان رسید
آن جا حکم عدالت و ان صاحب شرف — کز مدح او باوج سعادت توان رسید
از حادثات دهر سعادت نصیب خلق — تعویذ حفظ عالم و خط امان رسید
یاجوج فتنه را نشود دخل تا دگر — سد لبست خود سکندر عالی مکان رسید
آفاق را ز مقدم او بسکه عید شد — از بهر تهنیت ملک از آسمان رسید
چشمی که بوسه داد بپایش فروغ یافت — شد سرفراز سر که برین آستان رسید
یکتای عصر حاتم و دوران رفیع قدر — فرمان ده دقیقه رس نکته دان رسید
عالم فروز و صاحب انصاف و داد گر — با فتح همرکاب و ظفر توامان رسید
در علم و فضل همسر سحبان نزول کرد — در عدل و داد ثانی نوشیروان رسید
هر جا گل مراد چمن در چمن شگفت — آوازهٔ شکوه جهان تا جهان رسید
بر کرسی که او دم نصفت جلوس کرد — از اوج پایه اش بسر فرقدان رسید
هر ذره نور یافت که خورشید جلوه کرد — پیر سپهر گفت که بخت جوان رسید
گردی اگر بجلوه گهش خاست از هوا — ابر سیاه شد طرف آسمان رسید
وقت دعاست باد زبان وقف صد دعا — در گوش من ز غیب صدا این چنان رسید

کردم دعای شوکت و اقبال جاه و عمر
البته شد قبول بمطلب توان رسید

## قطعہ

تعریف شاہ وصف جناب امیر ہے — قطعہ ہمارا خطبۂ عید غدیر ہے
حق حق ہے یہ کلام یہ دعوی نہین غلط — ابن علی یہ شاہ سلیمان سریر ہے
آئینہ دار حسن بھار چمن ہے گل — قطری مین بہی اصالت آب کثیر ہے
پیرو ہی اسکا پیرو بازو ہی مصطفےٰ — جس کا یہ دستگیر ہی حق دستگیر ہے
کہتا ہی روی صاف سے یہ آئینہ مین عکس — تو پادشاہ حسن تو بندہ وزیر ہے
ہین بسکہ یاد قامت بالا مین نغمہ سنج — سدرہ سے بہی بلند ہماری صفیر ہے
لکھا ہی وسکی چہرۂ رنگین کا کچہ جو وصف — آواز عندلیب قلم کی صریر ہے
چشمی مین جیسی عکس فگن ہی وہ چشم مست — جام حباب مین مے خم غدیر ہے
سنتا ہون وزرشہ کی سخن دیکہتا ہون رخ — کیا مجمہ فضل رب سمیع و بصیر ہے
روشن ہی وسکی فیض سی اقلیم سلطنت — ہمت مین بی نظیر یہ بدر منیر ہے
آئی جو معرکہ مین ہی بجہ لم نیزہ دار — بیٹہی جو محکمے مین عطارد دبیر ہے
لکھا ہی ہنی شاہ کی ذہن رسا کا وصف — خامہ کڑی کمان کا گویا کہ تیر ہے
ہم کیا کہ دست فیض ہی جیسی گہرفشان — ہر دم کشادہ دامن ابر مطیر ہے
کچہ احتیاج اوس سی نہین ع ضحاک کی — ای دل وہ آپ واقف مافی الضمیر ہے
خورشید داغ حادثہ سی کچہ خطر نہین — سر پر ہماری ظل خدا سی قدیر ہے

یارب قوی ہو دوست کا دل ناتوان عدو
جبتک کہ عقل پیر جوان عقل پیر ہے

## قطعہ

سلامت خسرو عالم ہمیشہ — رہین سایہ مین اوسکی ہم ہمیشہ
دیا اللہ نے ایسا جو فرزند — کیا کرتے ہین فخر آدم ہمیشہ
در دولت پر اتا ہی شب و روز — گدا ہی کی سے حاتم ہمیشہ
زہی جرات کہ زیر خاک اب بھی — لرزتا ہے دل رستم ہمیشہ
مگر کرتے ہی تقلید نم فیض — کہلاتی ہے جو گل شبنم ہمیشہ
پسین محبوب دم پر یونکی ٹپکین — جوانی کا رہے عالم ہمیشہ
رہی فرمان دہ و جان بخش عالم — یہ یوسف رخ سیادم ہمیشہ
ادب سے ابروی پر خم کی آگے — مہ نو کی ہے گردن خم ہمیشہ
رہے تا حشر بزم فیض آباد — بہین سے خوار جام جم ہمیشہ
جہان روشن ہو اس سے تا قیامت — رہے یہ تیرا عظم ہمیشہ
بغل ہر دم نئی معشوق سی گرم — قمر سی مشتری ہا ہم ہمیشہ

الہی کور بدبینون کی آنکھین
ہوا خواہون کے دل خرم ہمیشہ

## غزل

رخ تو حسن گل از خاطر صبا انداخت — قد تو سرو سر افراز را ز پا انداخت
برید سرعت دیرو زخوف رسوائی — تن مرا بدر خانہ خدا انداخت
بکوی زلف نہ جای سکون پای گریز — فغان کہ بخت سیاہم درین بلا انداخت
رہین منت عشقم تر خود دم کہ ز اشک — بجیب من چہ گہرہای بی بہا انداخت
مرا بپیرہن ننگ و عار بیرون کرد — مگر کہ بر رخ او پردہ حیا انداخت

کسی کہ سینہ مارا بداغ مہر تو سوخت | بدشت طرح گلستان دلکشا انداخت
ازان زدست ہوا داری نسیم خوشم | کہ بر دمشت غبارم بکربلا انداخت
چو ترک چشم تو شد بہر صید جانب دشت | براہوان ز نظر تیر خطا انداخت

اسیر شکوہ طرازم ز طالع بد خویش
کہ بر گرفت مرا از کجا کجا انداخت

## خاتمۃ الطبع

نتیجہ طبع وقاد سخنور بیمثال شاعر نازک خیال سید فضل رسول خان بہادر واسطی شاگرد تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علی خان بہادر جنگ شاگرد غلام ہمدانی مصحفی

بعد حمد و نعت کے واضح ہو کہ مصنف اس دیوان بلاغت نشان کے شاعر بے نظیر فخر بیدل و جلال اسیر جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک سید مظفر علی خان بہادر بہادر جنگ المتخلص باسیر ہین شہرہ اونکے فضل و کمال کا عام ہی سند و ستاہی اونکے نام سے تمام ہی ہزارون عالم فاضل فن خاص شاعری مین اونسے فیضیاب ہین اور تشنہ لبان بحر سخن اونکے بحر ذخار اوستادی سے کامیاب ہین بادشاہ ملک سخن کہ لقب فردوسی کا سنا ہے اگر اج انکو کہین بجا ہے فی الحقیقت ایسا شاعر بے نظیر اجتک سنو دیکھا ہے نہ سنا ہی قلم جو کچہ اونکی مدح مین تحریر کرے زیبا ہے چنانچہ یہ اشعار اونکے حسب حال ہین —

### اشعار

قبضی مین سواد شعر آیا | کیا کوس سخنوری بجایا
کرتی ہین جو ہیبت طبع جولان | دم بھر مین ہی طی سخن کا میدان

| | | | |
|---|---|---|---|
| تیری جو زبان کی ہو اظہار | | کٹ جائین حیاسی شعر اغیار | |
| جبسی یہ ہوئی ہین سحر پرداز | | ہین اہل سخن کو ناز پر ناز | |
| صدقی ہے زبان پر فصاحت | | قربان ہے بیان پر بلاغت | |
| قدرت وہ خدائی کی ہے امداد | | شاگرد ہی ایک جہان یہ اوستاد | |
| وی حق فی وہ طبع فیض بنیاد | | شاگرد جو ہو وہی ہی اوستاد | |

کلیم کو کہ طور سخن پر دعوای کلیم الہی ہے انکی شاگردی پر مباہی ہے کلام بلاغت نظام انکا اوسکو بمنزلہ عصا ہی کہ لغزش سے زمین شعر مین بچاتا ہے سلیم کہ ایک شاعر نازک خیال ہے انہین کی خوشہ چینی سے صاحب کمال ہے اگر حق پوچھو تو بمقابلہ انکو اوسکو کچھ خاک نہین آتا ہے ایسا مرتبۂ عالی سخنگوئی مین کون پاتا ہے

## شعر

| | | | |
|---|---|---|---|
| حافظ کو ہین یاد انکے اشعار | | ہی طالب آملے طلبکار | |

عرفی اگرچہ عرف مین مشہور ہے لیکن انکے آگے مُنہ کھولے کیا مقدور ہی جلالی کہ دیوان پر اوسکے بڑے بڑے نازک خیالون کو ناز ہی بہ نسبت انکے کلام کی نسبت حقیقت و مجاز ہے کلام انکا پر از مضامین عجائب و غرائب ہے صائب کی ایسی کہان راے صائب ہے شعر لوٹی جو ہو اوزن باریابی ہے بجلی کیطرح دل سجانی ہے جو کلام ہے وہ ایک معجزہ سخن ہے اگرچہ معجزہ نمائی سخن کہنا بجا ہے لیکن مجبوری ہے کہ خرق عادت بشری غیر لعام ناروا ہی کرامت پر محمول کرنا جا ہے الغرض ایسے صاحب ہنر عالی مقدار با وقار کو کہ کل علوم مین دخل رکھتے ہین خصوصاً اس فن مین اللہ تعالی سلامت باکرامت رکھے کہ چراغ ہند مین یہ عالی نسب بیٹو سید مدد علی

کہ ابن سید محمد علی ابن سید مولوی محمد معین الدین ابن محمد صالح الملقب بکروری کے ہین کمالات انکے اور مقدور آبا و اجداد کے اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہین چنانچہ سید صالح کروری شاہ دہلی کی سرکار مین بہت ممتاز تھے سب اہلکارون مین سرفراز تھے مولد انکا قصبہ امیٹھی متعلقہ پرگنہ گوشائین گنج ہے کہ پرگنات ملک اودھ سے ہے بزرگ انکے سب عالم و فاضل اور عہدہ دار سرکار شاہی رہے اور ریاست و بہات اور معافی وغیرہ بیشمار رکھتے تھے اور یہ اولاد حضرت عباس علمدار لشکر خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا ابن علی ابن ابی طالب اسد اللہ الغالب ابو الحسنین قاتل المشرکین سیدنا و مولانا امیر المومنین علیہ السلام سے ہین بارہ برس کی عمر سے اپنے ننہال مین شیخ زادگان شہر لکھنو مین بیاہ آئے اور تحصیل علوم مین مصروف رہے تمام کتب درسیہ اور غیر درسیہ فارسیہ اپنے والد بزرگوار یعنی جناب سید مدد علی صاحب مغفور سے پڑہی چنانچہ آج ہندوستان مین ایسا فارسی دان کم ہے اور پانچ برس تک کامل ایام فرصت مین درس بہی کتب متداولہ فارسی کا دیا کتنے اور طالبعلمون کو اپنی فیض عام سے فیضیاب کیا یہ تو حال علم فارسی کا بیان ہوا اور کتب عربیہ صرف و نحو و منطق و فلسفہ و حکمت و حساب و معانی و بیان وغیرہ حضرات علماء فرنگی محل سے کہ جنکے کمالات علمی مشہور عالم ہین اور اپنے عم بزرگوار جناب مولوی سید علی صاحب مرحوم مغفور سے کہ عالم کامل تھے تحصیل کی بعد ازان تحصیل علم فقہ و اصول کی جناب مرزا کاظم علی صاحب شاگرد رشید جناب غفران مآب اعنی مولوی سید دلدار علی صاحب مجتہد العصر والزمان سے اور اونکے شاگرد جناب میر قائم علی صاحب سے کی باوجود ان اشتغال

کہ شغل فن شاعری کا بھی بدرجۂ کمال رہا حضرت فخر شعرای زمان اوستاد مسلم الثبوت
جناب غلام ہمدانی المتخلص بہ مصحفی کے اس فن خاص مین شاگرد ہوے مگر
میان صاحب موصوف دو تین برس مین دار فانی سے طرف عالم بقا کی
تشریف لے گئے اگرچہ یہ فن نہایت مشکل تہا لیکن بسبب اپنے کمال اور مہارت
علوم کے ایسی مشق فرمائی کہ لاجواب ہوئے شعر بہر کار سے کہ ہمت بستہ گردد ؎
اگر خاری بود گلدستہ گردد ؎ اور تین جگہ ملازم ہوئے آٹہ برس صدر امانت مین
امین رہے اور ہزارون فیصلے اپنے قلم سے لکہے اور ساڑہے چار برس میر منشی کچہری
وزارت عمد خاقان ابن خاقان سلطان ابن سلطان سکندر حشم دارا جم جہجاہ
امجد علی شاہ بادشاہ طاب ثراہ مین رہے انتظام کو اغذ سلطنت اودہ انہین
کی تجویز پر تہا اور چار برس مصاحب حضرت ظل اللہ خاقان جہان پناہ دارا حشم
افلاطون خدم سکندر شوکت دارا سطوت مربع نشین چار بالش ہمت و مروت
گوہر شاہوار تاج شاہی درۃ التاج صاحب کلاہی عالی جاہ جہان پناہ حضرت
واجد علی شاہ بادشاہ ابد اللہ ظلال احسانہ علی رؤس العالمین کے رہے
اور کچہری خاص سلطانی پا بینام انکے رہی تصنیفات مین دو دیوان بزبان
اردو ایک مسمی بہ گلستان سخن دوسرا مسمی بریاض مصنف اور ایک
دیوان فارسی مسمی بہ گلشن تعشق چہپ چکے ہین مشہور انام زبان زد خاص و عام
ہین اور ایک دیوان بزبان اردو یہ اب طبع ہوا اور ایک دیوان مسمی بہ گلدستہ
امامت منقبت ایمہ معصومین علیہم الصلوۃ والسلام مین ہے وہ بہی چہپ چکا
اور مثنویون مین مثنوی مسمی بمعارج الفضائل معجزات چہاردہ معصوم علیہم السلام

ہین اور سی بدرۃ التاج حسب فرمایش حضرت واجد علی شاہ بادشاہ ملک اودہ
اور مثنوی حال زخمی ہونے نواب وزیر الممالک نواب امین الدولہ بہادر مرحوم مین
بھی طبع ہوچکین اور ایک رسالہ علم نحو مین المسمے بفوائد المظفریہ عوائد الغضنفریہ بزبان
عربی ہے یہ بھی چھپ چکا یہ تفصیل کتب تصنیف کہ جو مطبوع ہو چکے ہین اونکی ہوئی
اب تفصیل اون کتب مصنفہ اور مولفہ کی کہ جو چھپنے سے باقی رہی ہین لکھی جاتی ہے
مثنوی تعلم اصول بزبان اردو مثنوی تعلم فروع در زبان اردو کامل العیار فی شرح
معیار الاشعار رسالہ علم عروض بزبان فارسی رسالہ علم قوافی بزبان فارسی رسالہ مختصر
بزبان اردو در علم عروض رسالہ بیان اضافات در زبان فارسی رسالہ در تشریح الحروف
جلد قصائد کتاب نثر رقعات زبان فارسی رسالہ بزبان اردو در علم منطق
دفتر مرثیہ ہا و سلاہا فقط

| تاریخ | |
|---|---|
| دیوان اسیر کا ہی مطبوع اہل عالم<br>تاریخ طبع اوسکی یون اسطی نی لکھی | الفاظ چست بالکل مضمون تمام مرغوب<br>استاد واسطی کا دیوان چھپ چکا خوب |
| ۱۲۸۶ھ | ولہ |
| چھپ گیا خوب یہ دیوان فصاحت بنیان<br>واسطی سال مسیحی مین ہوئی یون تاریخ | لعل قیمت مین صفا مین در مکنون ہی یہ<br>بلبل فکر کا گلدستہ مضمون ہی یہ |
| ۱۸۷۰ء | ولہ |
| ہوا طبع نادر کلام اسیر<br>کہی اوسکے تاریخ یون واسطی | یہ دیوان ہی بی شبہہ باغ سخن<br>چھپا خوب دیوان استاد فن |

۱۲۸۶ھ

## تاریخ شیخ نادر حسین صاحب متخلص بہ نادر شاگرد رشید منشی مظفر علی صاحب متخلص بہ اسیر

مطبع مین جبھا جب مرئی ستاد کا دیوان
اس طبع مین بہی حسن طبیعت کی صفا ہے
تاریخ یہ برجستہ لکہی کلک فی نادر
کیا تیسرا اوستاد کا دیوان جبھا ہے
۱۲۸۶ ہجری

## قطعہ تاریخ شیخ رضا حسین صاحب متخلص برضا شاگرد منشی مظفر علی صاحب متخلص بہ اسیر

رضا ختم اوستاد پر ہی نصاحت
ہوا طبع کیا خوب دیوان رنگین
دوتا مصرعۂ سال لکہا قلم نے
چراغ مطالب ہی رنگین مضامین
۱۲۸۶ ہجری ۱۲۸۶

## ایضاً

ہوا طبع دیوان جب تیسرا
بلیغ و فصیح و بدیع و صحیح
رضا مصرعۂ سال دل نی لکہا
بہت خوب دیوان جبھا یا فصیح
۱۲۸۶ ہجری

## قطعہ تاریخ از تتایج افکار محمد احمد حسن خان عرف ایجی صاحب تخلص جوش

دیوان ہوا طبع بہت خوش اسلوب
تقطیع بہی مطبوع ہی خط بہی مرغوب
خامی نی کیا مصرع تاریخ رقم
دیوان اسیر جوش جبھا پا ہی خوب
۱۲۸۶ ہ

## قطعہ تاریخ من افکار محمد سلیمان متخلص بہ اسد

جبھا یہ مطبع عالی منشی ویشان
ہماری حضرت استاد اسیر کا دیوان
اسد نی سال مسیحی کہا بشوق تمام
کہ بی نظیر ہی استاد ہی عدیل کلام
۱۸۷۰ عیسوی

## قطعات تاریخ از بنیچہ طبع سخنور نازک خیال شاعر عدیم المثال دبیر کہ

## سخنوری مقدمتہ الجیش مولوی فدا علی متخلص بہ عیش

مہر سپہر معنی استاد فن سخنور — مثل اسیر کوئی دیکھا نہ عیش ہمنے
دیوان چھپا جو اونکا نو سال طبع فوراً — کیا بی نظیر چھپا دیوان لکھا قلم سنے

۱۲۸۶ھ

### ایضاً

چھپا دیوان اسیر خوش بیان کا — ہی جسکا مثل دنیا مین بہت شاذ
سپہ تاریخ بنگلہ فکر تھی عیش — کہا دل سنے کلام پاک استاذ

۱۲۶۶ھ

### ایضاً

چھپا دیوان اسیر خسرو ملک معانی کا — سخندانی مین جسکی شان فردوسی ارفع ہے
نہ کیون آویزہ گوش جہان نظم گرامی ہو — خدا گاہ ہی ای عیش یہ دیوان مرصع ہے
یکیونکر تحشی مداح ہو فکر معلے کا — کہ اک اک شعر اسکا رشک ماہ ابن متفنع ہے
لب بہزاد معنی سی سنی تاریخ چھپنی کی — نہین دیوان یہ حسن آباد الفت کا مرقع ہے

۱۲۸۶ ہجری

## خاتمہ الطبع

درینولا بفضل خدای قدیر دیوان فصاحت عنوان بلاغت توامان تصنیف افصح الفصحا ابلغ البلغا استاد عدیم النظیر غیرت صائب و ظہیر رشک مرزا جلال اسیر بدیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علی خان بہادر بہادر جنگ متخلص بہ اسیر تلمیذ رشید غلام ہمدانی میان مصحف آنجہانی مطبع آفاق مرجع منشی نول کشور صاحب مین بہ حسن تصحیح و خط عمدہ کاریردازان خوش سلیقہ کے اہتمام شایستہ سے مقام لکھنؤ مین بماہ ذیقعدہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق ماہ فروری ۱۸۷۰ع طبع ہوکر مطبوع دلہای سخنوران جہان ہوا

# غلط نامہ دیوان اسیر

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۴ | ۱۰ | اودہر | اودہر |
| ۵ | ۴ | بھی تہ | جو مجکو |
| 〃 | ۹ | راہی | رہاہی |
| 〃 | ۱۷ | لال ہی ابھی | لال ہی |
| ۶ | ۱۰ | ہو | ہوا |
| 〃 | ۱۵ | لکہا | کتنا |
| ۸ | ۲ | ہاتہونکو | ہاتہونکو |
| 〃 | ۸ | کا | کو |
| ۹ | ۸ | کوی | کون |
| 〃 | ۱۵ | ہی | ہی |
| 〃 | ۱۷ | ہے | یہہ |
| ۱۰ | ۷ | کا | کو |
| ۱۲ | ۷ | چہا | اچہا |
| 〃 | ۸ | ال | آتی |
| ۱۳ | ۲ | بل | بلبل |
| 〃 | ۳ | مین | مین مری |
| 〃 | ۸ | لب | کب |
| 〃 | ۱۱ | ہی | سی |
| 〃 | ۱۵ | زعفرانی | ارغوانی |
| ۱۶ | ۸ | سب | مست |
| ۱۷ | ۱۱ | لئی | کئی |
| 〃 | 〃 | بحر | زنجیر |
| ۱۸ | ۱۳ | اوٹہ گیا | پڑہ گیا |
| 〃 | ۱۸ | پانی | پالی |
| ۲۰ | ۱ | ہماری | ہمای |
| 〃 | ۵ | | سی |
| ۲۱ | ۱ | ہماری | ہمای |
| 〃 | ۹ | ردی | خط |
| 〃 | ۱۱ | سبھی | سبھین |
| ۲۲ | ۹ | مرا | سیر |
| ۲۵ | ۱۰ | تجلیہ ہو | ہو تجلیہ |
| ۳۰ | ۲ | مکا | مکان |
| 〃 | ۱۰ | دسوان | جو سیون |
| 〃 | ۱۲ | گلزار | بازار |
| ۳۶ | ۹ | زمین | نہ مین |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۴۵ | ۱۳ | اورادونکو | اورہ نکو |
| ۴۶ | ۶ | سیر | مسی |
| ۴۷ | ۱۰ | مند | نہ تہی |
| 〃 | ۱۷ | آسی | آتی |
| ۴۹ | ۱۵ | سی | ای |
| ۵۲ | ۳ | کا | کیا |
| 〃 | ۱۲ | یخانی | بتخانی |
| ۵۳ | ۲ | حسینون | حسینو |
| ۶۱ | ۶ | تم | مسلم |
| 〃 | ۹ | ازہ جلیان | ہاروت سان |
| 〃 | 〃 | صہ | انا |
| 〃 | ۱۰ | و | سوز |
| ۶۴ | 〃 | انا | عاشقا |
| ۷۵ | ۱ | خوشتر | خوشتریز |
| ۷۸ | ۲ | ناچا | ناچنا |
| 〃 | ۴ | روزگار | روگانہ |
| 〃 | ۶ | سارولق | نیہ ابرو و |
| ۸۲ | ۴ | دلبرلوا | دلبرچہ ہو |
| 〃 | ۹ | کوسی | کئی |
| ۸۳ | ۹ | شتر | شہ |
| ۸۹ | ۱۹ | کی | بلاکی |
| ۹۹ | ۱ | کر | کو |
| ۱۰۱ | ۱۵۰ | عزم | غم |
| ۱۰۴ | ۶ | ناب | نام |
| ۱۰۵ | ۲ | پہ | پر |
| ۱۰۹ | ۲ | چر | پھر ہی |
| ۱۴۶ | ۳ | یوسف | مصحف |
| ۱۵۰ | ۱۵ | مد کل | جنگل |
| ۱۶۲ | ۱۴ | اپنی | آتی |
| ۱۶۵ | ۷ | مدہ | مد |
| ۱۶۶ | ۱۴ | مدند | نروند |
| ۱۹۳ | ۱۶ | ہیا صلہ | بیفاصلہ |
| ۱۹۴ | ۱۹ | ہوی | روی |
| ۱۹۸ | ۵ | وہ بنا | وہ ضیا |
| ۲۱۰ | ۳ | امتیا | امتیاز |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۲۴۹ | ۱ | رگ | سبب |
| ۲۵۲ | ۸ | سکانہ | شکانا |
| ۲۶۶ | ۹ | غلتن | غلتن مین |
| ۲۶۷ | ۱۰ | ملوک | ملوکہ |
| ۲۷۰ | ۷ | نہین و | نہین ہی |
| ۲۷۱ | ۱۷ | نہ بیعبری | نہ بیعبری |
| 〃 | 〃 | ہون | ہو |
| 〃 | ۱۸ | مہرع | مصرع |
| ۲۸۴ | ۹ | عنہ نہ | منہہ |
| ۲۸۹ | ۶ | ہو | ہون |
| ۲۹۱ | ۹ | مشفق | مشتق |
| 〃 | 〃 | یہم | ہیم |
| 〃 | ۱۹ | ۷ | فرقت کا تحمل ہو |
| ۳۱۸ | ۸ | کمان نصب | نصیب کمان |
| ۳۲۶ | ۸ | خاطراخیربون | خاطراً |
| ۳۵۲ | ۲ | منین | نہین ہی |
| ۳۶۶ | ۱۹ | ۰ | و |
| ۳۷۱ | ۸ | تیر | تیری |
| ۳۷۳ | ۲ | لکہی | لکہین |
| ۳۷۴ | ۵ | نہ دلکوہ | نہ دباکوہ |
| ۳۷۹ | ۱۶ | بدل | بہل |
| ۳۸۷ | ۸ | گردابا د | گردباد |
| ۳۹۲ | ۷ | سہروکی | سہروجو |
| 〃 | ۱۴ | کی | کو |
| ۳۹۵ | ۲ | کا | کو |
| ۳۹۷ | ۱۰ | چہا | چہتا |
| ۴۰۷ | ۱۲ | ہین | ہی |
| ۴۱۱ | ۱ | ہرا | ترا |
| 〃 | ۳ | بہی | ہی |
| 〃 | ۱۵ | دور | رور |
| ۴۱۲ | ۳ | تند تیز | تند و تیز |
| ۴۱۳ | ۸ | جہان مین | جہان |
| 〃 | ۱۰ | سنہا | منگنا |
| 〃 | ۱۲ | منگتی | منگلی |
| ۴۱۵ | ۱۰ | بہگتا | چگتا |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۴۱۶ | ۲ | حسن | خس |
| 〃 | ۳ | پہنان | سان |
| ۴۱۹ | ۴ | رہرنون | رہزنو |
| ۴۲۱ | ۲ | بیگناہ | بی پناہ |
| 〃 | ۱۲ | ماہ | ۵۱۰ |
| ۴۲۲ | ۶ | منزل | محمل |
| ۴۲۳ | ۲ | جنون | ہتون |
| 〃 | ۹ | ہو | ہون |
| ۴۲۴ | ۶ | لڑتی ہی | ہی زیست |
| 〃 | ۱۸ | کنار | کناری |
| ۴۲۵ | ۴ | مین | سی |
| 〃 | ۱۷ | ہی | یہہ |
| ۴۲۶ | ۱۷ | یہہ | جو |
| ۴۲۸ | ۴ | پردرد | پردود |
| ۴۳۴ | ۱۳ | اہی | ہی |
| ۴۳۶ | ۱۹ | پول | پہول |
| ۴۴۰ | ۱۶ | عاشون | عاشقون |
| ۴۴۳ | ۱۷ | بالو نہین | نالو نہین |
| ۴۴۸ | ۴ | شہر کردو نگاہی | شعشہ گردون گاہی |
| ۴۵۷ | ۱۳ | مسکین | مسکن |
| ۴۶۳ | ۱۰ | مین | سی |
| 〃 | ۱۴ | مرکئی | مررہی |
| 〃 | ۱۵ | سو | کہو |
| ۴۷۵ | ۳ | زر | زرد |
| ۴۸۸ | ۱۴ | شعشہ | شعشہ |
| ۴۸۹ | ۱۲ | عشق | شوق |
| ۴۹۰ | ۱۱ | بہی | سی |
| ۴۹۱ | ۱۹ | انتقام | انتظام |

تمام شد

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

1915 ۳۱۵

# دیوان اسیر

C 1564 / 3-11-53

Roll 310.
Abdul Karim